لیونڈ بریژنیف

لینن کے راستے پر



لیونڈ بریژنیف

لینن کے راستے پر

تقریروں کا مجموعہ

Arshad Hussain Ghanchi

دارالاشاعت ترقی
ماسکو

Л. И. БРЕЖНЕВ
ЛЕНИНСКИМ КУРСОМ
На языке урду

سوویت یونین میں شائع شدہ

Б $\frac{10202-1061}{014(01)-75}$ 729—75

فہرست

صحفہ

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے فیصلے ــ سوویت ٹریڈ یونینوں کی سرگرمیوں کا مجاهدانہ پروگرام

سوویت ٹریڈیونینوں کی ۱۵ ویں کانگرس میں تقریر

۲۰ مارچ ۱۹۷۲ء

عزیز کامریڈ مندوبین اور محترم غیرملکی مہمانو!

مجھے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے سوویت ٹریڈیونینوں کی ۱۵ ویں کانگرس کو پرخلوص مبارکباد دینے کی اجازت دیجئے۔ (تالیاں۔) یہ کانگرس ہمارے سارے ملک کی زندگی میں ایک بڑا واقعہ ہے۔ اسکی اهمیت کا تعین اس اهم رول سے هوتا ہے جو اپنی صفوں میں ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ سوویت محنت کش رکھنےوالی ٹریڈیونین کمیونزم کی تعمیر میں ادا کررهی هیں۔ یہ بات تو ظاهر ہے کہ آپ کی توجہ کا مرکز، عزیز مندوبین، ایسے سوال هوںگے جنکا تعلق پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے پیش کردہ خاص فریضوں سے ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے هیں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ویں کانگرس نے موجودہ مرحلے میں پارٹی اور سوویت ریاست کی اندرونی اور بیرونی پالیسی کا تعین کیا اور صنعت اور زراعت کی مزید ترقی، عوام کی مالی سطح کو بلند کرنے اور محنت کشوں کی کمیونسٹ تربیت کا وسیع پروگرام مرتب کیا۔ کانگرس کے فیصلوں کی ملک کے مزدور طبقے، کسانوں اور دانشوروں نے باتفاق رائے حمایت کی اور اسکو ٹریڈیونین اور نوجوان کمیونسٹ لیگ جیسی بڑی عوامی تنظیموں نے مجاهدانہ پروگرام کی حیثیت سے لبیک کہا۔ حقیقت میں پوری قوم کی اس حمایت نے کانگرس کے فیصلوں کو بڑی قوت بخشی ہے۔ اس سے پورا یقین اور پائدار اعتماد پیدا هوتا ہے کہ جو پروگرام پارٹی کی کانگرس نے مرتب کیا ہے اسکو زندگی میں رائج کیا جائیگا۔

اسکا مطلب یه ھوا کہ ھمارا وطن ایک اور بڑا قدم کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد قائم کرنے، سماجی تعلقات کو بہتر بنانے اور اپنی معاشی صلاحیتوں اور بین‌اقوامی پوزیشن کو مستحکم کرنے کی طرف بڑھائیگا۔ اسکا یہ بھی مطلب ھے کہ ھم کانگرس کے مرتب کئے ھوئے پروگرام کو پورا کرکے عوام کے معیار زندگی کو کافی بلند کریں گے۔ اس مقصد کے لئے بائیس ارب روبل مقرر کئے گئے ھیں جو پچھلے آٹھویں پنجسالہ منصوبے کے مقابلے میں دو گنے سے زیادہ ھیں۔

اتنے بڑے بڑے پیمانوں کے فریضوں کے لئے بڑی مستحکم مادی بنیاد چاھئے۔ ھماری عوامی معیشت کی ھر شاخ اپنی ترقی کے لئے بمقابلہ پچھلے پنجسالہ منصوبے کے کہیں زیادہ بڑے وسائل پا رھی ھے۔ نویں پنجسالہ منصوبے میں سرمائے کی لاگت پانچ کھرب روبل سے اوپر ھے۔

پیداوار کی ان ترقی‌یافتہ شاخوں میں سے پارٹی انکی طرف خاص توجہ دیتی ھے جنکا تعلق پنجسالہ منصوبے کے خاص فریضے پورے کرنے سے براہ‌راست ھے یعنی سوویت لوگوں کی خوشحالی میں اضافہ کرنا۔ زراعت میں سرمائے کی لاگت ایک کھرب ۲۸ ارب ۶۰ کروڑ روبل ھے یعنی پچھلے پنجسالہ منصوبے کے مقابلے میں ۳۶ ارب چالیس کروڑ روبل زیادہ۔ اور سرمائے کی لاگت صنعت کی ایسی شاخوں جیسے ھلکی، غذائی، دودھ اور گوشت کی صنعتوں میں ۴۷ فیصدی بڑھیگی۔

یہ واقعہ کہ ھم کو ایسے بڑے پیمانے کے فریضے مرتب اور حل کرنے کے امکانات ملے بجائے خود ھماری ریاست کی قدرت و طاقت کا ثبوت دیتا ھے۔ وسائل کی تقسیم پر کنٹرول کےلئے ھمارے پاس سارے ضروری مالی، سائنسی اور ٹکنیکی امکانات ھیں۔

ھمارے وطن اور ھماری پارٹی نے ماھرین کی ایک بڑی فوج کو — اعلی مہارت رکھنےوالے مزدوروں، زراعت کے ماھروں، معماروں، انجنیروں، مستریوں، سائنس‌دانوں اور پیداوار کے ناظموں کو تربیت دی ھے۔ پارٹی ان کے تجربے، فہم و ادراک اور علم پر بھروسہ کرتی ھے اوراسکا خیال ھے کہ وہ پنجسالہ منصوبے کی مکمل کامیابی کے ضمانت‌دار ھیں۔ (تالیاں۔)

پارٹی اس زبردست محنتی فوج کو بروئے کار لانے میں پہلے کی طرح اب بھی ٹریڈیونینوں پر بھروسہ کریگی جو عوام الناس کے درمیان کام میں اور کمیونزم کے کاز کےلئے جدوجہد میں پارٹی کی معتبر معاون ہیں ۔ (تالیاں ۔)

رفیقو ! اب ہمارے اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۳ویں کانگرس کے درمیان تقریباً سال بھر کا فاصلہ ہوچکا ہے اور ہم اپنے سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اسکے مقرر کردہ ملک کی معاشی ترقی کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ابتدا کیسے کی گئی؟

عوامی معیشت کے گذشتہ سال کے نتائج سے آپ سب بخوبی واقف ہیں ۔ اگر اہم اور تعمیمی اعداد و شمار مثلاً قومی آمدنی میں اضافہ، صنعتی پیداوار، تجارتی لین دین اور گردش محمولات کے بارے میں کہا جائے تو ان نتائج کو کافی کامیاب کہا جاسکتا ہے ۔ منصوبے کو پورا کیا گیا اور بعض اشاریوں کے لحاظ سے بڑھ چڑھ کر پورا کیا گیا ۔ زراعت کے کام میں بعض پیچیدگیاں پیش آئیں ۔ موسمی حالات نے وہ کامیابیاں حاصل کرنے کا امکان نہیں دیا جنکی ہم نے توقع کی تھی ۔ لیکن یہاں، ناخوشگوار معروضی حالات کو دیکھتے ہوئے، نتائج کو برا نہیں کہا جا سکتا ۔

ان تمام مثبت نتائج کو دیکھنے کی ضرورت ہے ۔ ان کی قدردانی کرتے ہوئے پارٹی ٹھوس بنیاد پر سارے سوویت محنت کشوں سے کہتی ہے : عزیز رفیقو، آپکا دلی شکریہ جاں نثاری سے کام کرنے کےلئے، اس بڑی دین کےلئے جو آپ نے گذشتہ سال وطن کی معاشی ترقی کےلئے پیش کی ہے ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

اسکے ساتھ ہی کانگرس کے بعد پہلے سال کے نتائج کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم صرف عام اشاریوں پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے ہمیں گہرائی تک جانا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ معیشت کے کاموں کی سطح کو کس طرح بلند کیا جاتا ہے اور اس صفاتی موڑ کو کیسے لایا جاتا ہے جسکا تقاضہ کانگرس نے کیا تھا ۔ مالی سال کی طرف اس رویے سے ہمیں متعدد ایسے مسائل ملتے ہیں جنکے لئے خاص توجہ درکار ہے ۔

بڑی بڑی تعمیرات جیسے اهم شعبے میں حالات آهسته آهسته بهتر هورهے هیں۔ ۱۹۷۱ء میں جن نشانوں کو پورا کرنے کا منصوبه بنایا گیا تها وه پورا نهیں هوا۔ تعمیرات کی مدت طویل رهی۔ ۱۹۷۰ء کے مقابلے میں غیر مکمل کاموں کا توازن بڑھ گیا۔

اس سال نئی مشینوں کے رواج اور پیداواری محنت میں افزائش کے نتائج بهی همیں پوری طرح مطمئن نه کر سکے۔ صنعت میں بهی اور خصوصاً تعمیرات میں پیداواری محنت کی افزائش سے متعلق مصنوعات میں اضافے کا حصه منصوبے سے کم رها۔

بعض قسم کی مصنوعات کی کوالٹی سست رفتاری سے بلند هوئی۔ اسکا تعلق عوامی مانگ کی اشیا سے بهی هے۔ ظاهر هے، اسکا نتیجه یه هوا که عوامی مانگ کی اشیا مثلاً جوتے، سلی اور بنی هوئی چیزیں گوداموں میں پڑی هیں۔

مختصر یه هے، رفیقو که پچهلے سال کے نتائج پر نظر ڈالتے وقت صرف حاصل شده کامیابیوں کو هی نه دیکهنا چاهئے۔ معیشت کے سارے کاموں کی تکمیل کے بارے میں کانگرس کے فیصلوں کو زندگی میں رائج کرنے کےلئے اس سے زیاده تیزی اور توانائی سے کام لینے کی ضرورت هے جتنی ابهی تک تهی۔

موجوده منصوبه اس بات کو پیش‌نظر رکھ‌کر بنایا گیا هے که هم سب حال و مستقبل میں بمقابله ماضی کے بهتر کام کریں‌گے۔ آئیے صاف بات کهیں — یه پنجساله منصوبے کو کامیابی سے پورا کرنے کی ضروری شرط هے۔ اگر پهلے سے بهتر کام کرنا نه سیکهیں‌گے تو منصوبه بهت سخت هو جائیگا اور هم اسکو سیکھ لیں‌گے تو منصوبے سے بهی زیاده حاصل کرسکتے هیں، مستقبل میں اور زیاده تیزی سے آگے بڑهنے کی بنیاد قائم کرسکتے هیں۔ همارے سارے منصوبوں کی تکمیل کی ضمانت یهی هے که اپنے سے سخت تقاضے کئے جائیں، ذمےداری کا احساس هو اور جوش اور دیانت سے کام کیا جائے۔

اس کو اس وقت ۱۹۷۲ء کے شدید موسم سرما کے تعلق سے یاد کرنا بجا هوگا جس کا اثر صنعت اور دیهات دونوں پر پڑا۔ ظاهر هے که جو مشکلات پیدا هوتی هیں ان کو دور کرنے کےلئے پارٹی، سوویتوں اور معاشی عملوں کی کافی کوششوں کی ضرورت

ہوتی ہے۔ یہاں ٹریڈ یونینوں کا بھی بڑا کام ہوتا ہے۔ اس یقین کا اظہار کرنے کی اجازت دیجئے کہ ہمارے ملک کے محنت کش ۱۹۷۲ء کے معاشی منصوبے کے سارے فریضوں سے کامیابی کے ساتھ نبٹیں گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! ہم ترقی کے انتہائی دلچسپ اور اسکے ساتھ ہی پیچیدہ دور سے گذر رہے ہیں۔ ملک کی عوامی معیشت میں اضافہ، سائنسی اور ٹکنیکی انقلاب اور بین اقوامی حالات میں تبدیلی ہمارے سارے کام میں اسٹائل، طریقوں اور تنظیم کے نئے اور زیادہ اعلی مطالبات پیش کرتی ہیں۔

معیشت اور دوسرے شعبوں میں بھی جنکے بارے میں ۲۴ویں کانگرس نے مطالبہ کیا ہے ہماری سرگرمیوں میں بہتری اور دوررس تعمیرنو شروع ہوچکی ہے۔ لیکن ابھی ہم کو بہت کچھ جستجو کرنا، سوچنا سمجھنا اور جانچنا ہے۔

ہم سب کو کام کے ایسے ہی تخلیقی اسٹائل سے ہم آہنگ ہونا ہے۔ قریبی برسوں کے دوران ہم کو ایسے اقدامات مرتب کرکے زندگی میں رائج کرنے ہیں جو کانگرس کی منظورشدہ معاشی پالیسی کے راستے کو پائدار بنائیں۔ یہاں ذکر سب سے پہلے سائنسی — ٹکنیکی ترقی کو تیز کرنےوالے اقدامات کا ہے۔ اس سوال کو اولین اہمیت دیتے ہوئے پارٹی کی مرکزی کمیٹی اپنے ایک عام اجلاس میں اس پر غور کرنا چاہتی ہے۔ معیشت کی منصوبہ بندی اور انتظام کو بہتر بنانے کےلئے اور اسکی کارگری کو بڑھانے کےلئے اقدامات مرتب کئے جا رہے ہیں۔ پارٹی اور معیشت کے اداروں کی توجہ کا مرکز زراعت کی پیداوار میں اضافے کے مسائل ہونے چاہئیں۔ ہم ان مسائل میں برسوں سے لگے ہیں اور ابتک بہت کچھ کیا جاچکا ہے لیکن یہ بھی دیکھنا ہے کہ پارٹی کی طرف سے مقررہ فریضوں کو کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کےلئے ابھی برسوں تک سخت کام کی ضرورت ہے۔

رفیقو، مختصر یہ ہے کہ آگے ابھی بہت زبردست تخلیقی کام درپیش ہے۔

وہ موجودہ پنجسالہ منصوبے کی بخوبی تکمیل کےلئے ضروری ہے اور مستقبل کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھنے کی بنیاد بنانے کےلئے

بھی - زمانہ قریب میں ہم ۱۹۹۰ء تک کےلئے ملک کی معاشی ترقی کا طویل مدتی منصوبہ مرتب کرنے کا کام شروع کرنےوالے ہیں - اور اسکی بنیاد انتہائی صحیح، سائنس پر مبنی تخمینوں، معیشت اور منصوبہ بندی کے جدیدترین طریقوں، تنظیم اور انتظام کی شکلوں اور ڈھانچوں پر ہونا چاہئے - اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم سب کو منصوبہ بندی کے جیسے شعبے کےلئے سنجیدگی سے کام کرنا چاہئے -

اس لئے اس وقت محنت، معیشت اور انتظام کے ترقی یافتہ طریقوں کو سیکھنا خاص طور سے اہم ہے - اسکو ہمارے کام کے سارے ڈھنگ اور ان عملی معاملوں کی طرف سارے رویے کی بنیاد ہونا چاہئے جن کو ہماری پارٹی اور سارے سوویت لوگ طے کرنے میں مصروف ہیں -

اگر اسکی ترتیب و تشکیل کی جائے کہ اس وقت پارٹی، سوویتوں، معیشت اور ٹریڈیونینوں کے اداروں کےلئے معاشی شعبوں میں کیا اہم ہے تو شاید یہ مندرجہ ذیل ہوگا:

ہر سوال کو اس طرح لینا کہ نویں پنجسالہ منصوبے اور پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی مرتب کی ہوئی ساری معاشی اور معاشرتی پالیسیوں کی ٹھوس تکمیل ہو؛

ہر معاشی فیصلے کےلئے وہ خواہ جس سطح کا بھی ہو، ہمہ رخی استدلال اور کارگری حاصل کرنا - پیش کردہ فریضوں کو کفایت کے ساتھ، کم سے کم خرچ اور زیادہ سے زیادہ بچت کے ساتھ پورا کرنا، محکمہ‌جاتی تنگ نظری اور علاقہ‌پرستانہ رویے کے خلاف قطعی جدوجہد کرنا؛

ہمارے عام فریضے یہ ہیں (اس پر ایک بار پھر زور دینا ہے) اپنے سے سخت تقاضوں میں سنجیدگی سے اضافہ کرنا، سپرد کام کےلئے ہر درجے کے کارکنوں کی ذاتی ذمےداری، سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت کے فیصلوں کو پورا کرنے میں پارٹی اور ریاست کے نظم و ضبط کی خلاف‌ورزی کو روکنا اور اس کےلئے سخت سزا دینا -

رفیقو! جن مسائل کے بارے میں کہا گیا ہے انکا تعلق ٹریڈیونینوں سے براہ‌راست ہے -

ہماری ٹریڈیونینیں ایسے معاشرے میں کارفرما ہیں جس کو سوشلزم نے جیتا ہے۔ اسی سے ان کی بڑی خصوصیات کا تعین ہوتا ہے۔ محنت کشوں کے مفادات کےلئے جدوجہد میں انہوں نے ''دفاعی منصب،، کی سرحدیں پار کرلیں کیونکہ ہمارے ملک میں مدتوں ہوئے استحصال کرنےوالے طبقے ختم ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اب بھی ٹریڈیونینوں سے یہ تقاضہ ہے کہ وہ محنت کشوں کو، بقول لینن کے، شدید محکمہجاتی جوش اور نوکرشاہی کی غلط کاریوں سے بچائیں جن سے آجکل بھی بدقسمتی سے بعض اوقات دو چار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن ٹریڈیونینوں کا کام یہاں ختم ہونے سے بہت دور ہے۔ سوویت ٹریڈیونینوں کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سارے معاشرے کی ترقی، پیداوار کے اضافے اور اسکی کارگری کو بلند کرنے اور عوامی معیشت کے انتظام میں براہ‌راست اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتی ہیں۔

ٹریڈیونینوں کے ہاتھ میں معاشرے کی زندگی کے اس شعبے پر اثرانداز ہونے کےلئے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے فیصلہ کن ہے کچھ کم وسائل نہیں ہیں۔ ان میں سب سے پہلے وہ امکانات آتے ہیں جو ٹریڈیونینیں سوشلسٹ مقابلوں کی تنظیم کےلئے پیش کرتے ہیں۔

مرکزی کمیٹی نے حال ہی میں نئے حالات کے تحت سوشلسٹ مقابلے کے بارے میں اہم فیصلہ کیا ہے۔ اسکا خیال یہ ہے کہ اس مقابلے کو بنیادی طور پر پارٹی کی معاشی پالیسی کے خاص رجحانات سے وابستہ کیا جائے۔ اسکا یہ مطلب ہوا کہ یہ مقابلہ کثیرتعداد محنت کشوں کا رخ نہ صرف مقداری اشاریوں کی طرف بلکہ سامان کی کوالٹی، مادی اور محنتی سرچشموں کی کفایت، پیداوار میں سائنسی اور ٹکنیکی کارناموں کو موثر طور پر اور تیز رفتاری سے رائج کرنے اور محنت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کی جدوجہد کی طرف موڑ دے۔

ہمارے کام میں مادی اور اخلاقی ترغیبات کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی بھی کچھ کم اہمیت نہیں ہے۔

ٹریڈیونینیں جو ہمارے قانون کے مطابق اجرت، کام کی حد اور محصولات مقرر کرنے کے سوالوں میں وسیع حقوق رکھتی ہیں ٹھوس امداد دے سکتی ہیں خصوصاً مادی ترغیبات کے ایسے اہم

پرزے کی اهمیت بڑھانے میں جیسے محنت کے مطابق اجرت ہے ۔ اس وقت جبکہ پیداواری عملے بڑے بڑے فنڈوں سے مستفید هو سکتے هیں جنکی تشکیل کارخانوں کی آمدنی سے کی گئی هے اسکے لئے امکانات بڑھ گئے هیں ۔

میں اسکے بارے میں یاد دلانا چاهتا هوں کہ کام کی اجرت کی ادائیگی اور مادی همت افزائی کے فنڈوں کی تقسیم کے بارے میں ابھی خامیوں کی کمی نہیں ہے ۔ محنت کشوں کی خوشحالی کی فکر کرنا ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ سماجی پیداوار میں انکی دین کا لحاظ کئے بغیر سب کام کرنےوالوں کا ''اچھا چچا،، بنا جائے ۔ کام کی اجرت هر طرح سے کام کرکے حاصل کرنا چاهئے ۔ هر کام کرنے والے کو یہ محسوس کرنا چاهئے کہ اجرت کا براہ‌راست انحصار پورے عملے کی پیداواری کامیابیوں میں اسکی اپنی دین پر ہے ۔

مختتم حساب میں اسی پر اس بہبودی کا انحصار ہے جو محنت‌کش کو ملتی ہے ۔ دیکھئے جو بہبودی سوویت لوگوں کو نیا پنجسالہ منصوبہ دیگا وہ نہ تو آسمان سے ٹپکےگی اور نہ بطور تحفہ ملےگی ۔ اسکو تو خود هی پیدا کرنا پڑیگا اور اسکےلئے مستقل کوششوں اور سخت محنت کی ضرورت ہے ۔

مالی ترغیبات کو بہتر بناتے هوئے همیں اسکی ضرورت ہے کہ اسکے ساتھ هی اخلاقی ترغیبات کو بھی سنجیدگی کے ساتھ بلند کریں ۔

وہ همارے یہاں وسیع پیمانے پر استعمال کئے جاتے هیں، محنتی خدمات کے اس اعلی اعتراف تک جیسے بطور انعام آرڈر اور اعزازی خطابات دینا ۔ بہتر کارکنوں اور اگوا کار عملوں کےلئے همت افزائی کے ایسے طریقے واقعی بڑی اهمیت رکھتے هیں ۔

لیکن اخلاقی ترغیبات کو صرف انعام هی تک نہیں رهنا چاهئے ۔ دوسری باتیں بھی اهم هیں ۔ ایسی فضا اور رائے عامہ بنانے کی صلاحیت چاهئے کہ هر کارخانے اور هر عملے میں اسکا بخوبی علم هو جائے کہ کون کیسا کام کرتا ہے اور هر ایک کو خدمت کے مطابق معاوضہ دیا جائے ۔ سب کو یہ یقین هونا چاهئے کہ اچھی محنت اور عملے میں اچھا رویہ همیشہ اعتراف اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے هیں اور رفقائے کار کی جانب سے احترام و تشکر لاتے هیں ۔ اور ٹھیک اسی طرح هر ایک کو یہ بھی جاننا چاهئے کہ ناغے کرنےوالوں

اور کاهل لوگوں، جلدجلد کام بدلنےوالوں اور کام کو بری طرح کرنےوالوں کےلئے نہ تو کوئی چشم پوشی هوگی اور نہ معافی اور ان کو اپنے رفیقوں کے غم و غصے سے کوئی بهی نہ بچا سکے گا۔ (تالیاں ۔)

کام کے اس رخ پر یعنی محنتی ڈسپلن کو سنجیدگی کے ساتھ اونچا کرنے اور ایمانداری یا یوں کہئے کہ هر محنت‌کش انسان میں مزدور کی ایمانداری کے جذبات کی تربیت کی طرف ٹریڈیونین کانگرس کے مندوبین کو بلاشبہ توجہ کرنا چاهئے۔

ولادیمیر ایلیچ لینن نے سوشلسٹ تعمیر میں کامیابیوں کو ''کام کے وقت آهنی ڈسپلن،، سے براہ‌راست مربوط کیا تها۔ سوویت انسان کے رویے کے اولین قاعدوں میں سے انهوں نے ایسا قاعدہ پیش کیا ''... کاهلی سے مت کام لو... محنت میں انتہائی سخت ڈسپلن برتو...،، ڈسپلن کی جو بهی خلاف‌ورزی هو خواہ مزدوروں کی طرف سے، خواہ معاشی رهنماؤں کی جانب سے لینن اسکو ناقابل برداشت خیال کرتے تهے۔

اسی وجہ سے کہ ٹریڈیونینیں محنت‌کشوں کے مفادات کا تحفظ کرتی هیں ان کو ایسے لوگوں کو اپنی حفاظت میں نہ لینا چاهئے جو سوشلسٹ ڈسپلن کی خلاف‌ورزی کرتے هیں۔ یہاں پرولتاری سخت‌گیری اور قطعی باقاعدگی کی ضرورت هے۔ اس معاملے میں آپ کے اختیارات اور امکانات بہت هیں اور ان کو پوری طرح اور بہتر ڈهنگ سے استعمال کرنا چاهئے۔

رفیقو، یہاں پر یہ یاد دلانا بجا هوگا کہ لیننی مفہوم میں ٹریڈیونینوں کا رول ''کمیونزم کے اسکول،، کی حیثیت سے سب سے پہلے اس پر مشتمل هے کہ لوگوں کو کمیونسٹ شعور ان کی پیداواری سرگرمیوں، معاشرے کی بہبودی کےلئے انکی محنت کے اٹوٹ رشتے کے ساتھ عطا کیا جائے۔ ٹریڈیونینوں کے تربیتی کام کا محور یہ هے کہ سارے کام کرنےوالوں میں کام کی طرف، عوامی ملکیت کی طرف سچا سوشلسٹ اور کمیونسٹ رویہ پیدا کیا جائے۔

هماری ٹریڈیونینوں کے پاس پارٹی کو اسکی معاشی پالیسی کی تکمیل میں مدد دینے کے بہت سے دوسرے امکانات هیں اور ان میں ایک اهم رجحان سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کو تیزتر بنانے کا هے۔

اس وقت سہارت کو زیادہ بڑھانے، سائنسی اور ٹکنیکی علم و معلومات کے پروپیگنڈے اور محنت کشوں کی معاشی تعلیم، جدید اور معقول اصولوں اور طریقوں کی بنا پر کام کرنےوالوں اور اختراعات و ایجادات کرنےوالوں کی تحریک کو پھیلانے میں ٹریڈیونینوں کی سرگرمیوں کو خاص اھمیت حاصل ھے۔

ٹریڈیونینوں کو محنت کی مشین کاری جیسے اھم سوال کی طرف بھی خاص توجه دینی چاھئے۔ تھوڑا ھی عرصه ھوا پارٹی کی سرکزی کمیٹی نے اس سوال کے بارے میں خاص فیصله کیا ھے جسکو اس وقت بڑی اھمیت حاصل ھوگئی ھے۔ اس قرارداد نے فریضوں کو پورا کرنے کےلئے اھم ھدایات پیش کی ھیں۔ وزارتی، معاشی اور پارٹی کے اداروں کو چاھئے که ان کو ٹھوس طریقے سے زندگی میں رائج کریں۔ ٹریڈیونینوں کےلئے اس شعبے میں کام ان کے ایسے فرائض منصبی سے براہ‌راست تعلق رکھتا ھے جیسے محنت کی حفاظت اور محنت کے حالات کو آسان بنانے کی فکر۔

رفیقو، اس رول کے بارے میں کہا جاچکا ھے جو ٹریڈیونینیں پیداوار میں اضافے کی جدوجہد میں حصه لیتے ھوئے، محنت‌کشوں کی بہبودی بڑھانے کےلئے رکھتی ھیں۔ ان کے اس کام کی اھمیت کے بارے میں مبالغه کرنا مشکل ھے۔ لیکن ٹریڈیونینیں ایسے اھم فرائض منصبی بھی پورے کررھی ھیں جنکا تعلق براہ‌راست سوویت لوگوں کی زندگی اور محنت کے حالات اور ان کی خوشحالی سے ھے۔

ٹریڈیونینوں کی ذمےداری کے دائرے میں محنت کشوں کی اجرت اور انکی مالی ترغیبات اور سماجی بیمے کے بہت سے سوالات ھیں۔ وہ ثقافتی، صحت بخش آرام اور علاج کی صحت‌گاھوں، سیاحت، جسمانی کسرتوں اور کھیل کود کی تنظیم کےلئے کافی اچھی مالی بنیاد پیش کرتی ھیں۔ ٹریڈیونینوں کے پاس بڑے امکانات ھیں اور وہ بھی ایسے اھم معاملات میں جیسے محنت کشوں کے رھن سہن اور پبلک کے کھانے پینے کی فکر اور عوامی خدمات میں بہتری۔ ان سب باتوں کا تعلق کروڑوں لوگوں کے مفادات سے ھے۔

ٹریڈیونینوں کی سرگرمیوں کا یه پہلو ایسے سوال سے براہ‌راست تعاق رکھتا ھے جیسے فاضل وقت کس طرح گذارا جائے۔ مارکس نے بھی اس کے بارے میں کہا تھا که فاضل وقت سماجی دولت کا

پیمانہ ہے۔ لیکن فاضل وقت کو واقعی اسی وقت سماجی دولت سمجھا جاسکتا ہے جب اسکو انسان کی ہمہ‌پہلو ترقی کے مفادات اور اس کی صلاحیتوں کی تربیت کےلئے استعمال کیا جائے تاکہ وہ سارے معاشرے کی مادی اور ذہنی قوتوں کو بہت زیادہ بڑھا سکے۔ سوشلزم نے اس کےلئے ضروری حالات پیدا کئے ہیں۔ سوویت انسان کو آرام کےلئے، تعلیم اور عام تہذیب کو بلند کرنے کےلئے، صحت کو مضبوط بنانے اور جسمانی ترقی کےلئے، بچوں کی تربیت اور دوسرے مفید کاموں کےلئے کافی فاضل وقت دیا ہے۔ لیکن کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں سوویت لوگوں کو جو فاضل وقت دیا گیا ہے اور جو حالات پیدا کئے گئے ہیں وہ ہر جگہ ایسے ہی کاموں کےلئے استعمال کئے جا رہے ہیں جو ہر محنت‌کش اور مجموعی طور پر سارے معاشرے کےلئے مفید ہیں؟ افسوس کی بات ہے کہ ہم ابھی یہ نہیں کہہ سکتے۔

اکثر یہ وقت بیکار اور فضول ضایع کیا جاتا ہے اور کبھی کبھی تو یہ خود اس شخص کو، اس کے اردگرد کے لوگوں کو اور پورے سماج کے مفادات کو براہ‌راست سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ ذکر ایسے سماج دشمن رویے کے واقعات کا ہے جو اب بھی ہوتے ہیں۔ ریاستی اور انتظامی لائن پر ہم ہر طرح کے سماج دشمن مظاہر کو جڑ سے اکھاڑنے کےلئے سخت اقدامات کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں‌گے۔ بہرحال ان کے خلاف جدوجہد میں خود پبلک، محنتی عملوں یعنی ٹریڈیونینوں کا ہی بڑا رول ہے۔

زندگی میں انسان کا رویہ — یہ صرف اس کا ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ فاضل وقت یہ ایسا وقت نہیں ہے جو معاشرے کی ذمےداریوں سے آزاد ہو۔

رفیقو! سوویت ٹریڈیونینوں کی ۱۵ویں کانگرس ٹریڈیونینوں کے بارے میں رپورٹوں اور انکے انتخابات کی اہم سیاسی مہم کو انجام تک پہنچا رہی ہے۔ پچھلے جلسوں، کانفرنسوں اور کانگرسوں میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور اسکی مرکزی کمیٹی کےلئے بہت سی پرخلوص باتیں کہی گئی تھیں۔ ان میں مزدوروں اور ملازموں، پنچائتی کسانوں اور سائنس‌دانوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ سوویت ٹریڈیونینیں لیننی پارٹی کے گرد مضبوطی کے

ساتھ متحد ھیں، کہ پارٹی کی قیادت سوویت ٹریڈیونینوں کےلئے ھمیشہ قوت کا سرچشمہ رھی ھے، اب بھی ھے اور آئندہ بھی رھےگی۔ (تالیاں دیر تک گونجتی رھیں۔)

ٹریڈیونینوں کی قیادت کرتے ھوئے پارٹی اسکی سرگرمیوں کو متواتر بھتر بنانے کی فکر کرتی ھے اور ٹریڈیونین تنظیموں کے کام میں کامیابی کے ضروری حالات پیدا کرتی ھے۔ پچھلے برسوں میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی تحریک پر ایسے قوانین منظور کئے گئے جو ٹریڈیونینوں کی سرگرمیوں کی قانونی بنیاد کی ٹھوس توسیع مجموعی طور پر کرتے ھیں اور خصوصاً اس کے ان پہلوؤں میں جن کا تعلق براہ‌راست محنت کشوں کے مفادات کی فکر سے ھے۔ سوویت یونین کی اعلی سوویت کے منظورشدہ قوانین اور خاص طور سے ''سوویت یونین اور سوویت ریپلکوں میں محنت کے بارے میں بنیادی قوانین،، اور ''فیکٹری کی، کارخانے کی، مقامی کمیٹیوں کے اور ٹریڈیونینوں کے حقوق کے بارے میں قوانین،، غیر معمولی اھمیت کے حامل ھیں۔

پارٹی نے یہ راستہ اختیار کیا ھے کہ ٹریڈیونینوں کی وساطت سے مزدور اور ملازم کارخانوں کے انتظام میں انتھائی سرگرمی سے حصہ لیں۔ پیداواری کانفرنسیں اور مزدوروں کے جلسے جو کارخانوں، فیکٹریوں اور ریاستی فارموں کے کاموں کے منصوبوں، معاشرتی ترقی کے منصوبوں اور دوسرے مسائل پر بحث و مباحثہ کرتے ھیں سوشلسٹ جمھوریت، پبلک کنٹرول اور عملی طور پر کثیر تعداد محنت‌کشوں کو انتظامی معاملات کی طرف کھینچنے کا اھم طریقہ ھیں۔

پارٹی تنظیموں کی طرف سے ٹریڈیونینوں کی حقیقی امداد یھی ھونا چاھئے کہ وہ معاشی کارکنوں سے بجا مطالبات کرنے میں ٹریڈیونینوں کی حمایت کریں، اس بات کو متواتر دیکھیں کہ منتظمین اجتماعی معاھدوں پر عمل کرتے ھیں، کہ ھر سربراہ ٹریڈیونین تنظیموں سے متواتر صلاح و مشورہ کرنے کو، مزدوروں اور ملازموں کی رائے کو توجہ سے سننے کو اپنی ذمےداری اور فرض خیال کرے۔

اس پلیٹ‌فارم سے میں ان کروڑوں کمیونسٹوں کو خطاب کرنا چاھتا ھوں جو ٹریڈیونینوں کے ممبر ھیں۔ رفیقو، آپ پر آپکی مستعدی پر فیصلہ‌کن حد تک ان ٹریڈیونین تنظیموں کے کام کی عام سطح

اور کارگری کا انحصار ہے جن کے آپ ممبر ہیں۔ ٹریڈیونین میں شامل ہر کمیونسٹ سے پارٹی یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس تنظیم کا محض رسمی ممبر نہ رہے بلکہ مستعدی کے ساتھ اسکی ساری سرگرمیوں میں حصہ لے۔ (تالیاں۔) پارٹی ان کمیونسٹوں سے اعلی تقاضے کرتی ہے جو ٹریڈیونین اداروں میں منتخب ہوئے ہیں، ان کو عوام الناس کے اعتماد کی قدر کرنا اور اپنے عمل سے اس اعتماد کو بجا ثابت کرنا سکھاتی ہے۔

ٹریڈیونینوں کے تعلق سے پارٹی کی لائن، جیسا کہ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے زور دیا ہے، یہ ہے کہ ٹریڈیونینوں کے سارے کاموں کے معیار کو بلند کیا جائے۔ پارٹی آئندہ بھی اسکی دیکھ بھال کرتی رہے گی کہ ٹریڈیونینیں انتظامی اسکول، معیشت کے اسکول، محنت کی طرف کمیونسٹ رویے کے اسکول کا رول لیاقت کے ساتھ ادا کرتی رہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! ٹریڈیونینوں کی کانگرس میں حصہ لیتے ہوئے میں سوویت معاشرے کی ترقی میں مزدور طبقے کے رول کا خاص طور سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

موجودہ زمانے کا سوویت مزدور طبقہ نہ صرف انقلاب سے پہلےوالے پرولتاریہ سے مختلف ہے بلکہ چوتھی دھائی کے مزدور طبقے سے مختلف ہے جبکہ سوویت یونین میں سوشلزم نے فتح حاصل کی تھی۔ معاشرے کی نمایاں سماجی، سیاسی اور معاشی طاقت کی حیثیت سے اسکے رول نے فروغ پایا ہے۔ اس وقت وہ تعداد کے لحاظ سے بھی ہمارے ملک کا سب سے بڑا طبقہ ہے۔ سوویت اقتدار کے دور میں مزدور طبقہ بڑھکر ۶ گنا ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے چھہ کروڑ اشخاص پر مشتمل ہے جن میں سے دو تہائی سے زیادہ صنعتی مزدور ہیں۔ مزدوروں کی عام تعلیم اور حرفت کی سطح میں بنیادی تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ بتانا کافی ہوگا کہ صرف ۱۹۳۹ء سے ان مزدوروں کی تعداد جو مکمل ثانوی تعلیم‌یافتہ ہیں یعنی مخصوص یا عام ثانوی تعلیم حاصل کر چکے ہیں ۳۰ گنی سے زیادہ بڑھی ہے۔ مزدور طبقہ اس وقت نہ صرف صنعت میں بلکہ زراعت میں بھی براہ‌راست زبردست رول ادا کر رہا ہے۔ ہمارے ان مزدور دستوں کی تعداد جو ہماری معیشت کے زرعی سیکٹر پر کام کررہے ہیں ۹۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ آئندہ

ان میں اسی حساب سے اور اضافہ ہوگا جس حساب سے زرعی محنت صنعتی محنت میں بدلتی جائے گی۔

آج کا ترقی یافتہ مزدور وہ شخص ہے جو گہری معلومات، وسیع تہذیبی دائرۂ نظر، محنت کے لئے باشعور اور تخلیقی رویے سے لیس ہوتا ہے، وہ اپنے کو پیداوار کا مالک اور ایسی ہستی محسوس کرتا ہے جو ہمارے معاشرے میں ہونے والی ساری باتوں کا ذمے دار ہے۔ ایسا مزدور سیاسی طور پر با عمل ہوتا ہے، وہ بے ضابطگی اور غیرذمے داری کو، پیداوار کی تنظیم میں کسی بھی خامی کو نہیں برداشت کرتا۔ وہ ہر طرح کی ٹٹ پونجیوں والی تنگ نظری اور لوگوں کے شعور اور رویے میں ماضی کی باقیات میں سے ہر ایک کا اٹل دشمن ہوتا ہے۔

پارٹی کے نصب العین، کمیونزم کے نصب العین اس طرح کے مزدور کے لئے اسکے سارے نقطۂ نظر کا جوہر بن جاتے ہیں اور اسکی روش، لوگوں کے ساتھ اسکے تعلقات، اسکی زندگی کے سارے ڈھرے کا تعین کرتے ہیں۔ (تالیاں۔)

ہمارے مزدور طبقے کی نوجوان نسل کو ان ساری خوبیوں کی تربیت دینے کی بڑی اہمیت ہے۔ اسکول، نوجوان کمیونسٹ لیگ اور ٹریڈیونین کو اس طرح کام کو منظم کرنا چاہئے کہ ہر نوجوان اور ہر دوشیزہ واضح طور پر محنتی انسان کے رول اور عظمت کو، مزدور طبقے کے تاریخی مشن کو سمجھ لے اور اسکی شاندار صفوں میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔ (تالیاں۔)

کمیونسٹ تعمیر کے موجودہ مرحلے میں مزدور طبقے کا پنچائتی کسانوں اور ہمارے ملک کے محنت کش دانش وروں کے ساتھ اتحاد اور زیادہ گہری اہمیت اختیار کررہا ہے۔ اس عظیم اتحاد کو مستحکم کرنے والی طاقت مزدور طبقہ ہے جو کمیونزم کی تعمیر میں نمایاں رول ادا کررہا ہے اور ادا کریگا۔ اسی بنیاد پر سوویت معاشرے کا مزید نظریاتی، سیاسی اور سماجی استحکام اور اتحاد ہورہا ہے اور ملک کی قومیں اور قومیتیں آپس میں زیادہ قربت حاصل کررہی ہیں۔

سوویت معاشرے میں مزدور طبقے کی پوزیشن سے ہماری زندگی کا جو ایک بنیادی اصول مربوط ہے وہ پرولتاری بین الاقوامیت ہے۔

ہمارے ملک کے مزدور طبقے نے اس کاز کو جس کےلئے وہ جدوجہد کرتا ہے ہمیشہ سے سارے ملکوں کے پرولتاریہ کی بین اقوامی جدوجہد کا جزو لاینفک سمجھا۔ اپنی تشکیل کے پہلے قدم سے ہی وہ بین اقوامیت کی طاقت کی طرح سرگرم عمل ہے۔ بین اقوامیت کے نام پر، اپنے عوام اور سارے کرۂارض کے محنت کشوں کےلئے اس اعلی فرض کو ادا کرنے کی غرض سے جو تاریخ نے اس پر عائد کیا ہے ہمارے ملک کے مزدور طبقے نے کچھ کم قربانیاں نہیں کی ہیں۔ اس نے عظیم ترین ہیروازم، صفائی قلب اور مصمم قوت ارادی کا اظہار کیا ہے۔ (تالیاں۔)

عالمی انقلابی تحریک کےلئے سوویت مزدور طبقے نے جو خدمات کی ہیں انکا اعتراف عام طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ عالمی میدان کی طبقاتی جدوجہد میں یعنی سامراج کے خلاف، قوموں کی آزادی اور سوشلزم کے حق میں وہ سرمایہ‌دار ملکوں کے مزدور طبقوں کے مقابلے میں مختلف ڈھنگ سے شرکت کرتا ہے۔ لیکن اس جدوجہد میں اسکا رول بہت بڑا ہے۔ مزدور طبقے، سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے محنت کشوں کے ہاتھوں، عقل و فہم اور توانائی نے ہی سوشلزم کی وہ زبردست معاشی اور دفاعی قوت پیدا کی ہے جو امن کے استحکام اور انسانیت کی معاشرتی ترقی کی جدوجہد میں اعلی درجے کا رول ادا کررہی ہے۔ (تالیاں۔)

بین اقوامی مزدور تحریک کی ترقی میں مثال کی طاقت نے جو سوشلزم پیدا کرتا ہے ہمیشہ بڑا رول ادا کیا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ سماجی ضمانت اور محنت‌کشوں کی حقوق کی ضمانت کے شعبوں میں سوویت اقتدار کے کارنامے غیرملکی مزدوروں کےلئے اس جدوجہد میں ولولہ بخش ثابت ہوئے ہیں جو وہ استحصال اور سرمایہ‌دارانہ جبروتشدد کے خلاف کرتے ہیں۔

موجودہ مرحلے میں پیداوار اور سائنسی ٹکنیکی ترقی کے میدان میں ہماری مثال کی طاقت خاص اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اور یہاں سوویت مزدور طبقے کو ہمارے سائنسی و ٹکنیکی دانش‌وروں کے ساتھ مل‌کر اعلی درجے کا رول ادا کرنے کی دعوت دی جارہی ہے کیونکہ وہ ترقی‌یافتہ اور پختہ سوشلسٹ معاشرے کے حالات میں سرگرم عمل ہے اور کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد قائم کرنے

کے فریضے طے کر رہا ہے۔ اور یہ بات سمجھ میں آنےوالی ہے کہ اسکو لیکر ساری دنیا اسکا فیصلہ کرتی ہے کہ سوشلزم میں مزدور کن خصوصیات کا حامل ہے اور سوشلسٹ نظام کیا امکانات رکھتا ہے۔ یہ بڑی عزت کی بات ہے اور اعلی تاریخی ذمےداری کا سرچشمہ بھی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس طرح سوویت مزدوروں اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے مزدور طبقوں کی محنتی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں پر ''محنت کی عالمی اور عظیم فوج،، کی طاقت کا اور سوشلزم کی طرف اسکی مسلسل پیش‌قدمی کی رفتار کا انحصار ہوتا ہے۔

بین‌اقوامی مزدور طبقے کی صفوں میں، جو موجودہ زمانے کا انتہائی پیش رو انقلابی طبقہ ہے اور ساری دنیا میں سب سے بڑی پیداواری اور سماجی سیاسی طاقت کی حیثیت سے اسکے رول میں آئندہ بھی اضافہ ہوتا رہےگا۔ اس فیشن‌ایبل مارکس‌ازم مخالف تھیوری کے باوجود گویا کہ سائنسی اور ٹکنیکی انقلاب مزدور طبقے کو محدود کرنے سرحدوں تک، حتی کہ اسکو ختم کرنے تک جارہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ واقعات اس کے بالکل خلاف شہادت دیتے ہیں یعنی سائنسی اور ٹکنیکی ترقی ہر پہلو سے مزدور طبقے کی افزائش کی طرف جارہی ہے جس کا سبب وہ نئے پیشے بھی ہیں جنکو جدید پیداوار نے جنم دیا ہے۔

سرمایہ‌دار دنیا میں مزدوروں کی تحریک زوروں سے بڑھ رہی ہے۔ کئی ملکوں میں تو وہ سماجی اور سیاسی زندگی کا سب سے بڑا عنصر بن گئی ہے۔ بڑے پیمانے پر پھیلے ہوئے طبقاتی مجاھدات سے ایک رجحان کافی نمایاں ہوا ہے جس کی طرف کمیونسٹوں نے بروقت توجہ دی یعنی معاشی جدوجہد سارے ریاستی اجارےدارانہ نظاموں کے تسلط کے خلاف اقدامات میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اس کی کافی واضح شہادت برطانوی کان کنوں کی کامیابی کے ساتھ ختم ہونےوالی حالیہ ہڑتال، کثیر تعداد اطالوی محنت‌کشوں کے زبردست اقدامات اور دوسرے ملکوں میں بڑی بڑی ہڑتالوں سے ملتی ہے۔ ھمیں لاطینی امریکہ، ایشیا اور افریقہ کی مزدور تحریکوں کی کامیابیوں سے خوشی ہوتی ہے۔

ہماری پارٹی اور مزدور، سارے سوویت محنت کش اپنے طبقاتی بھائیوں کے ساتھ جدوجہد میں متحد ہیں۔ ہم ان کو اپنا مجاہدانہ پرولتاری سلام بھیجتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔) سرمایہ‌دار ملکوں کے محنت کشوں کا بڑھتا ہوا اتحاد اور ٹریڈیونینی یکجہتی، وہ استقلال جس سے وہ اپنے مطالبات پر قائم ہیں، اپنے حقوق، اپنے طبقاتی وقار کی حفاظت میں ان کی ثابت قدمی بجا طور پر تعریف کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

ہماری پارٹی ٹریڈیونینوں کے بین اقوامی روابط کو بڑی اہمیت دیتی ہے، مزیدبرآں، یہاں ذکر عالمی مزدور تحریک میں، سوشلسٹ ملکوں کے محنت کشوں کے ساتھ اتحاد اور کاروباری تعاون کے استحکام میں، امن اور سماجی ترقی کی جدوجہد میں سوویت عوام کی براہ‌راست شرکت کی ایک اہم شکل کا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کانگرس میں موجود غیرملکی ٹریڈیونینوں کے نمائندوں کے ذریعہ عالمی مزدور اور ٹریڈیونین تحریک کے سارے دستوں کو پیغام تہنیت بھیجنے کی اجازت دیجئے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

محنت کشوں کی طبقاتی جدوجہد میں حسب معمول کمیونسٹ پارٹیاں اگلی صفوں میں نظر آتی ہیں۔ اس پلیٹ‌فارم سے ہماری پارٹی، سوویت مزدور طبقے اور ہمارے ملک کے سارے محنت کشوں کی طرف سے برادرانہ پارٹیوں کےلئے ہماری پرخلوص بین‌اقوامی یکجہتی اور جدوجہد میں ان کی کامیابیوں کی خواہش کا اظہار کرنے کی اجازت دیجئے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیق مندوبین!

یہ بات عیاں ہے کہ خارجی پالیسی کے سوالات ہماری پارٹی اور ہماری ریاست کی سرگرمیوں کا لازمی اور بہت ہی اہم جز ہیں۔

موجودہ مرحلے میں ہماری خارجہ پالیسی کی بنیادی سمت اور فریضوں کا تعین سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس میں کیا جا چکا ہے۔ کانگرس کا منظورشدہ پروگرام جس کو امن کے سوویت پروگرام کا نام ملا ہے متواتر زندگی میں جاگزیں ہوتا جا رہا ہے اور عالمی سیاست کا اہم عنصر بن گیا ہے۔

ہماری خاص جہت ہے — امن، قوموں کی آزادی اور سلامتی کی سرگرمی کے ساتھ حفاظت۔ اس پر ہم اپنے دوستوں اور اتحادیوں کے ساتھ ملکر عمل پیرا ہیں اور بین‌اقوامی میدان میں اپنے اقدامات میں تال میل رکھتے ہیں۔ ہم عملی طور پر عالمی سیاست کے تمام بنیادی سوالوں کے بارے میں سوشلسٹ دولت مشترکہ کے ملکوں کی مشترکہ و متفقہ لائن رکھتے ہیں۔ تجربے نے دکھایا ہے کہ یہ ہمارے خارجہ امور کو کامیابی سے چلانے میں بیش بہا اہمیت رکھتا ہے۔

رفیقو! آپ جانتے ہیں کہ اس سال جنوری میں معاہدۂوارسا میں شرکت کرنےوالی ریاستوں کی سیاسی مشاورتی کمیٹی کی جو کانفرنس پراگ میں ہوئی اسمیں یورپ کے مسائل پر خاص طور سے غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ان فیصلوں کا نچوڑ یہ ہے کہ یورپی سلامتی استحکام کےلئے سرگرمی سے کام کیا جائے، یورپی ریاستوں کے تعاون کے خیالات کو ٹھوس مفہوم سے بھرا جائے، موجودہ یورپی مسائل کو عملی طور سے راہ راست پر لایا جائے۔

یورپ ایک نئے دور کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ امن، سلامتی، وسیع اور گوناگوں تعاون کو کثیر تعداد ریاستوں کی قبولیت اور حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ سوشلسٹ ملکوں کی پرامن پیش‌قدمیوں نے ایسی فضا پیدا کرنے میں مدد دی جسمیں یورپ میں سلامتی اور تعاون کے سوالوں پر عملی طور سے غور کرنے کا امکان حاصل ہوا۔ ان سوالوں کا حل بڑے تاریخی پیمانے کا فریضہ ہے۔ اسمیں یورپی مزدور طبقے کو اہم رول ادا کرنا ہے جسمیں اس کی ٹریڈیونینیں بھی شامل ہیں۔ جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ یورپی سلامتی کے مفاد میں ہم نے ریاستوں کی کل یورپی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی۔

یورپ میں اب کوئی ایسی ریاست نہیں ہے جس نے کسی نہ کسی شکل میں سلامتی اور تعاون کے سوالوں پر کانفرنس کرنے کی حمایت نہ کی ہو۔ اس تجویز سے کناڈا نے بھی اتفاق کیا اور جیساکہ امریکی کانگرس کو صدر نکسن کی رپورٹ سے ظاہر ہے، ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی اس کانفرنس کے انعقاد کا حامی ہے۔ اب اس کانفرنس کو کرنے کی مدتوں کے بارے میں فیصلہ کرنے

اور ایک ساتھ ملکر اس کے کام کی خاص سمتوں کا تعین کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے متعلق سوشلسٹ ممالک نے اپنی تجویز یورپ میں امن، سلامتی اور تعاون کے اعلان میں پیش کی جس کو معاہدۂ وارسا کی شریک ریاستوں کی سیاسی مشاورتی کمیٹی کے پراگ کے اجلاس میں منظور کیا گیا۔

سوشلسٹ ممالک اس بات کےلئے متواتر سرگرم عمل ھیں کہ سرمایہ‌دار یورپ کی ریاستوں سے باھمی طور پر مفید روابط ترقی کریں اور اس شعبے میں نمایاں نتائج برآمد ھوئے ھیں۔ اس کا تعلق فرانس، فن‌لینڈ اور اسکینڈی‌نیویا کے ملکوں سے خاص طور پر ہے۔

وفاقی جمھوریہ جرمنی کے ساتھ ھمارے تعلقات میں بنیادی اور مثبت تبدیلیاں ھوئی ھیں۔ انکا امکان سوویت یونین اور وفاقی جمھوریہ جرمنی کے درمیان اور اسی طرح پولینڈ اور وفاقی جمھوریہ جرمنی کے درمیان معاھدوں کیوجہ سے ملا ہے۔

آجکل ان معاھدوں کی توثیق کا کام ھو رھا ہے۔ سوویت یونین کی اعلی سوویت، عوامی ریپبلک پولینڈ کی پارلیمنٹ اور وفاقی جمھوریہ جرمنی کے قانون‌ساز اداروں میں ان کے مطابق بحث و مباحثہ ھو رھا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سوویت یونین اور وفاقی جمھوریہ جرمنی کے درمیان معاھدے کی توثیق سوویت یونین اور مغربی جرمنی کے تعلقات کی ترقی کے انتہائی مختلف شعبوں میں صفاتی طور پر نئی اور کافی زیادہ ثمرآور منزل تک پہنچنے کا باعث ھوگی۔ ھمارے خیال میں یہ نہ صرف سوویت یونین اور وفاقی جمھوریہ جرمنی کے مفادات کے مطابق ھوگی بلکہ یورپ میں امن کے استحکام کےلئے بھی اس کی بہت زیادہ اھمیت ھوسکتی ہے۔

ان معاھدوں کی توثیق کے سوال کے بارے میں وفاقی جمھوریہ جرمنی میں کافی سخت کشمکش پیدا ھو گئی ہے۔ ایسے سیاست‌داں ھیں جو معاھدوں کی مخالفت کر رھے ھیں، حتی کہ وہ وفاقی جمھوریہ جرمنی اور سوشلسٹ ممالک کے درمیان حقیقی صلح و آشتی اور معتدل تعلقات کی ترقی کے امکانات کو بھی شبہ میں ڈالنے کی کوشش کر رھے ھیں۔

معاهدوں کے یہ مخالفین کیا چاهتے هیں؟ وہ اپنے منصوبوں کو چھپاتے نہیں هیں۔ ان کے خیال میں یہ معاهدے اچھے نہیں هیں کیونکہ ان میں یورپی سرحدوں کو اٹوٹ قرار دیا گیا هے۔ وہ اس کا چرچا کر رهے هیں کہ معاهدوں کی ان دفعات پر دوبارہ غور کیا جائے۔ لیکن کیا یہ بات صاف نہیں هے کہ سرحدوں پر نظرثانی کرنے کے بارے میں مذاکرات کے لئے معاهدوں کے ان مخالفین کے ساتھ کوئی بات‌چیت کرنے‌والا هی نہ هوگا۔ (تالیاں۔) یہ بحث‌مباحثہ کا موضوع نہ تو اب هے اور نہ آئندہ هوگا۔ سوشلسٹ ملکوں کی سرحدیں اٹل هیں اور معاهدے یہاں صرف موجود حقیقت کی عکاسی کرتے هیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں۔)

معاهدوں کے مخالفین اس بات کو نہیں چھپاتے کہ وہ جرمن جمہوری ریپبلک کے اقتدار اعلی کو کمزور کرنے کے خواهاں هیں۔ یہاں بھی وہ ماضی کی طرف واپس جاتے هیں۔ جرمن جمہوری ریپبلک تقریباً چوتھائی صدی سے سوشلسٹ راستے پر چل کر ترقی کر رهی هے۔ وہ موجودہ بین‌اقوامی زندگی میں سرگرمی سے حصہ لے رهی هے۔ جو اس کو دیکھنا اور اس سے لازمی نتائج اخذ کرنا نہیں چاهتا وہ صرف اپنی سیاست کو گمراهی میں ڈالتا هے۔ (تالیاں۔) یہ مدتوں پہلے سمجھنے کی بات تھی کہ خودمختار اور اقتدار اعلی رکھنے‌والے سوشلسٹ ملک کی حیثیت سے جرمن جمہوری ریپبلک کی ساری پوزیشن کا لحاظ رکھے بغیر یورپی صورت‌حال نہ تو حقیقی طور پر معتدل هے اور نہ هو سکتی هے۔ (تالیاں۔)

آجکل وفاقی جمہوریہ جرمنی میں بہت هی ذمے‌دارانہ الکشن هونے‌والا هے جو اس کی قوم کی تقدیر اور بہت سے آنے‌والے برسوں کے لئے دوسری ریاستوں کے ساتھ اس کے تعلقات کا تعین کریگا۔ یہ انتخاب هے تعاون اور تصادم کے درمیان، کشیدگی میں کمی اور کشیدگی کو بڑھانے کے درمیان اور بالآخر امن کی پالیسی اور جنگ کی پالیسی کے درمیان۔

جہاں تک سوویت یونین کا تعلق هے تو وفاقی جمہوریہ جرمنی سے تعلقات کو بہتر بنانے کے معاملے میں همارا رویہ پرخلوص اور سنجیدہ هے حالانکہ همارے ملک کے لئے قابل فہم اسباب کی بنا پر یہ کوئی سیدھاسادا معاملہ نہیں هے۔ سوویت لوگوں کی یادوں میں

ابھی پچھلی جنگ کی وہ صعوبتیں اور تباہ کاریاں تازہ ہیں جو ہٹلری جارحیت نے ہم لوگوں پر توڑی تھیں - پھر بھی ہمارا خیال ہے کہ ناخوشگوار ماضی کو مغربی جرمنی کے ساتھ ہمارے تعلقات کی ترقی میں ہمیشہ کے لئے اٹل رکاوٹ نہ ہونا چاہئے - ہم اس واقعہ کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں کہ مغربی جرمنی کے باشندوں کی اکثریت سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کے ساتھ تعلقات کی بہتری کے حق میں ہے -

رفیقو! وہ بڑا اور گوناگوں کام جو اس وقت بہت سی ریاستوں کے سرکاری اور سماجی حلقوں میں ہو رہا ہے تاکہ یورپ میں مستحکم امن کی بنیاد رکھی جائے، مغرب کی بعض طاقتوں کی مخالفت کو دور کرنے میں لگانا پڑتا ہے جو یورپ میں کشیدگی میں کمی نہیں چاہتیں اور اسمیں ہر طرح کی رکاوٹیں ڈال رہی ہیں - یہی طاقتیں کل یورپی کانفرنس کی تیاری میں الجھاوے ڈالنا چاہتی ہیں اور طرح طرح کے بہانے ڈھونڈتی ہیں تاکہ اس کے انعقاد میں تاخیر ہو سکے - مثلاً اس طرح کے فضول خیال پھیلانا کہ گویا یورپ میں ہماری پالیسی کا رجحان یہ ہے کہ ہم یورپ کی معاشی انجمن کے نیچے، جو عام طور پر ''مشترکہ منڈی،، کے نام سے پکاری جاتی ہے پھٹنےوالی سرنگیں بچھانا چاہتے ہیں - ظاہر ہے کہ اس سوال کے بارے میں چند الفاظ کہنے کی ضرورت ہے -

سوویت یونین مغربی یورپ میں واقعی موجودہ حالات کو نظرانداز نہیں کرتا - ان میں سرمایہدار ملکوں کی ایسی معاشی گروہبندی بھی شامل ہے جیسی کہ ''مشترکہ منڈی،، ہے - ہم توجہ کے ساتھ ''مشترکہ منڈی،، کی سرگرمیوں اور اس کے ارتقا کا مشاہدہ کر رہے ہیں - ظاہر ہے کہ اس گروہ کے شرکا سے ہمارے تعلقات کا انحصار اس پر ہے کہ وہ کس حد تک اپنی طرف سے یورپ کے سوشلسٹ حصے میں پیدا ہونےوالی حقیقت کو مانتے ہیں خصوصاً ان ملکوں کے مفادات کو جو معاشی باہمی امدادی کونسل کے ممبر ہیں - ہم معاشی تعلقات میں مساوی حقوق کے لئے اور امتیازات کے خلاف ہیں -

رفیقو! سوویت خارجہ پالیسی کا اہمترین پہلو جنگ کے شعلوں کو فرو کرنے کی جدوجہد اور قوموں کی آزادی اور خودمختاری پر دست درازی کرنےوالے سامراج پر ضرب لگانا ہے -

هندچین میں جنگ نے، جو خود ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے اعتراف کے مطابق ''امریکی تاریخ کی سب سے طویل اور شدید جنگ،، ہے، قوموں کے خلاف جارحیت اور جبروتشدد کی پالیسی کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اب اس پر تکیہ کر رہا ہے کہ وہ مقامی بھاڑے کے ٹٹوؤں کی مدد سے هندچین کی قومی آزادی کی جدوجہد کا گلا گھونٹ دے تاکہ وہ اس علاقے میں اپنی سیاسی اور جنگی پوزیشن کو بنائے رکھ سکے۔ اس کو واشنگٹن میں جنگ کی ''ویت‌نام کاری،، کا نام دیا گیا ہے۔ اب امریکی وردیوں کو جنھیں هندچین کے محبان‌وطن نے چیتھڑوں میں تبدیل کر دیا ہے، بھاڑے کے سپاہیوں کی وردیوں سے بدلنے کی کوشش ہے، لیکن ان کا سیاسی استر پہلے کی طرح امریکی ہی رہےگا۔

ویت‌نام، لاؤس اور کمبوڈیا کے محبان وطن ان چالوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کی مدد کے سہارے هندچین کی قومیں حملہ‌آور کے خلاف جنگی، سفارتی اور سیاسی محاذوں پر اپنی جنگ چلا رہی ہیں۔

اس جدوجہد میں سوویت لوگ پوری طرح هندچین کی قوموں کے ساتھ ہیں۔ ان کی مدد ہمارا بین‌اقوامی فرض ہے اور ہم آخر تک اس کو پورا کریں‌گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) سوویت یونین غم‌وغصے کے ساتھ ویت‌نام جمہوری ریپبلک کے علاقے پر امریکی فضائیہ کی قزاقانہ بمباری کی مذمت کرتا ہے اور اس کے بند کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم ویت‌نام جمہوری ریپبلک اور جنوبی ویت‌نام کی ریپبلک کی منصفانہ تجاویز کی پوری حمایت کرتے ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں هندچین میں مداخلت کرنےوالے وہاں سے نکلیں، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس علاقے کی قومیں خودمختار ہوں اور اپنی تقدیر کا خود بلا کسی بیرونی مداخلت اور دباؤ کے فیصلہ کرنے کا امکان پائیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

مشرق قریب کشیدگی کا سب سے زیادہ خطرناک علاقہ ہو گیا ہے۔ مقبوضہ عرب سرزمین کو نہ چھوڑنے پر اسرائیل کی سخت ضد، عرب ریاستوں کے خلاف اسرائیلی جنگ بازوں کی اشتعال انگیزیاں — یہ سب ماحول کو آتشگیر بناتی ہیں اور جنگی دھماکے کا خطرہ پیدا کرتی ہیں۔

عرب ملکوں نے اعتماد کے ساتھ تصادم کے سیاسی حل اور مشرق قریب میں مستحکم اور معتبر امن کے قیام کے لئے تیاری کا اظہار کیا۔ اسرائیل ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اشارے اور حمایت پر جارحیت اور غاصبانہ پالیسی سے باز رہنا نہیں چاہتا۔ بہرحال یہ تو لامحدود طور پر جاری نہیں رہ سکتا۔ کیا سنجیدہ اور صاحب عقل سیاست‌داں یہ خیال کرسکتے ہیں کہ عرب ریاستیں اپنے علاقے پر قبضے کو سر جھکا کر تسلیم کرلیں گی۔

آج عرب دنیا وہ نہیں رہی جو چند سال پہلے تھی۔ ترقی‌پسند حکومتیں مستحکم ہوئی ہیں، عربوں کے درمیان تعاون بڑھ رہا ہے اور عرب ریاستوں کی فوجی اور دفاعی قوت کافی بڑھ گئی ہے۔ یہ سب دوررس اثرات رکھنے‌والے عناصر ہی مشرق قریب میں طاقتی توازن کا تعین کرتے ہیں۔

سوویت یونین اور ترقی‌پسند عرب ریاستوں کی دوستی اور تعاون مسلسل بڑھ رہے ہیں اور مضبوط ہو رہے ہیں۔ معاشی اور دفاعی تعاون میں توسیع ہو رہی ہے اور سیاسی اشتراک عمل میں بھی گہرائی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ کہنا قطعی طور پر ممکن ہے کہ ہمارے تعلقات عرب دوستوں سے اتنے گہرے اور ہمہ پہلو کبھی نہ تھے جتنے اب ہیں۔ ہم اپنے ممالک کے لوگوں کے باہمی مفادات کے لئے، انصاف کے لئے، عرب قوموں کی آزادی اور ترقی کے لئے اور مشرق قریب میں مستحکم امن کے لئے ان تعلقات کو آگے بھی مستحکم بناتے رہیں گے اور فروغ دیں گے۔ (تالیاں۔)

رفیقو! غالباً آپ نے اس بات کی طرف توجہ دی ہو کہ ایشیا کے ممالک سے ہمارے تعلقات کے بارے میں سوالات پچھلے عرصے سے ہماری پالیسی میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ اور یہ بات بالکل سمجھ میں آنے‌والی ہے کیونکہ سوویت یونین کا تقریباً دو تہائی علاقہ براعظم ایشیا میں ہے اور عالمی سیاست میں ایشیا کا رول ایشیائی لوگوں کی قومی اور سماجی آزادی اور ایشیائی ریاستوں کی معاشی ترقی کیوجہ سے تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

سوویت یونین نے ایشیائی ریاستوں کے ساتھ ہمیشہ اچھے تعلقات بڑھانے کی کوشش کی اور اب بھی کر رہا ہے۔ ہم اپنا مقصد یہ سمجھتے ہیں کہ ایشیا میں امن کو پائدار کرنے کے لئے کام کریں،

ایشیا کی ترقی‌پسند طاقتوں کو سامراج اور ہر قسم کی نوآبادکاری کے خلاف جدوجہد کرنے میں مدد دیں۔

ایشیا کی سوشلسٹ ریاستوں مثلاً منگولیائی عوامی رپبلک، ویت‌نام جمہوری رپبلک، اور کوریائی عوامی جمہوری رپبلک سے ہمارے برادرانہ تعلقات اور ہمہ گیر تعاون ہے اور ان میں ترقی بھی ہورہی ہے۔

ہمیں اس پر اطمینان و خوشی ہے کہ ایشیا کے بہت سے ملکوں سے مثلاً افغانستان، برما، لنکا، ایران اور ترکی سے ہمارے تعلقات اچھے ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ان میں کے بعض ممالک سے ہمارے تعلقات بمقابلہ اس وقت کے بہتر بھی ہو سکتے تھے۔ ان تعلقات کی ترقی کے لئے ہم پر جو کچھ منحصر ہے وہ ہم کریں گے۔

ہم ہندستان سے، ہندستان کے عظیم لوگوں سے جو آزادی، خودمختاری اور ترقی کی راہ پر گامزن ہیں، اپنی متواتر استوار ہوتی ہوئی دوستی کو خاص طور سے بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ہندستان کے ساتھ ہمارے تعلقات، خود مختار ریاست کی حیثیت سے اس کے وجود کے سارے برسوں کے دوران برابر مستحکم ہوتے رہے ہیں۔ اسی ترقی کے نتیجے میں ہی امن، دوستی اور تعاون کا سوویت ہند معاہدہ وجود میں آیا ہے۔

ہندستان کے ساتھ دوستی کی خواہش میں ہم حکومت ہند کی طرف سے، جس کی قیادت ہندستانی عوام کی ممتاز لیڈر اندرا گاندھی کر رہی ہیں، پوری اور باہمی مفاہمت پاتے ہیں۔ (تالیاں۔)

آجکل جیسا کہ آپ جانتے ہیں جزیرۂنما ہندستان میں نئی صورت‌حال پیدا ہو گئی ہے۔ مشرقی بنگال کے لوگوں کی جدوجہد آزادی کا نتیجہ ایک نئی خود مختار ریاست بنگلہ‌دیش کی عوامی رپبلک کی تشکیل ہے۔ ساڑھے سات کروڑ لوگوں نے خودمختاری اور قومی ترقی کا حق حاصل کیا اور ہم تہہ دل سے ان کو اس فتح کےلئے مبارکباد دیتے ہیں۔

بنگلہ‌دیش کی رپبلک کےلئے ہماری حمایت اور اس کے ساتھ تعاون کی ہماری لائن کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کی اصولی پالیسی سے پیدا ہوئی ہے۔ حال ہی میں بنگلہ دیش کے وزیراعظم شیخ مجیب الرحمان ہمارے ملک آئے تھے۔ ہمیں امید ہے کہ انکا یہ دورہ ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات میں اہم سنگ میل ثابت

ہوگا۔ ہم اپنی طرف سے آئندہ بھی بنگلہ‌دیش کی ریپبلک کے ساتھ اپنے تعلقات کی ترقی کی مضبوطی اور استحکام کےلئے سب کچھ کریں‌گے۔

میں یہ بات زور دیکر کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ہی ہم پاکستان کے ساتھ بھی اچھے تعلقات کے حق میں ہیں جس سے نہ تو ہمارا کوئی ٹکراؤ ہے اور نہ مفادات میں کوئی تضاد۔ صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے سوویت یونین کے حالیہ دورے نے دکھایا کہ ہمارے ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کےلئے ضروری لوازمات موجود ہیں۔

ہم اس بات کے بھی برابر حامی رہے ہیں کہ ہندستان، پاکستان اور بنگلہ‌دیش کے درمیان مستحکم امن اور نیک ہمسایوں کے تعلقات کی بنیاد پڑے۔ یہ سارے ایشیا کی سیاسی فضا کو صحت‌مند بنانے میں حقیقی دین ہوگی۔

پچھلے عرصے میں ہمارے اور جاپان کے تعلقات میں نمایاں بہتری ہوئی ہے۔ حال ہی میں سوویت یونین اور جاپان اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ معاہدۂ امن کرنے کےلئے آپسمیں بات‌چیت ہو۔ ایک اہم اور مثبت واقعہ کی حیثیت‌سے اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ سوویت یونین اور جاپان کے تعلقات کا پوری طرح اعتدال پر آنا نہ صرف ہماری دونوں قوموں کے مفادات کے مطابق ہوگا بلکہ مشرق‌بعید اور بحرالکاہل کے علاقے میں عام طور پر امن اور سلامتی کے حق میں بھی ہوگا۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم جاپان کے ساتھ وسیع اور باہمی طور پر مفید تعاون کے قیام اور اس کی مضبوطی کے لئے تیار ہیں، معاشی اور سیاسی سطح دونوں پر، اور یہ بات پیش نظر رکھتے ہیں کہ ایسا تعاون امن کے کاز کی خدمت کریگا۔

بہت سے ایشیائی ملکوں میں اس خیال سے بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے کہ ایشیا میں اجتماعی بنیاد پر سلامتی کی گارنٹی ہو۔ یہ بات زیادہ صاف ہوتی جارہی ہے کہ ایشیا میں سلامتی کا راستہ فوجی بلاکوں اور گروہ بندی کا، ایک ریاست کو دوسری کے خلاف صف‌آرا کرنیکا راستہ نہیں بلکہ یہ نیک ہمسایانہ تعاون کا راستہ ہے ان تمام ریاستوں کےلئے جنہیں اس سے دلچسپی ہو۔

ایشیا میں اجتماعی سلامتی، ہمارے تصور کے مطابق، ایسی بنیادوں پر قائم ہونی چاہئے جیسے ریاستوں کے درمیان تعلقات میں طاقت کے استعمال سے پرہیز، اقتدار اعلی اور سرحدوں کے غیرمبدل ہونے کا احترام، اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، مکمل مساوات اور باہمی فوائد کی بنیاد پر معاشی اور دوسری طرح کے تعاون میں وسیع پیمانے پر ترقی۔ ہم ایشیا میں اس طرح کی اجتماعی سلامتی کےلئے سرگرم عمل رہے ہیں اور رہیں گے۔ ہم تمام ریاستوں سے تعاون کےلئے تیار ہیں تاکہ اس خیال کو زندگی میں رائج کریں۔ (تالیاں۔)

حال میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر نکسن کے چین کے دورے اور پیکنگ کے لیڈروں سے ان کی بات‌چیت کی طرف لوگوں کی توجہ گئی۔ اس کے سلسلے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟

سب سے پہلے دو ریاستوں کے درمیان روابط کی بحالی، ان کے درمیان تعلقات کا اعتدال پر آنا بجائے خود ایک قدرتی بات ہے۔ سوویت یونین نے چینی عوامی رپبلک کو الگ رکھنےوالی سامراجی پالیسی کی ہمیشہ مخالفت کی اور بین‌اقوامی میدان میں اس کے رول کو لازمی طور پر تسلیم کرنے کے حق میں رہا۔ بہرحال پیکنگ اور واشنگٹن کے درمیان موجودہ روابط کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کس بنیاد پر قائم ہو رہے ہیں۔

اپنی گفتگو کے موضوعات اور ان کے نتائج کے بارے میں پیکنگ کی ملاقات کے شرکا نے اپنے لوگوں اور دنیا کو بہت کم بتایا۔ مزید برآں انھوں نے بات کو یوں سمجھایا کہ شایع شدہ سرکاری اعلانیے کے باہر جو کچھ ہے اسکو صیغۂ راز میں رکھنے اور ’’ناقابل بحث،، ہونے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی لئے پیکنگ کے مذاکرات کی اہمیت کے بارے میں فیصلہ کن الفاظ وہی واقعات کہیں گے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ اور چینی عوامی رپبلک کے درمیان بات چیت کے بعد ہوں گے۔

بہرحال پیکنگ کے مذاکرت کے شرکا کے بعض اعلانات کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے جن میں یہ سوچنے کی بنیاد پائی جاتی ہے کہ گفتگو نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور چینی عوامی رپبلک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی حد سے تجاوز کیا۔ مثلاً شنگھائی کی دعوت

میں کئے ہوئے اس اعلان سے کہ ''آج ہماری دو قوموں (یعنی امریکی اور چینی) کے ہاتھ میں ساری دنیا کا مستقبل ہے،، اس کے سوا اور کیا سمجھا جا سکتا ہے؟

سبھی جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے ہی پیکنگ نے پرامن بقائےباہم کی اس مسلسل جدوجہد کو جو سوویت یونین لینن کے وقت سے کر رہا ہے ''ترمیم پرستی،، اور ''انقلاب سے غداری،، کہا تھا۔ اور اب چینی امریکی اعلانیے میں ریاستوں کے پرامن بقائے باہم کے اصولوں کی تصدیق کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات صرف قابل مبارکباد ہے۔ لیکن ان اصولوں کو نہ صرف کاغذ پر لکھنا بلکہ ان پر عمل کرنا اہم ہے۔

عام طور پر یہ کہنا چاہئے کہ پیکنگ کی ملاقات کے بارے میں طرح طرح کی رائیں دی جا رہی ہیں اور قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ بہرحال میں پھر کہتا ہوں کہ فیصلہ کن رول واقعات اور ٹھوس عوامل کا ہوگا۔ اسی لئے ہم سختتم اندازے میں عجلت سے کام نہ لیں گے۔ مستقبل، ممکن ہے مستقبل قریب دکھائےگا کہ واقعی معاملہ کیا ہے اور ہم اس کے مطابق عملی نتائج اخذ کریں گے۔

جہاں تک چینی عوامی رپبلک سے ہمارے تعلقات کا سوال ہے تو ہماری پارٹی اور سوویت ریاست کی اصولی پوزیشن صاف طور پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی دستاویزات میں پیش کی جا چکی ہے۔ کانگرس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ہماری پارٹی کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ مارکس‌ازم لینن‌ازم کے اصولوں کو مستحکم بنانے، عالمی کمیونسٹ تحریک کے اتحاد کو ہر طرح مضبوط کرنے، اور سوشلسٹ وطن کے مفادات کی حفاظت کرنے کے حق میں ہے۔ اور آگے چلکر کہا گیا ہے '' کانگرس چینی پروپیگنڈے کے ان بدنام کن خیالات کو قطعی طور پر رد کرتی ہے جو ہماری پارٹی اور ریاست کی پالیسی کے بارے میں پھیلائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہماری پارٹی سوویت یونین اور چینی عوامی رپبلک کے درمیان تعلقات کو اعتدال پر لانے، سوویت یونین اور چین کے عوام کے درمیان نیک ہمسایانہ تعلقات اور دوستی کی بحالی کےلئے سرگرم عمل ہے۔ سوویت یونین اور چینی عوامی رپبلک کے درمیان تعلقات کی بہتری دونوں ملکوں کے بنیادی اور طویل مدتی مفادات، عالمی

سوشلزم کے مفادات، سامراج کے خلاف جدوجہد کو تیز کرنے کے مفادات کے مطابق ہوتی،،۔ ہماری یہ پوزیشن آج بھی پوری طرح برقرار ہے۔ (تالیاں۔)

سرکاری طور پر چینی نمائندے ہم سے کہتے ہیں کہ سوویت یونین اور چینی عوامی ریپلک کے درمیان تعلقات کی تعمیر پرامن بقائے باہم کے اصولوں کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ کوئی مضائقہ نہیں، اگر پیکنگ میں اس کو ممکن نہیں سمجھا جاتا کہ سوشلسٹ ریاستوں سے تعلقات اور بڑھائے جائیں تو فی الحال ہم اسی بنیاد پر سوویت چینی تعلقات قائم کرنے پر تیار ہیں۔ رفیقو، میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اس طرح کی تیاری کا محض اعلان ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کو ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے، سرحدی سوالوں کو طے کرنے، باہمی فوائد کی بنیاد پر تعلقات کو بہتر بنانے کی قطعی ٹھوس اور تعمیری تجاویز میں تبدیل کرنے کےلئے تیار ہیں۔ یہ تجاویز چینی لیڈروں کو مدتوں سے معلوم ہیں۔ اب معاملہ چینی فریق کے ہاتھ میں ہے۔

رفیقو! بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی کرنے، قوموں کے اٹل حقوق کی حفاظت کرنے میں ہر قدم پر عسکریت پرست اور رجعت پرست طاقتوں کے کمزور نہ پڑنےوالے مقابلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مشرق قریب کے خطرناک بحران میں کوئی اب بحیرۂروم کے علاقے میں نئی پیچیدگیوں کا اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور یونان کی موجودہ حکومت کے درمیان پیری کے یونانی بندرگاہ میں چھٹے امریکی بحری بیڑے کو جنگی اڈہ دینے کا جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کو اس کے سوا اور کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ جمہوریہ قبرص کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ناروا کوشش کو، اس کی حکومت کے ارکان میں تبدیلی کے ایسے مطالبہ کو جو الٹی‌میٹم کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کا مختتم مقصد قبرص کی ریاست کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو ختم کرنا ہے اس کے سوا اور کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ بحیرۂروم کی انتہائی نوخیز ریاست مالٹا پر نیٹو کا بےشرمی کے ساتھ دباؤ بھی یہی بتاتا ہے۔

ہم اپنے دوستوں کے ساتھ ملکر اس علاقے میں سامراجی سازشوں کی ہوشیاری کے ساتھ نگرانی کرتے رہتے ہیں جو سوشلسٹ دولت مشترکہ

کے ممالک کی جنوبی سرحدوں سے براہ‌راست متصل ہے اور ان سازشوں کی کاٹ کرتے ہیں ۔

ہم اپنی خارجہ اور دفاعی پالیسی میں یہ بات نظرانداز نہیں کر سکتے کہ متعدد سامراجی ریاستیں اپنے کو متواتر اسلحہ سے لیس کر رہی ہیں ۔ اس وقت واشنگٹن میں جو بجٹ زیربحث ہے اسمیں جنگی اخراجات کو کافی بڑھایا گیا ہے، خصوصاً اسٹریٹیجیکل اسلحہ بنانے کے طویل مدتی پروگرام کے اخراجات کو ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اپنے نیٹو کے اتحادیوں سے بھی جنگی اخراجات کا کوٹہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہا ہے ۔

ثابت قدمی اور اعلیٰ ہوشمندی کو نہ چھوڑتے ہوئے سوویت یونین نے بین‌اقوامی میدان میں قطعی سامراج مخالف راستہ اختیار کیا ہے، مسلسل اور سختی کے ساتھ سوشلزم کے مفادات، قوموں کی آزادی اور امن عامہ کے کاز کی پشت پناہی کرتا ہے ۔ اس راستے کی ایک اہم منزل تخفیف اسلحہ کی جدوجہد ہے ۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے تخفیف اسلحہ سے متعلق جو تجاویز پیش کی ہیں انہوں نے عملی طور پر اپنے حقیقی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۔

تخفیف اسلحہ کےلئے کل عالمی کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں ہماری پیش قدمی کا بین‌اقوامی رد عمل وسیع اور پسندیدہ رہا ۔ ادارۂ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی نے اپنی مخصوص قرارداد میں اس خیال کی تصدیق کی ہے اور عالمی کانفرنس بلانے کے سوال پر غور کرنا جاری رکھا ہے ۔

سوشلسٹ ممالک کی تحریک پر ایسا کنوینشن تیار کیا گیا ہے جو جراثیمی اسلحہ کی ممانعت کرتا ہے اور اس کے سارے ذخیروں کو برباد کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے ۔ اس پر جلد ہی دستخط ہونےوالے ہیں ۔

سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان پچھلے سال خزاں میں جو سمجھوتہ نیوکلیائی جنگ چھڑنے کے خطرے کو کم کرنے کے اقدامات کے بارے میں ہوا ہے اس کو ہم مفید سمجھتے ہیں ۔ سوویت یونین یہ چاہتا ہے کہ دوسری نیوکلیائی طاقتیں بھی کسی نہ کسی صورت میں اسی طرح کے سمجھوتے میں حصےدار بن‌جائیں ۔

ہم اسٹریٹیجیکل اسلحہ کو محدود کرنے کے بارے میں سوویت امریکی مذاکرات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ان میں کامیابی کی کلید دونوں فریقوں کےلئے یکساں سلامتی کے اصول کو ماننا اور عملی طور پر اس اصول پر چلنے کی آمادگی ہے۔ ہم باہمی طور پر مناسب سمجھوتے کے حق میں ہیں۔ وہ سوویت اور امریکی دونوں ملکوں کے مفادات اور بین‌اقوامی سلامتی کے مفادات کے مطابق ہوگا۔

سامراج کی جارحانہ کوششوں کو ضرب کاری لگانے کے ساتھ ساتھ سوویت یونین کی خارجہ پالیسی میں سامنے آنےوالے بین‌اقوامی مسائل کےلئے تعمیری رویہ اختیار کیاجاتا ہے اور نظریاتی جدوجہد کے ساتھ ساتھ مختلف سماجی نظام رکھنےوالی ریاستوں کے ساتھ باہمی طور پر مفید تعلقات بڑھانے کےلئے تیار رہا جاتا ہے۔ ان رابطوں اور ملاقاتوں میں، جنکا موقع ہمیں ان تعلقات کو ترقی دینے کے مقصد سے ملتا ہے، ماسکو میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر ریچرڈ نکسن سے آنےوالے مذاکرات کو اہم مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ مذاکرات ۲۲ مئی کو شروع ہونےوالے ہیں۔

ہم ہونےوالے سوویت امریکی مذاکرات کے لئے کاروباری اور حقیقت پسند رویے کے ساتھ جا رہے ہیں۔ ہم بخوبی سمجھتے ہیں کہ سوویت امریکی تعلقات کی حالت دونوں ملکوں کے لوگوں کی زندگی کےلئے اور اسی طرح بین‌اقوامی حالات کےلئے اور مستحکم امن یا کشیدگی میں اضافے کی سمت مزید ترقی کےلئے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

اسی لئے ہم سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات کے ایسے شعبوں میں توسیع کو مفید سمجھتے ہیں جو ہماری پالیسی کے اصولوں سے الگ نہ جاکر، باہمی طور پر مفید تعاون کےلئے موزوں ہوتے، دونوں ملکوں کے لوگوں کے مفادات میں اور امن عامہ کو مستحکم کرنے میں۔

ہم پہلے بھی اس کا اعلان کر چکے ہیں اور اب اس کی تصدیق کر رہے ہیں کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات کی بہتری ممکن ہے، مزیدبرآں، یہ پسندیدہ ہے، لیکن ظاہر ہے کہ کسی تیسرے ملک کو یا قوموں کو نقصان پہنچا کر یا ان کے جائز حقوق پر ضرب لگا کر نہیں۔ یہی ہماری اٹل پوزیشن ہے۔ (تالیاں۔)

* * *

رفیقو! کمیونسٹ تعمیر کا ہر نیا مرحلہ سوویت لوگوں اور ان کے کمیونسٹ ہراول کے سامنے زیادہ پیچیدہ اور بڑے پیمانے کے فریضے پیش کرتا ہے اور ان سے اور زیادہ شعور کا، اور زیادہ علم و معلومات اور سیاسی سرگرمی کا طالب ہوتا ہے۔

سوویت ٹریڈیونینیں اپنی پندرھویں کانگرس میں سوشلزم کی جدوجہد میں تپ کر سوویت معاشرے کی مسلمہ، بڑی اور بااثر طاقت کی حیثیت سے آئی ہیں۔ اپنے عملی کاموں سے ٹریڈیونینوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ پارٹی کا معتبر ستون اور کمیونزم کی تعمیر میں عوام الناس کی مسلمہ اور با اختیار ناظم رہی ہیں، اب بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس سال سوویت لوگ ایک یادگار تاریخ منائیں گے یعنی سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل کی ۵۰ ویں سالگرہ۔ پارٹی مزدور طبقے، پنچائتی کسانوں، دانشوروں اور سارے سوویت محنت کشوں سے یہ اپیل کرتی ہے کہ اس عظیم تاریخی واقعہ کی جوبلی سوشلسٹ مقابلے میں نیا اضافہ کرکے، محنت کو نئی بلندی دے کر منائیں۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

ساتھی مندوبین، مجھے آپ کو یہ اطلاع دیکر خوشی ہورہی ہے کہ سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے سوویت ٹریڈیونینوں کی سوشلسٹ اور کمیونسٹ تعمیر میں خدمات کے لئے، عوامی معیشت کے منصوبوں کو بخوبی پورا کرنے کے لئے سوویت ٹریڈیونینوں کو لینن کا آرڈر عطا کیا ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں اور سب کھڑے ہو گئے۔)

ٹریڈیونینوں کی وساطت سے ہمارے وطن کا اعلی آرڈر مزدور طبقے کو، محنتی دانشوروں اور زرعی محنت کشوں کے کثیر تعداد دستوں کو آٹھویں پنجسالہ منصوبے کے دوران ان کی خدمات کے لئے عطا کیا گیا ہے۔ سوویت ٹریڈیونینوں کو لینن کا آرڈر ملنے کے بارے میں آپ کو اطلاع دیتے ہوئے، مجھے اس کی اجازت دیجئے کہ میں وہ الفاظ پیش کروں جن سے ولادیمیر ایلیچ لینن نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں سوویت ٹریڈیونینوں کی پانچویں کل روسی کانگرس کے نام اپنے خط کو ختم کیا تھا۔ وہ الفاظ یہ تھے ”اپنی ساری طاقت

سے اور ہر پہلو سے کام کو تیز اور بہتر بنائیے...،، (تالیاں دیر تک جاری رہیں -)

مرکزی کمیٹی کو اس کے بارے میں گہرا یقین ہے کہ وطن کا یہ اعلی انعام سوویت ٹریڈیونینوں کو کمیونسٹ تعمیر کے ان منصوبوں کی تکمیل کےلئے جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے مرتب کئے ہیں نئی پیش قدمیوں کا ولولہ عطا کریگا۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

مجھے اجازت دیجئے کہ میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے سوویت ٹریڈیونینوں کی ۱۵ ویں کانگرس کی مجلس صدارت کو پیغام تہنیت پیش کروں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں، سب کھڑے ہوگئے اور ''ہرا!،، ''سوویت کمیونسٹ پارٹی زندہباد!،، ''لیننی مرکزی کمیٹی زندہباد!،، کے نعرے لگنے لگے -)

سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کی تقریب میں تقریر

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، سوویت یونین کی اعلی سوویت اور روسی وفاق کی اعلی سوویت کے مشترکہ اجلاس جشن کے موقع پر کریملن کے کانگرس محل میں رپورٹ

۲۱ دسمبر ۱۹۷۲ء

عزیز رفیقو!

عزیز بیرونی مہمانو!

آجکل کریملن کے اسپاسکی گھنٹہ گھر کی جھنکار سوویت عوام کے لئے خاص طور پر ولولہ‌انگیز ہے۔ وہ وقت ہم سے قریب‌تر ہوتا جا رہا ہے جب کہ سوویت یونین کا یہ سب سے اہم گھڑیال اس لمحے کی صدا دےگا جب کہ سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل کو ۵۰ برس پورے ہو جائیں‌گے۔ آج ہم اس جشن کی فضا میں اپنے معزز بیرونی مہمانوں کے ساتھ اپنی کثیر قومی وفاقی ریاست کی شاندار سالگرہ منانے جمع ہوئے ہیں۔ (تالیاں۔)

سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل عظیم اکتوبر انقلاب کے نصب‌العین کے، جس نے نوع انسانی کے ارتقا میں ایک نئے عہد کا آغاز کیا تھا، براہ راست سلسلے کی ایک کڑی تھی، یہ آزاد قوموں کے رضا کارانہ اتحاد کے عظیم لینن کے تصور کی ایک عملی صورت تھی۔

سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی نصف‌صدی نے سوویت سوشلسٹ ریاست کے دائرے میں شریک ہونےوالی تمام قوموں کے ناقابل تسخیر اتحاد اور دوستی کا ظہور دیکھا۔ سوشلسٹ انقلاب کی بدولت ظہور میں آنےوالی ریاست کی، جو کہ آج دنیا کی سب سے

زیادہ طاقتور ریاستوں میں سے ہے، بےمثال ترقی اور ہمہ گیر نشوونما کی یہ ایک تاریخ ہے۔ یہ ان تمام رپبلکوں کی جو سوویت ریاست کے پرچم تلے متحد ہو گئی ہیں، تمام قوموں کی، خواہ بڑی ہوں یا چھوٹی، جو اس ملک میں آباد ہیں، ترقی و پختگی کی اور اصلی معاشی، سیاسی اور تہذیبی خوش‌حالی حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔

پیارے ہموطنو!

رفیقو!

سوویت یونین کے اس تاریخی جشن پر ہم ہر نسل کے کروڑوں سوویت عوام سے احترام و احسانمندی کے ساتھ مخاطب ہیں۔ ہم ان سے مخاطب ہیں جنھوں نے انقلابی جرأت اور بےلوث محنت سے عظیم سوویت یونین کو تخلیق و تعمیر کیا، ان سے جنھوں نے تاریخ کی سب سے زیادہ دشواری کے ساتھ لڑی جانےوالی جنگ میں اس کی آزادی، خود مختاری اور وقار کی بےجگری سے حفاظت کی، اور ان سے جنھوں نے سوویت یونین کو قوت اور شان و شوکت کی موجودہ منزل پر پہنچایا ہے اور جو کمیونسٹ مستقبل کی جانب تمام نوع انسانی کے لئے اب راہ ہموار کر رہے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ان سب کے لئے ہمارے دل میں احترام اور احسانمندی کے نہایت گہرے جذبات ہیں جو آزاد قوموں کے لینینی اتحاد سے غیرمحدود عقیدت رکھتے ہیں، جن کی محنت اور جن کے جوش و خروش سے ہمارا محبوب وطن دن بہ دن زیادہ طاقتور اور زیادہ حسین بنتا جا رہا ہے: ہماری مراد ہے عظیم المرتبت مزدور طبقہ اور اجتماعی فارموں کے محنت کش عوام، ہمارے دانشور، سوویت فوج کے ہمارے بہادر جوان، ہمارے ہاں کی جلیل القدر عورتیں۔ ہم اپنے نوجوانوں کو پیغام تہنیت بھیجتے ہیں جو شایان شان طریقے سے پرانی نسل کی جگہ سنبھال رہے ہیں اور اس بات کا بڑی حد تک انحصار کہ ۲۱ویں صدی میں داخل ہوتے وقت سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین کیسی ہوگی، انھیں پر ہے۔ (تالیاں۔)

عزیز رفیقو، آپ سب کو، ہم اس عظیم الشان تقریب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (تالیاں۔)

اپنی وفاقی سوشلسٹ کثیر قومی ریاست کی ۶۰ویں سالگرہ کا جشن آپ سب کو مبارک ہو! (طوفانی تالیاں۔)

۱ - سوویت یونین کی تشکیل — لیننی قومی پالیسی کی شاندار فتح

رفیقو، ۵۰ ویں سالگرہ کے اس موقع پر قدرتی طور پر دسمبر ۱۹۲۲ء کا وہ دوردراز زمانہ یاد آتا ھے جب کہ سوویت کی پہلی کل یونین کانگرس نے اپنا اعلان‌نامہ اور سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین کی تشکیل کا معاھدہ منظور کیا تھا۔ ان تاریخی واقعات پر جتنا زیادہ غور کرتے ھیں اتنی ھی زیادہ وضاحت سے لیننی پارٹی کی دانشمندی نظر آتی ھے، جس نے اکتوبر انقلاب کی کامیابی اور اس کے بعد کی انقلابی سماجی تبدیلیوں کو مساوی سوویت رپبلکوں کی ناقابل تسخیر یونین قائم کر کے مستحکم کر دیا۔

ھمارے ملک میں انقلاب کے دشمنوں کے خلاف اور سوشلزم کی فتح کے لئے جدوجہد کا مطالبہ تھا کہ ان قوموں میں قریب ترین اتحاد ھو جنھوں نے زارشاھی کی، بورژوازی اور زمینداروں کی غلامی کا جوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکا تھا۔ پرانی دنیا کا شیرازہ منتشر ھونے، استحصال کا نظام ٹوٹنے، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم ھونے اور ذرائع پیداوار میں سماجی ملکیت کے استحکام کا زبردست طبقاتی جدوجہد سے، جس نے خانہ‌جنگی کی صورت اختیار کر لی تھی، چولی دامن کا ساتھ تھا۔ نوزائیدہ سوویت ملک پر انقلاب دشمن اندرونی قوتوں اور عالمی سامراجیت نے وحشیانہ طریقے سے حملہ کیا۔

مزدور طبقے نے متحدہ انقلاب دشمنی کے مقابلے میں پرولتاری یکجہتی کی وہ طاقت پیش کی جو انقلاب نے اس کو بخشی تھی۔ ھمارے ملک کی تمام قوموں کے سپوت لال فوج کے انقلابی پرچموں کے زیرسایہ ملک کے وسطی علاقوں میں، یوکرین کے میدانوں اور علاقۂ والگا میں، دریائے دون اور دریائے کوبان کے کناروں پر، بحیرۂ ابیض کے ساحل پر اور قفقاز کے پہاڑوں میں، وسطی ایشیا کے ریگستانوں اور دورافتادہ دریائے آسور کے علاقے میں کندھے سے کندھا ملا کر دشمن کے خلاف لڑے۔ امن، روٹی اور زمین کے لئے، سوویتوں کو اقتدار دینے کے لئے، انھوں‌نے ایک ساتھ مل کر لڑائیاں لڑیں۔ (تالیاں۔) اکتوبر انقلاب عظیم کے ناقابل فراموش دنوں کی طرح، خانہ جنگی کے زمانے میں مزدور طبقے کی نیز تمام محنت کشوں کی بین‌اقوامیت‌پسندانہ یکجہتی ھماری فتح کے اھم سرچشموں میں

سے تھی۔ اکتوبر انقلاب کے بعد کے اس ابتدائی زمانے میں ھی تمام سوویت ریپبلکوں نے جو اس وقت موجود تھیں، ایک قریبی سیاسی، فوجی، معاشی اور سفارتی اتحاد قائم کر لیا تھا جس کو متعدد معاھدوں کے ذریعے رسمی شکل دی گئی۔

خانہ‌جنگی اور انقلاب کے دشمنوں کی شکست کے بعد پرامن تعمیر کا ایک دور شروع ھوا۔ قدرتی طور پر ھر سوویت ریپبلک کے سامنے یہ سوالات تھے: اب کیا کیا جائے؟ ریاستی حیثیت کی کیا صورتیں انتخاب کی جائیں؟ برادرانہ ریپبلکوں کے درمیان تعلقات کی ترتیب کیا ھو؟

محنت کش عوام‌الناس کے لئے روس میں تین انقلابوں کا تجربہ، بالشویک پارٹی کے بین‌اقوامیت‌پسندانہ نعرے، امن کے متعلق اور زمین کے متعلق فرمان، کمیونسٹوں کی پالیسی اور لینن کا نام ھی ایک نئی زندگی کے لئے مشترکہ جدوجہد کی علامت بن گئے۔ (تالیاں۔) تمام قومیتوں کے مزدور طبقے اور محنت‌کش عوام کی خواھش تھی کہ اپنے اتحاد کو تقویت دیں جس سے کہ اس سے پہلے کے دور میں اھم نتیجہ حاصل ھو چکا تھا۔

سوشلسٹ تعمیر کے راستے پر آگے بڑھنے کے لئے سب سے پہلے تمام سوویت ریپبلکوں کو ابتری اور افراتفری پر عبور حاصل کرنا، جنگوں میں تباہ ھو جانے‌والی پیداواری قوتوں کو بحال کرنا، پسماندگی کو دور کرنا اور محنت‌کش عوام کے معیار زندگی کو بہتر کرنا تھا۔ ان فرائض کی بہترین اور جلد از جلد تکمیل ایک مشترک منصوبے کے تحت معیشتوں کو نشوونما اور ترقی دے کر، ملک کے مختلف حصوں میں تقسیم محنت کے لئے صلاحیتوں کو کفایت کے ساتھ استعمال کرکے کی جا سکتی تھی۔

آخرکار یہ کہ تازہ سامراجی مداخلت کا متواتر خطرہ تھا۔ ملک چونکہ فوجی اعتبار سے مضبوط سرمایہ‌دار طاقتوں سے گھرا ھوا تھا اس لئے قریب‌ترین اتحاد، برادرانہ ریپبلکوں کی فوجی، سیاسی اور سفارتی کوششوں کے مکمل ترین طریقے سے متحد ھوئے بغیر سوویت اقتدار اور ملک کی خود مختاری کی حفاظت کرنا مشکل تھا۔

چنانچہ تمام سوویت قوموں کے اھم‌ترین مفادات کا، اس ملک میں سوشلزم کے لئے جدوجہد کی خود منطق کا مطالبہ تھا کہ ایک

متحدہ کثیر قومی سوشلسٹ ریاست کی تشکیل عمل میں آئے۔ لیکن ایسی ریاست کے قیام کے لئے پارٹی کے تنظیمی کردار، صحیح پالیسی اور باسقصد سرگرمی کی ضرورت تھی۔

عملی طور پر کمیونسٹ پارٹی کے پاس ایسی پالیسی کے لئے ضروری نظریاتی بنیاد موجود تھی: قومی مسئلے پر مارکسی لیننی فلسفہ۔ یہ فلسفہ سوشلسٹ انقلاب کے نظریے کا ایک اہم جزو ترکیبی بن گیا تھا۔

قومی مسئلے کو کمیونسٹوں نے ہمیشہ طبقاتی جدوجہد کے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے، ان کا عقیدہ یہ رہا ہے کہ اس کے حل کو انقلاب کے مفادات کے، سوشلزم کے مفادات کے تابع ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹوں اور سوشلزم کے تمام مجاہدوں کا عقیدہ ہے کہ قومی مسئلے کا خاص پہلو محنت کش عوام کا، بلا لحاظ قومی نسب و تعلق، ہر وضع کے استبداد کے خلاف اور محنت کش عوام کے استحصال کو ختم کر دینے والے ایک نئے سماجی نظام کے لئے مشترک لڑائی میں متحد ہو جانا ہے۔ (تالیاں۔)

ولادیمیر ایلیچ لینن نے یہ بات انتہائی وضاحت کے ساتھ کہی تھی: ''ہم ثابت‌قدم بین‌اقواسیت‌پسند ہیں اور تمام قوموں کے مزدوروں اور کسانوں کے رضا کارانہ اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں۔،،

لیکن ایسا اتحاد قائم کرنے کی بنیاد کیا تھی؟ لینن کا گہرا عقیدہ تھا کہ اس میں شرکت کرنےوالوں کی مکمل مساوات اور باہمی احترام کی بنیاد پر ہی یہ قائم ہو سکتا ہے۔ ولادیمیر ایلیچ لینن نے زور دیا: ''ہم قوموں کا رضا کارانہ اتحاد چاہتے ہیں — ایسا اتحاد جس میں کسی ایک قوم پر دوسری قوم کی زور زبردستی کو خارج قرار دے دیا گیا ہو — ایک ایسا اتحاد جس کی بنیاد مکمل اعتماد پر، برادرانہ اتحاد کے واضح احساس پر، قطعی رضا کارانہ مرضی پر قائم ہو،،۔ (تالیاں۔)

چنانچہ تمام قوموں کے محنت کش عوام کا اتحاد انقلاب کی فتح و کامرانی کے لئے بنیادی ابتدائی ضرورتوں میں سے ہے۔ دوسری طرف سوشلسٹ انقلاب کی فتح و نصرت ہی قومی آزادی کے نصب العین کی فتح کامل کی ضمانت دے سکتی ہے۔ کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے ''کمیونسٹ مینی‌فسٹو،،

میں اسے نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دیا تھا: ''قوموں کے اندر طبقات کے درمیان بیر جس تناسب سے ختم ہوتا ہے، اسی مناسبت سے ایک قوم سے دوسری قوم کی دشمنی کا خاتمہ ہو جائے گا،،۔

قومی مسئلے کی جانب مارکسی لیننی رویے کی جدلیت یہ ہے: سماجی اور قومی استبداد سے قوموں کی مکمل نجات، ہر قوم کی نشوونما اور ترقی کے لئے انتہائی موافق حالات پیدا کرنے کے ذریعے ہی قوموں کی ہم‌آہنگی، اتحاد اور ہمہ گیر یکجہتی کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔

روس کے مخصوص حالات کی بنا پر اس کا قومی مسئلہ خاص طور پر پیچیدہ اور سخت تھا۔ زارشاہی روس میں استحصال کرنےوالے طبقے ''پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو،، کے اصول پر عمل درآمد کرتے ہوئے، جوکہ ظلم و استبداد کرنےوالے ہر دور میں کرتے آئے ہیں، قومی منافرت اور لڑائی جھگڑے جان بوجھ کر پھیلایا کرتے تھے۔ اگرچہ زارشاہی روس کا ان دنوں کی بڑی طاقتوں میں شمار ہوا کرتا تھا، لیکن خود اس کو بھی سامراجی غارتگری کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ اسی مناسبت سے سوویتوں کے ملک کو ایک طرف تو ملک کے اندر قوموں اور قومیتوں کے درمیان بنیادی طور پر نئے تعلقات — اعتماد، دوستی اور برادرانہ تعاون کے تعلقات — پیدا کرنے کا مسئلہ درپیش تھا اور دوسری طرف بین‌اقوامی تعلقات میں نوخیز سوویت ریاست کی قومی خودمختاری کی حفاظت اور ضمانت دینے کا مسئلہ سامنے تھا۔

اپنی جمہوریت کی بڑی بڑی ڈینگیں ہانکنےوالی سب سے زیادہ ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ریاستیں جو کچھ حاصل کرنے میں ناکام رہیں اور اب بھی ناکام ہیں، وہی کام ہماری پارٹی نے انجام دے دیا۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ آج بھی ریاستہائے متحدہ امریکہ، کناڈا اور بلجیم میں قومی مسئلہ بدستور شدید ہے، اور برطانیہ کا تو ذکر ہی کیا جہاں انگریز سامراجیت برسوں سے شمالی آئرلینڈ کے لوگوں کے خلاف جو اپنے حقوق کی جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، وحشیانہ جنگ کر رہی ہے۔

سوویت ریاست کے عالمی وجود میں آنے کے واقعی ایک ہفتے کے اندر اندر روس کی قوموں کے حقوق کے مشہور اعلان‌نامے کے ذریعے

سوویت اقتدار کی قومی پالیسی کے یہ اصول پیش کر دئیے گئے: روس کی قوموں کی برابری اور مکمل خودمختاری، قوموں کا آزادانہ خودارادیت کا حق جس میں علحدگی اختیار کرنے اور خودمختار ریاست قائم کرنے کا حق بھی شامل ہے، تمام وضع کی قومی و مذہبی مراعات اور پابندیوں کا خاتمہ، قومی اقلیتوں کی آزادانہ نشوونما اور ترقی؛ روس کی قوموں کے رضا کارانہ اور سچے اتحاد اور ان کے مکمل باھمی اعتماد کی ضرورت۔

اکتوبر انقلاب کے بعد کے ابتدائی چند برسوں میں ولادیمیر ایلیچ لینن کی قیادت میں پارٹی نے محنت کش عوام میں قومی ریاستی تعمیر کے میدان عمل میں اپنی پالیسی کی وضاحت کرنے کے سلسلے میں بڑی کوششیں کیں۔ اس کام میں جنھوں نے سرگرم عملی حصہ لیا تھا ان میں پارٹی کے ممتاز رھنما — کالینین، دزیرژینسکی، سویردلوف اور استالن، کیروف اور اورجونیکیدزے، فرونزے اور شاؤمیان، پیتروفسکی اور چرویاکوف، ناریمانوف اور جانگلدن، استوچکا اور تسخاکایا اور بہت سے دوسرے ساتھی شامل تھے۔

پارٹی نے ایک سوشلسٹ کثیر قومی ریاست کی تخلیق کی اپنی تاریخی کوشش میں اپنی انقلابی توانائی، زبردست محنت اور عزم و عمل کا مظاھرہ کیا۔ روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ۱۰ ویں کانگرس نے واضح کیا تھا کہ سوویت نظام کے قیام اور پارٹی نے جن اقدامات کی تعمیل و تکمیل کی انھوں نے "...روس کی قومیتوں کے محنت کش عوام‌الناس کے باھمی تعلقات کی کایاپلٹ دی، پرانی قومی مخالفت کی جڑیں کھوکھلی کر دیں، قومی استبداد کی بنیاد کو مسمار کر دیا، اور روسی مزدوروں کو نہ صرف روس میں دوسری قومیتوں کے اپنے بھائیوں کا بلکہ یورپ اور ایشیا میں بھی اعتماد حاصل کرا دیا اور اس اعتماد کا درجہ جوش و خروش اور مشترک نصب‌العین کے لئے جہاد کرنے کی مستعدی کی بلندی تک پہنچا دیا"۔ (طوفانی تالیاں۔)

عوام میں پارٹی کے کام، روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ ریپبلک، یوکرین، بیلوروس، ماورائے قفقازی فیڈریشن اور خوداختیار ریپبلکوں میں قومی تعمیر کے سلسلے میں حاصل ہونے والے تجربے، اور تمام

رپبلکوں میں اتحاد کے لئے شروع کی گئی زوردار تحریک — ان سب نے ایک متحدہ سوشلسٹ ریاست کے قیام کی راہ ہموار کر دی۔

ایک یونینی ریاست کی صورتیں دریافت کرنے کی اور کل یونینی اداروں اور رپبلکی اداروں کے اختیارات میں ایسا توازن پیدا کرنے کی ضرورت تھی جو اتحاد کی بہترین ضمانت دے۔

۱۹۲۲ء کے موسم خزاں میں جو مباحثہ شروع ہوا اس کے دوران ان سوالوں پر مختلف رجحانات ابھر کر سامنے آئے۔ بعض کا عقیدہ تھا کہ وسیع اختیارات والے مشترک وفاقی ادارے قائم کئے بغیر، رپبلکوں کی ایک وضع کی وفاقی جماعت قائم کر دینے تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھنا ممکن ہوگا۔ دوسروں نے ''خود اختیاری،، کی تجویز رکھی یعنی یہ کہ تمام برادرانہ رپبلکیں، خوداختیاری کی بنیاد پر روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ رپبلک کے اندر داخل ہو جائیں۔ ان غلط رجحانات پر قابو پانے اور واحد درست راستہ تلاش کرنے کے لئے لینن ہی کی فہم و فراست کام آئی۔ (تالیاں۔)

لینن نے مساوی رپبلکوں کی رضا کارانہ یونین کی شکل میں ایک وفاقی ریاست کے قیام کا منصوبہ پیش کیا۔ سوویتوں کا اقتدار جو کہ انقلاب کی بدولت نمودار ہوا تھا، اور جو کہ عملاً اپنے جاندار ہونے کا ثبوت پیش کر چکا تھا، ایک ایسی وفاقی ریاست کی قدرتی بنیاد تھا۔ ٦ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے لینن کی تجویز کی تائید کی اور ضروری سمجھا کہ ''یوکرین، بیلوروس، ماورائے قفقازی رپبلکوں کے وفاق اور روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ رپبلک کے درمیان سوشلسٹ سوویت رپبلکوں کی ایک یونین میں ان کے متحد ہو جانے پر معاہدہ کیا جائے،،۔ (تالیاں۔)

سوویتوں کی پہلی کل یونینی کانگرس ماسکو میں ۳۰ دسمبر کو شروع ہوئی اور یوکرین، بیلوروس، ماورائے قفقاز اور روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ رپبلک میں سوویتوں کی کانگرسوں کی پیش کی ہوئی تجویزوں کے مطابق دنیا کی پہلی کثیر قومی سوشلسٹ ریاست — سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین قائم کرنے کا تاریخی فیصلہ کیا گیا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

3*

سوویت اقتدار کے، مزدوروں اور کسانوں کے اقتدار کے پہلے پانچ برسوں کا یہ ایک شایان شان نتیجہ تھا۔ انقلاب کے بطن سے وجود میں آنےوالے اقتدار نے نہ صرف تمام طوفانوں، آفتوں اور خطروں کا کامیابیوں کے ساتھ مقابلہ کیا بلکہ ہمارے کثیر قومی ملک کے محنت کشوں کو طاقتور اور ٹھوس سوویت یونین میں متحد بھی کر دیا! (تالیاں۔)

اسی روز، ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ماسکو کے خوبصورت شہر کو سوویت یونین کا دارالحکومت بنانے کا اعلان کیا گیا۔ (تالیاں۔)

مختصر یہ کہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ء ہماری ریاست کی زندگی کا صحیح معنوں میں ایک تاریخی دن ہے، تمام سوویت قوموں کی زندگی کا ایک اہم سنگ میل، ایک شاندار تقریب ہے۔ ہمارا ایک یوم آئین ہے۔ شاید یہ مناسب ہوگا کہ آئندہ ان دونوں تقریبوں کو باہم ملا دیا جائے اور ۳۰ دسمبر سوویت یونین کے قیام کے دن کی طرح منایا جایا کرے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) یہ ہماری قوموں کی دوستی اور بھائیچارے کا دن ہوا کرےگا، سوشلسٹ بین اقوامیتپسندی کا ایک جشن! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ساتھیو، سوویت یونین کی تشکیل اور بعد میں نئی یونینی ریپبلکوں کی تشکیل اور اس میں ان کے داخلے سے سوشلسٹ تعمیر کے لئے ہمارے ملک کی قوموں کی قوتوں اور صلاحیتوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین نے، جو ایک عظیم سوشلسٹ طاقت ہے، عالمی میدان میں شایان شان مقام حاصل کر لیا ہے، جس سے امن کے نصب‌العین کو، کرۂ ارض کی تمام قوموں کی آزادی اور خودمختاری کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ (تالیاں۔)

سوویتوں کی ۱۰ویں کل روسی کانگرس کی اختتامی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کالینین نے کہا تھا: ''کیا ہمیں روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ ریپبلک کا نام دل سے پیارا نہیں؟ ہمیں پیارا ہے۔ یہی تو وہ نام ہے جو ہم نے فوجی معرکوں کے شعلوں میں جیتا ہے.... مجھے اپنے سر پر وہ سرخ پرچم لہراتا نظر آ رہا ہے جس پر پانچ مقدس حروف — آر، ایس، ایف، ایس، آر (روسی فیڈریشن کا مخفف) — لکھے ہیں۔ ہم، سوویتوں کی ۱۰ویں کانگرس کے ڈیلی گیٹ، پوری سوویت روسی فیڈریشن کے مختار کل نمائندے، اس

پیارے پرچم کو، لڑائی کے مورچوں پر سر بلند رہنےوالے اور فتح و نصرت کے پرچم کو، جس نے مزدوروں اور کسانوں کی قربانیوں سے تقویت حاصل کی ہے، سوویت ریپبلکوں کی یونین کے روبرو سرنگوں کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔) چشم تصور سے ہم سوویت ریپبلکوں کی یونین کے نئے سرخ پرچم کو بلند ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ رفیقو، میری چشم‌تصور کامریڈ لینن کو یہ پرچم سربلند کئے دیکھ رہی ہے۔ آؤ ساتھیو، ہم اس پرچم کو اور بھی بلند کر کے آگے بڑھیں تاکہ دنیا کے تمام محنت‌کش اور مظلوم لوگ اسے دیکھ سکیں،،۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کا ظفرمند سرخ پرچم کمیونسٹ تصورات کی عظمت، سماجی انصاف، امن، دوستی اور قوموں کے برادرانہ تعاون کے تصورات کا نشان بن کر نصف صدی سے شان کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ اس پرچم نے ہمیں محنت میں اور معرکۂ جنگ میں، جشن و مسرت کے دنوں میں اور سخت آزمائش کے لمحات میں جوش و خروش دیا ہے۔ ہمارا موجودہ جشن، یوں کہنا چاہئے کہ ایک ایسا عہد ہے جو پورے سوویت عوام نے کیا ہے، اپنے شاندار پرچم سے وفاداری کا، عظیم یونین سے وفاداری کا عہد، کمیونزم کے مقدس تصورات سے وفاداری کا عہد۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

۲۔ سوویت یونین کی قوموں کا ناقابل تسخیر اتحاد اور برادرانہ دوستی — سوشلزم کا ایک بڑا کارنامہ

رفیقو، ایک ٹھوس یونین میں ملک کی تمام قوموں کی شرکت، ایک کثیر قومی سوشلسٹ ریاست کی تشکیل نے ہمارے ملک کی سماجی، معاشی اور تہذیبی ترقی کے لئے بےنظیر مواقع فراہم کر دئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے خود تاریخ نے اپنی رفتار بڑھا دی ہو۔

رفیقو، اس نکتے پر غور کیجئے۔ سوویت یونین کے قیام سے لے کر اب تک اس کی صنعتی پیداوار ۳۲۰ گنا بڑھ چکی ہے۔ بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۹۲۲ء سے موازنہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرتا، کیونکہ یہ جنگ کے بعد کی تباہی اور قحط کا سال تھا۔ واقعی حقیقت یہی ہے۔ اس صورت میں آئیے ہم ۱۹۷۲ء کا جنگ سے

پہلے کے سال ۱۹۴۰ء سے، یعنی اس سال سے موازنہ کریں جب کہ ہمارا ملک انقلاب سے پہلے کی سطح سے اچھی طرح آگے بڑھ چکا تھا۔ صرف اس مدت ھی میں سوویت یونین کی صنعتی پیداوار ۱۴ گنی بڑھی۔ سوویت صنعت آج ایک مہینے میں اس سے زیادہ پیداوار حاصل کر لیتی ھے جتنی کہ اس نے ۱۹۴۰ء کے پورے سال میں حاصل کی تھی۔ (تالیاں۔)

سوویت یونین کی تیزرفتار معاشی ترقی نے اس ملک کی تمام قوموں کی فلاح و بہبود میں اضافے اور تہذیبی ترقی کے لئے قابل اعتماد بنیاد قائم کر دی ھے۔ ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں آبادی کی حقیقی آمدنیاں ۴ گنی سے زیادہ بڑھ گئی ھیں جب کہ پھٹکر تجارت میں ۷ گنے سے زیادہ اضافہ ھوا ھے۔ ملک میں ڈاکٹروں کی تعداد ۷ء۴ گنی بڑھ گئی ھے اور اعلی تعلیم‌یافتہ اور مکمل یا نامکمل ثانوی تعلیم‌یافتہ باشندوں کی تعداد ۵ء۶ گنی بڑھی ھے۔

ان اعداد کی پشت پر معیشت میں، سماجی و سیاسی تعلقات میں، نظریے اور ثقافت میں دوررس تبدیلیاں ھیں جنھوں نے ھمارے پورے معاشرے کی صورت ھی بدل ڈالی ھے۔ اور ان میں ایک اھم مقام نئے سوشلسٹ تعلقات کو حاصل ھے جو ھمارے ملک کی تمام قوموں کے درمیان قائم ھیں۔

ھماری پارٹی کو بخوبی احساس تھا کہ قومی استبداد اور عدم‌مساوات کے تمام نتائج و اثرات پر عبور حاصل کرنا ھے تو بہترین اور انتہائی مساویانہ قوانین منظور کرنے سے زیادہ کچھ اور کرنا ھوگا۔ ایک زمانے کی مظلوم قوموں اور قومیتوں کی معاشی اور تہذیبی پسماندگی پر بھی عبور حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ بہ‌الفاظ دیگر قوموں کی قانونی عدم‌مساوات کو مٹانا کافی نہیں تھا۔ ان میں اصل عدم‌مساوات کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ اس فریضے کی تکمیل پارٹی کے خاص سیاسی مقاصد میں سے ھو گئی۔

گذشتہ نصف صدی کی شاندار کامیابیوں اور کارگذاریوں کو مختصر بیان کرتے ھوئے ھمارے پاس یہ کہنے کا ھر جواز موجود ھے کہ قومی مسئلے کو، جیسا کہ وہ ماضی سے منتقل ھوتے ھوئے ھم تک پہنچا تھا، مکمل طور پر، قطعی اور ھمیشہ کے لئے حل کر لیا گیا ھے۔ (طوفانی تالیاں۔) یہ ایک ایسی کامیابی و کارگذاری

ہے جس کو سوویت یونین میں نئے سماج کی تعمیر میں حاصل ہونے والی فتوحات جیسے کہ صنعت کاری، اجتماعی کاشتکاری اور تہذیبی انقلاب کی صف میں جائز طور پر رکھا جا سکتا ہے۔

اس ملک میں محنت کشوں کی ایک زبردست برادری، جو کہ طبقاتی مفادات و مقاصد کی یکسانیت کے ذریعے قومی حسب‌ونسب کو پس‌پشت ڈال کر متحد ہے، نمودار ہوئی اور اس نے استحکام و استقلال حاصل کر لیا۔ ان کے باہمی تعلقات کی ہمسری تاریخ میں کسی کو بھی میسر نہیں اور ہمیں ہر طرح حق پہنچتا ہے کہ انہیں قوموں کی لیننی دوستی کے نام سے یاد کریں۔ (تالیاں)۔ یہ دوستی، ساتھیو، ہمارے بیش‌بہا حاصلات میں سے ایک ہے، سوشلزم کے، جو کہ ہر سوویت باشندے کو دل سے انتہائی عزیز ہے، اہم‌ترین حاصلات میں سے ہے۔ ہم سوویت عوام اس دوستی کو اپنی سب سے زیادہ پیاری چیز کی طرح ہمیشہ محفوظ رکھیں گے! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آجکل، یونین کی ۵۰ویں سالگرہ کے موقع پر قومی مسئلے کا حل ہو جانا اور ایک زمانے کی مظلوم قوموں کی پسماندگی پر عبور حاصل کر لینا سوویت عوام کو ایک عام بات لگتی ہے، ایک امر مسلمہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بالشویک پارٹی کی، جس نے اس کو اپنا نصب‌العین بنایا اور اس کو حاصل کیا، نہ صرف دانشمندی بلکہ جرأت اور مستقل‌مزاجی کی صحیح معنوں میں داد دینے کے لئے اس کام کی وسعت اور مسئلے کی پیچیدگی کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ (تالیاں۔)

آئیے ذرا ہم کچھ دیر کے لئے دورافتادہ قومی علاقوں کی اس کیفیت کو یاد کریں جو کہ انقلاب کے وقت وہاں تھی۔ معاشی نشوونما اور ترقی کے اعتبار سے وسطی ایشیا اور قزاخستان اسی سطح پر تھے جو نوآبادیاتی ملکوں کے لئے قطعی معمول کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ مفلسی، بیماری اور جہالت آبادی کے بہت بڑے حصے کا مقدر تھی۔ اتنا ہی بتا دینا کافی ہوگا کہ ہماری صدی کی تیسری دہائی کے شروع میں وسطی ایشیائی ریپبلکوں میں ۹۰ سے ۹۶ فی‌صدی تک لوگ اور قزاخستان میں ۸۲ فی‌صدی لوگ پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے۔ سماج کا ڈھانچہ درحقیقت جاگیردارانہ نوعیت کا تھا۔

معاشی پسماندگی کی چھاپ ماورائے قفقاز کے بہت سے علاقوں اور یہاں تک کہ بیلوروس پر بھی تھی جو کہ مرکز سے قریب واقع تھا۔ معدودے چند بڑے بڑے شہروں کے علاوہ یہ سارے علاقے معاشی اعتبار سے، سماجی تشکیل، تہذیبی سطح اور محنت کش عوام کے رہنے سہنے کے حالات کے لحاظ سے اب بھی قدیم زمانے میں تھے۔

رفیقو، درحقیقت یہ تصویر اس زمانے کی ہے جسے گذرے ابھی نصف صدی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے، وہ زمانہ جسے اپنی آنکھ سے دیکھنےوالے لاکھوں مرد و زن اب بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہی وہ مقام تھا جہاں سے ہم کو ابتدا کرنی پڑی تھی، اور اس کے علاوہ یہ کہ ہم ہی نے سب سے پہلے ابتدا کی تھی، کیونکہ روس کے پرولتاریہ اور اس کی پارٹی کے روبرو کسی کا تجربہ نہیں تھا جس سے ان انتہائی پیچیدہ مسئلوں کو حل کرنے میں فائدہ اٹھایا جا سکتا۔ سیدھی سچی بات یہ ہے کہ اس قسم کے تجربے کا سرے سے کہیں وجود ہی نہیں تھا۔

یہ تھے وہ حالات جن میں پارٹی نے، لینن کی تجویز پر، دورافتادہ قومی علاقوں میں تیزرفتار معاشی، تہذیبی اور سماجی و سیاسی نشوونما اور ترقی کا لائحۂعمل اختیار کیا۔

پارٹی کو معلوم تھا کہ عملی طور پر اس پالیسی کی تکمیل ایک زمانے کی مظلوم قوموں اور قومیتوں کو ملک کے نسبتاً زیادہ ترقی‌یافتہ علاقوں، سب سے پہلے روسی قوم اور اس کے مزدور طبقے کی زبردست اور ہمہ‌گیر امداد کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے۔

دورافتادہ قومی علاقوں کو اپنی پسماندگی پر عبور حاصل کر لینے میں اور بڑھی ہوئی رفتار سے نشوونما اور ترقی کرنے میں اس طرح مدد دینے، اور بڑی کوشش کرنے، اور صاف صاف یہ کہ قربانیاں دینے کے لئے بھی مستعد رہنے کی روس کے پرولتاریہ کو لینن نے یہ کہہ کر تلقین کی تھی کہ یہ اس کا افضل‌ترین بین‌اقوامی فریضہ ہے۔ (تالیاں۔) روسی مزدور طبقے نے، روسی عوام نے یہ فرض اعزاز کے ساتھ پورا کیا۔ (تالیاں۔) عملی طور پر یہ بین‌اقوامیت‌پسندی کی خاطر پورے ایک طبقے کی، پوری ایک قوم کی زبردست کارگذاری تھی۔ اس کارنمایاں کو ہمارے ملک کی قومیں کبھی ہرگز فراموش نہیں کریں‌گی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس کارنمایاں کی تاریخ انقلاب کے سچ‌سچ ھی اولین دنوں سے شروع ھو جاتی ھے - ۱۹۱۸ء میں ھی، سوویت روس نے، جو خود ان دنوں فاقہ‌کشی میں مبتلا تھا اور جہاں ھر سو کھنڈر ھی کھنڈر نظر آتے تھے، ترکستان میں آبپاشی کے کاموں کے لئے کروڑوں روبل دئے - خانہ جنگی ابھی جاری تھی کہ آذربائیجان کو مالی، غذائی اور ٹکنیکی امداد فراھم کرنے کے فیصلے کئے گئے - خارکوف کے ریلوے مزدوروں اور دونباس کے کانکنوں کو بڑی بڑی رقمیں دی گئیں اور بیلوروس، آرمینیا، اور سوویت لتھوانیا اور لاتویا کی معیشت کو اھم سہارا دیا گیا -

پارٹی کی ۱۰ویں کانگرس نے، جس نے پرامن تعمیر کے کاموں پر توجہ مرکوز کی تھی، اپنی قرارداد میں کہا: ''اب زمینداروں اور بورژوازی کا تختہ الٹ دیا گیا ھے...، پارٹی کا فرض ھے کہ وہ غیر روسی قوموں کے محنت کش عوام‌الناس کو زیادہ ترقی‌یافتہ وسطی روس کے برابر پہنچنے میں مدد دے'' - اس سلسلے میں اس کانگرس نے جو ھدایات جاری کی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ''فیکٹریوں کو کچے مال کے علاقوں میں منتقل کرنے کے ذریعے صنعت کو دورافتادہ علاقوں میں بامنصوبہ طریقے سے لے جا کر لگانا'' - اس کے مطابق بہت سی فیکٹریوں اور کارخانوں کو ماورائے قفقاز، وسطی ایشیا اور قزاخستان کی ریپبلکوں میں بلامعاوضہ منتقل کر دیا گیا اور انجنیر، مستری، ھنرمند مزدور، ماھرین، سائنسداں، مدرس اور تہذیبی کارکن ان ریپبلکوں میں بھیجے گئے -

سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل سے دورافتادہ قومی علاقوں کی نشوونما اور ترقی کی ایک نئی منزل طے ھو گئی - ان کو دی جانےوالی امداد نے ایک مربوط اور ھمہ‌گیر معاشی پالیسی کی صورت اختیار کر لی جو پورے سوویت یونین کے لئے مرتب کی جاتی تھی - اتنا ھی بتا دینا کافی ھے کہ کئی برس تک متعدد یونینی ریپبلکوں کے بجٹ کے اخراجات کل یونینی بجٹ سے دی جانےوالی امداد سے ھی بڑی حد تک پورے کئے جاتے رھے - مثلاً ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۵ء میں ترکمان ریپبلک کے بجٹ میں آمدنی کی مد میں وہ حصہ جو خود یہ ریپبلک مہیا کیا کرتی تھی ۱۰ فی‌صدی سے محض کچھ ھی زیادہ ھوتا تھا - یوکرین جیسی بڑی ریپبلک بھی ان دنوں

اپنے بجٹ کا ۴۰ فی‌صدی سے بھی کم حصہ خود اپنے وسائل سے پورا کیا کرتی تھی۔

برسوں تک ان رپبلکوں اور علاقوں کی آبادی کو جسے شدیدترین مادی مشکلوں کا سامنا تھا، زراعتی اور شہری ٹیکسوں سے پوری یا جزوی چھوٹ دیدی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ھی ساتھ زراعتی پیداوار خریدنے کی قیمتیں ایسی سطح پر رکھی گئیں کہ سابقہ پسماندہ علاقوں کی معاشی نشوونما اور ترقی کو بڑھاوا ملے۔

تہذیبی تعمیر، تعلیم کی ترقی اور عملے کی تربیت میں برادرانہ یونینی رپبلکوں کو وسیع پیمانے پر امداد دی گئی۔ قومی رپبلکوں، علاقوں اور ضلعوں سے نوجوان مردوں اور عورتوں کے بڑے بڑے جتھوں کو ملک کے بڑے بڑے مرکزوں کے علمی اداروں میں داخل کیا گیا۔ درجنوں یونیورسٹیاں اور علمی ادارے رپبلکوں میں قائم کئے گئے۔ پارٹی کے عزم کی بدولت سوشلسٹ تہذیبی انقلاب دور درازترین علاقوں میں تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔

پارٹی اور ریاست کی برسوں کی کوششیں نہایت شاندار طریقے سے بارآور ھوئیں۔ آج وسطی ایشیا اور قزاخستان کو دیکھئے! آپ کو نہ صرف یہ نظر آئےگا کہ ازبکستان اور ترکمانیہ کے کھیتوں میں اول درجے کی کپاس پیدا کی جا رھی ھے، قزاخوں کی اس زمین پر جو اجوت پڑی ھوئی تھی فصلیں لہلہا رھی ھیں، قرغیزیہ اور تاجکستان میں پھلوں کے باغ گل‌پوش ھیں اور مویشی پالنے کے نئے نئے فارم قائم ھو گئے ھیں۔ آج یہ رپبلکیں تاشقند، الماآتا، دشنبے، فرونزے اور عشق‌آباد جیسے بہت سارے بڑے، جدید، خوبصورت شہروں کے لئے بھی مشہور ھیں۔ وھاں آپ کو دھات‌سازی، کانکنی اور بھاری صنعت کے مرکز جیسے کہ جزکازغان اور کاراگندا، پاولودار اور نوائی، اول درجے کی برقی و آبی تنصیبات و تعمیرات جیسے کہ نوریک پن‌بجلی گھر اور قراقم نہر ملیں‌گی۔ وسطی ایشیا اور قزاخستان تیل اور گیس، کیمیائی مرکبات اور جدید مشینوں کی پیداوار کے بڑے بڑے مرکز بن گئے ھیں۔

یونین کی تشکیل کے بعد سے اب تک قزاخستان کی صنعتی پیداوار ۶۰۰ گنی بڑھ گئی ھے، تاجکستان کی ۵۰۰ گنی سے زیادہ، قرغیزیہ کی ۴۰۰ گنی سے زیادہ، ازبکستان کی کوئی ۲۴۰ گنی اور ترکمانیہ

کی ۱۳۰ گنی سے زیادہ۔ ازبکستان میں کپاس کی فصل مجموعی طور پر ۱۲۰ گنی بڑھ گئی ہے اور ترکمانیہ میں ۹۰ گنی۔ اب قزاخستان ۱۹۲۲ء کی بہ‌نسبت قریب قریب ۳۰ گنا زیادہ اناج پیدا کرتا ہے۔

قزاخستان اور وسطی ایشیائی رپبلکوں میں تہذیبی ترقی کے نتائج بھی اتنے ہی نمایاں ہیں۔ عملاً انھوں نے ۱۰۰ فیصدی خواندگی کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔ ہر رپبلک میں قریب قریب آدھی آبادی اعلیٰ یا ثانوی (مکمل یا نامکمل) تعلیم‌یافتہ مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ اب صرف ازبکستان ہی میں اعلیٰ یا ثانوی مخصوص تعلیم‌یافتہ اس سے زیادہ ماہرین ہیں جو ۱۹۲۰ء کی دہائی کے اواخر میں سوویت یونین کی معیشت میں تھے۔ ان رپبلکوں میں جدید سائنس مستحکم ہو چکی ہے: وہاں کی قومی اکادمیوں میں ہزارہا سائنسداں ہیں جو کارآمد و نتیجہ‌خیز تحقیق میں مصروف ہیں۔

سرمایہ‌دار دنیا میں ان کامیابیوں کو جو کہیں زیادہ معمول ہوا کرتی ہیں اکثر ''معجزہ'' بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن سوویت وسطی ایشیا میں اور سوویت قزاخستان میں جو کچھ حاصل ہوا ہے اس کو ہم کمیونسٹ مافوق الفطرت تصور نہیں کرتے۔ آپ اس کو قدرتی معجزہ کہہ سکتے ہیں، کیونکہ سوویت اقتدار کےلئے، سوشلزم کے لئے، قوموں میں دوستی اور اخوت کے ان تعلقات کے لئے جو اس ملک میں قائم ہو گئے ہیں یہ قدرتی بات ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس کی شہادت صرف وسطی ایشیا اور قزاخستان سے ہی نہیں ملتی۔ سوویت عہد حکومت میں ماورائے قفقازی رپبلکوں — جارجیا، آذربائیجان اور آرمینیا — نے بھی اپنی معیشت کو ترقی دینے میں لمبے لمبے ڈگ بھرے ہیں، ان میں سے ہر ایک کے ہاں اب جدیدترین صنعتیں موجود ہیں، اور نیم گرم و نیم مرطوب آب و ہوا کی ان کی زراعت نے عظیم الشان کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ماورائے قفقازی قوموں کی قدیم ثقافت اور فن کو فروغ حاصل ہوا ہے اور وہ مالامال ہو گئے ہیں۔ ان کے ہاں بڑے بڑے سائنسی مرکز ہیں جنھیں سارے ملک میں شہرت حاصل ہے۔

بیلوروس جسے حب‌الوطنی کی جنگ عظیم کے دوران میں خاص طور پر سخت امتحان کے دور سے گذرنا پڑا تھا، سوویت قوموں کے برادرانہ خاندان میں خوب پھلا پھولا ہے۔ بیلوروس میں جہاں حملہ‌آوروں نے

جنگ کے دوران میں سب کچھ جلا کر خاکستر کر دینے کا رویہ اپنایا تھا، نفیس شہر اور گاؤں ازسرنو تعمیر ہو گئے ہیں اور صنعتی تعمیر کے بڑے بڑے پروجیکٹ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ آج بیلوروس کی صنعت بہترین الیکٹرونک حسابی مشینیں، بھاری بھاری بوجھ ڈھونےوالی لاریاں، جدید ریڈیو سامان، معدنی کھادیں اور مصنوعی ریشے تیار کرتی ہے۔ رپبلک میں سائنسدانوں اور تہذیبی کارکنوں کی ایک بڑی فوج تیار ہو گئی ہے۔

زیادہ عرصہ نہیں ہوا سولداویا بھی ایک دورافتادہ پسماندہ علاقہ تھا۔ جنگ کے زمانے کی مدت اور جنگ سے پہلے کے ابتدائی برسوں کو جو کہ بحالی میں صرف ہوئے اگر گھٹا کر دیکھا جائے تو اس رپبلک کو سوویت قوموں کے کنبے میں نشوونما حاصل کرتے ہوئے چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن اس مختصر عرصے میں یہ رپبلک بہت دور آگے نکل گئی ہے! وہ کاشتکاری، باغبانی اور شراب کشیدہ کرنے میں ملک کے بڑے مرکزوں میں شمار ہونے لگی ہے۔ اس کی صنعتی پیداوار ۳۱ گنی بڑھ گئی ہے۔

مختصر یہ کہ لیننی قومی پالیسی کی بنیاد پر، پوری سوویت عوام کی زبردست کوششوں سے ہم نے ایسی کیفیت پیدا کردی ہے کہ ''دورافتادہ پسماندہ قومی علاقے،، کی اصطلاح، جو پرانے روس میں عام تھی، اب ناپید ہو گئی ہے۔ (تالیاں۔) رفیقو، یہ ہماری پارٹی کی ایک شاندار کامیابی ہے، سوشلزم کی، قوموں کی سوشلسٹ دوستی کی کامیابی! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس ملک میں جو قومیں کبھی مظلوم اور پسماندہ تھیں ان کو اس سے فائدہ پہنچا ہے۔ ہمارے عظیم سوویت وطن کو اس سے فائدہ پہنچا ہے کیونکہ اس نے سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین کو اور بھی زیادہ طاقتور، اور بھی زیادہ ٹھوس طریقے سے متحد کر دیا ہے، کیونکہ اس نے برادرانہ رپبلکوں کے اتحاد کو حقیقی معنوں میں ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔

سوشلسٹ نظام، قوموں کے درمیان دوستی اور اخوت کے تعلقات نے ان رپبلکوں اور علاقوں میں بھی نشوونما اور ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے وسیع‌ترین امکانات پیدا کر دئے ہیں جو انقلاب کے وقت معاشی ترقی کی نسبتاً زیادہ بلند سطح تک پہنچ چکے تھے۔

انھیں میں یوکرین ھے۔ یہ ملک کے ترقی‌یافتہ صنعتی اور زراعتی علاقوں میں شمار ھوا کرتا تھا۔ یوکرینی ثقافت کی روایات پرانی اور بھر پور تھیں ۔ لیکن سوویت یوکرین تب سے اب تک بہت دور آگے نکل چکا ھے!

ھمارے مشہور مزدور طبقے کے علاقے دونباس ھی کو لیجئے ۔ آئیے پرانے شہر یوزوفکا کو یاد کیجئے: جھونپڑیوں، خاک دھول، کیچڑ گندگی کا ایک مجموعہ ۔ اس کا موازنہ آج کے یوزوفکا سے کیجئے جو دونیتسک کہلاتا ھے، یہ ایک بڑا اور جدید شہر ھے، جہاں چوڑی چوڑی سڑکیں اور شاداب باغات و چمن، جدید طرز کے رھائشی مکانوں کے بلاک، کھیلوں کے عمدہ میدان اور تہذیب محل ھیں۔ دونباس میں انقلاب سے پہلے کانکن کی زندگی کو یاد کیجئے، ان وحشتناک حالات کو جن میں وہ رھتا اور کام کیا کرتا تھا ۔ اس کا موازنہ دونباس میں یا کری‌ووروژئے کے آج کے کانکن کی زندگی سے، اس فرد سے کیجئے جو اپنے پیشے پر فخر کرتا ھے، جس کو پورے ملک کا احترام حاصل ھے، جس کو اپنی عمدہ محنت کا پورا پورا معاوضہ ملتا ھے اور جس کو جدید تہذیب کی تمام نعمتیں میسر ھیں ۔ (تالیاں۔) ھر جگہ، زاپوروژئے میں، خارکوف میں، دنیپروپیتروفسک میں، خیرسون اور ماورائے کارپیتھیائی علاقے میں موازنوں سے یہی کیفیت نمایاں ھوتی ھے۔

سوویت یونین کی تشکیل کے بعد سے اب تک یوکرین میں صنعتی پیداوار ۱۷۶ گنی ھو گئی ھے، آج کے یوکرین میں دھات‌سازی کی زبردست صنعت ھے، انواع و اقسام کی انجنیرنگ، بڑے پیمانے کی جہازسازی، اور بخوبی ترقی‌یافتہ کیمیاوی، ھلکی اور غذائی صنعتیں ھیں۔ سوویت یوکرین میں بڑے پیمانے کی اور اعلی پیمانے کی مشینی زراعت بھی ھے۔ یہاں شاندار سائنسی مرکز قائم کئے گئے ھیں اور ثقافت و فنون لطیفہ میں عظیم‌الشان کامیابیاں بھی حاصل کی گئی ھیں۔

یہ سب نتیجہ ھے یوکرینی محنت کشوں کی زبردست کوشش کا اور سوویت یونین کی دوسری تمام ریپلکوں کے محنت کشوں سے ان کے برادرانہ تعاون کا بھی ۔ یہ کہنا قطعاً مبالغہ آرائی نہیں ھے کہ یوکرین کے لوگ اپنے پورے قدوقامت کے ساتھ صحیح معنوں میں بلند ھونے میں، اپنی محنت میں پوری توانائی اور فہم و ذکا کو پوری وسعت دینے میں سوویت ریپلکوں کی برادری ھی میں کامیابی حاصل کر سکے، اس

اتحاد نے ھی ان کو اس قابل بنایا کہ وہ خود اپنی قوت میں اضافہ کرنے میں کامیاب ھوئے! (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

ایک اور واضح اور نمایاں مثال بالٹک کی ریپبلکیں، لتھوانیا، لاتویا اور ایستونیا پیش کرتی ھیں۔ یہ بات پیش نظر رکھنی چاھئے کہ انھوں نے جب یونین میں شرکت کی تو ان کو پسماندہ دورافتادہ قومی علاقوں میں شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن سوشلسٹ راہ اختیار کرکے انھوں نے سوویت یونین میں نشوونما اور ترقی کی سب سے زیادہ تیز رفتار شرح دکھائی۔ ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں صنعتی پیداوار لاتویا میں ۳۱ گنی بڑھ گئی ھے، ایستونیا میں ۳۲ گنی اور لتھوانیا میں ۳۷ گنی۔ انھوں نے جب صوبائی عصبیت اور سرمایہ‌دار یورپ کے در پر پڑے پڑے سڑتے رھنے کی بندشوں کو توڑ ڈالا تو ان کی زراعت نے بھی خوب ترقی کی اور ان کی تہذیب و تمدن نے فروغ حاصل کیا۔ یہ قابل تعریف نشوونما صرف اس وقت ممکن ھوئی جب کہ یہ ریپبلکیں یونین کی دوسری ریپبلکوں سے متحد ھو گئیں۔

اپنے ھاں کی سب سے بڑی ریپبلک، روسی فیڈریشن کی نشوونما اور ترقی کے نتائج کا میں خاص طور سے مفصل ذکر کرنا چاھوں گا جس کو ھمارے کثیر قومی ملک میں تمام قومیں بجا طور پر برابروالوں میں اول کے نام سے موسوم کرتی ھیں۔

اس ریپبلک کو ایک خاص تاریخی کردار ادا کرنا تھا۔ ایک طرف تو وہ، سب سے بڑی اور سب سے زیادہ ترقی‌یافتہ ریپبلک کی حیثیت سے، دوسری ریپبلکوں کی نشوونما اور ترقی کا سنگ بنیاد بنی اور ان کو بیش‌بہا برادرانہ امداد بھم پھنچائی۔ دوسری طرف روسی فیڈریشن محض ماسکو، لینن گراد، گورکی اور وسطی روس کے دوسرے پرانے صنعتی شھروں پر ھی مشتمل نہیں ھے۔ یہ ایک ایسی ریپبلک بھی ھے جس کو ماضی سے ورثے میں خود اپنے پسماندہ قومی علاقے ملے تھے۔ اس کی ۱۶ خود اختیار ریپبلکوں، ۵ خوداختیار علاقوں اور ۱۰ قومی ضلعوں نے سوویت اقتدار کے تحت ھی پھلی بار اپنی ریاستی حیثیت حاصل کی تھی۔ روسی فیڈریشن کی سرزمین پر درجنوں قومیں آباد ھیں جن میں وہ بھی شامل ھیں جنھیں زارشاھی کے تحت معدوم ھو جانے کا خطرہ لاحق تھا۔

علاوہ ازیں، بڑے بڑے صنعتی اور تہذیبی مرکزوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے بنیادی طور پر روسی علاقوں کو زارشاھی روس سے ورثے میں بےپناہ قدیم، پھلتی پھولتی بڑھتی ہوئی تہذیب کی شاھراھوں سے دور کہیں ایسی بستیاں بھی ملی تھیں جو پسماندگی اور ٹھہراؤ میں گویا غرق تھیں، بیشمار چھوٹے چھوٹے صوبائی قصبے تھے، اونگھتے ہوئے گاؤں جن کا روسی ادب عالیہ کے شہپاروں میں نہایت تلخ اور کربناک تذکرہ موجود ھے۔

یہی وجہ ھے کہ روسی فیڈریشن کی نشوونما اور ترقی کے لئے مختلف سمتوں میں کوششیں درکار تھیں۔ سب سے زیادہ ترقی‌یافتہ مرکزوں اور علاقوں میں، جنھوں نے پورے سوویت سماج کی ترقی کی ضمانت کرنےوالی خاص بنیاد کا حصہ ادا کیا اور کر رھے ھیں، تیز رفتار ترقی کی ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ ھی ساتھ ریپبلک کے ایک بڑے علاقے میں پسماندگی پر عبور حاصل کرنے، قومی مسئلے کو حل کرنے یا زیادہ صحیح یہ کہنا ہوگا کہ قومی مسئلوں کی ان گتھیوں کو سلجھانے کی ضرورت تھی جو خود اس فیڈریشن کو ماضی سے ورثے میں ملی تھیں۔ اور پھر سائبیریا میں، مشرق بعید میں اور شمال میں وسیع و بسیط خطے تھے جن کےلئے نئے راستے کھولنے تھے۔

روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ ریپبلک کے محنت کشوں نے یہ عظیم‌الشان فرائض اعزاز کے ساتھ پورے کئے۔ کوہ اورال کے دونوں پہلوؤں میں ریپبلک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سینکڑوں نئے جدید شہر اور صنعتی مرکز وجود میں آگئے ھیں۔ ھمارے دارالحکومت ماسکو اور انقلاب کے گہوارے لینن گراد سے لے کر ریپبلک کے سارے پرانے بڑے شہروں تک کو نئی زندگی عطاھوئی ھے۔ تیل، گیس، کوئلے، دھاتوں، سونے اور جواھرات کے بیش بہا قدرتی ذخیرے دریافت کر لئے گئے ھیں اور ان کو سماج کی خدمت پر مامور کر دیا گیا ھے۔

اس فیڈریشن کی صنعت نے لمبے لمبے ڈگ بھرے ھیں: ان ۵۰ برسوں میں اس کی پیداوار ۳۰۰ گنی سے زیادہ ہو گئی، جنگ کے بعد سے اب تک ھی ۱۱ گنے سے زیادہ اضافہ ھوا ھے۔ ریپبلک کی معیشت کے وسیع پیمانے کے پیش‌نظر ذرا سوچئے تو کہ اس کے کیا معنی ھیں۔ فارم کی اشیا کی پیداوار دگنی اور تگنی ہو گئی ھے۔ سائنس، ثقافت اور تعلیم میں سوویت روس کی کامیابیوں کا بھی سب کو بخوبی علم ھے۔

رفیقو، ہمارا نصف صدی کا تجربہ ٹکڑوں میں بٹی ہوئی معیشت کے مقابلے میں وسیع پیمانے کی، یک مرکزی قومی معیشت کے بڑے فائدوں کے بارے میں لینن کے تصورات کی عملی تصدیق ہے۔ تمام رپبلکوں کی معاشی صلاحیتوں اور وسیلوں کو ایک جگہ جمع کر لینے سے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر ایک کی نشوونما اور ترقی کی رفتار یکساں بڑھ جاتی ہے۔ پوری یونین کے پیمانے پر معاشی کارروائیوں اور منصوبہ‌بندی سے پیداواری قوتوں کا محل وقوع متعین کرنے میں کفایت کو پیش‌نظر رکھنا ممکن ہو گیا ہے۔ ان سے معاشی اقدام متعین کرنے کی گنجائش پیدا ہوئی ہے اور تعاون اور تخصیص میں گہرائی پیدا کرنے میں مدد ملی ہے جس سے بحیثیت مجموعی ہر رپبلک، خطے اور ضلع کی جزوی کوششوں کو محض ریاضی کے قاعدے سے جمع کر لینے کی بہ‌نسبت زیادہ منافع حاصل ہوتا ہے۔

یہ راستہ آزمایا ہوا ہے، یہ قابل اعتماد ہے اور اس پر چلتے ہوئے ہم نئی کامیابیوں کی جانب، کمیونسٹ تعمیر میں تازہ فائدوں کی جانب پیش قدمی کریں‌گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

گذشتہ نصف‌صدی کے دوران میں دوررس اور ہمہ گیر سماجی و سیاسی تبدیلیوں کی بنیاد پر ہمارا سماج کیفیت کے اعتبار سے بلندی کی نئی سطح پر پہنچ گیا ہے، اس طرح عظیم لینن کی پیش‌بینی کی تکمیل ہو گئی ہے، جنھوں نے زور دیا تھا کہ سوشلزم ''انسانی سماج کی نئی اور بہتر وضع کی صورتوں کی تخلیق کرتا ہے''۔ حق تو یہ ہے کہ، جیسا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے واضح کیا تھا، اس ملک میں انسانوں کی ایک نئی تاریخی برادری — سوویت عوام — کا ظہور عمل میں آگیا ہے، اس نے ایک حقیقت کی صورت اختیار کر لی ہے۔

یہ برادری ملک کی زندگی میں نہایت گہرائی تک جڑ پکڑ لینے والی معروضی مادی اور روحانی تبدیلیوں پر، ہمارے ملک میں سوشلسٹ قوموں کے نمودار ہونے اور نشوونما پانے پر مبنی ہے جن کے درمیان ایک نئی وضع کے تعلقات کی تشکیل عمل میں آگئی ہے۔

سوویت یونین کی معیشت الگ الگ رپبلکوں اور خطوں کی معیشتوں کا میزان کل نہیں ہے۔ عرصۂ دراز سے وہ ایک معاشی ہیئت اجتماعی

بن گئی ہے جس کی تشکیل ہماری تمام قوموں اور قومیتوں کے مشترک معاشی مقاصد اور مفادات کی بنیاد پر ہوئی ہے۔

مثلاً یہ کہ ازبکستان کی معاشی حالت کا انحصار خود اس رپبلک میں کپاس کی فصل پر ہی نہیں بلکہ اورال اور لینن گراد کے مشین‌سازوں، کزنیتسک بیسن کے کانکنوں، قزاخستان کے اناج پیدا کرنےوالے ریاستی فارموں اور بیلوروس میں الیکٹرونک حسابی مشینیں بنانےوالوں کے کام پر بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح یوکرین کی خوش‌حالی اس کے محنت کش عوام کے کام کی کامیابی پر ہی نہیں بلکہ تاتاریہ اور بشکیریہ کے تیل مزدوروں کے، کومی میں عمارتی لکڑی کی صنعت کے، اور ماسکو، گورکی اور کوئی‌بیشیف میں انجنیرنگ کی صنعت کے کام کے نتیجوں پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ اس طرح کی سینکڑوں، ہزاروں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ ہمارے کام کا پیمانہ صرف معاشی خطوں کی ہی نہیں بلکہ یونینی رپبلکوں کی حدوں سے بھی تجاوز کرنے کی جانب مائل نظر آتا ہے۔

سماجی تعلقات کے میدان عمل میں بھی گذشتہ ۵۰ برس میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ سوویت یونین میں انسان کے ہاتھوں انسان کے استحصال کا عرصۂ دراز پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ پورے سوویت عوام اب سوشلسٹ طبقوں اور سماجی گروہوں پر مشتمل ہیں۔ مشترک مقصد اور نقطۂ نظر نے اس کو مجتمع و منسلک کر رکھا ہے۔ کمیونزم اس کی منزل مقصود ہے اور مارکس‌ازم لینن‌ازم اس کے عالمی نقطۂ نظر کی بنیاد ہے۔ (تالیاں۔)

مزدور طبقہ جو کہ سماج کی سب سے بڑی پیداواری قوت اور موجودہ دور کا سب سے زیادہ ترقی‌پسند طبقہ ہے، اجتماعی فارم کے کسان جنھوں نے نجی ملکیت کی ذہنیت ترک کردی ہے اور سوویت دانشور جن کی پوری تخلیقی کوشش کمیونسٹ تعمیر کے نصب‌العین کےلئے وقف ہے، بدل گئے ہیں۔

تمام یونینی اور خوداختیار رپبلکوں میں، اور تمام قومی خطوں اور ضلعوں میں مزدور طبقے کے بڑے بڑے دستوں کی تشکیل عمل میں آگئی ہے۔ مزدور طبقہ ہی جو کہ فطرتاً سب سے زیادہ بین‌اقوامیت‌پسند طبقہ ہوا کرتا ہے، ہمارے ملک میں تمام قوموں اور قومیتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے قریب لانے کے عمل میں فیصلہ کن حصہ ادا

کرتا ہے۔ (تالیاں۔) تمام قومیتوں کے مزدور جو مربوط پیداواری اجتماعوں میں متحد ہوتے ہیں، صنعتی ادارے، چاہے وہ کہیں بھی واقع ہوں، کھڑے کر رہے ہیں، ریلیں تعمیر کر رہے ہیں اور نہریں نکال رہے ہیں، تیل کی پائپ لائنیں بچھا رہے ہیں اور برقی قوت کی ترسیل کے لئے تاروں کے سلسلے قائم کر رہے ہیں جو ملک کے مختلف حصوں کو، یونینی اور خوداختیار ریپبلکوں کو، علاقوں اور خطوں کو ایک مربوط معاشی اکائی میں منسلک و وابستہ کرتے ہیں۔

سوویت ریپبلکوں میں سے ہر ایک میں، ہر خطے اور ہر بڑے شہر میں آپ کو بہت سی قومیتوں کے مرد اور عورتیں ملیں گے جو پڑوسیوں کی طرح رہتے اور مل کر کام کرتے ہیں۔ سارے ملک میں اب ملی جلی شادیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو تعداد میں اب لاکھوں تک پہنچتی ہیں۔

ہر قومی ریپبلک میں معاشی اور سماجی نشوونما اور ترقی جتنی زیادہ تیز ہوتی ہے، ان ریپبلکوں میں ہماری زندگی کے ہر پہلو میں بین الاقوامیت پسندی اسی قدر زیادہ نمایاں نظر آتی ہے۔ سوویت قزاخستان کو لیجئے جو اس قدر تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ وہاں قزاخوں کے ساتھ اب لاکھوں روسی رہتے ہیں، دسیوں ہزار یوکرینی، ازبک، بیلوروسی اور دوسری قومیتوں کے لوگ۔ قزاخ تہذیب نشوونما حاصل کر رہی ہے اور روسی، یوکرینی اور دوسری قومی تہذیبوں کے بہترین عناصر کو اپنے میں جذب کرتے ہوئے پہلے سے زیادہ مالامال ہوتی جا رہی ہے۔ یہ اچھی بات ہے یا بری؟ ہم کمیونسٹ اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں: یہ اچھی بات ہے، واقعی یہ بہت ہی اچھی ہے! (طوفانی تالیاں۔)

سوویت یونین کی نصف صدی میں ایک سوویت سوشلسٹ ثقافت نمودار ہوئی ہے اور اس ملک میں اس نے فروغ حاصل کر لیا ہے۔ یہ ایک ایسی ثقافت ہے جو روح اور بنیادی مافیہہ میں ایک جیسی ہے، جو کہ ہر سوویت قوم کی ثقافت اور زندگی کی زیادہ بیش قیمت خصوصیات اور روایات سے ترکیب پاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ سوویت قومی ثقافتوں میں سے کوئی ایک ثقافت محض اپنے سرچشموں سے ہی سیر نہیں ہوتی بلکہ دوسری برادرانہ قوموں کی روحانی دولت سے بھی مستفید ہوتی ہے اور اپنی طرف سے موخرالذکر کو بھی مالامال کرتی اور ان پر سودمند اثر ڈالتی ہے۔

سوویت سوشلسٹ ثقافت کی متنوع قومی صورتوں میں مشترک بین‌اقوامیت‌پسندانہ خصوصیات دن پر دن زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہیں۔ ترقی‌پسندانہ عمل میں دیگر برادرانہ قوموں کی کامیابیوں سے قومی ثقافت بڑھتی ہوئی حد تک مالامال ہوتا جا رہا ہے۔ یہ عمل سوشلزم کی روح اصل کے مطابق اور ہمارے ملک کی تمام قوموں کے فائدے میں ہے، نئی کمیونسٹ ثقافت کےلئے زمین ہموار کر رہا ہے جو کہ قومی حدبندیوں سے پاک ہے اور تمام محنت کرنےوالوں کی یکساں خدمت انجام دیتا ہے۔ (تالیاں۔)

ہمارے پاس یہ کہنے کے خاصے جواز موجود ہیں کہ سوویت ثقافت ماقیہہ اور اپنی نشوونما کے خاص رجحان کے اعتبار سے سوشلسٹ ہے۔ وہ قومی ہیئت میں مختلف النوع ہے اور روحانی اور کرداری اعتبار سے بین‌اقوامیت‌پسندانہ ہے۔ اس طرح یہ تمام سوویت قوموں کی تخلیق کردہ روحانی نعمتوں کا ایک نامیاتی مرکب ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، یہ خیالی فارمولے نہیں ہیں: یہ خود زندگی ہے۔ مثلاً ترکمانیہ یا مولداویا میں اب پوشکن، شیفچینکو، گورکی، مایاکوفسکی، شولوخوف، تواردوفسکی، فیدن اور استیلماخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے، ان کو ہزاروں لاکھوں لوگ اسی طرح جانتے اور پسند کرتے ہیں جس طرح کہ مقامی قومی ادیبوں کو، جب کہ روسی یا یوکرینی عوام اپنے ہی تہذیبی ورثے کے ایک حصے کی طرح شوتا رستاویلی کے قدیم مگر ہر دم جوان رزمیوں کو، ویلیس لاتسس، اباٸی کونان‌باٸیف اور چنگیز اعتماتوف کی نفیس نثر کو اور یانکا کوپالا، صمد ورغون، رسول حمزاتوف، ایدواردس میژیلاٸتس، مستاٸی کریم اور بہت سارے دوسرے شاعروں کے وجدانگیز کلام کو عزیز رکھتے ہیں۔ (تالیاں۔)

سوویت قوموں کے درمیان رشتوں اور تعاون میں تیزی کے ساتھ اضافہ روسی زبان کی اہمیت کو بڑھانے کی خدمت انجام دیتا ہے، جو کہ اب تمام سوویت قوموں اور قومیتوں کے لئے باہمی ربط ضبط کا لسانی وسیلہ بن گئی ہے۔ اور یہ دیکھ کر، رفیقو، ہم سب کو مسرت ہے کہ روسی زبان عام طور پر تسلیم‌شدہ عالمی زبانوں میں سے ایک زبان ہو گئی ہے۔ (تالیاں۔)

اس طرح مادی اور روحانی دونوں حلقوں میں، قومی حدبندیوں کے ٹوٹنے کا عمل جاری ہے — وہ جس کو لینن نے بارہا ایک اہم عمل کہا ہے — اور اس کے ساتھ سوویت قوموں کو ایک دوسرے کے اور بھی نزدیک لانے کے لوازمات فراہم ہو رہے ہیں۔ ان کے اتحاد کا پرزور سرچشمہ پورے سوویت عوام اور اس کی تشکیل کرنےوالی تمام قوموں اور قومی گروہوں کی مشترک تاریخ میں، مشترک روایات، رویوں اور تجربوں میں مضمر ہے جو ان کی نصف‌صدی کی مشترک جدوجہد اور مشترک محنت سے ابھرے ہیں۔

سوشلسٹ مادروطن کے دفاع میں سرفروشانہ کارنامے سوویت عوام کے اتحاد کا سب سے زیادہ قائل‌کن اظہار تھے۔ اس کی تمام قوموں اور قومیتوں کا اتحاد اور دوستی حب‌الوطنی کی جنگ عظیم کی سخت آزمائشوں پر پورے اترے، جس کے دوران میں اسی سوویت مادروطن کے بیٹوں اور بیٹیوں نے نہ صرف اپنی سوشلسٹ نعمتوں کی عزت کے ساتھ حفاظت کرنے میں کامیابی حاصل کر لی بلکہ دنیا کی تہذیب کو بھی فاشزم کی بربریت سے بچالیا اور اس طرح قوموں کی آزادی کی جدوجہد کو طاقتور سہارا دیا۔ اس ملک کے سورماؤں، اس کے سرفروش محافظوں کی عظمت مدتوں ماند نہ پڑسکےگی۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آج ہماری مسلح فوجیں سوشلسٹ مادروطن کےلئے قابل اعتماد ڈھال اور کمیونزم کی تعمیر میں اس کے عوام کی پرامن محنت کے لئے ضمانت ہیں۔ سوویت عوام اپنی فوج کو نہایت سراہتے اور اس سے محبت کرتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کو اس وقت تک ایک بخوبی لیس فوج کی ضرورت ہے جب تک کہ دنیا میں جارحانہ قوتیں موجود ہیں۔ سوویت فوج اس اعتبار سے بھی ایک خاص وضع کی فوج ہے کہ یہ بین‌اقوامیت‌پسندی کا ایک مکتب ہے، ایک ایسا مکتب جو اخوت، یکجہتی اور تمام سوویت قوموں اور قومیتوں میں باھمی احترام کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ (تالیاں۔) ہماری مسلح فوجیں ایک دوستانہ کنبے کی حیثیت رکھتی ہیں، سوشلسٹ بین‌اقوامیت‌پسندی کا ایک حقیقی عملی روپ ہیں۔

اپنے شاندار فوجی ریکارڈ کے علاوہ ہر قومیت کے سوویت عوام کو ابتدائی پنجسالہ منصوبے کی مدتوں کے دوران میں بڑھ چڑھ کر کام کرنےوالے مزدوروں کے کارھائے نمایاں بھی جو روایت بن گئے ہیں،

جنگ کے بعد بحالی کی بہادرانہ محنت، بنجر زمینوں کو ترقی دینےوالے مردوں اور عورتوں کے کارهائے نمایاں، همارے زمانے کے عظیم تعمیراتی پروجیکٹوں کے بے مثال پیمانے اور شمالی اور مشرقی علاقوں کے کھل جانےوالے راستے ایک دوسرے کو قریب لائے۔ مشترکہ محنت اور جدوجہد نے سوویت عوام کی مشترکہ روایتوں کی تشکیل کی جو کہ ہر سوویت شہری کےلئے وجہ افتخار هیں اور اس کو دل سے عزیز۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں۔)

همارے ملک میں ایک نئی تاریخی برادری — سوویت قوم کا نمودار هونا، رفیقو، ایک عظیم کارنامہ هے۔ اس کو هم اِن معاشی اور سماجی وسیاسی تبدیلیوں کا خلاصہ تصور کرنے میں حق بجانب هیں جو اس ملک میں گذشتہ پچاس برسوں میں رونما هوئی‌هیں۔

لینن کی پارٹی، اس کی اجتماعی سمجھ اور عزم مستحکم، تنظیم اور رهبری کرنے میں اس کا حصہ وہ قوت تھی جس نے سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی عظیم یونین کی تشکیل کے لئے راہ هموار کی، ایک ایسی قوت هے جس نے نصف‌صدی کے دوران میں اس کی نشوونما کی رهبری کی اور جو اب اعتماد کے ساتھ اس کو آگے بڑھائے لئے جا رهی هے۔ (طوفانی تالیاں۔)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی نظریے اور پالیسی، اور ساخت اور تشکیل دونوں اعتبار سے لیننی بین‌اقوامیت‌پسندوں کی پارٹی هے۔ بالشویک پارٹی پہلی سیاسی پارٹی تھی جو پرولتاری تنظیموں کو متحد کرنے کے اصولوں پر مبنی تھی، جو تمام قومیتوں کے مزدوروں کو ایک هی مجاهد فوج میں لے آئی۔ ولادیمیر ایلیچ لینن نے ۱۹۰۵ء میں هی لکھا تھا: ”کردار میں قومی هونے کے کسی بھی خیال کو دور کرنے کے لئے پارٹی نے اپنے آپ کو روسیئسکایا کہلایا اور روسکایا نہیں“۔ [روسکایا (بمعنی روسی) قومیت کی تخصیص کرتی هے جبکہ روسیئسکایا (ملک روس) سے ملک روس سے تعلق کی تخصیص هوتی هے]۔ سوویت یونین کی تشکیل پر، پارٹی نے اپنی خصوصی نوعیت پر اس طرح زور دیا کہ پہلے اپنا نام تبدیل کرکے ”کل یونینی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک)“ رکھا اور پھر ”سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی“ کا نام رکھا گیا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں۔)

ملک کی تمام قوموں اور قومیتوں کے سرکردہ نمائندوں کو پارٹی

متحد کرتی ہے ۔ سوویت یونین کے محنت کشوں کی مجاہدانہ رفاقت اور دوستی کی، پورے سوویت عوام کے ناقابل تسخیر اتحاد کی یہ سب سے زیادہ واضح تجسیم ہے ۔ اس ملک کے تمام کمیونسٹ، ان کی قومیت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو، واحد لیننی پارٹی کے ممبر ہیں ۔ ان سب کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور ان کے ایک ہی جیسے فرائض ہیں، ملک کے مستقبل کے لئے سب کے کندھوں پر برابر کی ذمہ‌داری ہے ۔

یہ پارٹی ہی کا کارنامہ ہے کہ ہر قوم اور قومیت کے کروڑوں لوگوں نے بین‌اقوامیت پسندی کو اپنا مسلک — جو کہ کبھی مٹھی بھر کمیونسٹوں کا مطمح‌نظر ہوا کرتا تھا — ایک گہرا عقیدہ اور اپنے برتاؤ کا معیار بنا لیا ہے ۔ (تالیاں ۔) سماجی فکر کا یہ ایک حقیقی انقلاب تھا اور ایسا کہ جس کی اہمیت کے بارے میں مبالغے سے کام لینا مشکل ہے ۔ پارٹی کی کامیابی بڑی حد تک لیننی قومی پالیسی سے، خود اپنی صفوں میں کسی بھی احتراز کی جانب اس کے سخت رویے کی، ہر طرح کی کجرویوں کے خلاف اس کی پرعزم جدوجہد کی، عظیم مارکسی لیننی نظریے کے حق میں اور اس کی تخلیقی نشوونما کے لئے اس کے مستحکم رویے کی مرہون منت ہے ۔

لینن کے متعلق علم ہے کہ انہوں نے قومی مسئلوں کو حل کرنے کی کوششوں کی پیچیدگیوں پر، قومی جذبات، خصوصاً چھوٹی چھوٹی قوموں کے جذبات، کے سلسلے میں تدبر اور تحمل کی ضرورت پر اور موخرالذکر میں رفتہ رفتہ بین‌اقوامیت‌پسندی کا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت پر باربار زور دیا تھا ۔ لیکن لینن نے ہمیشہ مطالبہ کیا تھا کہ کمیونسٹوں کو خواہ وہ کسی قومیت کے ہوں، قومی مسئلے پر واضح اور اصولی رویہ اختیار کرنا چاہئے اور اس معاملے میں کسی بھی رعایت کی ہرگز اجازت نہیں دی ۔ انہوں نے کمیونسٹوں میں قوم‌پرستی یا عظیم طاقتی جارحانہ قوم‌پرستی کے ہر مظہر کے خلاف ہمیشہ سخت جدوجہد کی ۔

بعض لوگ ممکن ہے پوچھیں کہ اب جبکہ ہماری کثیر قومی سوشلسٹ ریاست ۵۰ برس سے عالم وجود میں ہے اور اس نے کامیابی کے ساتھ نشوونما حاصل کر لی ہے، اور اب جبکہ سوویت عوام نے کمیونسٹ سماج کی تعمیر شروع کردی ہے، تو کیا ایسے مسئلوں کی بات کرنا درست ہے ۔ جی ہاں، رفیقو، یہ درست ہے ۔

جیسا کہ میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں، قومی مسئلے کے ہم ان پہلوؤں کو مکمل طریقے سے حل کر چکے ہیں جو انقلاب کے پہلے کے ماضی سے ہمیں ورثے میں ملے تھے۔ لیکن ایک پختہ سوشلسٹ سماج میں قومی تعلقات متواتر نشوونما حاصل کرتی ہوئی ایک حقیقت رہتے ہیں، جو تازہ فرائض اور مسائل پیش کرتی رہتی ہے۔ ان مسئلوں کو پارٹی ہرگز نگاہ سے اوجھل نہیں ہونے دیتی، بحیثیت مجموعی پورے ملک کے اور خصوصاً ہر ریپبلک کے مفاد میں، کمیونسٹ تعمیر کے مفاد میں انھیں وقت پر حل کرتی رہتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قوم‌پرستانہ تعصبات، مبالغہ‌آمیز یا مسخ‌شدہ قومی جذبات سخت‌جان ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ سیاسی اعتبار سے ناپختہ لوگوں کی نفسیات میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ یہ تعصبات اس وقت بھی باقی رہتے ہیں جب قوموں کے باھمی تعلقات میں کسی بھی مخالفت و مخاصمت کی معروضی بنیادیں مٹے ایک عرصہ بھی ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ذھن‌نشین رکھنی چاہئے کہ قوم‌پرستانہ رجحانات اکثر مقامی رویوں کے ساتھ مربوط و مخلوط ہوتے ہیں، جو کہ آخر کار معلوم ہوتا ہے کہ قوم‌پرستی سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

نہ ہی ہم اس حقیقت کو نظر انداز کر سکتے ہیں کہ قوم‌پرستانہ باقیات کی بورژوا دنیا کے سیاست‌داں اور پروپیگنڈہ‌باز ہر طرح سے ہمت‌افزائی کر رہے ہیں۔ ہمارے طبقاتی مخالفین اس وضع کے تمام واقعات کو بڑے جوش و خروش کے ساتھ اچھالتے ہیں، اس امید میں انھیں بڑھاتے چڑھاتے اور ان کی ہمت‌افزائی کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی قوموں کے اتحاد کو — چاہے تھوڑا ہی سہی — نقصان پہنچائیں۔

رفیقو، آخر میں، یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری وفاقی ریاست میں معروضی مسئلے بھی ہیں، جیسے کہ انفرادی طور پر قوموں اور قومیتوں کو نشوونما دینے کا سب سے زیادہ صحیح طریقہ دریافت کرنا اور ہر قوم اور ہر قومیت کے مفادات اور بحیثیت مجموعی پورے سوویت عوام کے مشترک مفادات کے درمیان سب سے زیادہ صحیح توازن معلوم کرنا۔ ان مسئلوں کو حل کرتے ہوئے ہماری پارٹی لینن کی اس ہدایت پر پوری طرح عمل‌درآمد کرتی ہے کہ ہر قوم کی نشوونما اور ترقی اور مفادات کی سب سے زیادہ فکر کرنی چاہئے۔

ہمارے ملک کی قوموں اور قومیتوں کا ایک دوسرے کے اور زیادہ

قریب آنا ایک معروضی عمل ہے۔ پارٹی اس عمل میں جلدبازی کرنے کی مخالف ہے، یہ غیرضروری ہے، کیونکہ اس کا تعین ہماری سوویت زندگی کی پوری راہ عمل سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ پارٹی اس کو روکے رکھنے کی کسی بھی کوشش کو، کسی بہانے سے اس کی رفتار سست کرنے کو یا مصنوعی طور پر قومی فرق کو مستحکم کرنے کو ناروا تصور کرتی ہے، کیونکہ یہ بات ہمارے سماج کی نشوونما کے عام لائحۂ عمل کے، کمیونسٹوں کے بین‌اقوامیت‌پسندانہ تصورات اور نظریے کے، کمیونسٹ تعمیر کے مفادات کے خلاف ہوگی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس مسئلے پر لینن اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ نہیں کہہ سکتے تھے: ’’قوم پرستی کی کسی تقدیس کی پرولتاریہ تائید نہیں کر سکتا، اس کے برعکس وہ ہر اس چیز کی حمایت کرتا ہے جو قومی امتیازات کو مٹانے اور قومی حدبندیوں کو ہٹانے میں مدد دے، وہ ہر اس چیز کی حمایت کرتا ہے جو قومیتوں کے درمیان تعلقات کو قریب سے قریب‌تر کرے،،۔

لینن کے بتائے ہوئے راستے پر ملک کی مزید پیش‌قدمی کے مسئلے حل کرتے ہوئے پارٹی تمام سوویت باشندوں کو بین‌اقوامیت‌پسندی اور سوویت حب‌الوطنی کے جذبے میں متواتر، باقاعدہ اور گہری تعلیم کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔ ہمارے لئے یہ دونوں تصورات ناقابل تقسیم وحدت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ سوویت طرز زندگی، ہماری کل حقیقت عوام میں ان کی تخلیق و ترویج کرتی ہے۔ لیکن پارٹی، سیاسی و نظریاتی محاذ کے تمام کارکنوں کی شعوری کوششیں بھی درکار ہوتی ہیں۔ اس میدان میں ہمارا کام کمیونزم کی تعمیر کی عام کوششوں کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے۔

رفیقو، گذشتہ پچاس برس کی کامیابیاں تمام سوویت عوام کےلئے باعث فخر ہیں اور ہمارے عظیم وطن کے مستقبل پر ہمیں غیرمتزلزل اعتماد بخشتی ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔)

نصف‌صدی میں جو راستہ ہم نے طے کیا ہے وہ ہمارے دل میں اپنی پارٹی، اپنی ریاست، اپنے بہترین عوام کی قوت پر یقین کامل پیدا کرتا ہے۔ ماضی میں جو رکاوٹیں ہمیں درپیش ہوئی تھیں وہ سوشلزم کی جانب ہماری فاتحانہ پیش قدمی کو روکنے میں ناکام رہیں تو پھر اب جب کہ سوویت یونین اپنی بلندیوں پر پہنچ چکا

ہے، ہمارے راستے میں کوئی بھی، کچھ بھی حائل نہیں ہو سکتا۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) لینن کی پارٹی نے جو بھی مقاصد متعین کئے ہیں وہ یقیناً حاصل ہوں گے! (طوفانی تالیاں۔)

وقت کی زوردار ہوائیں، تاریخ کی ہوائیں سوشلزم کے جہاز کے بادبانوں کو بھر رہی ہیں۔ اور ہمارا جہاز کمیونزم کے تابناک افق کی جانب غیرمتزلزل طور پر آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

۳ ۔ امن، قومی خودمختاری اور سوشلزم کے لئے قوموں کی جدوجہد میں سوویت یونین ایک قابل اعتماد قلعہ ہے

رفیقو، سوویت یونین کے وجود کی نصف‌صدی نے دنیا میں وہ سماجی و سیاسی تبدیلیاں دیکھی ہیں جن کی وسعت اور گہرائی کے اعتبار سے کوئی مثال نہیں ملتی۔

متعدد یورپی ملکوں میں، ایشیائی اور امریکی ملکوں میں سوشلسٹ انقلاب کو فتح نصیب ہوئی۔ ایک عالمی سوشلسٹ نظام کی تشکیل ہو گئی۔ سرمایہ‌دار دنیا میں بین‌اقوامی مزدور طبقے کی تحریک ایک طاقتور، بخوبی منظم اور سیاسی اعتبار سے سرگرم عمل قوت بن گئی۔ اور اس کا مجاہدانہ ہراول دستہ — کمیونسٹ اور مزدور پارٹیاں — دنیا کے بیشتر ملکوں میں عالم وجود میں آ گیا اور بڑھنے لگا۔ نوآبادیاتی استبداد کا سامراج کا نظام ہمیشہ کے لئے ڈھیر ہو کر رہ گیا۔

مختصر یہ کہ اس نصف‌صدی میں دنیا بدل گئی ہے۔ اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے رفیقو، کہ سوویت یونین نے — اس کے وجود ہی کی حقیقت نے، ہمارے سوشلسٹ سماج کی مثال نے، ہماری ریاست کی فعال خارجہ پالیسی نے — ان تمام تاریخی تبدیلیوں میں کچھ کم حصہ ادا نہیں کیا ہے۔

زندگی نے اس نتیجے کی مکمل توثیق کر دی ہے جو کہ عظیم لینن نے اخذ کیا تھا کہ ”عالمی بورژوازی کے خلاف اپنی جدوجہد میں عالمی کمیونسٹ پرولتاریہ کے لئے اور بورژوا سازشوں کے خلاف اس کے دفاع کے لئے“، سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین اور اس کا استحکام ضروری ہیں۔

آج ''عالمی کمیونسٹ پرولتاریہ،،، برادر سوشلسٹ ممالک، کمیونسٹ پارٹیاں، ترقی‌پسند انقلابی جمہوری تنظیمیں، ٹریڈیونینیں اور تمام براعظموں میں محنت‌کش عوام کے وسیع‌ترین حلقے ہمارے ساتھ مل کر سوویت یونین کی ۶۰ ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔

برادرانہ سوشلسٹ ملکوں میں اپنے ساتھیوں اور اتحادیوں کے، دوسرے ملکوں میں اپنے ہمخیالوں اور دوستوں کے ہم تہ‌دل سے ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے مہر و محبت اور یک‌جہتی کے جذبات کا اظہار کیا۔ ہمارے ملک کی پوری تاریخ میں، ہمیں باربار موقع ملا کہ بین‌اقوامی مزدور طبقے سے اور کمیونسٹ تحریک سے اپنے اتحاد کی اور ساری دنیا کے ایماندار اور ترقی‌پسند لوگوں نے ہماری امن‌پسند پالیسی کی جس طرح حمایت کی ہے اس کی اہمیت کو سراہیں۔ اس حمایت کی ہم بڑی ہی قدر کرتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس یادگار موقع پر ہم ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کو، اپنے طبقاتی بھائیوں کو، ساری دنیا میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتے ہیں کہ قوموں کی آزادی کے لئے، سوشلزم کے لئے، پائدار امن عالمی کے لئے، جدوجہد کرنےوالوں کے بین‌اقوامی اتحاد کے عظیم‌الشان نصب‌العین کا سوویت یونین ہمیشہ وفادار رہےگا۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہمارے نقطۂ نظر سے، ہماری خارجہ پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ امن کو تقویت پہنچائی جائے جس کی ہمیں کمیونزم کی تعمیر کے لئے ضرورت ہے، جس کی تمام سوشلسٹ ملکوں کو، تمام سرزمینوں کے عوام کو ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جارحیت کی پالیسی کی مخالفت جاری رکھیں‌گے اور ساری دنیا میں ان حالات کا قلع قمع کرنے میں مدد دیں‌گے جو جارحانہ جنگوں کی پرورش کرتے ہیں۔

ہمارے نقطۂ نظر سے، ہماری خارجہ پالیسی کا مقصد اور مشن یہ ہے کہ تمام قوموں کے ناقابل انکار حقوق اور سب سے اول و افضل ان کی آزادانہ اور خودمختارانہ نشوونما اور ترقی کے حق سے استفادہ کرنے کی سہولت بہم پہنچائی جائے تاکہ وہ جدید تہذیب و تمدن کی نعمتوں سے مستفید ہو سکیں۔

ہمارے نقطۂ نظر سے، بین‌اقوامی منظر میں ہماری پالیسی کا مقصد اور مشن یہ ہے کہ ان لوگوں کی حمایت ثابت‌قدمی سے کریں جو سامراج کے خلاف اور ہر وضع کے استحصال و استبداد کے خلاف، آزادی اور انسانی وقار کے لئے، جمہوریت اور سوشلزم کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

مختصر یہ کہ ہم اپنے عوام کی آزادی، امن اور فلاح و بہبود کو دل سے عزیز رکھتے ہیں اور ہم دنیا کی ساری قوموں کے لئے آزادی، امن اور بہبود کے متمنی ہیں۔ (تالیاں۔)

رفیقو، ہماری خارجہ پالیسی ہمیشہ ایک طبقاتی پالیسی رہی ہے اور رہےگی جو کہ مافیہہ اور مقصد کے لحاظ سے سوشلسٹ ہے۔ اور اس کا سوشلسٹ کردار ہی اس کو امن کی پالیسی بنا دیتا ہے۔ لینن نے زور دے کر کہا تھا: ''ہم جانتے ہیں، ہم بہت ہی اچھی طرح جانتے ہیں ان ناقابل یقین بدبختیوں کو جو جنگ مزدوروں اور کسانوں کے لئے لاتی ہیں،،۔ لینن نے جو نتیجہ اخذ کیا تھا وہ بالکل صاف تھا۔ بہرصورت امن کی حفاظت کی جائے، پرامن تعمیر شروع کرکے، ہر طرح کی کوشش کی جائے کہ وہ بلا رکاوٹ جاری رہے۔ سوویت ریاست نے ہمیشہ یہی راستہ اختیار کیا ہے جو کہ لینن نے بتایا تھا۔ سوویت حکومت کے پہلے خارجہ پالیسی کے اقدام — فرمان امن — سے لے کر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ویں کانگرس کے امن کے پروگرام تک ہماری پارٹی اور ریاست نے امن کے لئے اور قوموں کی آزادی اور سلامتی کے لئے جدوجہد کی خاص خاص سمتوں کے تسلسل کو برقرار رکھا ہے۔

کوئی ایک چوتھائی صدی سے یعنی وفاقی سوویت ریاست کی قریب قریب نصف زندگی سے ہم تنہا نہیں رہے، اور برادرانہ ملکوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھتے رہے ہیں۔ ہم بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ عالمی سوشلسٹ نظام کو مستحکم کرنا اور نشوونما دینا ہم اپنا اہم‌ترین بین‌اقوامی فرض تصور کرتے ہیں۔

عوامی جمہوریت کے ممالک کے ابتدائی، مشکل‌ترین زمانے میں سوویت یونین نے انہیں سامراجی مداخلت سے بچانے میں فیصلہ کن حصہ ادا کیا۔ اور بہت سے موقعوں پر انہیں ضروری سیاسی اور معاشی امداد بہم پہنچائی۔ بعد میں بھی، سامراج کی مخالفانہ مہموں سے، کسی نہ

کسی ملک میں سوشلسٹ نظام کی تخریب کرنے کی کوششوں سے مشترکہ دفاع عالمی سوشلسٹ نظام کی کامیاب نشوونما اور ترقی کی اہم شرائط میں ہمیشہ سے تھا اور بدستور ہے۔

اجتماعی کوششوں اور طبقاتی دشمنوں کے خلاف سخت معرکوں کی بدولت ہم نے سوشلسٹ ریاستوں کا ایک پائدار اتحاد اور ہمہ گیر برادرانہ تعاون کا ایک قابل اعتماد نظام قائم کر لیا ہے جو کہ ہمارے ملکوں میں سے ہر ایک کی زندگی کی گویا ایک فطری شکل بن گیا ہے۔ ہم نے اپنا روزمرہ کا کام کامیابی کے ساتھ انجام دینا، صبر و استقلال کے ساتھ مسائل کے مناسب حل ڈھونڈ نکالنا سیکھ لیا ہے جو سرمایہ‌دارانہ حالات میں ناقابل حل ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے ہم نے ہر ایک کے مفادات کو مشترک مفاد کے ساتھ ہم‌آہنگ کرنا اور مشترکہ پیش‌قدمی میں رکاوٹ پیدا کرنے یا اس میں پیچیدگی لانےوالی ہر شے کو راستے سے ہٹاکر تعاون کرنا سیکھ لیا ہے۔

پچاس سال ہوئے جب سوویت رپبلکوں کو ایک ہی سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین میں متحد کرنے کا سوال پیدا ہوا تو لینن نے واضح کیا تھا کہ سامراج کے فوجی دھاوے کو سہارنے، انقلاب سے جو فائدے حاصل ہوئے ہیں ان کی حفاظت اور مشترک کوشش سے سوشلسٹ تعمیر کے پرامن تخلیقی فرائض پورے کرنے کی غرض سے یونین کا بننا ضروری ہے۔

اصولی طور پر یہی بات مکمل خودمختار سوشلسٹ ریاستوں کی برادری پر بھی صادق آتی ہے جو کہ معاہدۂ وارسا کی تنظیم اور باہمی معاشی امداد کی کونسل میں متحد ہو گئی ہیں۔ اس برادری کی تشکیل ہم نے خاص طور پر سامراجی دھمکی کا، جارحیت‌پسند سامراجی فوجی بلاکوں کا مقابلہ کرنے اور سوشلزم اور امن کے مشترک نصب‌العین کا تحفظ کرنے کے لئے کی تھی۔ ہمارے پاس یہ اعلان کرنے کا ہر جواز موجود ہے کہ سوشلزم کی حیثیت آج سے زیادہ پہلے کبھی اتنی مستحکم نہیں تھی، اور یہ کہ امن کے نصب العین کو ایک فتح کے بعد دوسری فتح نصیب ہو رہی ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

لیکن موجودہ حالات میں بھی سوشلسٹ ملکوں میں اتحاد اور قریب ترین تعاون کی ضرورت میں کمی تو کیا واقع ہوتی،

اس کے برعکس، اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ آج ہم کو اتحاد، تعاون اور مشترک عمل خصوصاً اس لئے چاہئے کہ سوشلسٹ سماج کی نشوونما اور ترقی کے اور کمیونزم تعمیر کرنے کے فرائض زیادہ تیزرفتاری اور موثر طریقے سے پورے کر سکیں۔ علاوہ ازیں ہمیں اتحاد، تعاون اور مشترک عمل کی ضرورت اس لئے ہے کہ امن کا، جو تمام قوموں کے لئے بڑا ہی اہم ہے، جس قدر کامیابی کے ساتھ ممکن ہو، تحفظ اور استحکام کیا جا سکے، بین‌اقوامی صلح و آشتی جاری رکھی جا سکے اور سامراجیوں کے تمام جارحانہ دھاووں کو، سوشلزم کے مفادات کو ضرر پہنچانے کی تمام کوششوں کو موثر طریقے سے پسپا کیا جا سکے۔

یہی وجہ ہے کہ سوویت یونین تمام سوشلسٹ ملکوں میں اتحاد اور تعاون کا باعمل علمبردار ہمیشہ رہا ہے، اور ہمیشہ رہےگا۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، آج ہم اس برادر سوشلسٹ ریاست سے اپنے تعلقات کا خاص طور سے ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس کا نام جارحیت کے خلاف جانبازانہ جدوجہد کی ساری دنیا میں ایک علامت بن گیا ہے۔ میری مراد ویت‌نام جمہوری ریپبلک سے ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

واشنگٹن میں جنگ ویت‌نام کو امریکی تاریخ کی طویل‌ترین جنگ کہا جاتا ہے۔ یہ درست ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی جوڑ دینا چاہئے کہ امریکی تاریخ میں جتنی جنگوں کا نام آتا ہے یہ ان میں غلیظ‌ترین بھی ہے۔

اب ویت‌نام میں نئے امریکی سامراجی جرائم کی دنیا شاھد ہو گئی ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ مختلف نازیبا چالبازیوں کا سہارا لیتے ہوئے ریاستہائے متحدہ امریکہ جنگ کو ختم کرنے کے سمجھوتے کی تکمیل میں مصنوعی طور پر تاخیر کر رہا ہے۔ اس نے چند روز ہوئے ویت‌نام کی جمہوری ریپبلک کے شہروں پر بمباری پھر شروع کر دی ہے اور بندرگاہوں میں پھر سرنگیں بچھانی شروع کردی ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت پر ان وحشیانہ کارروائیوں کی اور ویت‌نامی عوام کا خون بہانے کی سنگین ذمہ‌داری عائد ہوتی ہے۔ تمام امن پسند ریاستوں کی طرح، دنیا کی تمام قوموں کی طرح سوویت

یونین ان جارحانہ کارروائیوں کی پرزور اور شدید مذمت کرتا ہے۔ (طوفانی تالیاں۔)

اب تک سب پر واضح ہو چکا ہے کہ ویت‌نام میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فوجی مہم‌بازی ناکام ہو چکی ہے۔ اور کوئی بھی نئی دست درازی ویت‌نام کے سرفروش عوام کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی، نہ ہی ان کی حق بجانب جد و جہد آزادی کو ہر ممکن سہارا دینے اور مدد پہنچانے کے لئے ان کے دوستوں کے عزم مصمم کو متزلزل کر سکتی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

جدید نوآبادکار خواہ کیسے ہی وحشیانہ مظالم کیوں نہ توڑیں، سامراج کے پاس اب وہ پہلی سی صلاحیت نہیں ہے کہ قوموں کی تقدیروں کا جیسا چاہے فیصلہ کرے اور اس کو کوئی روکے ٹوکے بھی نہیں۔ سوشلسٹ نصب‌العین ناقابل تسخیر ہے، قومی آزادی کی تحریک پر کوئی حاوی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دور میں سوشلسٹ ریاستوں کی، تمام انقلابیوں کی، امن اور ترقی کے تمام مجاہدوں کی بین‌اقوامی یک‌جہتی ایک زبردست قوت بن گئی ہے۔ (تالیاں۔)

مجاہد ویت‌نام کو ہماری فوجی، معاشی اور دوسری مدد کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ویت‌نامی دوست، ویت‌نام جمہوری ریپبلک کے اور ریپبلک جنوبی ویت‌نام کی عارضی انقلابی حکومت کے رہنما اس کا ذکر کہیں زیادہ قائل کن طریقے سے کرتے ہیں۔

ایک اور نکتے پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ ہندچین میں جنگ کا مرکز ختم کرنے کے کام کو ہم نے سوویت یونین کی خارجہ پالیسی کا ہمیشہ مرکزی مقصد تصور کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے ویت‌نامی دوستوں کو حق پر مبنی امن کے سمجھوتے میں ہمیشہ عملی امداد دیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ویت‌نام کے عوام سے اپنی بین‌اقوامی یک‌جہتی کو ہم مسلسل ٹھوس عملی کارروائیوں میں تبدیل کر رہے ہیں۔ سوویت ویت‌نامی دوستی کو محفوظ رکھنے اور تقویت دینے میں ہم کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں‌گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، اب چند الفاظ چین سے اپنے موجودہ تعلقات کے بارے میں یا یوں کہنا چاہئے کہ بیشتر سوشلسٹ ریاستوں کی جانب چین کے رویے کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔

دس برس سے زیادہ ہونے کو آئے جب سے چین کی عوامی رپبلک کے لیڈروں نے سوویت یونین سے اور عملاً پوری سوشلسٹ دولت مشترکہ سے جھگڑے کا لائحۂ عمل اختیار کر رکھا ہے، جسے وہ بدستور اپنے عظیم طاقتی منصوبوں کی راہ میں خاص رکاوٹ تصور کرتے ہیں۔

صاف صاف پوچھیں کہ آج پیکنگ کی خارجہ پالیسی کی نوعیت کیا ہے؟ یہ ہے سوویت سرزمین پر بےمعنی دعوے، سوویت سماجی اور سیاسی نظام پر، ہماری امن‌پسند خارجہ پالیسی پر بدطینت الزام‌تراشی، یہ ہے اسلحہ‌سازی کی دوڑ کو محدود کرنے کی کوششوں اور ترک اسلحہ کے لئے اور بین‌اقوامی کھنچاؤ میں کمی کے لئے کی جانےوالی جدوجہد کے خلاف کھلے بندوں تخریبی کارروائیاں۔ اس پالیسی کا لب‌لباب ہے سوشلسٹ محاذ اور کمیونسٹ تحریک میں پھوٹ ڈالنے کی متواتر کوششیں کرنا، قومی آزادی کے لئے جدوجہد کرنےوالوں میں نااتفاقی پیدا کرنا، ترقی‌پذیر ملکوں کو سوویت یونین اور دوسری سوشلسٹ ریاستوں کے خلاف صف‌آرا کرنا۔ آخر میں اسی کا نتیجہ ہے سوویت‌دشمنی کی بنیاد پر کسی بھی، حتی کہ انتہائی رجعت پسند قوتوں تک سے — انگریز ٹوریوں میں سوویت یونین سے نفرت کرنےوالے سب سے کٹر لوگوں سے یا جرمنی کی وفاقی رپبلک میں انتقام‌پسند عناصر سے، پرتگالی نوآبادکاروں یا جنوبی افریقہ کے نسل‌پرستوں سے — غیراصولی سمجھوتے۔

خلاصہ یہ کہ سوویت یونین کو ممکنہ حد تک بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے، سوشلسٹ دولت مشترکہ کے مفادات کو ضرر پہنچانے کا نصب العین اب کسی بھی بڑے بین‌اقوامی مسئلے کی جانب چینی لیڈروں کا رویہ متعین کرنے کی واحد کسوٹی ہے۔

اس پالیسی کے بارے میں کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟

ہماری رائے یہ ہے کہ سوشلسٹ ملکوں کے درمیان تعلقات کے لئے یہ غیرفطری ہے، یہ نہ صرف سوویت عوام کے بلکہ چینی عوام کے مفادات کے بھی خلاف ہے، عالمی سوشلزم کے، آزادی کی اور سامراج کے خلاف جدوجہد کے مفادات کے خلاف ہے، امن اور بین‌اقوامی سلامتی کے خلاف ہے۔

اس لئے یہ بات قابل‌فہم ہے کہ ہم اس پالیسی کو قطعی مسترد کرتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

چینی لیڈر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سوویت یونین کی طرف سے آنےوالے کسی خطرے سے پریشان ہیں۔ اگر یہ بیانات ریاکارانہ نہ ہوں تو پھر یہ سمجھنا ناممکن ہے کہ اس معاملے میں چین نے ہماری اس تجویز کا کیوں جواب نہیں دیا جو ۱۹۶۹ء سے مسلسل پیش کی جا رہی ہے اور جس کا مقصد ایک ملک کا دوسرے ملک پر حملہ کرنے کے خدشے کو ختم کرنے کے لئے واضح، مستحکم اور مستقل معاہدے کرنا ہے؟ اگر پیکنگ واقعی چین کی سلامتی کے بارے میں متفکر ہے تو عوامی ریپبلک چین کی قیادت نے اس خصوصی معاہدے کے مسودے سے کیوں اتفاق نہیں کیا جو ۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء کو چین کو پیش کیا گیا تھا اور جس کا مقصد طاقت کے استعمال سے اجتناب کرنے کا اعلان ہے؟ اس معاہدے کے مسودے میں واضح طور پر کہا گیا تھا اور میں اس کا متن نقل کرتا ہوں کہ ''فریقین ایک دوسرے کے خلاف مسلح افواج کا استعمال نہیں کریں گے چاہے وہ کسی قسم کے ہتیاروں سے مسلح ہوں بشمول (الف) روایتی اسلحہ (ب) میزائل اور (ج) نیوکلیائی اسلحہ''۔ چینی لیڈر خیالی ''سوویت خطرے'' کے بارے میں جو شکایتیں کرتے ہیں ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں اور کسی بھی جانچ پڑتال سے اس کے پرخچے خود بخود اڑ جاتے ہیں۔

چین کے تعلق سے ہماری جو پالیسی ہے اسے سب جانتے ہیں۔ اس پالیسی کو ۲۴ ویں پارٹی کانگرس کے فیصلوں میں واضح طور پر متعین کیا گیا ہے۔ ہم ثابت‌قدمی سے اس پر عمل کر رہے ہیں اور اس پر عمل جاری رکھیں گے کیونکہ اس کی بنیاد حال اور مستقبل کی حقیقتوں کے ایک سنجیدہ تجزیے پر ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ درست ہے۔ (تالیاں۔)

سوویت یونین چین پر نہ تو علاقائی دعوے رکھتا ہے اور نہ ہی معاشی۔ سوویت عوام کو یہ بات یاد ہے کہ سوویت یونین اور چین کے تعلقات ہمیشہ ایسے نہیں رہے ہیں جیسے کہ اب ہیں۔ یہ ایک کھلی بات ہے کہ ہمارے ملک نے جاپانی حملہ‌آوروں اور چینی بورژوازی کے خلاف چینی کمیونسٹوں کی جدوجہد میں ان کی

قابل لحاظ مدد کی ہے - چین کے عوامی جمہوری انقلاب کی فتح میں سوویت فوج نے، جس نے چین پر قابض جاپانی افواج کو شکست دی تھی، جو حصہ ادا کیا ہے اس سے سبھی واقف ھیں - چین میں بھی شاید لوگوں کو یہ بات یاد ہو کہ نئی تشکیل‌شدہ عوامی‌رپبلک چین نے جو پہلا بین‌اقوامی معاهده کیا تھا وہ سوویت یونین سے دوستی، اتحاد اور باھمی امداد کا معاهده تھا - انھیں شاید اب تک وہ زبردست امداد یاد ہو جو سوویت یونین نے عوامی رپبلک چین کی بھاری صنعت کی تعمیر کے لئے، اس کی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانے اور اس کے قومی کارکنوں کی تربیت کے لئے دی تھی -

سوویت چینی تعلقات کے وہ بہت اچھے دن تھے - وہ ایسے تعلقات تھے جو سوشلسٹ ریاستوں کے لئے فطری تھے - ھمیں یقین ہے کہ ھمارے دونوں ممالک کے عوام کے معروضی مفادات اور تاریخ کے قوانین داخلی سیاسی تحریفات پر غالب آ جائیں گے اور سوویت چینی دوستی پھر سے بحال ہو جائے گی - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

ھم چین کو ایک پھلتی پھولتی سوشلسٹ طاقت کے طور پر دیکھنا چاھتے ھیں اور اس کے ساتھ مل کر امن کے لئے اور سامراج کے خلاف شانہ بہ شانہ کام کرنا چاھتے ھیں - لیکن ایسا کب ہوگا اس کا انحصار خود چین پر ہے - اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی چیز ھمیں ھماری اصول پسند مارکسی لیننی لائن سے، سوویت عوام کے مملکتی مفادات اور سوویت علاقے کی سالمیت کے مضبوط دفاع سے، اور سوشلسٹ دنیا اور تحریک آزادی میں عوامی رپبلک چین کی قیادت کی طرف سے پھوٹ ڈالنے والی سرگرمیوں کے خلاف ھماری پرعزم جدوجہد سے منحرف نہیں کر سکے گی - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

رفیقو! ساری دنیا جانتی ہے کہ لینن کی ھدایات پر عمل کرتے ہوئے ھماری پارٹی اور ھمارے عوام، پوری سرگرمی کے ساتھ قوموں کی جدوجہد آزادی کی اور نوآبادیاتی استبداد سے آزاد ہونے والے ممالک کی ترقی پسند پالیسی کی حمایت کرتے ھیں - یہاں ھم اس بات پر زور دینا چاھتے ھیں کہ موجودہ حالات میں، جیسا کہ ھم دیکھ رہے ھیں، وھی پالیسی ترقی‌پسند کہی جا سکتی ہے جو نئی نوآبادکاری کا منہ‌توڑ جواب دیتی ہے اور جو نئی ریاستوں کے اقتدار اعلی اور

آزادی کو مستحکم بنانے کے لئے کام کرتی ہے، ان ریاستوں کو سامراج سے معاشی آزادی دلانے، امن کے لئے، سماجی ترقی اور ہمارے عہد کی ترقی‌پسند طاقتوں اور سب سے زیادہ سوشلسٹ ممالک سے قریبی ربط پیدا کرنے کے لئے کام کرتی ہے۔

سوویت یونین اس لائحۂ عمل پر کاربند رہنے‌والی ریاستوں سے دوستانہ تعلقات اور ہمہ‌جہتی تعاون کو پروان چڑھا رہا ہے۔

سوویت یونین اور ہندستان، جو دنیا کے سب سے بڑے امن‌پسند ممالک میں سے ہے، کی دوستی بحیثیت مجموعی بین‌اقوامی صورت‌حال پر بڑا مستحکم مثبت اثر ڈال رہی ہے۔ اب تک سوویت یونین اور ہندستان نے کامیاب اور مفید تعاون کا قابل لحاظ تجربہ حاصل کیا ہے۔ ہمارے تعلقات کی بنیاد اب امن، دوستی اور باہمی تعاون کے معاہدے پر رکھی گئی ہے، ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ تعلقات اور بھی گہرے ہو جائیں‌گے۔ اس کا ثبوت ہندستان کی ترقی‌پسند اور سامراج‌دشمن طاقتوں کے استحکام سے ملتا ہے۔ اس کی تصدیق شریمتی اندرا گاندھی کی زیرقیادت حکومت ہند کی پالیسی سے بھی ہو جاتی ہے۔ (تالیاں۔)

ہمیں یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ ہم ایشیا اور افریقہ کے کئی امن‌پسند ممالک سے اور سب سے بڑھ کر، اپنے قریبی پڑوسیوں، افغانستان، ایران اور ترکی سے بہت اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بنگلہ‌دیش اور پاکستان سے بھی اچھے تعلقات کے فروغ کے بہتر امکانات موجود ہیں۔

کئی عرب ممالک سے ہمارے تعلقات وسیع اور مختلف‌النوع ہیں۔ واقعات کی روش نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ سوویت یونین سے دوستی، ترقی‌پسند عرب ممالک کے مشکل‌ترین وقت میں انہیں ضروری حمایت اور امداد کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ مصر، شام، عراق اور یمن میں اس سے سب ہی بخوبی واقف ہیں۔ ہم نے مصر اور عراق سے دوستی کے معاہدات کئے ہیں اور ہم ان ممالک سے ان دستاویزات کی بنیاد پر اپنے تعلقات کو مزید فروغ دیں‌گے۔ ہم نے پوری ثابت‌قدمی کے ساتھ شام، الجزائر اور دیگر عرب ممالک سے بھی اپنے دوستانہ روابط کو مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

موجودہ بین‌اقوامی صورت حال کچھ ایسی ہے کہ ان ساری قوتوں کو جو عالمی امن کو حقیقتاً مستحکم بنانا چاہتی ہیں، اپنی ان کوششوں میں کئی گنا اضافہ کرنا پڑےگا جن کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ مشرق قریب میں جنگ کی دھماکہ‌خیز صورت‌حال کا خاتمہ کیا جائے اور عرب ریاستوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کے نتائج کو ختم کیا جائے۔ کئی ممالک نے اس بات کے حق میں اعلان کیا ہے کہ مشرق قریب کے مسائل کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کی بنیاد پر حل کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس خصوص میں صرف بیانات ہی کافی نہیں، اگر ٹھوس سیاسی اقدامات کا انہیں سہارا ہو تو اسرائیل کو پرامن سمجھوتہ کرنے اور عرب عوام کے جائز حقوق کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے سب ہی واقف ہیں کہ وہ اس خصوص میں ہر ممکنہ کوشش کے لئے تیار ہے۔

حالیہ عرصے میں کئی لاطینی امریکی ممالک سے ہمارے تعاون میں قابل لحاظ اضافہ ہوا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات ان ممالک کی آزادی کے استحکام اور وہاں کی سامراج‌دشمن اور جمہوری تبدیلیوں کے دوررس اثرات کا نتیجہ ہے۔ ان تبدیلیوں کا اطمینان‌بخش ثبوت لاطینی امریکہ میں جیالے انقلابی کیوبا کے سیاسی موقف کی نمایاں بہتری سے ملتا ہے، جس کے رہنما، ہمارے عزیز دوست اور رفیق، فیڈل کاسترو کا آج ہم اس جلسہ‌گاہ میں مسرت کے ساتھ خیرمقدم کر رہے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

حال ہی میں صدر ریپبلک چیلی سلواڈور آلیندے نے ہمارے ملک کا دوستانہ دورہ کیا تھا۔ اس ریاست کے صدر سے، جنہوں نے بڑی ثابت‌قدمی کے ساتھ سامراج‌دشمن پالیسی اختیار کی ہے اور سماجی ترقی کا راستہ اپنایا ہے، ہماری بات‌چیت کے نتائج کو ہمارے تعلقات کے فروغ میں ہم ایک نیا اہم قدم سمجھتے ہیں۔ ہمیں چیلی کے عوام کی جدوجہد آزادی سے گہری ہمدردی ہے جیسی کہ ہم لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک کے عوام سے رکھتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ (تالیاں۔)

رفیقو، یہ سبھی جانتے ہیں کہ کئی ترقی‌پذیر ممالک میں نئی ترقی‌پسند طاقتوں اور اندرونی رجعت‌پرستی، جسے بیرونی سامراج کی

5*

مدد حاصل ہوتی رہتی ہے، کے درمیان شدید جدوجہد جاری ہے۔ اور اس جدوجہد کے مسائل میں سے ایک مسئلہ عالمی سوشلزم سے تعلقات کو فروغ دینے کا بھی ہے۔ ماضی کا تجربہ اور حالیہ واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے ممالک میں سماجی و سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں ہر قسم کے نشیب و فراز اور نئے موڑ آ سکتے ہیں۔ ہمیں اس کا پورا پورا احساس ہے۔

تاہم سابق نوآبادیات اور نیم نوآبادیات کے محبان‌وطن قومی آزادی کے انقلابات کے سارے سیاسی عمل سے گزر چکے ہیں۔ اور جو سبق انھوں نے حاصل کئے ہیں وہ اس حقیقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ دیگر باتوں کے علاوہ سوویت یونین اور سوشلسٹ ممالک سے ان کی دوستی، سامراج کے خلاف ان کی جدوجہد کی کامیابی میں اور آزادشدہ ممالک کی حقیقی آزادی کو مستحکم بنانے میں مدد دیتی ہے۔ (تالیاں۔)

رفیقو! سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ویں کانگرس کے امن پروگرام میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سوویت یونین، ایسے ممالک سے باہمی فائدہ‌بخش تعاون کو ہر شعبے میں وسعت دینے کے لئے تیار ہے، جو ایسا تعاون حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے، اس نکتے کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: اس براعظم پر مصالحت کے لئے اور امن کے قیام کے لئے بنیادی تبدیلی لائی جائے۔

یہ بات عالمی کمیونسٹ تحریک کے مشترکہ لائحۂ عمل سے عین مطابقت رکھتی ہے۔ کمیونسٹ پارٹیوں کی ۱۹۶۹ء میں منعقدہ بین‌اقوامی کانفرنس کی دستاویز میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ عالمی امن کی جدوجہد، کمیونسٹوں کے مشترکہ عمل کے سب سے اہم پہلو کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۴ویں پارٹی کانگرس کے انعقاد کے بعد سے بمشکل اٹھارہ مہینے ہی گزرے ہیں لیکن ہم بڑے اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری پارٹی اور سوویت ریاست نے امن پروگرام کی اہم تجاویز کو روبعمل لانے میں نمایاں کام انجام دیا ہے۔

اپنے دوستوں اور حلیفوں کے ساتھ مل کر ہم نے ان مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے جو دوسری عالمی جنگ

کے ورثے کے طور پر موجود ہیں اور دنیا میں بہتر سیاسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہت سے بورژوا ممالک بشمول سرمایہ‌دار یورپ کے بیشتر ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات میں صلح و آشتی کی روش اختیار کرنے اور باہمی فائدہ‌بخش تعاون کو فروغ دینے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔

سوویت یونین اور برادرانہ سوشلسٹ ممالک کی طاقت اور اثر میں جیسے جیسے اضافہ ہوتا جا رہا ہے، جیسے جیسے ہماری امن‌پسند پالیسی سرگرم‌عمل ہوتی جا رہی ہے اور جیسے جیسے عصری دنیا میں دیگر اہم ترقی‌پسند عوامل فروغ پاتے جا رہے ہیں ویسے ویسے کئی سرمایہ‌دار ممالک کی پالیسی میں حقیقت‌پسندی کے عناصر زیادہ واضح طور پر ابھرنے لگے ہیں۔ اس کا اطلاق سب سے پہلے فرانس پر ہوتا ہے جس کے رہنماؤں — جنرل دیگال اور بعد میں صدر پومپیدو — نے چند سال پہلے سوویت یونین اور دیگر سوشلسٹ ممالک کے ساتھ فائدہ‌بخش باہمی تعاون کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اس کا اطلاق وفاقی جمہوریہ جرمنی پر ہوتا ہے، جس کے چانسلر برانت کی زیر قیادت حکومت کی حقیقت‌پسندانہ پالیسی یورپ کی صورت‌حال پر قابل لحاظ حد تک اثرانداز ہوئی ہے۔ اس کا اطلاق اسی حد تک ریاستہائے متحدہ امریکہ پر بھی ہوتا ہے، جہاں تک کہ وہ ''سرد جنگ'' کےلئے کٹرپسندی سے ہٹنے کےلئے آمادگی کا اظہار کرتا ہے، جو اب تک ساری امریکی خارجہ پالیسی کے رخ کا تعین کرتی رہی ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہماری امن‌پسند ثابت‌قدم پالیسی اور واقعات کے سارے دھارے نے رفتہ رفتہ سرمایہ‌دار دنیا کو اس بات کےلئے آمادہ کیا ہے کہ وہ سوشلسٹ ریاستوں سے پرامن بقائےباہم کی بنیاد پر تعلقات کو فروغ دینے کی ضرورت کو تسلیم کرے۔

سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان اور پولینڈ اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان جو معاہدات ہوئے ہیں، جنھوں نے یورپ کی موجودہ سرحدوں کو ناقابل تنسیخ قرار دیا ہے، مغربی برلن کے سلسلے میں سمجھوتے اور جرمن جمہوری ریپبلک اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان تعلقات کے اصولوں کا معاہدہ، جس پر آج جرمن جمہوری ریپبلک کے صدر مقام میں دستخط ہو رہے ہیں اور جرمن جمہوری ریپبلک کے سلسلے میں سفارتی ناکہ‌بندی کا

5—2331

خاتمه — یه سارے اهم اقدامات امن اور سلامتی کی جانب یورپ کی پیش قدمی کو ظاهر کرتے هیں۔ یه سب کسی کا یکطرفه فائده نهیں هے بلکه بین‌اقوامی تعلقات میں یه عقل و دانش اور حقیقت پسندی کی عظیم فتح هے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں۔)

یه بهی ایک حقیقت هے که یورپ میں بعض بین‌اقوامی مسائل کو اب بهی حل کرنے کی ضرورت باقی هے۔ مثال کے طور پر میونخ کے جبری معاهدے کو کالعدم قرار دینے اور اقوام متحده میں جرمن جمهوری ریپبلک اور وفاقی جمهوریه جرمنی کی شرکت کے مسائل کو لیجئے۔ ان کا حل یورپ کے بین‌اقوامی تعلقات کو ایسے عناصر سے پاک کرنے کے عمل کو بڑی کامیابی سے مکمل کرنے میں مدد دے سکتا هے جو جنگ کے بعد کے سارے عرصے میں ان تعلقات پر ایک بوجه بنے هوئے هیں۔

همارے عوام جانتے هیں که دو عالمی جنگیں مغرب یعنی یورپ کے راستے سے ان کے گهروں میں داخل هوئی تهیں۔ همیں ۱۹۴۱ء یاد هے۔ هر سوویت شهری کے دل میں ان دو کروڑ هم‌وطنوں کی یاد تازه هے جنهوں نے حب الوطنی کی عظیم جنگ میں اپنی جانیں قربان کیں۔ جب هم جنگ کے بعد کے یورپ کے نقشے کو ناقابل تنسیخ قرار دینے کو قطعیت دینے کے تاریخی عمل کو مکمل کر رهے هیں تو هم سب یه بخوبی یاد کرتے هیں۔ آج، هم بجا طور پر یه کهه سکتے هیں که عوام کی فاشست مخالف جدوجهد آزادی کا کوئی بهی نتیجه ضائع نهیں هوا هے اور یه که اس عظیم فتح کے حاصلات کو محفوظ اور مستحکم بنا دیا گیا هے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں۔)

سوویت یونین، یورپ میں دیرپا امن کے قیام کی اپنی پالیسی کو جاری رکهےگا، وه پالیسی جس پر هم نے جنگ کے بعد کے سارے عرصے میں عمل کیا هے، جو اب اپنے ان نتائج کو ظاهر کر رهی هے جن سے سوویت عوام اور وه سارے لوگ مسرور هیں جنهیں امن سے محبت هے۔ هم فرانس سے اپنے بهتر تعلقات کو اهمیت دیتے هیں اور ان تعلقات کو باهمی تعاون کے ان اصولوں کے مطابق پروان چڑهائیں‌گے جنهیں گذشته سال دونوں ممالک نے اپنایا هے۔ هم مختلف شعبوں میں وفاقی جمهوریه جرمنی سے اپنے رشتوں کو

پروان چڑھانے اور انھیں وسعت دینے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے۔ هم ان مثبت عناصر کو پروان چڑھانے کے لئے تیار هیں جو همارے اچھے پڑوسی فن لینڈ، اٹلی اور اسکینڈی نیویائی وغیرہ جیسے ممالک سے همارے تعلقات کے عمل میں داخل هو رهے هیں یا داخل هو چکے هیں۔ هم ان یورپی ممالک سے بھی اپنے تعلقات کو پروان چڑھانے کے لئے تیار هیں جن سے ابھی تک وہ ناهموار هیں بشرطیکه وہ اپنے عمل سے ایسا هی کرنے کی خواهش کا اظهار کریں۔

سلامتی اور تعاون کے لئے کل یورپی کانفرنس، جس کے لئے سوشلسٹ ممالک نے کئی برسوں سے کام کیا هے، یورپ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافه کرےگی۔ ایسا معلوم هوتا هے که یه کانفرنس ۱۹۷۳ء کے وسط میں هی شروع هوگی۔

کل یورپی کانفرنس کے انعقاد سے عوام زبردست امیدیں وابسته کئے هوئے هیں۔ وہ یه توقع رکھتے هیں که یه کانفرنس یورپ کے امن کے استحکام کے بنیادی مسائل پر غور کرےگی، ''سرد جنگ،، سے پیدا هونےوالے شکوک و خوف کا خاتمه کرےگی اور یورپی عوام میں مستقبل کے لئے اعتماد پیدا کرےگی۔ ایسا محسوس هوتا هے که اس کی کامیابی یورپی ممالک اور کانفرنس کے غیر یورپی شرکا — ریاستهائے متحدہ امریکه اور کناڈا — کے تعلقات کے درمیان کارآمد اور بهتر عناصر کو شامل کر سکےگی۔

همیں کانفرنس میں ایسے نتائج کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی پڑےگی جن سے کانفرنس کے سارے شرکا کا فائدہ هو سکے۔

هر شخص ان سیاسی اصولوں کے بارے میں جانتا هے، جن کی بنیاد پر، سوویت یونین اور اس کے حلیفوں کی رائے میں، یورپی اقوام کی سلامتی کی تشکیل هونی چاهئے۔ وہ اصول یه هیں: ناقابل تنسیخ ریاستی سرحدیں، اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، آزادی، مساوات اور طاقت کے استعمال کی دهمکی یا اس کے استعمال سے اجتناب۔

هم یه سمجھتے هیں که اب وہ وقت آ گیا هے جب معاشی اور تهذیبی تعاون کے یورپی پروگرام کی تیاری کو ایجنڈے میں شامل کیا جانا چاهئے۔ اس سے یه سوال سامنے آتا هے: کیا یه ممکن هے که یورپ کے بین ریاستی تجارتی و معاشی اداروں — باهمی معاشی امدادی کونسل اور کامن مارکٹ کے درمیان کسی نوعیت کے

کاروباری تعلقات کے لئے بنیاد فراہم کی جائے؟ شاید ایسی بنیاد تلاش کی جا سکتی ھے بشرطیکہ کامن مارکٹ کے ممالک دوسرے فریق میں امتیازو تفریق پیدا کرنے کی ساری کوششوں سے گریز کریں اور اگر وہ فطری دوطرفہ رشتوں اور کل یورپی تعاون کو ترقی دینے میں مدد دیں۔

اکثر یہ سنا جاتا ھے کہ تہذیبی میدان میں مغرب قوموں کے تعاون اور بالخصوص خیالات کے تبادلے، وسیع معلومات اور روابط کو اہمیت دیتا ھے۔ ھمیں پوری صدق‌دلی کے ساتھ یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہم بھی اس کے حق میں ھیں بشرطیکہ یہ تعاون ہر ملک کے اقتدار اعلی، قوانین اور روایات کے احترام پر مبنی ھو اور یہ تعاون قوموں کے باھمی روحانی اثاثہ کو مالامال کرلے، ان میں زبردست اعتماد اور امن کے خیالات اور اچھے پڑوسیوں کی صفت پیدا کرے۔ ہم وسیع پیمانے پر سیاحوں کا تبادلہ چاھتے ھیں۔ ہم وسیع عوامی روابط اور نوجوانوں اور متعلقہ پیشوں سے وابستہ افراد کی ملاقاتوں کو عام کرنا چاھتے ھیں، انفرادی اور اجتماعی بنیادوں پر سیاحت کو عام کرنا چاھتے ھیں۔ مختصر طور پر یہاں کافی امکانات موجود ھیں بشرطیکہ اس معاملے میں باھمی احترام اور ایک دوسرے کے معاملات میں عدم مداخلت کے جذبے کے تحت کام کیا جائے نہ کہ ''سرد جنگ،، کے جذبے کے تحت۔

یہاں یہ بات یاد دلانا بھی ضروری ھے کہ یورپ اور بالخصوص سب سے پہلے وسطی یورپ کے علاقے میں مسلح افواج اور اسلحہ کو کم کرنے کے موضوع پر بھی بات‌چیت ھوگی۔ سوویت یونین اس بات‌چیت کے لئے سنجیدہ تیاریوں اور اسے موئثر ڈھنگ سے چلانے کی حمایت کرتا ھے۔

یورپ میں امن کا استحکام ساری انسانیت کے مستقبل کے لئے بہت اھم اور بڑا مسئلہ ھے۔ ہم پوری توانائی اور عزم کے ساتھ یورپ کو، جو عرصے سے ایک خطرناک آتش‌فشاں بنا ھوا ھے، ایک اور جنگ کے آغاز کا مرکز بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کر رہے ھیں۔ ھمیں پوری طرح اندازہ ھے کہ رجعت‌پرستی اور عسکریت‌پرستی نے اور ھر قسم کے انتقام‌پسندوں نے یورپ کے حالات کی روش کو الٹنے کے لئے اپنی کوششیں اب تک ختم نہیں کی ھیں۔

مگر ان کی کوششیں ناکام ہوں گی۔ (تالیاں۔) براعظم میں طاقتوں کا توازن امن اور پرامن بقائےباہم کے حق میں ہے۔ (تالیاں۔) اور ہمارا یہ ایقان ہے کہ یورپی عوام کی زندگی میں سے جنگوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ریاستہائے متحدہ امریکہ سے سوویت یونین کے تعلقات کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے یہ یاد دلانا مناسب ہوگا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی قرارداد نے اس سلسلے میں حسب ذیل مقاصد کا تعین کیا تھا:

''کانگرس سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو یہ ہدایت دیتی ہے کہ وہ ثابت‌قدمی سے پرامن بقائےباہم کے اصول کو روبعمل لانے کے لئے کام کرتی رہے اور سرمایہ‌دار ممالک کے ساتھ باہمی فائدہ‌بخش تعلقات کو وسعت دے۔ سوویت یونین ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ بھی تعلقات کو پروان چڑھانے کے لئے تیار ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ایسی بات سوویت عوام اور امریکی عوام اور عالمی امن کے مفادات کے عین‌مطابق ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جارحانہ اقدامات اور طاقت کی پالیسی کی شدت کے ساتھ ہمیشہ مخالفت کرے گا''۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ مقاصد نہایت واضح ہیں۔ یہ سوشلسٹ ریاست کی امن‌پسند پالیسی کی طبقاتی لائن کے عین‌مطابق ہیں۔ ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت اس لائن پر ثابت‌قدمی سے عمل کرتی ہے۔

اس موسم بہار میں ماسکو میں صدر نکسن سے جو بات چیت ہوئی تھی وہ سوویت امریکی تعلقات کے فروغ میں ایک اہم قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔

جو بات خاص طور پر اہم ہے وہ یہ ہے کہ فریقین نے مشترکہ طور پر سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات کے اصولوں کی تشریح کی ہے اور انہوں نے اس خیال کی بنا پر ایسا کیا ہے کہ نیوکلیائی دور میں پرامن بقائے باہم کے سوا ان تعلقات کے لئے کوئی اور بنیاد ممکن نہیں ہے۔ گذشتہ مئی میں سوویت یونین اور امریکہ کے درمیان جس متعلقہ دستاویز پر دستخط ہوئے ہیں اس کے اہم معنی یہی ہیں۔

مختلف شعبوں میں فریقین نے تعاون کرنے کے لئے جس رضامندی کا اظہار کیا تھا اس پر عملی اقدامات بھی کئے گئے۔ میں یہاں مختلف امور پر سمجھوتوں کے اس سارے سلسلے کا ذکر کر رہا ہوں جن پر چوٹی کانفرنس اور اس کے بعد کے سوویت امریکی روابط کے درمیان دستخط کئے گئے تھے۔

راکٹ‌شکن اور جارحانہ اسٹریٹیجیکل ہتیاروں سے متعلق سوویت امریکی سمجھوتوں کا مقصد عملی طور پر تاریخ میں پہلی مرتبہ ان جدید اور نہایت طاقتور قسم کے ہتیاروں کو محدود کرنا ہے۔ لیکن ہم صرف یہیں رکنا نہیں چاہتے۔ ماسکو میں جو گفت و شنید ہوئی ہیں انہیں مستحکم کرنا اور انہیں ترقی دینا ہے۔ اس وقت اس سلسلے میں جو بات‌چیت جاری ہے اس کا مقصد ان راستوں کو تلاش کرنا ہے جن کی بنیاد پر عارضی سمجھوتوں کو مستقل شکل دی جائے۔ یہ بہت اچھی بات ہوگی اگر ہم اس مسئلے پر توجہ دیں کہ کس طرح ان اسلحوں کو محدود کرنے کے بعد بتدریج انہیں گھٹایا جائے اور ان کی کیفیتی ترقی پر بعض حدود عائد کرنے کا انتظام کیا جائے۔

ہم نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے کئی معاشی سمجھوتے کئے ہیں۔ ان کا اطلاق اس شعبے میں وسیع پیمانے پر اور طویل مدتی تعاون کی بنیاد پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بات سوویت امریکی تعلقات میں بہتر سیاسی فضا پیدا کر سکتی ہے اور دیرپا امن کی مزید ترقی میں مدد دے سکتی ہے جو سوویت خارجہ پالیسی کا اہم مقصد ہے۔

اگر دونوں ممالک، سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ حقیقتاً ماسکو کی گفت و شنید میں مشترکہ طور پر پیش کردہ راہ عمل پر گامزن ہوں تو ہمارا خیال ہے کہ مستقبل کے روابط کے دوران میں، دونوں ممالک کے عوام کی بھلائی کے لئے اور عالمی امن کے لئے سوویت امریکی تعلقات کے فروغ میں قابل لحاظ اقدامات ممکن ہو سکتے ہیں۔ تاہم، اس بات پر زیادہ زور دیا جانا چاہئے کہ اس کا انحصار بڑی حد تک مستقبل قریب میں پیش آنےوالے واقعات اور بالخصوص ویت‌نام میں جنگ کو ختم کرنے کے سوال پر ہے۔

رفیقو، امن، اچھے ہمسایانہ تعلقات اور بین‌اقوامی دوستی کے سلسلے میں ہماری پالیسی کے بنیادی اصولوں کے مطابق، سوویت یونین نے ایشیا میں اجتماعی سلامتی کے نظام کا تصور پیش کیا ہے۔ بعض دارالحکومتوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ہماری تجویز کا مقصد چین کو ''زیر دام'' یا ''حلقۂ دام'' میں لانا ہے۔ ایسے الزامات بالکل بے‌بنیاد ہیں۔ ہمارا جو تصور ہے، اس کے لحاظ سے اس نظام میں عوامی رپبلک چین بھی ایک مساوی شریک بنے گا۔

۱۹۷۳ء میں سوویت یونین اور جاپان کے درمیان اہم بات‌چیت ہونے والی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے جو تصفیہ طلب امور باقی رہ گئے ہیں انہیں طے کیا جائے اور ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کے ایک سرکاری معاہدے کے لئے بنیاد تیار کی جائے۔ ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان تمام سوالات پر جو زیر بحث ہیں باہمی طور پر قابل قبول مفاہمت حاصل کی جا سکے۔ لیکن جیسا کہ صاف ظاہر ہے، اس وقت تک بات‌چیت کے کسی بھی مثبت نتیجے کی توقع نہیں کی جا سکتی جب تک جاپان بھی اتنی ہی آمادگی کا اظہار نہیں کرتا۔ جہاں تک سوویت یونین کا سوال ہے وہ جاپان کے ساتھ صحیح معنوں میں اچھے ہمسایانہ تعلقات کا خواہاں ہے۔

سوویت یونین اپنے وجود کے ابتدائی برسوں سے ہی ترک اسلحہ کے لئے سرگرم رہا ہے۔ گذشتہ ۱۰ برسوں کے دوران، نیوکلیائی اسلحوں کے تجربات پر پابندی، ان کی عدم توسیع، جراثیمی اسلحوں پر پابندی، اور اس طرح کے دوسرے مسائل پر ہمارے ملک کی سرگرم شرکت کے ساتھ بہت سارے اہم معاہدوں کی تکمیل ہوئی ہے۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کہ یہ سارے اقدامات ترک اسلحہ کی تاریخ کے صرف ابتدائی صفحات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم تمام دنیا کی حکومتوں سے، دنیا بھر کی قوموں سے اپیل کرتے ہیں کہ آئیے مل جل کر باقی ماندہ صفحات کی خانہ‌پری کریں جن میں آخری صفحہ یعنی عام اور مکمل ترک اسلحہ بھی شامل ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بین‌اقوامی معاملات میں طاقت کے عدم استعمال سے متعلق، ہماری تحریک پر نیز ہمیشہ کے لئے

نیوکلیائی اسلحوں کے استعمال پر پابندی سے متعلق تجاویز کی منظوری، بین‌اقوامی میدان کا ایک بڑا واقعہ ہے۔ اقوام متحدہ کی اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ سوویت یونین کسی بھی نیوکلیائی قوت سے طاقت کے عدم استعمال کے سوال پر جس میں ایک دوسرے کے خلاف نیوکلیائی اسلحوں کے استعمال پر پابندی بھی شامل ہے، مفاہمت پیدا کرنے اور مناسب انداز میں باہمی وعدوں کو عملی روپ دینے کے لئے تیار ہے۔

ہم حقیقت‌پسند ہیں اور اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ دنیا کے بااثر سامراجی حلقے اب تک ''طاقت کے موقف سے'' پالیسی چلانے کی کوششوں سے باز نہیں آئے ہیں۔ ان لوگوں نے اسلحہ‌سازی کی جو دوڑ شروع کی تھی، اور جو امن کے لئے خطرہ پیدا کرتی ہے، وہ آج بھی جاری ہے، اور فطری طور پر ہم اور ہمارے حلیف مناسب نتائج اخذ کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ لیکن ہماری امن‌پسند خارجہ پالیسی ایک مستقل سمت میں گامزن ہے اور موجودہ صورت‌حال میں امن‌پسند قوموں کی طاقت، جنگ اور جارحیت کی قوتوں کے خلاف ان کی جدوجہد میں پہلے سے زیادہ بھاری ہو چکی ہے۔ سوویت یونین صلح و آشتی کے لئے اور مستحکم‌تر امن کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گا اور بین‌اقوامی تناؤ کی گتھیاں سلجھانے نیز مختلف سماجی نظام کے حامل ملکوں کے ساتھ پائدار اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے کوشاں رہے گا۔ اور اگر ان کی جانب سے ہماری پالیسی کا مناسب جواب ملتا ہے تو ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں‌گے کہ صلح و آشتی پائدار شکل حاصل کرے‌گی اور پرامن بقائےباہم بین ریاستی تعلقات کا ایک ایسا اصول بن سکے‌گا جو عالمگیر طور پر قابل قبول ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے کرۂ ارض پر امن حقیقی معنوں میں قابل اعتبار بن جائے‌گا اور ایک نئی جنگ کا خطرہ دور کیا جا سکے‌گا۔ ہماری پارٹی اور ہماری سوویت ریاست کی خارجہ پالیسی کا اصل نصب‌العین یہی ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے اور اب بھی ہے کہ دو نظاموں کے درمیان یعنی سرمایہ‌دارانہ اور سوشلسٹ نظاموں کے درمیان طبقاتی جدوجہد معاشی اور سیاسی اور بلاشبہ نظریاتی میدانوں میں لگاتار جاری رہے‌گی۔ اور ہونا بھی یہی

چاهئے کیونکہ سوشلزم اور سرمایہ‌دارانہ نظام کا عالمی نقطۂ نظر اور دونوں کے طبقاتی مقاصد ایک دوسرے سے متضاد اور ناقابل مصالحت هیں - لیکن هم اس کی کوشش کریں گے کہ تاریخی لحاظ سے اس ناگزیر جدوجہد کو ایک ایسی شاهراہ پر چلا سکیں جو جنگ کی تباهیوں سے، خطرناک تنازعات سے اور اسلحہ‌سازی کی بے‌لگام دوڑ سے پاک هو - اور یہ بات عالمی امن کے لئے، تمام قوموں اور تمام ریاستوں کے مفادات کے لئے ایک زبردست کامیابی کی حیثیت رکھے گی-

امن کے تحفظ کے لئے ان تمام حکومتوں کے ساتھ تعاون کی مستقل خواهش کا اظہار کرتے هوئے، جو اس کے لئے تیار هوں، سوویت یونین ثابت قدمی کے ساتھ امن‌پسند عوام اور تمام ملکوں میں آباد قوموں کے ساتھ تعاون کے رشتے وسیع کرتا رها ھے- عوامی تنظیموں اور عوامی تحریکوں کے لئے فروغ امن کے زیادہ سے زیادہ امکانات پیدا هو رهے هیں- اور سوویت عوام ان کی سرگرمیوں میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتے رهیں گے- همیں یقین ھے کہ آئندہ هونے‌والی امن‌پسند قوتوں کی عالمی کانگرس امن کے لئے قوموں کی جدوجہد میں ایک نمایاں رول ادا کرے گی-

رفیقو! هم اپنی ریاست کی اس شاندار سالگرہ کے موقع پر سوویت عوام کے لئے، اپنی لیننی پارٹی کے لئے گہرے فخر کے احساس کے ساتھ اس کی خارجہ پالیسی کے بارے میں جو سوویت یونین کی زندگی کے ابتدائی برسوں میں وجود میں آئی تھی مندرجہ‌ذیل جملے دهراتے هیں: ''اس طرح سوویت ریپبلکوں کے عوام کے برادرانہ تعاون کی بنیاد پر وجود میں آنے‌والی وفاقی ریاست تمام قوموں کے ساتھ امن کو برقرار رکھنے کا مقصد اپنا رهی ھے،،- (تالیاں دیر تک بجتی رهیں-) یہ بات سوویت یونین کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی کی مجلس صدارت کے ایک پیغام میں کہی گئی تھی جو ''دنیا کی تمام قوموں اور حکومتوں کے نام،، سوویت یونین کی تشکیل کے موقع پر جاری کیا گیا تھا- اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ''محکوم قوموں کی فطری حلیف سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین تمام قوموں کے ساتھ پرامن اور دوستانہ تعلقات اور معاشی تعاون کے رشتے قائم کرنا چاهتی ھے- سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین ساری دنیا کے محنت‌کش عوام کے مفادات کو فروغ دینے کا مقصد اپناتی ھے- بحیرۂ بالٹک، بحیرۂ اسود اور

بحیرۂ ابیض سے لے کر بحر الکاہل تک کی وسعتوں میں یہ قوموں کے درمیان اخوت کو آگے بڑھاتی ہے، اور محنت کے راج کے قیام سے وابستگی کا اعادہ کرتی ہے، ساتھ ھی ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرتی ہے کہ ساری دنیا کی قوموں کے درمیان دوستانہ تعاون کو بڑھاوا دیا جائے،،۔ (تالیاں ۔)

نصف صدی گزر چکی ہے ۔ ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ صرف لفاظی نہیں تھی ۔ سوویت یونین سوشلزم اور امن کے پرچم کا وفادار رہا ہے جس کا حلف اس نے اپنے وجود میں آنے کے وقت اٹھایا تھا ۔ اور سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کے عظیم‌الشان موقع پر ھم ایک بار پھر ساری دنیا کے سامنے اعلان کرتے ھیں: کمیونسٹ پارٹی، ھماری ریاست اور سوویت عوام پوری استقامت کے ساتھ لینن کی اس خارجہ پالیسی کا پرچم بلند کئے رھیں گے جو قوموں کے درمیان امن اور دوستی کی پالیسی ہے! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔)

۴ ۔ سوویت یونین ۲۴ ویں کانگرس کے معین کردہ راستے پر گامزن ہے

عزیز رفیقو، تقریباً ۲ سال سے سوویت عوام سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے فیصلوں پر عمل درآمد کر رہے ھیں ۔ کانگرس مذکور نے ھمارے ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے لئے ایک وسیع اور دوررس پروگرام طے کیا ہے ۔ کانگرس نے جو فریضے معین کئے ھیں وہ پیمانے کے اعتبار سے زبردست اور انتہائی پیچیدہ ھیں ۔ بات یہ ہے کہ ھم کمیونسٹ نچلے بیٹھنا نہیں جانتے ۔ عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے، ان کی خوشی کے لئے ھم زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاھتے ھیں ۔ اور جتنی جلدی ممکن ھو کرنا چاھتے ھیں ۔ یہ ھماری پارٹی کی امتیازی خصوصیتوں میں سے ہے ۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ پارٹی نہ صرف یہ کہ عوام کے مفادات کے لئے جدوجہد کرتی ہے بلکہ عام لوگوں کی وسیع‌ترین اکثریت کو آمادہ بہ‌عمل کرنے اور اپنے ساتھ لے چلنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے ۔ عوام پرجوش سرگرمی اور محنت کی عام جرأتمندی سے پارٹی کی آواز پر لبیک کہتے ھیں ۔

۵۰ ویں سالگرہ سے پہلے کے مہینوں میں بےشمار اور مختلف النوع سماجی سیاسی اور محنت کی پیش‌قدمیاں کی گئی ہیں۔ یہ پیش‌قدمیاں صنعت، تعمیرات، نقل و حمل اور زراعت کے مختلف میدانوں میں سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ شایان شان طور سے منانے کے اعزاز میں مقابلے کے دوران میں ملک کے مختلف حصوں میں سامنے آئی ہیں۔ بہت سے کارخانوں، شہروں، علاقوں اور خطوں نے محنت کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر، کارخانوں اور مشینوں کی معینہ صلاحیت سے پورا کام لے کر کارکنوں کی تعداد بڑھائے بغیر پیداوار میں اضافہ کرکے سالانہ منصوبے کو وقت سے پہلے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا۔ زراعتی کارکنوں نے ریاست کو منصوبے سے زیادہ اناج اور کپاس فراہم کرنے کا عہد کیا ہے۔ محنت کی مسابقت کی جو صورتیں ابھری ہیں ان میں ہلکی صنعت میں ''ہزاروں کا ٹھیکہ،، کی تحریک، ''۱۰ ریپبلکیں — ۱۰ انتہائی کارگذار گھڑیاں،، کے اصول کے تحت مسابقت کی تحریک اور بہت سی دوسری تحریکیں ہیں۔ رفیقو، یہ سب چیزیں عوامی پیش‌قدمی کا سچا سرچشمہ، ہمارے سماج کی جاندار قوت کا اتھاہ ماخذ ہیں۔

کمیونسٹ تعمیر سچے سورماؤں کو جنم دیتی ہے جو ہماری سوویت طرز زندگی کے مجسم نمونے ہیں۔ وہ انتہائی بلند شعور، محنت کے بارے میں کمیونسٹ رویے کی عظیم‌الشان مثال قائم کرتے ہیں۔ میرا جی تو چاہتا ہے کہ میں اس شہ‌نشین سے اپنے منکسر مزاج اور کام کی لگن رکھنےوالے لوگوں کے ناموں کا اعلان کروں جنھوں نے عوام کے مقصد کے لئے اپنی ساری قوت و صلاحیت وقف کر دی ہے۔ لیکن رفیقو، مجھے افسوس ہے کہ عملی اعتبار سے یہ ناممکن ہے۔ ان کی گنتی ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ ایک بھی ایسا پیداواری اجتماع، ضلع، رقبہ، خطہ یا علاقہ نہیں ہے، کوئی ایک ریپبلک ایسی نہیں ہے جہاں صف اول کے کارکن نہ ہوں جو اپنے عمل سے ہمارے ملک کی عظمت میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ہمارے قابل فخر فرزندان و دختران وطن کمیونزم کے معماروں کی صف اول میں آگے آگے چل رہے ہیں اور ان کی مثال پر کروڑوں محنت کش عوام عمل پیرا ہیں۔ سوویت عوام کو ان

پر ناز ہے اور وہ ان کی تحسین و ستائش کرتے ہیں اور ان جیسے بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔)

پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اور مقامی جگہوں پر پارٹی، حکومتی، ٹریڈیونین اور کمسومول تنظیموں نے محنت کش عوام کی عمدہ پیش‌قدمیوں کو قوم‌گیر پیمانے پر مقبول و معروف بنانے کے لئے بہت کچھ کام کیا ہے۔ پچھلے چند مہینوں میں اخبارات کے صفحات دیکھ کر اور ٹیلی‌ویژن اور ریڈیو کے خبرنامے سن کر ان مراسلوں کا خیال آتا ہے جو گویا کسی بہت بڑی جنگ کے محاذوں سے جاری کئے جا رہے ہوں۔ محنت کش عوام کے مختلف دستوں نے اپنے اپنے مفوضہ کام کی تکمیل کی اطلاع دی اور ملک کے مختلف حصوں سے محنت کی مسابقت کی تحریک میں ان کے کارناموں کی خبریں موصول ہوئیں۔

سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کے اعزاز میں قوم‌گیر مسابقت کی جو تحریک چلی اس کے نتائج بتاتے ہیں کہ سوویت یونین کے محنت کش عوام نے اپنا قول پورا کیا کہ وہ محنت کے بہترین کارنامے انجام دے کر یہ عظیم‌الشان جشن منا رہے ہیں۔ وطن نے اس تحریک میں فتح حاصل کرنے‌والوں کی کامیابیوں کو سراہا ہے۔ مزدوروں کے ۳ ہزار سے زیادہ اجتماعوں کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت، سوویت یونین کی مجلس وزرا اور ٹریڈیونینوں کی کل یونین مرکزی کونسل نے تمغۂ جشن عطا کئے ہیں۔ رفیقو، آئیے ہم ان انعام‌یافتگان کو مبارک‌باد دیں اور اس تمنا کا اظہار کریں کہ یہ لوگ سوویت عوام کی بہبود کےلئے اور بھی زیادہ عظیم‌الشان کارنامے انجام دیں! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

پنجسالہ منصوبے کی مدت کا دوسرا سال ہم ایسے نتائج کے ساتھ پورا کرنے‌والے ہیں جو کلیدی صنعتوں میں قابل لحاظ اضافے کا ثبوت ہیں۔ بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ۱۹۷۲ء ہی میں صنعتی پیداوار قبل از جنگ کے تمام پنجسالہ منصوبوں کی پیداوار کا دو گنا تھی۔ ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں ہمارے کارخانوں نے اس سے پہلے کے آٹھویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے پہلے دو برسوں کی پیداوار کا ڈیڑھ گنا تیار کیا۔

ان دو برسوں میں بہت سے نئے کارنامے سوویت عوام کے تخلیقی کام کی خصوصیت رہے ھیں۔ ان میں سے کچھ کو بجا طور پر تاریخی کہا جا سکتا ھے۔

دریائے ینیسی پر ۶۰ لاکھ کلوواٹ کی صلاحیت کا کراسنویارسک پن بجلی گھر، جو دنیا میں سب سے بڑا ھے، اپنی پوری صلاحیت بھر انتہائی کارگذاری کے ساتھ کام کرنے لگا ھے۔ اس پن بجلی گھر کی صلاحیت دوسرے ملکوں کے سب سے بڑے پن بجلی گھر کی صلاحیت کی تین گنی ھے۔ اس عرصے میں ماسکو کے قریب، تویر کی قدیم سرزمین پر، کوناکووا ریاستی ضلع بجلی گھر پوری صلاحیت سے کام کرنے لگا ھے۔ اس بجلی گھر کے ۲۴ لاکھ کلوواٹ اور لادیژین ریاستی ضلع بجلی گھر، ساراتوف پن بجلی گھر اور ایستوانیائی ضلع بجلی گھر جو حالیہ برسوں میں کام کرنے لگے ھیں ان کے ۴۰ لاکھ کلوواٹ سوویت یونین کے یورپی حصے کی توانائی کی معیشت میں قابل لحاظ اضافہ ھیں۔

تولیاتی شہر میں سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کا والگا موٹرساز کارخانے کا دوسرا حصہ جنوری ۱۹۷۲ء میں چالو کر دیا گیا تھا۔ تیسرا حصہ سالگرہ سے کچھ ھی پہلے مکمل ھو گیا ھے۔ آج اس جدید کارخانے میں دسیوں ھزار ھنرمند مزدور، ٹکنیک کار اور انجنیر کام کر رہے ھیں اور یہ کارخانہ ھر سال ۶ لاکھ ۶۰ ھزار موٹر کاریں تیار کر سکتا ھے۔ یہ ھماری موٹرساز صنعت کا اھم کارنامہ ھے۔

ایک اور زبردست کارخانے، دریائے کاما پر واقع نابیریژنیے چیلنی شہر کے بھاری ٹرک ساز کارخانے کی تعمیر زوروں پر ھے۔

ھماری تیل اور گیس کی صنعت تیزی سے ترقی کر رھی ھے۔ سوویت عوام مغربی سائبیریا، قزاخستان اور ازبکستان میں روز بروز زیادہ اعتماد کے ساتھ زمین کے اندر خزانوں کا پتہ لگا رہے ھیں اور ان سے بے حساب دولت حاصل کر رہے ھیں۔ پچھلے دو برسوں میں صرف تیل کی پیداوار میں اضافہ ھی ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن کا تھا جو کہ ۱۹۵۰ء کی سوویت یونین کی تیل کی کل پیداوار سے بھی زیادہ ھے۔ یہ ھے ھماری شرح ترقی۔ یہ ھے ھمارے کام کا پیمانہ۔ (تالیاں۔)

اب چند الفاظ، ہماری زراعت کے بارے میں۔ رفیقو، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہماری پارٹی، حکومت اور سارے سوویت عوام زراعتی پیداوار میں قابل لحاظ اضافے کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس منعقدہ مارچ ۱۹۶۵ء کے فیصلوں کے مطابق اور پچھلی دو پارٹی کانگرسوں کے فیصلوں کے مطابق آٹھویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران میں بہت کچھ کیا گیا۔

مجموعی حیثیت سے ہم نے ایسی ترغیبات پیدا کر دی ہیں کہ زراعتی کارکن فارم کی پیداوار بڑھائیں اور کھیتی باڑی اور مویشی پالن کی منافع بخشی میں قطعی اضافہ کریں۔ اب اجتماعی اور ریاستی فارموں کے پاس پہلے سے زیادہ بڑے مادی اور ٹکنیکی وسائل اور مضبوط تر معیشت ہے اور کھیتی کی پیداوار مویشیوں کی افزائش میں قابل قدر اضافہ کیا گیا ہے۔

یہ اس سوال کا معاشی پہلو ہے۔ دوسرا اور اتنا ہی اہم یعنی سماجی پہلو یہ ہے کہ ان برسوں کے دوران میں دیہی محنت کش کے معیار زندگی میں بنیادی بہتری آئی ہے جو کہ سوویت عوام کا خاصا بڑا حصہ ہے۔

زراعت میں پارٹی کی موجودہ پالیسی کے تین خاص اجزا ہیں: جامع مشین بندی، کیمیاوی اشیا کا وسیع استعمال اور بڑے پیمانے پر اصلاح آراضی۔ ان مقاصد کے لئے ہم نے زراعت کے لئے اتنی رقمیں مخصوص کی ہیں جو پہلے کبھی نہ کی گئی تھیں۔ مقررہ نشانات پوری طرح سے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ ٹریکٹر اور دوسری فارم مشینوں کے سارے کارخانوں کی اب ازسرنو تعمیر ہو رہی ہے اور زیادہ طاقت ور اور زیادہ کارگذار فارم مشینری بنائی جا رہی ہے۔ موجودہ پنجسالہ منصوبے کے تحت سوویت یونین میں معدنی کھادوں کی پیداوار میں ۹۰ فیصدی کا اضافہ ہونا ہے۔ سوویت یونین کے مختلف حصوں میں سینچائی اور پانی کی نکاسی کی اسکیمیں چلائی گئی ہیں اور یہ کام روز بروز زیادہ بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں ۱۹۷۲ء کے رواں سال میں موسم غیر معمولی طور پر ناسازگار رہا ہے۔ کافی بڑے علاقے میں سرد اور بغیر برف کے جاڑوں کے بعد ایسی خشک سالی آئی جس کی مثال پہلے

نہیں ملتی ۔ ملک کے یورپی حصے کے بڑے بڑے علاقوں میں اناج کی فصل تباہ ہوگئی ۔

اس مشکل صورت حال میں پارٹی نے سارے ضروری قدم اٹھائے ۔ قدرتی تباھیوں کا مقابلہ کروڑوں سوویت عوام نے باشعور عزم و ارادے کے ساتھ کیا ۔ پارٹی نے انھیں منظم کیا اور انھوں نے طاقتور جدید مشینوں کے ساتھ قدرت کا سامنا کیا ۔ اناج کی فصل کو جلد سے جلد کاٹ لینے اور نقصان نہ ہونے دینے کے مقصد سے اور مویشیوں کے لئے چارے کی فراھمی یقینی بنانے کے واسطے ساری قوتوں کو منظم اور مجتمع کیا گیا ۔

قزاخستان، سائبیریا اور اورال کے بعض علاقوں میں اچھی فصل تیار ہوئی تھی، اس لئے وھاں کے محنت کش عوام پر ایک خاص ذمہ‌داری عائد ہوتی تھی ۔ وھاں یہ ضروری تھا کہ جتنی جلد ممکن ہو فصل کاٹ لی جائے اس لئے کہ اگر غیرمتوقع طور پر پالا پڑ جاتا یا برف باری ہو جاتی تو فصل تباہ ہو جاتی ۔ مشرقی علاقوں کے زراعتی کارکنوں نے ’’نہ ایک گھنٹہ بیکار جائے نہ ایک دانہ،، کے پرجوش نعرے کے تحت ایک تحریک چلائی ۔ اناج کے لئے سچ‌مچ کی جنگ چھڑ گئی ۔

سائبیریا، اورال اور قزاخستان کے محنت کش عوام سے ملک کو جو امیدیں تھیں وہ انھوں نے پوری کیں اور اس کے اعتماد کو حق بجانب ثابت کر دیا ۔ انھوں نے بڑی اچھی فصل تیار کی اور اسے کاٹنے کے لئے بےلوث محنت کی ۔ قزاخستان کے زراعتی کارکنوں نے ملک کو ایک ارب پوڈ اناج دیا جو ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن سے زیادہ ہوتا ہے ۔ (تالیاں ۔) سائبیریا اور اورال نے ریاست کو تقریباً ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن اناج دیا (تالیاں) جس میں سے تقریباً ۵۰ لاکھ ٹن صرف التائی خطے نے فراھم کئے ھیں ۔ (تالیاں ۔) اچھی تنظیم اور کارگذاری کی وجہ سے روسی وفاق کے وسط اور جنوب کے علاقوں اور خوداختیار رپبلکوں، یوکرین، نیز بیلوروس، مولداویا، بالٹک رپبلکوں، ماورائے قفقاز اور وسطی ایشیا کے اجتماعی اور ریاستی فارموں نے بڑی اچھی فصل حاصل کی اور ریاست کے ھاتھ منصوبے سے زیادہ اناج فروخت کیا ۔

6*

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں اناج کی کل فصل ۱۰ ارب ۳۰ کروڑ پوڈ یعنی ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن سے زیادہ ہوئی۔ یہ آٹھویں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران کی اناج کی سالانہ اوسط پیداوار سے کچھ زیادہ ہے۔ (تالیاں۔) ریاستی وصولیابی ۶ کروڑ ٹن پہنچ گئی۔ یہ مقدار منصوبے کی مقرر کردہ مقدار کے برابر ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے کم ہے جو ہمیں کم و بیش عام حالات میں حاصل کرنے کی امید تھی۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کپاس اگانےوالوں کا ذکر خاص طور سے کریں۔ اس سال ان کا کام سخت دشوار تھا۔ موسم تو کپاس کے لئے بھی ناسازگار تھا لیکن اس سے ''سفید سونا،، اگانےوالوں نے ہمت نہیں ہاری۔ پارٹی میٹنگوں میں، پیداواری کانفرنسوں میں اور تاشقند میں بین ریپبلکی میٹنگ میں وسطی ایشیا، قزاخستان اور آذربائیجان کے کپاس اگانےوالوں نے بہت بڑا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے عوام کو ۱۰ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کپاس دینے کا وعدہ کیا جو کہ پچھلے سال کی کپاس کی پیداوار سے بھی زیادہ ہے جب کہ بہت اچھی فصل ہوئی تھی۔ انہوں نے بڑی لگن اور محنت کے ساتھ کام کیا اور اپنا عہد پورا کیا۔ (تالیاں۔) انہوں نے جتنے کا ذمہ لیا تھا اس سے بھی زیادہ پورا کر دکھایا۔ کپاس کی اس سال پیداوار تاریخ میں سب سے زیادہ تھی۔ کل ۳۷ لاکھ ٹن کپاس ریاست کے ہاتھ فروخت کی گئی۔ (تالیاں۔) اس میں سے ۲۴ لاکھ ٹن صرف ازبکستان نے دی۔ (تالیاں۔)

رفیقو، ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اجتماعی اور ریاستی فارموں کے محنت کش عوام ملک کی ضرورتوں کو پوری طرح سمجھتے ہوئے پارٹی کی آواز پر ٹھوس عمل اور محنت کے کارناموں کے ساتھ لبیک کہتے ہیں۔ پارٹی اور سوویت عوام ان کارناموں کی قدر کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بڑی طمانیت ہوتی ہے کہ صف اول کے زراعتی کارکنوں کی بہت بڑی تعداد کو ابھی حال میں ہی اعزازات اور تمغے ملے ہیں اور ان میں سے بہتوں کو سوشلسٹ محنت کے ہیرو کا خطاب ملا ہے۔ ان ممتاز کارکنوں کا نام روشن ہو اور انہیں ہر اعزاز و اکرام حاصل ہو! (طوفانی تالیاں۔)

رفیقو، اس سال کے تجربے نے، جو زراعت کے لئے انتہائی ناسازگار تھا، اس امر کا مزید قطعی ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ ہمارا ملک کتنا پختہ ہو گیا ہے اور ہمارا سوشلسٹ سماج کتنا صحت‌مند اور توانا ہوگیا ہے۔

انقلاب سے پہلے کے زمانے میں اور سوویت اقتدار کے اولین برسوں میں اتنے شدید جاڑوں اور ایسی طویل خشک‌سالی سے لازمی طور پر بہت ہی برا اثر پڑتا اور علاقے کے علاقے تباہ ہو جاتے۔ آج جیسا کہ زندگی نے ثابت کر دیا ہے ہم میں اتنی توانائی ہے کہ ہم اس قسم کی تباہیوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔ پہلے جو بلائے عظیم ہوتی تھی وہ آج صرف دشواری ہے اور ہمارے ارتقا میں ایک ایسی رکاوٹ ہے جسے ہم دور کر سکتے ہیں۔

سائنس‌دانوں اور ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر زراعتی ٹکنیک ۱۹۰۰ء کی سطح پر ہوتی تو اس سال جن موسمی حالات کا تجربہ ہوا ہے، ان میں ہم موجودہ زیرکاشت رقبے سے صرف ۹ کروڑ ٹن اناج حاصل کر پاتے۔ یہ حقیقت بجائے خود بہت بڑا کارنامہ ہے کہ ان حالات میں ہم نے ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن اناج پیدا کیا۔ یہ ہماری اناج کی کاشت کی بڑھی ہوئی کارکردگی کا اور اجتماعی کسانوں، ریاستی فارم کے کارکنوں اور دیہی معاشیات کے ماہروں کے کام کی بہتر تنظیم کا ثبوت ہے اور اس وسیع امداد کا نتیجہ ہے جو زراعت کو ہماری صنعت سے ملی ہے، اور زراعت کو فروغ دینے کے لئے ہماری مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ظاہر ہے ہمیں اناج اور آلو کی فصلوں کے ناکام ہوجانے سے قطعی نقصان ہوئے ہیں لیکن زراعت اور صنعت کے کام میں سخت محنت کر کے اس نقصان کی تلافی کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دشواریاں ہیں لیکن ملک اور اس کے شہریوں کی زندگی کی عام روش میں فرق نہیں آنے دیا جائے گا، ہم آبادی کے لئے رسد کی ضروری سطح برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کرتے رہیں گے۔ (تالیاں۔)

رفیقو، پچھلے سال نے پوری طرح سے ثابت کردیا ہے کہ زراعت کے مادی اور ٹکنیکی وسائل کو مستحکم بنانے کی لائن اختیار کرنے میں ہماری پارٹی صحیح رہی ہے۔ اور یہ بات قطعی طور پر ثابت

هو گئی ہے کہ منصوبہ‌بند اقدامات پر فوری عمل درآمد ہو اور اس سلسلے میں کوششیں دو چند کی جانی چاہئیں۔

اس سال کے تجربے نے بتا دیا ہے کہ قدرت کی تنک‌مزاجیوں کی وجہ سے سب سے کم نقصان ان فارموں کو پہنچا ہے جو زرعی ٹکنیک کے سارے قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہیں، جن کے ہاں بیج پیدا کرنے کا کارگذار شعبہ ہے، صحیح طریقے سے کھادیں استعمال کرتے ہیں اور سینچائی کی سہولتوں کا استعمال کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جہاں کام اچھی طرح منظم تھا وہاں خشک‌سالی کے اثرات اتنے خراب نہیں رہے۔ اس لئے رفیقو، قدرت تو ہمیشہ ہی رہےگی لیکن کام اور محنت اس سے نمٹ سکنے کے لائق ہونی چاہئے، اور موسم کے اتار چڑھاؤ کے خلاف اچھا نظم و نسق اور سرگرم بےلوث محنت ہی بہترین ہتیار ہے۔ (طوفانی تالیاں۔)

پارٹی نے جو مقصد مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہماری زراعت کو ایسی سطح پر پہنچا دیا جائے جہاں وہ جدید مشینری کی قوت و صلاحیت کے اور کمیونسٹ تعمیر کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ اپنے زراعتی کارکنوں کی مسلسل محنت کے ذریعہ، دیہات کے لئے صنعت کی وسیع‌ترین امداد کے ذریعہ، پارٹی کی رہنمائی میں سارے عوام کی کوششوں کے ذریعے ہم یہ منزل مقصود حاصل کر لیں‌گے۔ (تالیاں۔)

صنعت اور زراعت میں سوویت عوام کی مستقل‌مزاج محنت کے کارنامے ہی اس پروگرام کی تکمیل کو ممکن بنا دیتے ہیں جو پارٹی کانگریس نے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے منظور کیا ہے۔ رفیقو، آپ ان اقدامات سے اچھی طرح واقف ہیں جو اس سلسلے میں کئے گئے ہیں۔ مجھے صرف دو اعداد و شمار کا حوالہ دینے کی اجازت دیجئے: ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں تقریباً ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ لوگوں کی اجرتوں، پنشنوں اور اسکالرشپ میں اضافہ ہوا۔ ان برسوں میں کوئی ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ لوگوں کو نئے فلیٹ ملے۔

اس طرح مجموعی حیثیت سے ہم سوویت یونین کی معاشی طاقت میں زبردست اضافہ دیکھ رہے ہیں اور اس سے ہم سب کو لازمی طور پر خوشی ہوتی ہے۔ اس عظیم سالگرہ کے موقع پر ہم بلند آواز کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن عظیم تقریبوں کے موقع پر اور کام کے عام دنوں میں ہم نہ صرف یہ کہ اپنے کارنامے

دیکھتے ہیں بلکہ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر بھی نظر کرتے ہیں اور انھیں جلد از جلد دور کرنے پر عوام کی توجہ مرکوز کراتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک ہمارے یہاں کوتاہیاں ہیں۔

آج انھیں تفصیل کے ساتھ گنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کمیونسٹ اپنی تنقید آپ کرنےوالے لوگ ہیں اور ہم نے ان کوتاہیوں کا ذکر باربار بہت شدت کے ساتھ اور ٹھوس طریقے سے کیا ہے۔ ان میں سے سب سے بنیادی کوتاہی یہ ہے کہ وسیع داخلی وسائل اور تشدیدی، کیفیتی اجزا آج تک معاشی ارتقا میں بھرپور اور کارکردگی کے ساتھ استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں۔ بعض صنعتوں میں، بہت سے کارخانوں میں، تعمیری پروجیکٹوں میں اور اجتماعی اور ریاستی فارموں میں محنت کی نیز خام اور دیگر سامان کی کھپت آہستہ آہستہ کم کی جا رہی ہے۔

آج مرکزی فریضہ یہ ہے کہ میلان میں بنیادی تبدیلی کی جائے، معاشی نظم و نسق کے تشدیدی طریقے رائج کر دئے جائیں، اس طرح معیشت کی کارکردگی میں قابل لحاظ اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں بات یہ ہے کہ محنت کی پیداواری صلاحیت بڑھا کر اور سائنسی ٹکنیکی ترقی کی رفتار تیز کر کے برسرکار پیداواری صلاحیتوں کو زیادہ بھرپور طریقوں سے استعمال کرکے، معیشت میں لگائے جانےوالے ہر روبل پر منافع بڑھا کر، جو دھات، ایندھن، سیمنٹ اور کھاد استعمال کیا جاتا ہے اس کے ہر ٹن سے زیادہ فائدہ حاصل کرکے معاشی نشوونما کا اہتمام کیا جائے۔

۲۴ ویں پارٹی کانگرس نے معاشی پالیسی میں تبدیلی کا جو مقصد پیش کیا تھا اس کا ماحصل یہی ہے۔ اسی بنیاد پر وہ فریضے انجام دئے جا سکتے ہیں جو رواں پنجسالہ منصوبے کی مدت کے لئے معیشت کے سپرد کئے گئے ہیں۔ معیشت میں کارگذاری بڑھا کر ہی ساتھ ہی ساتھ عوام کا معیار زندگی کافی بلند کرنے کو یقینی بنانے کے لئے، مستقبل میں تیز رفتار معاشی ترقی کا امکان پیدا کرنے کے لئے اور مناسب سطح پر ملک کی دفاعی صلاحیت کو برقرار رکھنے کے لئے کافی ذرائع اور وسائل دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

پارٹی اچھی طرح جانتی تھی کہ پنجسالہ منصوبے کے مقررہ نشانات کے حصول کے لئے سخت اور وسیع محنت، زبردست توانائی،

تنظیم، ایک تخلیقی رویے اور مسائل کے حل کے لئے جرأت مندی کی ضرورت پڑےگی۔ اسی‌لئے اس بات پر بلاربار زور دیا گیا کہ اگر هم اپنی پوری معاشی سرگرمی کو بلندتر سطح پر نہیں پہنچاتے اور معیشت کو بہتر بنانے میں صحیح معنوں میں نئے موڑ پر نہیں آ جاتے تو ان کاموں کو انجام دینا مشکل هوگا۔ مزید برآں، هر شخص ان خاص سمتوں کو جانتا ھے جدھر همیں جانا چاهئے۔ یه هیں بہتر منصوبه‌بندی اور نظم و نسق کے پورے نظام کی بہتری۔ یه ان معاشی حالات کی پیدا کرده هیں جو وزارتوں اور کارخانوں کو مجبور کریں‌گے که وه بڑے سے بڑا منصوبه تیار کریں، محفوظ وسائل کو بروئےکار لائیں اور زیاده کارگذاری کے ساتھ کام کریں۔ هماری ریاستی منصوبه‌بندی کی کمیٹی کے سامنے، وزارتوں اور دوسرے ریاستی اداروں کے سامنے بہت وسیع میدان عمل ھے۔

جن لوگوں کو پارٹی نے معاشی سرگرمی کے مختلف شعبوں کی قیادت سونپی ھے ان سے یه تقاضا کیا جاتا ھے که وه اس قیادت کے طریقوں اور انداز کو برابر بہتر بنائیں۔ انهیں، اس لفظ کے صحیح معنوں میں، نئے کا احساس هونا چاهئے، پیش قدمی کا ثبوت دینا چاهئے اور بغیر کسی تاخیر کے ان سارے امکانات سے فائده اٹھانا چاهئے جو سائنس اور ٹکنالوجیکل ترقی نے پیدا کر دئے هیں۔ کوتاهیوں اور کام سے بےنیازی کے خلاف اٹل اور سچا بالشویک رویه اور کم سے کم وسائل کی لاگت سے بڑے سے بڑا معاشی نتیجه حاصل کرنے کے لئے پارٹی ذمه‌داری کا گہرا شعور همارے هر انتظامیه کی ایک ترکیبی خصوصیت بن جانی چاهئے۔

رفیقو، هم سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگره نئے سال سے ذرا هی پہلے منا رهے هیں۔ آنےوالا سال خاص طور سے اهمیت رکھتا ھے۔ یه پنجساله منصوبے کا تیسرا اور بہت سے معنوں میں فیصله کن سال ھے۔ کام صرف یه نہیں ھے که اگلے سال کے منصوبے کے بنیادی نشانات حاصل کئے جائیں جنهیں سوویت یونین کی اعلی سوویت نے ابھی چند دن هوئے منظور کیا ھے بلکه یه بھی که ان نشانات سے کافی آگے بڑھنا ھے اور بعد کے برسوں کے لئے ضروری محفوظ وسائل حاصل کرنا ھے۔

یہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ سب سے پہلے تو وسیع دستیاب وسائل کو استعمال کرکے، جن کا ذکر ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ یہ کام سخت‌گیر کفایت کا نظام رائج کرکے، قریب تکمیل پروجیکٹوں پر اپنی قوتیں اور اپنے وسائل کو مرکوز کرکے، محنت کی ڈسپلن کو مضبوط‌تر بنا کے اور کام کی تنظیم کو بہتر بناکر انجام دیا جاسکتا ہے۔

لیکن یہ بھی ساری بات نہیں ہے۔ بہترین منصوبے بھی، اگر وہ لوگ، جو خراد مشینوں پر اور کھیتوں میں، مویشی‌پالن کے فارموں میں، تحقیقی اداروں میں یا خدماتی شعبوں میں کام کرتے ہیں، وہ اگر اپنے کام میں جی‌جان سے نہ لگ جائیں تو بہترین منصوبے بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ انتہائی منظم محنت کی توانائی اپنے ملک سے، سوشلسٹ مادروطن سے محبت کے ساتھ مل کر معجزے دکھا سکتی ہے۔ ہمارے ملک میں اولین پنجسالہ منصوبوں کے دوران میں، حب‌الوطنی کی جنگ عظیم کے دوران میں اور جنگ کے بعد کی بحالی اور پرامن تعمیر کے دوران میں ایسا ہی ہوا ہے۔ ان برسوں کی داستان عام لوگوں کی جانبازی، لگن اور محنت کے جوش کی داستان ہے۔

آج بھی سوشلسٹ مسابقت کی زبردست لہر پورے ملک میں دوڑ رہی ہے۔ صف‌اول کے اجتماعوں کے، مویشی پالن کے یونٹوں، ٹیموں اور اجتماعی اور ریاستی فارموں کے کارکنوں نے مویشیوں سے حاصل کی جانے‌والی چیزوں کی پیداوار اور وصولیابی بڑھانے کا عہد کیا ہے۔ کراسنودار خطے میں زراعتی کارکنوں نے اناج اور دوسری فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے سوشلسٹ مسابقت کی ایک تحریک چلائی ہے۔ صنعت، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کی ساری شاخوں کے کام میں بلند اشاریے حاصل کرنے کے لئے سربرآوردہ کارخانوں کے مزدور سوشلسٹ مسابقت کی ایک تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔

اس سلسلے میں آپ کی توجہ مندرجہ‌ذیل چیز کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ عام لوگوں کی جیالی تخلیقی پیش‌قدمی کی حیثیت سے سوشلسٹ مسابقت نہ صرف یہ کہ صف‌اول کے کارکنوں کے لئے حمایت و ہمت‌افزائی کی متقاضی ہوتی ہے بلکہ اس کا تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ ان لوگوں پر بھی انگلی اٹھائی جائے جو پچھڑ جاتے ہیں، یا پوری توجہ اور

تندھی سے کام نہیں کرتے ھیں۔ علانیہ طور پر ایسا کیا جانا چاھئے تاکہ لوگ صرف ایسوں ھی کو نہ جانیں جو جوش کے ساتھ کام کرتے ھیں بلکہ ان لوگوں سے بھی واقف ھوں جو سست روی کے ساتھ، بغیرجوش و خروش کے کام کرتے ھیں۔ ھمارے سامنے ایسی مثالیں آتی ھیں جب بعض لوگ ذمہداریاں لیتے وقت توسب سے بلند آواز سے بولتے ھیں لیکن جب ان ذمہداریوں کی تکمیل کے نتائج کا جائزہ لیا جاتا ھے تو خاموش رھتے ھیں، خاص طور سے اس صورت میں جب یہ نتائج اچھے نہ ھوں۔ ایسا ھوتا ھے کہ کامیاب لوگوں کو تو سب جانتے ھیں لیکن ایسا شاید کوئی ھے ھی نہیں جو ناکام ھوتا ھو۔ اس سے تو مسابقت کا مقصد ھی ختم ھو جاتا ھے، محنت کے واقعی مقابلے کا، بہالفاظ دیگر ان اجزا کا خاتمہ ھو جاتا ھے جو لینن کے نزدیک اس قدر اھم تھے۔

معاملات کی تنظیم اس طرح کی جانی چاھئے کہ محنت کی پیداواری صلاحیت کی بلندتر سطح کی، پیداوار کے بہترین اشاریوں کی، اعلی معیار کی پیداوار کی تحریک ایک قوم گیر مقصد بن جائے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

ھم شہر اور دیہات کے محنت کش عوام سے اپیل کرتے ھیں اور صاف صاف کہہ دیتے ھیں کہ رفیقو، ۱۹۷۳ء کے منصوبے کی تکمیل آپ کے ھاتھ میں ھے، ھمیں اعتماد ھے کہ ھمارا مزدور طبقہ، کسان اور دانشور محنت کے نئے کارنامے انجام دے کر پارٹی کی آواز پر لبیک کہیں گے اور وہ پنجسالہ منصوبے کے تیسرے اور فیصلہ کن سال کے مفروضہ کاموں کی کامیاب انجامدھی میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں گے۔ (تالیاں۔)

عزیز رفیقو، ھم فوری، رواں کاموں میں اپنی توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی آگے بڑھنے کی تحریک کو نظر سے اوجھل نہیں ھونے دیتے۔ اسے بالشویکوں نے نظر سے کبھی اوجھل نہیں ھونے دیا۔ اپریل ۱۹۱۸ء ھی میں، جب سوویت اقتدار بس قائم ھی ھوا تھا، جب خانہجنگی کی آگ بھڑک رھی تھی اور اتھل پتھل تھی، تبھی لینن نے ''صنعت کی ازسرنو تنظیم اور روس کی معاشی ترقی کا منصوبہ،، جلد سے جلد تیار کرنے کی اپیل کی۔ یہ قدرتی بات بھی تھی اور ضروری بھی، اس لئے کہ اکتوبر انقلاب سوشلزم کی تعمیر

کرنے ہی کے لئے کیا گیا تھا اور سوشلزم کو سائنسی، معاشی منصوبہ‌بندی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

اب جب سوویت یونین کمیونزم کی تعمیر میں مصروف ہے تو سماجی اور معاشی ارتقا کی دوراندیشانہ سائنسی منصوبہ‌بندی اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ ان حالات میں طویل مدت کی منصوبہ بندی صحیح معنوں میں انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے فیصلوں میں اس قسم کی آئینہ‌داری کی گئی ہے۔

اس سال، کانگرس مذکور کی ہدایات کے مطابق، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت یونین کی مجلس وزرا نے ۱۹۷۶ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران میں سوویت یونین کے معاشی ارتقا کا طویل مدتی منصوبہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس منصوبے کا کام (جو ۱۹۷۵ء تک جاری رہےگا) ایک اہم معاشی اور سیاسی کام ہے۔ لینن نے روس کی بجلی کاری کے ریاستی منصوبے کے سلسلے میں کہا تھا کہ معاشی ارتقا کا ایک طویل مدتی منصوبہ بنیادی طور پر پارٹی کا دوسرا پروگرام ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اس معاملے میں اسی طریقے سے آگے بڑھنا چاہئے۔

آج ظاہر ہے کہ ایک طویل مدت کے منصوبے کے متن و مواد کے بارے میں، اس کے مقررہ نشانات کے بارے میں بات کرنا مشکل ہے۔ یہ کام تو منصوبے کی سائنسی تشریح اور جزئیات کا ہے۔ ہمارے منصوبہ بندی کے اداروں کے سامنے بہت بڑا کام ہے اور یہ ایک اہم آزمائش ہے جسے پارٹی اور سارا ملک پرکھےگا۔ اس معاملے میں داخلی خواہشات اور اندازے نہ صرف یہ کہ بےسود ہوتے ہیں بلکہ نقصان‌دہ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن بنیادی سمتیں، ایک طویل مدت کے منصوبے کے تاریخی خدوخال واضح ہیں۔ ان سمتوں اور خدوخال کا تعین ان سماجی، سیاسی اور معاشی کاموں نے جو پارٹی پروگرام میں اور پچھلی پارٹی کانگرس میں طے کئے گئے ہیں، اور کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد پیدا کرنے اور سوویت عوام کا معیار زندگی اساسی طور پر بلند کرنے کے کام نے کیا ہے۔

یہ بالکل واضح ہے کہ ہمارا طویل مدت کا منصوبہ عوام کی بہبود کے لئے اور محنت کی پیداواری صلاحیت میں مزید قابل لحاظ اضافے کے لئے قومی معیشت کے سارے شعبوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کے جدیدترین کارناموں کے وسیع ترین استعمال کا سامان کرے گا اس لئے کہ یہ، جیسا کہ لینن نے زور دیا ہے، ''آخری تجزیے میں نئے سماجی نظام کی فتح کے لئے سب سے اہم، خاص چیز ہے''۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ ملک میں پیداواری قوتوں کی انتہائی معقول تقسیم کرنے کی طرف توجہ کی جانی چاہئے۔ آج جبکہ مختلف ریپبلکوں کے معاشی ارتقا کی سطح برابر کرنے کا کام بڑی حدتک پورا ہو چکا ہے تو ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم معاشی مسائل کو مجموعی حیثیت سے ریاست کے مفاد کے نقطۂ نظر سے، سوویت یونین کی پوری قومی معیشت کی کارگذاری بڑھانے کے نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ اس میں بھی یونین اور خوداختیار ریپبلکوں کے خصوصی مفادوں کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

اور آخری بات یہ ہے کہ طویل مدت کے منصوبے کو آج کی بین اقوامی صورت‌حال کی ایسی سازگار خصوصیت کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے جیسے کہ محنت کی بین‌اقوامی تقسیم کا وسیع ارتقا اور خاص طور سے سوشلسٹ ملکوں کا معاشی اتحاد و اتصال۔

یہ ہیں ۱۹۹۰ء تک کے لئے سوویت یونین کے معاشی ارتقا کا منصوبہ مرتب کرنے کے سلسلے میں بعض چیزیں۔ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہمیں سوویت عوام کا معیارزندگی اتنا بلند کر دینا چاہئے کہ ہر شخص کو، انتہائی شدید متشککوں کو بھی سماجی زندگی کے سارے دائروں میں ہمارے نظام کے امکانات اور اس کی برتری کا یقین ہو جائے۔ اس مدت میں سوویت یونین بلاشبہ سائنس اور ثقافت میں، فرد کے ہمہ پہلو ارتقا میں اور عوام کی صحت کی محافظت میں مزید قابل لحاظ ترقی کرے گا۔ اس کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ ہمارے سارے منصوبوں کو مرتب کرنے میں پارٹی اور سوویت حکومت کا نعرہ یہی رہا ہے اور رہے گا کہ: سب کچھ انسان کی خاطر، سب کچھ انسان کے فائدے کے لئے۔

رفیقو، یہ ہیں ہمارے نشانات۔ یہ ہیں وہ افق جو دنیا میں فتح مند سوشلزم کے پہلے ملک کے سامنے ہیں۔ یہ ہے سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کا آگے بڑھنا، جس کی ٥٠ ویں سالگرہ ہم آج منا رہے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد تعمیر کرنے میں اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں جیسے جیسے ہم آگے بڑھیں گے ویسے ویسے عوام کے شعور کی تربیت کرنے، ہر سوویت شہری میں ایسی صفات پیدا کرنے کے کام کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے جو کمیونزم کے معمار میں ہونی ضروری ہیں۔

سوویت اقتدار کے برسوں میں عوام کی روحانی زندگی بے پناہ مالامال ہوئی ہے، ان کی تہذیبی سطح اور سیاسی شعور میں بلندی آئی ہے۔ اکتوبر انقلاب کے بعد سے ہماری تاریخ کی پوری روش نے اس بلند اخلاق اور ان سیاسی خوبیوں کو اجاگر کر دیا ہے جو سوویت عوام میں پیدا ہوئی ہیں اور یہ دکھایا ہے کہ آزاد، باشعور محنت کش، وطن دوست اور بین الاقوامیت پسند سوویت شہری کیسے کیسے لافانی کارنامے انجام دے سکتا ہے۔ یہ سوشلزم کی انتہائی بیش قیمت کامیابیوں میں سے ہے۔

لیکن اس سب کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سارے سیاسی، تعلیمی اور نظریاتی کام انجام پا گئے جن سے ہمارا سوشلسٹ سماج دوچار تھا۔ یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ آج تک وہ سماجی ناسور اپنے وجود کا احساس دلاتے رہتے ہیں جو ماضی کا ورثہ ہیں اور سوشلزم کے بنیادی طور پر منافی ہیں جیسے کہ کام کے بارے میں تن آسانی کا رویہ، سستی، ہوس اور سوشلسٹ طرز زندگی کی مختلف خلاف ورزیاں۔ پارٹی سمجھتی ہے یہ اس کا فرض ہے کہ وہ ان مظاہر کی طرف ہمارے پورے سماج کی توجہ مبذول کرائے، ان کے خلاف پرعزم جدوجہد کے لئے، انہیں ختم کرنے کے لئے عوام کو صف آرا اور آمادہ و برسر پیکار کرے، اس لئے کہ اس کے بغیر ہم کمیونزم کی تعمیر نہیں کر سکیں گے۔

کمیونزم کے جوہر کا تعین ہی اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ شہری سیاسی اعتبار سے بہت زیادہ باشعور ہوتے ہیں، سماج کی طرف ذمہ داری کا ایک احساس رکھتے ہیں اور دوسری بلند اخلاقی خوبیوں کے

حامل ہوتے ہیں۔ اسی لئے سماجی شعور کے جذبے کے تحت سارے شہریوں کی تعلیم کمیونزم کی تعمیر کے بنیادی اجزا میں سے ہے۔

آج معاشی عناصر بھی اسی قسم کی تعلیم کا پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمارے سوشلسٹ معاشی ارتقا کی موجودہ سطح اور سائنسی ٹکنالوجیکل ترقی کی سطح نہ صرف یہ کہ بلند، خالص پیشہ‌ورانہ ہنرسندی کی بلکہ محنت کے نظم و ضبط، صحت اور تنظیم کی بھی متقاضی ہے۔ ان عناصر کے بغیر ہم ان انتہائی پیچیدہ کاموں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جو جدید زندگی نے ہمارے سامنے رکھے ہیں۔

رفیقو، ہم کاہلوں کا وطن نہیں تعمیر کر رہے ہیں جہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہیں۔ ہم تو انسانی تاریخ کے سب سے منظم اور انتہائی محنتی سماج کی تعمیر کر رہے ہیں۔ اور اس سماج میں رہنےوالے لوگ انتہائی محنتی، ذمہ‌دار، منظم اور سیاسی اعتبار سے باشعور ہوں‌گے۔ (طوفانی تالیاں۔) چنانچہ ہمارے سامنے انتہائی اہم کام ہیں اور ان کی انجام‌دہی میں غالباً کافی وقت لگےگا اس لئے کہ زندگی کی مادی بنیادوں کے مقابلے میں انسانی نفسیات کی از سر نو تشکیل بہت سست‌رفتاری سے ہوتی ہے۔

پارٹی یہ کام روز بروز زیادہ بڑے محاذ پر کر رہی ہے اور کرےگی۔ اس معاملے میں عملی اعتبار سے ہر چیز: خاندانی زندگی میں صحیح ماحول، تعلیم کے عمل کی لائق تنظیم، کام کرنے کی جگہ پر صحت‌مند ماحول، روزمرہ کی اچھی خدمات اور بہت سی دوسری چیزیں اہمیت رکھتی ہیں۔ اس معاملے میں ظاہر ہے کہ بہت بڑا رول وہ لوگ ادا کرتے ہیں جو ثقافت، فن اور عام اطلاعاتی وسائل میں کام کرتے ہیں۔ ٹریڈیونین، کمسومول اور دوسری عوامی تنظیمیں نظریاتی اور تعلیمی کام میں ہمیشہ پارٹی کی فعال معاون رہی ہیں۔ آج اس میدان میں ان کے لئے اور بھی اہم کام ہیں۔

رفیقو، کمیونسٹوں کی اور ہمارے سماج میں سیاسی اعتبار سے باشعور شہریوں کی بالعموم برتری یہ ہے کہ وہ سماجی ارتقا کی اساس اور سمت کی صحیح سمجھ رکھتے ہیں اور ان مقاصد کو جو ملک نے اپنے لئے طے کئے ہیں اور اس راستے کو واضح طور سے دیکھتے ہیں جس پر ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان ترقی‌یافتہ عناصر کے لئے

یہ چیز باعث اعزاز ہے کہ وہ ہر سوویت شہری کو اس سمجھداری میں، اس نظریاتی یقین میں اور اس جذبے میں شریک کریں ۔ (تالیاں ۔)

کمیونسٹ تعمیر کی کامیابیوں کا دارومدار بڑی حد تک مارکسی لیننی نظریے کے ارتقا پر ہے جو ہمارا سائنسی قطب‌نما ہے جو کبھی غلطی نہیں کرتا ۔ ہماری پارٹی کی کانگرسوں کے اور مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاسوں کے فیصلے اور اہم پارٹی دستاویزیں مارکسزم لینن‌ازم کے تخلیقی ارتقا کا مثالی نمونہ ہیں ۔ لیکن ہمارے سامنے جو کام ہیں ان کی نوعیت کا تقاضا ہے کہ سماجی ارتقا کے نظریاتی مسائل کی روزبروز زیادہ فعال تشریح و توضیح کی جائے اور زندگی کے سارے مظاہر کے بارے میں تخلیقی رویہ اپنایا جائے ۔ لینن کے مندرجہ‌ذیل الفاظ ہر مارکسی کا آدرش ہونے چاہئے : ''جب کسی نظریے کا اعلی اور واحد معیار سماجی اور معاشی ارتقا کے واقعی عمل سے اس کی مطابقت ہو تو کوئی کٹر اصول‌پرستی ہو ہی نہیں سکتی'' ۔

جس طرح صنعت اور زراعت میں سائنس کے جدیدترین کارناموں کی مدد کے بغیر کوئی ترقی نہیں کی جا سکتی اسی طرح ہماری سماجی زندگی میں سائنس کا ارتقا فیصلے منظور کرنے کے لئے بھی اور روزمرہ کے عمل کے لئے بھی لازمی بنیاد ہے ۔ پارٹی پیچیدہ سماجی مظاہر کا مطالعہ کرنے کے بارے میں تخلیقی لیننی رویہ رکھنے کی اور سماجی نظریے کو فروغ دینے اور تخلیقی اعتبار سے حقیقت کا تجزیہ کرنے کے سلسلے میں ہمارے نظریہ‌دانوں کی کوششوں کی حمایت کرتی ہے جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا ہے ۔

رفیقو، ریاستی ارتقا میں اور سوشلسٹ جمہوریت کی مزید ترقی اور بہتری کے سلسلے میں ہمارے سامنے وسیع کام ہیں ۔ اس کام کی بنیادی سمتیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی قرارداد میں بیان کر دی گئی ہیں ۔ نظم و نسق میں عام لوگوں کی مزید فعال شرکت، سماجی زندگی کے انتظام میں سوویتوں کے پہلودار فرائض منصبی کی زیادہ بھرپور انجام‌دہی ؛ اس اصول کا زیادہ استوار اطلاق کہ انتظامی ادارے نمائندہ اداروں کے سامنے جواب‌دہ ہیں ؛ سوشلسٹ قانون پسندی کو مزید استوار کرنا، کنٹرول کے عوامی اداروں کے کام میں بہتری — یہ سب انہیں کاموں میں شامل ہیں ۔

سوویت یونین کے مزید ارتقا کے جو اہم سوال ہمیں مستقبل قریب میں طے کرنے ہوں گے ان میں سوویت یونین کا آئین بھی ہے۔

ہمارا ہر آئین سوشلسٹ سوویت ریاست کے ارتقا میں ایک بلندتر منزل، سوشلسٹ جمہوریت کے اظہار کا نیا دور رہا ہے۔ روسی وفاق کے ۱۹۱۸ء کے آئین نے پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی اس ریاست کی پیدائش کو ثبت کیا جو اکتوبر انقلاب نے قائم کی تھی۔ سوویت یونین کا ۱۹۲۴ء کا آئین کثیر قومی سوویت ریاست کا پہلا آئین تھا اور اس نے ایک واحد ریاست میں برادرانہ رپبلکوں کی رضا کارانہ یونین کو رسمی صورت دی۔ موجودہ ۱۹۳۶ء کے آئین نے استحصال کار طبقوں کے خاتمے کی آئینہ‌داری کی اور اس نے ہمارے ملک میں سوشلزم کی فتح کو مستحکم بنایا۔

لیکن زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ یہ آئین منظور ہونے کے بعد سے جو ۳۰ سال گزرے ہیں ان میں سوویت سماج کے ارتقا میں، عالمی ارتقا میں اور بین‌اقوامی میدان میں طبقاتی قوتوں کی صف بندی میں بنیادی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا خاص جوہر کیا ہے؟ مختصراً یہ اس پر مشتمل ہے:

سوشلسٹ معیشت کی بنیادوں کے بجائے اب ہمارے ہاں شہر اور دیہات میں ایک بالغ اور ٹکنیکی اعتبار سے بخوبی لیس معاشی نظام ہے۔ یہ نظام فتح‌مند سوشلزم کے حالات کے تحت یعنی ۱۹۳۶ء کے آئین کی منظوری کے بعد شکل پذیر ہوا ہے۔

ہمارے ملک میں مزدور طبقے کا رہنما رول برقرار ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ سارے طبقوں اور سماجی گروہوں کا نمایاں انضمام ہوا ہے اور سوشلسٹ سماج کی سماجی یکسانیت روزبروز بڑھتی رہی ہے۔ ذہنی اور جسمانی محنت کے اور شہر و دیہات کے حالات زندگی کے بنیادی فرق تیزی کے ساتھ ختم کئے جارہے ہیں۔

جنگ کے بعد سے ہمارے سماج نے زبردست تہذیبی ترقی کی ہے۔ آج سوویت یونین میں مکمل خواندگی ہے اور محنت‌کش آبادی کا دو تہائی حصہ ثانوی یا اعلی تعلیم‌یافتہ ہے۔

سوشلسٹ جمہوریت کو ترقی دینے میں قابل لحاظ کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ نظم و ضبط مضبوط‌تر ہو گیا ہے، قانون‌سازی کو

ترقی دی گئی ہے اور سوویتوں کے رول اور ان کی سرگرمی میں اضافہ کیا گیا ہے۔

ان ساری بنیادی تبدیلیوں کی بنا پر ہماری پارٹی نے یہ اہم نظریاتی اور سیاسی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سوویت یونین میں لینن کی پارٹی کی رہنمائی میں سوویت عوام کی بےلوث محنت سے ایک ترقی‌یافتہ سوشلسٹ سماج کی تعمیر ہوچکی ہے۔ (تالیاں۔) پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ریاست اپنا عظیم تاریخی مشن پورا کرکے رفتہ رفتہ سارے محنت‌کش عوام کی سوشلسٹ ریاست بن گئی ہے جس میں مزدور طبقہ بدستور رہنما قوت ہے۔ دنیا میں فتح‌مند سوشلزم کا پہلا ملک کمیونزم کی تعمیر کرنے کا عملی کام شروع کرنے میں بھی پہلا ملک رہا ہے۔ سوویت یونین کی بین‌اقوامی حیثیت میں بھی دوررس تبدیلیاں آئی ہیں۔

یہ سمجھنے کی وجوہات موجود ہیں کہ یہ ہمارے وطن کی زندگی کی ان ساری تبدیلیوں کی اور ان کاموں کی، جو ہمارے معاشرے کے سامنے نئے حالات میں درپیش ہیں، آئینہ‌داری سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کے آئین میں ہونی چاہئے۔ ہم نے پہلے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور مناسب تیاری کا کام بھی جاری ہے۔ اب پارٹی کی مرکزی کمیٹی، اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور سوویت یونین کی وزیروں کی کونسل کی رائے ہے کہ اس کام کو مکمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ اگلی پارٹی کانگرس سے پہلے ہم آئین کے نئے متن کے لئے مناسب تجویزیں قوم گیر تبادلۂ خیالات کے لئے پیش کر دیں گے۔

بلاشبہ یہ سوویت یونین کی زندگی میں ایک عظیم تاریخی واقعہ ہوگا۔ (تالیاں۔) اس سے نہ صرف یہ کہ سوویت عوام کو اور ساری دنیا کے عوام کو ان چیزوں کے سمجھنے میں، جو ہم نے حاصل کی ہیں اور ہماری کامیابیوں کا اندازہ لگانے میں مدد ملےگی، بلکہ کمیونزم کی راہ پر ہمارے سوویت سوشلسٹ سماج کے اور آگے بڑھنے پر بھی نئی روشنی پڑےگی۔ (تالیاں۔)

* * *

عزیز رفیقو، لینن کی قائم کردہ سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین نے، ۱۰۰ قومیتوں سے زیادہ کے تقریباً چوتھائی ارب آزاد اور برابر کے عوام کے وطن نے پچھلی نصف‌صدی میں ایک قابل قدر تاریخی راستہ طے کیا ہے۔ سوویت عوام بجا طور پر اپنے عظیم وطن سے محبت اور اس پر فخر و ناز کر سکتے ہیں۔ سوویت مادروطن سے محبت کا یہ بلند جذبہ ان ساری تقریروں میں جو ہمارے ملک کی ساری قومیتوں کے نمائندوں نے سالگرہ کے ان جلسوں میں کیں جو پچھلے دنوں سارے سوویت یونین میں منعقد کئے گئے، اور ان ہزارہا خطوں میں بھی یہی جذبہ موجزن تھا جو محنت کش عوام نے اس عظیم‌الشان سالگرہ کے سلسلے میں لکھے ہیں۔

سامراجی عالمی جنگ کے دوران میں ۵۸ سال پہلے ولادیمیر ایلیچ لینن نے اس بےلگام جنگجو قوم‌پرستی کی مخالفت کی تھی جسے استحصال کار حکمراں طبقے بھڑکاتے تھے اور اس کے مقابلے میں قومی فخر کا پرولتاری کمیونسٹ اصول پیش کیا تھا۔ لینن نے عظیم روسیوں کے، بہ‌الفاظ دیگر ان روسیوں کے قومی فخر کا ذکر کیا جو بجا طور پر اپنے عوام کی عظیم‌الشان انقلابی روایات پر، جدوجہد آزادی کے ان سورماؤں کے کارہائے نمایاں پر فخر کر سکتے ہیں جو انہیں کے درمیان سے ابھرے تھے۔ لینن نے، جو روسی عوام کے سچے سپوت اور عظیم بین‌اقوامیت‌پسند انقلابی تھے، قومی فخر کے جذبے کو اس طرح سے سمجھا تھا۔ (تالیاں۔) انہوں نے طبقاتی شعور رکھنےوالے روسی پرولتاریوں کو آواز دی کہ وہ ”روس کی ساری قوموں کے پرولتاری بھائی‌چارے کے یعنی سوشلزم کے مقصد کے“ وفادار رہیں۔

آج سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل کے نصف‌صدی بعد ہم معقول وجوہات کی بنا پر ایک وسیع‌تر مفاہمت کی، اپنے سارے عوام کے عظیم احساس وطن دوستی کی، سوویت انسان کے قومی فخر کی بات کر سکتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

قومی یا نسلی امتیاز کے مجنونانہ خیال کا تو ذکر ہی کیا، ایک قوم پر دوسری قوم کی برتری کی رعونت، سوویت عوام کے لئے مغائر اور بیہودہ ہے۔ سوویت عوام بین‌اقوامیت‌پسند ہیں۔ پارٹی نے اور ہماری پوری حقیقت نے انہیں یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن

قومیت یا زبان کے امتیاز کے بغیر سارے سوویت عوام کو اپنی عظیم مادروطن پر ناز ہے، جو کہ نوع انسانی کی تاریخ میں ایک نئے عہد کا نقیب ہے۔ انھیں کروڑوں لوگوں کی عالی حوصلہ محنت پر فخر ہے جنھوں نے کمیونسٹوں کی رہنمائی میں ایک نئے اور صحیح معنوں میں منصفانہ اور آزاد سماج کی تعمیر کی ہے اور بہت سی قوموں کی اٹوٹ برادرانہ یونین قائم کی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) انھیں کروڑوں سورماؤں، ان قوموں کے فرزندوں اور دختروں کے کارناموں پر ناز ہے جنھوں نے ان کامیابیوں کے لئے مشترکہ جدوجہد میں اپنی جانیں قربان کیں۔ انھیں آزادشدہ محنت کے عظیم کارناموں پر، سائنس کی کامیابیوں پر اور مختلف النوع قومی ہیئتوں کی حامل تہذیب کی نشوونما پر، سوویت عوام کی پوری طرز زندگی پر ناز ہے جنھوں نے نوع انسانی کو نئے افقوں سے، نئی اخلاقی قدروں اور آدرشوں سے آشنا کیا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت انسان کا قومی فخر ایک ایسا جذبہ ہے جس میں سافیہھ کے اعتبار سے وسعت، ہمہ گیری اور تنوع ہے۔ یہ ہمارے ملک کی تشکیل کرنےوالی ہر قوم کے قدرتی قومی جذبات سے بھی وسیع تر ہے۔ اس نے سوویت عوام کی محنت کے بہترین کارناموں کو، ان کی جرأت کو اور کروڑوں لوگوں کی تخلیقی عالی دماغی کو اپنے اندر سمولیا ہے۔ (تالیاں۔)

مزدوروں اور اجتماعی کسانوں کی محنت کے کارناموں پر، ہماری ساری ریپلکوں کے سائنس‌دانوں کی ممتاز دریافتوں پر، دستکاروں کی ہنرمندی پر، ہر برادرانہ قوم کی لوک کلا کی لافانی تخلیقات پر سارا ملک ناز کرتا ہے۔ سوویت یونین کی ہر قوم کے ادب، مصوری اور موسیقی کی بہترین طبعزاد تخلیقات ایک زمانے سے ہماری مشترکہ میراث ہیں۔ یہ ساری چیزیں اور بےشمار دوسری چیزیں سوویت عوام کی سالم اور مشترکہ بےحساب دولت کا جزو ہیں جنھیں گنانا ناممکن ہے۔ ہر سوویت شہری ان پر بجا ناز کرتا ہے، ہمارے عظیم کثیر قومی ملک کے سارے بیٹے بیٹیاں، اس میں بسنےوالے سارے لوگ ناز کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کمیونزم کی تعمیر میں ہم جتنا آگے بڑھیں گے، سوویت یونین کی قوموں کو منسلک کرنےوالے معاشی، تہذیبی اور دیگر رشتے جتنے

زیادہ گوناگوں اور مضبوط‌تر ہو جائیں گے، اتنا ہی اس عظیم برادری کا وہ بلند احساس مزید پختہ اور گہرا ہوتا جائے گا جسے ہم سوویت انسان کا قومی فخر کہتے ہیں۔ (تالیاں۔)

رفیقو، لینن کی پہل‌قدمی پر قائم کی جانےوالی سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین نے نصف‌صدی میں کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں نوع‌انسانی کی تاریخ کو جو دین دی ہے اس میں مبالغے سے کام لینا ناممکن ہوگا۔ اس حقیقت کو آنےوالی صدیوں میں ساری قومیں یاد رکھیں‌گی اور اس کی قدر کریں‌گی کہ سوویت یونین نے سب سے پہلے سوشلسٹ سماج کی تعمیر کی اور سب سے پہلے عمل میں یہ دکھا دیا کہ قوموں کے درمیان صحیح معنوں میں مساوی برادرانہ تعلقات کیا ہوتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آج سوویت یونین اور بھی آگے بڑھ رہا ہے۔

سوویت یونین کمیونزم کی طرف بڑھ رہا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ کمیونزم کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ اسے طے کرنے کے لئے ہمارے ملک کی ہر قوم کی اور ساری قوموں کی مشترکہ توانائی درکار ہوگی۔ ہم جانتے ہیں کہ عالی‌حوصلہ محنت، تنظیم اور سیاسی شعور کی بلند سطح درکار ہوگی۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ سوویت عوام یہ تمام خوبیاں رکھتے ہیں، وہ ان کا مظاہرہ کریں‌گے اور ان عظیم مقاصد کو حاصل کرلیں‌گے جو معین کئے گئے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) اس کی ضمانت ہمارا یہ مشترکہ عزم محکم ہے کہ ہم اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں‌گے جو لینن کی رہنمائی میں اکتوبر انقلاب کے ہوشربا دنوں میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کی ضمانت ہے سوویت عوام کا متحدہ عزم جس کا اظہار ہماری لیننی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی سے ہوتا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہماری عظیم مادروطن، سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین ہمیشہ قائم و دائم رہے، مضبوط تر ہو اور پھلے پھولے! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت یونین کی لیننی کمیونسٹ پارٹی، سوویت عوام کا آزمودہ ہراول دستہ، تابندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ساری قوموں کی آزادی، خودمختاری اور ترقی کا مقصد، سوشلزم کا مقصد سلامت رہے اور فتح‌مند ہو! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

دنیا کو پائدار امن نصیب ہو! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کمیونزم زندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ سب کھڑے ہوگئے۔ ہال میں ''سوویت یونین زندہ باد!،، ''سوویت کمیونسٹ پارٹی زندہ باد!،، ''لیننی مرکزی کمیٹی زندہ باد!،، کے نعرے سنائی دیتے رہے۔)

سفید شیر کا آرڈر پانے کے موقع پر پراگ میں تقریر

۲۳ فروری ۱۹۷۳ء

عزیز کامریڈ هوساک!
عزیز کامریڈ سووبودا!
عزیز کامریڈ شتروا وگول!

چیکوسلوواکیه کی سوشلسٹ ریپبلک کے اس اعلی انعام کےلئے میرا پرخلوص شکریه قبول کیجئے۔ میں اس انعام کو اپنی ساری لیننی کمیونسٹ پارٹی سے، سارے سوویت عوام سے منسوب کرتا هوں جو چیکوسلوواکیه کی کمیونسٹ پارٹی اور اس کے عوام سے مستحکم اور قدیم دوستی سے مربوط هیں۔ اس دوستی کی تاریخی جڑیں بهت سی صدیوں میں اترتی چلی گئی هیں اور وه فسطائیت کے خلاف متحده لڑائیوں کی آگ میں تپ کر فولادی بنی هے۔ جب چیکوسلوواکیه کے لوگوں نے اپنے لئے سوشلزم کا راسته منتخب کیا، جب مشترکه نصب‌العین اور نئے معاشرے کی تعمیر کے عظیم کام نے همارے دونوں ملکوں کو سوشلسٹ بین‌اقوامیت کے نئے اور اٹوٹ رشتوں میں مربوط کیا تب اس دوستی نے نئے اور زیاده گهرے معنی حاصل کئے۔

همارے زمانے میں سوویت یونین اور چیکوسلوواکیه کے لوگوں، سوویت یونین اور چیکوسلوواکیه کے کمیونسٹوں کے درمیان روابط اتنے گهرے اور نوع بنوع هوگئے اور میں تو یه کهونگا که هماری طرز زندگی کے لئے اتنے فطری بن گئے که همارے بهت سے خیالات، خوشیاں اور فکریں ایک هوگئیں۔

اسی لئے مجھے چیکوسلوواکیه کے دوستوں کے دئے هوئے اعزاز نے بهت متاثر کیا هے۔ میں کهونگا که چیکوسلوواکیه بهت سی

صورتوں میں میرے لئے ذاتی طور پر عزیز و قریب ہے ۔ آپ کے خوبصورت ملک سے میری زندگی کے بہت سے صفحات منسلک ہیں۔ چیکوسلوواکیہ سے میری واقفیت کی ابتدا جنگ کے دشوار برسوں میں ہوئی جب سوویت لوگ محب وطن چیک اور سلوواک لوگوں کے ساتھ ملکر غلام بنانےوالے فسطائیوں کو تباہ کرنے کے لئے، ہمارے ملکوں کی عزت، آزادی اور خودمختاری کےلئے سخت جنگ کررہے تھے۔ ان دنوں چیکوسلوواکیہ کے مجاھدین کا فوجی کور لیودویک سووبودا کی کمان میں لڑائی میں ھمارا ساتھ دے رھا تھا۔ ان جرأت آمیز برسوں کا شاندار کام میری یاد سے کبھی محو نہ ھوگا۔

اور جنگ کے بعد کے برسوں میں بھی چیکوسلوواکیہ سے میرے روابط عملی طور پر ختم نہیں ھوئے۔ مثلاً مجھے یہ اچھی طرح یاد ہے کہ یوکرین میں دنیپروپیتروفسک کی صوبہ پارٹی کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے مجھے چیکوسلوواکیہ کے کمیونسٹوں کے ممتاز رھنما کلیمینت گوتوالد سے ملنے اور ان کے ساتھ رفیقانہ ماحول میں چند گھنٹے گذارنے کا موقع ملا۔ یہ فروری ۱۹۴۸ء کی یادگار فتح کے بعد جلد ھی کی بات ہے۔ کامریڈ گوتوالد سوشلزم کے راستے پر ملک کو ترقی دینے اور چیکوسلوواکیہ اور سوویت یونین کی دوستی کو اور زیادہ گہرا بنانے کے خیالات اور منصوبوں سے بھرے ھوئے تھے۔

ھمارے تعاون کے نئے مدارج تو ھماری آنکھوں نے خود دیکھے ھیں۔ ھم نے بعد کے برسوں میں نئے فریضوں کی تکمیل چیکوسلوواکیہ کے رفیقوں کے ساتھ ملکر کی اور اس وجہ سے مجھے باربار آپکی پارٹی کانگرسوں میں اور دوسری وجہوں سے چیکوسلوواکیہ آنیکا اور اسی طرح چیکوسلوواکیہ کے دوستوں کے ساتھ سوویت یونین میں ملنے اور بات‌چیت کرنیکا موقع ملتا رھا۔

اور میں کسی خاص راز کا انکشاف نہیں کرتا جب میں یہ کہتا ھوں کہ آج بھی سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سکریٹری کے عھدے پر ھونے کیوجہ سے مجھے پولیت‌بیورو اور مرکزی کمیٹی کے سکریٹریٹ کے ساتھیوں کے ساتھ ملکر سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے تعلقات، اپنی دوستی اور تعاون کو زیادہ گہرا بنانے، امن اور سوشلزم کے کاز کے لئے بین‌الاقوامی میدان میں اپنی مشترکہ جدوجہد سے متعلق سوالات پر غور کرنا ھوتا ہے۔

هم اپنے سارے مشترکہ کام کامریڈ هوساک، کامریڈ سووبودا، کامریڈ شترواوگول اور چیکوسلوواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی اور ریاست کے دوسرے رهنماؤں کے ساتھ انتہائی پرخلوص اور دوستانہ روابط کے ذریعہ کرتے هیں۔

اور اس وقت هماری دوستی اور تعاون کی نشانی کے طور پر اول درجے کا سفید شیر کا آرڈر قریبی دوستوں کے هاتھوں سے لیتے هوئے میں فطری طور پر گہرا جوش و خروش محسوس کر رها هوں۔ رفیقو، میں وعدہ کرتا هوں کہ میں همیشہ اپنے کو برادرانہ چیکوسلوواکیہ کے اس معزز انعام کے لائق ثابت کرونگا۔ عزیز دوستو! ایک بار پھر آپکا تہہ دل سے شکریہ۔

چیکوسلوواکیہ اور سوویت یونین کی قوموں کی عظیم برادری اور سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے کمیونسٹوں کی مجاهدانہ یکجہتی تا ابد زندہباد!

(لیونڈ ایلیچ بریژنیف کی تقریر کو بڑی توجہ سے سنا گیا اور بار بار اسکا طوفانی تالیوں سے خیرمقدم هوا۔)

فروری کی فتح کی ۲۵ ویں سالگرہ کی تقریب میں پراگ کے استارومیستو چوک کے جوبلی جلسے میں تقریر

۲۳ فروری ۱۹۷۳ء

محترم اہالیان پراگ!

عزیز رفیقو اور دوستو!

بڑے قومی تہوار کے دن، فروری کی تاریخی فتح کی ۲۵ ویں سالگرہ کے موقع پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور سوویت حکومت سوشلسٹ چیکوسلوواکیہ کے سارے کمیونسٹوں اور محنت کشوں کو اس شاندار جوبلی کے لئے مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ (زوردار تالیاں اور ''ہرا!'' کے نعرے۔) چیکوسلوواکیہ کے بھائیو، سوویت لوگوں کی طرف سے آپ کو پرخلوص سلام! (تالیاں دیر تک جاری رہیں اور جلسے کے شرکا نے نعرے لگائے ''سوویت یونین اور ہم سدا سدا کے ساتھی ہیں!'')

کامریڈ گوستاف ہوساک نے اس سالگرہ کے سلسلے میں جن خیالات و جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان میں پوری طرح شریک ہوں۔ اس وقت جبکہ اس دن کو چوتھائی صدی گذر چکی ہے یہ بات خاص طور سے صاف نظر آتی ہے کہ فروری ۱۹۴۸ء جنگ کے بعد کی تاریخ میں ایک زبردست تبدیلی لانےوالا واقعہ بن گئی۔ یہ عالمی میدان میں زبردست طبقاتی لڑائی تھی جو سوشلزم نے جیت لی۔ یہ چیکوسلوواکیہ کی قوموں کی تقدیر میں بنیادی موڑ تھا۔

کمیونسٹ پارٹی کی اس شعلہ‌ور اپیل پر جسکا اعلان کامریڈ کلیمینٹ گوتوالد نے یہاں سے، استارومیستو چوک سے کیا، سارے ملک کے مزدور طبقے، کسانوں اور تمام محنت کشوں نے لبیک کہا۔

انھوں نے یہ پرعزم اور قطعی اعلان کیا کہ اب چیکوسلوواکیہ سامراجی جوے میں چلتا سکہ نہیں بنے گا۔ عوام نے سوشلزم کے حق میں، حقیقی خودمختاری، جمہوریت اور ترقی کے حق میں انتخاب کیا۔

چیکوسلوواکیہ مدتوں سے اپنے محنت کشوں کی مہارت، انجنیروں اور سائنس‌دانوں کے جوہروں، ادیبوں، کمپوزروں اور مصوروں کے فنون کے لئے شہرت حاصل کر چکا ھے۔ اس بابرکت بنیاد کے سہارے چیکوسلوواکیہ کے لوگوں نے نئے سماجی حالات میں ملک کی معاشی اور تہذیبی صلاحیتوں کو بہت زیادہ بڑھا لیا۔ سوشلزم کی تعمیر میں یہ کامیابیاں اور زیادہ وزنی ھیں کیونکہ وہ دشوار حالات میں اور ملک کے اندر اور باھر کی ان دشمن طبقاتی طاقتوں کی مزاحمت کے باوجود حاصل کی گئی ھیں جنھوں نے ''فروری دشمن،، امیدوں کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔

آج کا چیکوسلوواکیہ دنیا کا ایک پیش‌رفت اور معاشی لحاظ سے ترقی‌یافتہ ملک ھے جسکا اثر اور رول بین‌اقوامی امور میں مسلسل بڑھتا جارھا ھے۔ یہ کمیونسٹ پارٹی کی رھنمائی میں مزدوروں، کسانوں اور دانش‌وروں کی ۲۰ سالہ جدوجہد اور محنت کا نتیجہ ھے اور اس پالیسی کا سچا پھل ھے جسکی بنیاد مارکس‌ازم لینن‌ازم اور سوشلسٹ بین‌اقوامیت کے اصولوں پر ھے۔

عزیز دوستو!

جب بھی میں آپ کے یہاں آتا ھوں مجھے بےساختہ ۱۹۴۵ء کی فاتحانہ بہار کی یاد آجاتی ھے جبکہ پراگ اور دوسرے شہروں کی سڑکوں پر ھم سوویت فوجی بھائیوں کی طرح چیک اور سلاواک لوگوں سے گلے ملے تھے اور فسطائیت پر فتح کا جشن ساتھ مل کر منایا تھا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔) سوویت لوگوں کےلئے شکر و محبت کے جذبات کا اظہار اور ھماری مشترکہ جدوجہد کےلئے سوویت لوگوں کی زبردست قربانیوں اور کوششوں کا اعتراف میرے اور سارے سوویت فوجیوں کے دل میں جو چیکوسلوواکیہ کی آزادی کےلئے اس وقت لڑ رھے تھے سدا کےلئے گھر کرگیا ھے۔

آج ھم سب کےلئے دوھرا یادگار دن ھے کیونکہ فتح فروری کا جشن سوویت فوج کی تشکیل کے جشن کے ساتھ پڑ رھا ھے جو اپنی پچپن سالہ جوبلی منا رھی ھے اور اسکو یاد کئے بغیر نہیں رھا

جا سکتا کہ فسطائیت کے خلاف گھمسان کی لڑائیوں میں سوویت سپاہیوں کے شانہ بشانہ جنرل لیودوک سووبودا کے مشہور فوجی کور کے چیک اور سلاواک بھی لڑرہے تھے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں اور ''ہرا،، کے نعرے لگائے گئے۔) اب جنرل موصوف چیکوسلوواکیہ کی سوشلسٹ ریپبلک کے صدر ہیں۔ یہ سچی مجاہدانہ اخوت تھی۔

پچھلے برسوں کے دوران ہماری دوستی میں استواری اور استحکام پیدا ہوا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کی قوموں کی زندگی اور کام کا مقصد ہمارے لئے مسرت بخش ہے اور ہم کو متحد کرتا ہے۔ ہم مشترکہ طور پر مزدور طبقے کے نصب العین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم امن کی مشترکہ خواہش اور اپنی کوششوں کو اسکے لئے لگانے کے عزم سے آپسمیں مربوط ہیں کہ سوشلزم کے ملکوں کےلئے سلامتی کی ضمانت ہو اور انسانیت پر سے جنگ کا خطرہ ہٹایا جاسکے۔ یہی عزم معاہدۂ وارسا کی بنیاد ہے، ان دوطرفہ معاہدوں کی بنیاد ہے جو برادرانہ ملکوں کے درمیان ہوئے ہیں۔ ہم ساتھ ملکر اپنی عظیم اور مشترکہ ثروت یعنی سوشلسٹ دولت مشترکہ کی تعمیر کر رہے ہیں اور اسکو پائدار بنا رہے ہیں۔

مضبوط رضا کارانہ متحدہ اقتدار اعلی رکھنےوالی خودمختار ریاستیں جو سوشلزم اور کمیونزم کے حق میں ہیں اور ایک دوسرے کے گہرے احترام، مکمل مساوی حقوق اور برادرانہ امداد باھمی کی حامل ہیں — یہ ہے ہماری دولت مشترکہ! (تالیاں۔)

سیاست، معاشیات اور تہذیب کے سارے شعبوں میں انتہائی وسیع تعاون ہر برادرانہ ملک کے مفادات میں اور مجموعی طور پر سوشلزم کے کاز کےلئے — یہ ہے ہماری دولت مشترکہ! (تالیاں۔)

سامراج کے خلاف جدوجہد میں اتحاد، جارحانہ پالیسی پر کاری ضرب لگانا، آزادی، خودمختاری اور سماجی ترقی کے سارے حامیوں سے یکجہتی — یہ ہے ہماری دولت مشترکہ! (تالیاں۔)

اب ساری دنیا اسکو تسلیم کرتی ہے کہ بین‌اقوامی حالات میں قوموں کےلئے خوشگوار ترقی کی بڑی، بلکہ یوں کہنا چاہئے فیصلہ کن

خدمت برادرانہ سوشلسٹ ممالک، ہماری مشترکہ بامقصد سیاست کے حصے میں آئی ہے۔

یہ سچ ہے کہ ابھی اسکے لئے بہت کچھ کرنا ہے کہ امن، سلامتی اور تعاون کا رجحان خوب مستحکم ہو جائے۔ اگر یورپ کا ذکر کیا جائے تو یہاں متعدد پیچیدہ مسائل حل کرنے ہیں تاکہ اس براعظم سے ہمیشہ کےلئے ''سردجنگ،، کی فضا کو ختم کر دیا جائے۔ یورپی ریاستوں کے درمیان تعلقات میں فسطائی ڈکٹیٹری اور جبر و تشدد کی سیاست کی باقیات کی تاریکی نہ حائل ہونا چاہئے۔ اس پوزیشن سے ہم چیکوسلوواکیہ کے لوگوں کے اس منصفانہ مطالبے کو لیکر بڑھتے ہیں کہ نام نہاد میونخ سمجھوتے کو کالعدم اور ناحق قرار دیا جائے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) اس مسئلے کو تعمیری ڈھنگ سے حل کیا جاسکتا ہے اور حل کرنا چاہئے۔

ہماری مشترکہ سیاست جسکی بنیاد سوشلسٹ بین‌اقوامیت کے اصولوں پر ہے صرف یورپ میں ہی آزمائشوں سے نہیں گذر چکی ہے۔ اس نے ویت‌نامی ہیروؤں کی فتح میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔ ہمیں قطعی یقین ہے کہ سوشلسٹ ریاستوں اور ساری دنیا کی ترقی‌پسند اور امن دوست طاقتوں کا اتحاد دوسری قوموں کو بھی جارحیت کے خلاف اور انکی آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد میں مدد دے سکتا ہے۔

عزیز رفیقو!

۱۹۴۸ء کے فروری کے دنوں میں چیکوسلوواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے محنت کشوں کو رجعت پرستی کے خلاف جدوجہد کےلئے اس نعرے کے ساتھ صف‌آرا کیا تھا ''آگے بڑھو، ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹنا! آگے بڑھو، سوشلزم کی طرف!،، (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں اور ''ہرا!،، کے نعرے لگے۔) یہ مجاہدانہ اپیل آج بھی زندہ ہے۔ وہ مزدور طبقے، محنت کش کسانوں اور عوامی دانش‌وروں کے شعور اور کاموں میں زندہ ہے۔ وہ چیکوسلوواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی ۱۴ ویں کانگرس کے فیصلوں کی تکمیل کے لئے آپ کے سارے کاموں میں زندہ ہے۔

ہم آپ کے لئے سوشلسٹ چیکوسلوواکیہ کی مزید بہبودی کی

جدوجہد میں مکمل کامیابی کے متمنی ہیں! (طوفانی تالیاں اور ''ہرا!،، کے نعرے۔)

سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کی قوموں کی لافانی دوستی اور برادرانہ اتحاد زندہ‌باد (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔ ''ہرا!،، اور ''دوستی!،، ''دوستی!،، کے نعرے لگے۔)

سوشلسٹ ریاستوں کی عظیم دولت مشترکہ کا استحکام اور فروغ پائندہ باد! (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

امن عالم زندہ‌باد! (لیونِد ایلیچ بریژنیف نے یہ الفاظ چیک زبان میں کہے۔ طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔ جلسے کے شرکا نے نعرے لگائے ''امن زندہ باد!،، ''ہم سدا کےلئے سوویت یونین کے ساتھ ہیں: ''دوستی!،، ''ہرا!،،۔)

محنت کشوں کی بین اقوامی یکجہتی کے دن ماسکو کے لال چوک پر تقریر

یکم مئی ۱۹۷۳ء

عزیز رفیقو !

ماسکو کے معزز شہریو اور دارالحکومت کے معزز مہمانو !

عزیز دوستو !

ہم یہاں کریملن کے سرخ ستاروں کی چھاؤں میں یوم مئی کی تقریب منانے کے لئے پھر جمع ہوئے ہیں ، یوم مئی تمام ملکوں کے محنت کش عوام کی بھائی‌چارگی اور مجاہدانہ اتحاد کا دن ہے، موسم‌بہار کی تقریب ہے ، محنت اور امن کا جشن ہے۔

صدیوں سے آزاد محنت اور پائدار امن تمام قوموں کا آدرش ہے۔ ہم سوویت عوام بجا طور پر اس حقیقت پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ محنت کی آزادی کی ابتدا عظیم اکتوبر انقلاب کے دنوں میں ہماری سرزمین پر ہوئی۔ یہ ہمارا ہی ملک ہے جو پچھلے ۵۵ برسوں سے پائدار امن اور روئے‌زمین کی تمام قوموں کی باہمی دوستی کا پرچم ثابت‌قدمی کے ساتھ بلند رکھے ہوئے ہے۔ (طوفانی تالیاں۔ ’’ ہرا ،، کی آوازیں۔)

ساتھیو، ہماری پارٹی کی ۲۴ویں کانگرس کے انعقاد کے بعد دو برس گزر چکے ہیں۔ ملک کی زندگی کے اور بین‌اقوامی معاملات کے بارے میں ۲۴ ویں پارٹی کانگرس کے تاریخی فیصلوں کو روبہ‌عمل لانے کے لئے پارٹی اور سوویت عوام نے ان دو برسوں میں زبردست محنت کی ہے۔

ہم پنجسالہ منصوبے کے تیسرے، فیصلہ کن سال میں داخل ہوگئے ہیں۔ یہ برس زبردست محنت کے برس کی حیثیت سے شروع ہوا

ہے ۔ مزدور اور کسان ، سائنسداں اور فنکار ، ہمارے ملک کے تمام محنت کش سالانہ منصوبوں کو نہ صرف پورا کرنے بلکہ اس سے زیادہ کام کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح بحیثیت مجموعی پنجسالہ منصوبے کی تکمیل اور مقررہ نشانوں سے زیادہ کام کے لئے مستحکم بنیاد استوار کر رہے ہیں ۔

لیننی کمیونسٹ سبوتنک* ، جو ۲۱ اپریل کو ہوا ، محنت کے قوم گیر جوش و خروش کی واضح مثال تھا ۔ اس دن ۱۳ کروڑ ۲۰ لاکھ لوگوں نے، عملاً تمام صحت مند آبادی نے کام انجام دیا ۔ انہوں نے جوش و خروش کے ساتھ، سچے کمیونسٹ جذبے کے ساتھ کام کیا ۔ اگر باقی مہینوں میں اسی قسم کی سرگرمی جاری رہی تو پھر اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں کہ ہمارے ملک کی ترقی کے لئے اس برس کے واسطے جو نشانے مقرر کئے گئے ہیں وہ حاصل کر لئے جائیں گے ۔

زبردست کمیونسٹ محنت ہمارے ملک کو مستحکم کرنے اور ہمارے عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کا انتہائی صحیح راستہ ہے ۔ ساتھ ہی یہ پائدار امن کے نصب العین کی ایک بڑی خدمت ہے ۔

۲۴ ویں پارٹی کانگرس کے بعد سوشلزم کے مورچوں کو مضبوط بنانے اور امن کو مستحکم کرنے کے سلسلے میں یہی وہ فرائض ہیں جنھیں ہماری پارٹی نے سب سے آگے رکھا ہے ، قابل لحاظ نتائج حاصل کئے گئے ہیں ۔ چند روز پہلے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس منعقد ہوا تھا جس نے اس میدان میں ہمارے کام کے نتائج کا خلاصہ پیش کیا ۔ اس اجلاس میں شرکت کرنےوالوں نے اس بات پر اپنے گہرے اطمینان کا اظہار کیا کہ کانگرس نے جو امن پروگرام منظور کیا تھا اس کی تعمیل کے راستے پر ہم خاصا آگے بڑھے ہیں ۔

عالمی منظر پر لینن کی سر زمین کی آواز ، ساری سوشلسٹ برادری کی آواز ، یعنی پائدار امن اور قوموں کے درمیان دوستی کی آواز پہلے سے کہیں زیادہ زوردار اور بااثر ہو گئی ہے ۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔) ہر سال ہر مہینے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر روز سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی سرگرم امن پسند پالیسی

---

* روسی لفظ ''سبوتا'' سے ماخوذ، جس کے معنے ہیں ہفتے کا دن ۔

دنیا کی قوموں کو اس بات کے تازہ بہ تازہ قائل کن ثبوت فراہم کر رہی ہے کہ سوشلزم اور امن کے تصورات لاینفک ہیں۔

ویت‌نام میں جنگ ختم ہو گئی ہے، جس کے خاتمے کے لئے سوویت یونین مسلسل اور ثابت‌قدمی سے کام کرتا رہا ہے۔ سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی زبردست اخلاقی اور مادی مدد اور دنیا کی تمام ترقی‌پسند قوتوں کی یکجہتی پر بھروسہ کرتے ہوئے، ویت‌نام کے وطن‌دوستوں نے آزادی و خودمختاری کے جائز نصب‌العین کو کامیابی کے ساتھ سربلند رکھا۔

سوویت یونین اور اس کے سوشلسٹ حلیفوں کی ثابت‌قدم اور تعمیری پالیسی کی بدولت اور تمام امن‌پسند اور حقیقت‌پسند قوتوں کی حمایت کی وجہ سے یورپ میں اہم مثبت تبدیلیاں حاصل کی گئی ہیں۔ ''سرد جنگ،، اور خطرناک کشیدگیوں کے بجائے امن کو مستحکم کرنے اور باہمی فائدہ‌بخش تعاون کو فروغ دینے کی سمت میں قدم بڑھایا جارہا ہے۔

ہم یورپ کے خونریز ماضی کی نشانیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ اس لئے نہیں کر رہے ہیں کہ اسے بھلا دیا جائے بلکہ اس لئے کہ اس کا پھر اعادہ نہ ہو۔ اب یہ انتہائی حقیقت‌پسندانہ فریضہ بن گیا ہے کیونکہ سوشلزم کو یورپ کی زندگی میں ایک زبردست ناقابل‌تسخیر قوت کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ہمارے مقاصد واضح، تعمیری اور نیک ہیں۔ یہ لیننی پارٹی کے شایان‌شان ہیں، یہ فتحیاب سوشلزم کی دنیا کے پہلے ملک کے شایان‌شان ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔ ''ہرا،، کی آوازیں۔)

مختلف سماجی نظام رکھنےوالی ریاستوں کے درمیان پرامن بقائے باہم کا لیننی تصور لوگوں کے ذہن میں اور بین‌اقوامی تعلقات کے عمل میں نئی کامیابیاں حاصل کرتا جا رہا ہے۔

دنیا کے دوسرے تمام حصوں میں اس کی پالیسی کی طرح، یورپ میں بھی سوویت یونین کی پالیسی سب سے پہلے امن کی پالیسی ہے۔ یہی چیز فرانس کے ساتھ، وفاقی جمہوریہ جرمنی اور دوسری یورپی ریاستوں کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نشوونما اور کل یورپی کانفرنس کی تیاری کے لئے ہماری زبردست سرگرمیوں کو متعین کرتی ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ جیسے ملک کے ساتھ تعلقات کو ہم ان ہی موقفوں سے دیکھتے ہیں - باہمی احترام اور باہمی فائدے کے اصولوں کی بنیاد پر مستقبل میں بھی ہم سوویت امریکی تعلقات کی سازگار نشوونما کو بڑھاوا دیں گے - جاپان کے بارے میں ہمارے ملک کا رویہ بھی ایسا ہی ہے -

ہندستان کے ساتھ، عرب ریاستوں کے ساتھ، افریقہ، ایشیا، اور لاطینی امریکہ کے تمام خودمختار اور آزادی پسند ملکوں کے ساتھ ہماری پرخلوص دوستی اور فائدہ‌بخش تعاون مضبوط تر اور مزید گہرا ہورہا ہے - سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست ہمیشہ اس دوستی کے وفادار رہی ہیں ، ہم اسے امن اور ترقی کی قوتوں کے استحکام کا ایک طاقتور سرچشمہ سمجھتے ہیں - (طوفانی تالیاں -)

ساتھیو ! سوویت یونین کا بین‌اقوامی موقف آج جتنا مستحکم ہے اتنا پہلے کبھی نہیں تھا - سوویت عوام کی سلامتی کی پہلے سے کہیں زیادہ بہتر طریقے پر ضمانت ہو گئی ہے - ہمارے عوام امن کے نام پر کام کر رہے ہیں اور آزاد محنت کے نام پر وہ امن کےلئے جدوجہد کر رہے ہیں - امن اور محنت کے سرخ پرچم تلے ، ہم نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں جن کی ستائش دنیا کے تمام نیک دل لوگ کرتے ہیں - اس پرچم کے تلے ہم نئی شاندار کامیابیاں حاصل کریں گے - (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں - ''ہرا،، کی آوازیں بار بار بلند ہوتی رہیں -)

عزیز رفیقو ، یوم مئی کے موقع پر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے ، سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور مجلس وزرا کی طرف سے میں آپ سب کو پرجوش مبارکباد دیتا ہوں - (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں - چوک کے اوپر ہزارہا آوازوں‌والی ''ہرا،، سنائی دیتی رہی -) ملک کے اس اہم چوک میں جو کہ تمام سوویت عوام کےلئے مادروطن کا ایک نشان بن گیا ہے، ماسکو کے محنت کشوں کے نمائندے جمع ہوئے ہیں - ماسکو کے رہنےوالوں نے سوشلسٹ مسابقت کے سلسلے میں کئی اہم پیش‌قدمیاں کی ہیں - ہماری تمنا ہے کہ ماسکو مجاہدانہ محنت کی ، کمیونزم کےلئے جدوجہد کی شاندار مثال بنا رہے ! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں - ''ہرا،، کی آوازیں -)

اس یوم مئی کے موقع پر ہماری طرح کروڑوں سوویت عوام اپنے اپنے شہروں، علاقوں اور دیہاتوں کے چوکوں اور سڑکوں پر جمع ہوئے ہیں۔ میں اپنے عظیم ملک کے تمام شہریوں کے لئے، کمیونزم کے معماروں، ہر سوویت خاندان، ہر سوویت انسان کے لئے تہہ دل سے اس تمنا کا اظہار کرتا ہوں کہ انہیں ان کے نیک کام میں زبردست کامیابیاں حاصل ہوں اور بھرپور مسرت حاصل ہو! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ ''ھرا،، کی آوازیں بار بار بلند ہوتی رہیں۔)

پائدار امن کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے ہم اس بات کو فراموش نہیں کرتے کہ امن کی مخالفت کرنے والی قوتوں نے اپنے ہتھیار نہیں ڈالے ہیں۔ ہم جارحیت پسند حلقوں کی ریشہ دوانیوں سے باخبر ہیں اور پوری طرح چوکسی برقرار رکھتے ہیں۔ یوم مئی کی تقریب کے موقع پر ہم اپنی مسلح افواج کو پرجوش تہنیت بھیجتے ہیں، جو مضبوطی کے ساتھ امن کی حفاظت کر رہی ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ چوک کے اوپر ''ھرا،، کی آواز سنائی دیتی رہی۔)

ہم آج اپنے بیرونی مہمانوں کو دوستانہ مبارکباد دیتے ہیں جو ہمارے دارالخلافہ آئے ہیں۔ عزیز ساتھیو، یہاں آپ کی موجودگی ساری دنیا میں آزادی و سلامتی کے مجاہدین کے ساتھ سوویت یونین کی دوستی کے رشتوں کا واضح ثبوت ہے۔ یوم مئی کے مظاہروں کے موقع پر ہم بین الاقوامی مزدور طبقے کی مختلف نسلوں کے درمیان جیتے جاگتے رشتے کو اور بین الاقوامی روایات سے اس کی وفاداری کو دیکھتے ہیں۔

آج ہم دوسرے ملکوں کے تمام دوستوں اور ساتھیوں کو برادرانہ مبارکباد دیتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) ہم سوشلسٹ ملکوں کے محنت کش عوام کو، سرمایہ دار ملکوں کے مزدور طبقے اور کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کو، قومی اور سماجی آزادی کے تمام مجاہدین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) سوویت عوام جو سچے بین الاقوامیت پسند ہیں، آزاد محنت کے لئے، پائدار امن کے لئے ان سب کی جدوجہد کی تہہ دل سے حمایت کرتے ہیں! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ ''ھرا،، کی آوازیں دھرائی جاتی رہیں۔)

بین الاقوامیت کی تقریب، تمام ملکوں کے محنت کشوں کی مجاہدانہ

یکجہتی کا دن، یوم مئی زندہباد ! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔ ''ہرا،، کی آوازیں دہرائی جاتی رہیں ۔)

ہماری عظیم لیننی پارٹی زندہباد ! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔ ''ہرا،، کی آوازیں دہرائی جاتی رہیں ۔)

کمیونزم کی تعمیر کرنےوالے سوویت عوام زندہباد! (لال چوک کی فضا پر زوردار ''ہرا،، گونجتی رہی، زبردست تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔ ''سوویت کمیونسٹ پارٹی زندہباد!،، ''زندہباد! زندہباد! زندہباد!،، کے نعرے سنائی دیتے رہے۔ تقریب کے شرکا پرولتاری ترانہ ''انٹرنیشنل،، گانے لگے ۔)

پولینڈ کی متحدہ مزدور پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اول سکریٹری کامریڈ ایڈوارڈ گیریک کو وارسا میں لینن آرڈر دیتے وقت تقریر

۱۱ مئی ۱۹۷۳ء

عزیز کامریڈ گیریک!

عزیز رفیقو!

ہم آج ایک شاندار اور خوشگوار موقع پر ملے ہیں۔ سوویت یونین اور پولینڈ کے لوگوں کے درمیان دوستی اور تعاون کی ترقی کے لئے نمایاں خدمات اور امن اور سوشلزم کی استواری میں زبردست دین کے لئے کامریڈ ایڈوارڈ گیریک کو، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، لینن آرڈر عطا کیا جا رہا ہے۔ مجھے یہ عزت دی گئی ہے کہ میں اپنے مجاہد دوست کو یہ انعام پیش کروں۔

ایڈوارڈ گیریک کی زندگی کا راستہ — ایسے انقلابی کا راستہ ہے جو مزدور طبقے اور عظیم مارکسی لیننی تعلیم کے خیالات کا اٹل وفادار رہا ہے۔ یہ ایسے محب‌وطن کا راستہ ہے جس نے اپنے کو وطن کے مفاد اور پولینڈ کے محنت‌کش لوگوں کی مسرت اور بہبودی کے کام کے لئے پوری طرح وقف کر دیا۔ یہ ایسے بین‌اقوامیت‌پسند کا راستہ ہے جس نے امن اور سوشلزم کی فتح سے زیادہ اعلی کسی اور مقصد کو نہیں گردانا اور جس نے سوشلسٹ ممالک اور عالمی کمیونسٹ تحریک کے اتحاد اور نئی کامیابیوں کی جدوجہد سے زیادہ نیک کوئی اور کام نہیں سمجھا۔

کان‌کن مزدور، جوان سالی میں کمیونسٹ صفوں میں شامل ہونےوالے، فسطائیت کے خلاف مزاحمت کے مجاہد، نئے سوشلسٹ پولینڈ کی تعمیر میں سرگرمی سے شریک کامریڈ ایڈوارڈ گیریک نے پولینڈ کے مزدور طبقے اور سارے پولستانی محنت‌کشوں میں، جن کے خیالات اور

ضروریات کو وہ بہت اچھی طرح سمجھتے ھیں عزت اور وقار پیدا کرلیا۔ کامریڈ گیریک کو برادرانہ سوشلسٹ ممالک اور عالمی کمیونسٹ تحریک میں بھی بڑی عزت حاصل ھے۔

یہاں ایڈوارڈ گیریک کی ذاتی خوبیوں کے بارے میں بہت کچھ کہا جاسکتا ھے : انکی اصول پسندی اور حقیقت پسندی، ان کے وسیع سیاسی فکر و خیال اور مضبوط قوت ارادی، انکی انکساری، لوگوں کے ساتھ رفیقانہ برتاؤ اور مقررہ مقاصد کے حاصل کرنے میں انکے عزم مصمم کے بارے میں۔ یہ صفات ھر کمیونسٹ کے لئے اھم ھیں اور اس سے زیادہ سیاسی کارکنوں کے لئے جن پر پارٹی اعتماد کرکے اعلی عہدے دیتی ھے۔

کسی کمیونسٹ کے لئے مزدور طبقے اور وسیع پیمانے پر عوام الناس کے اعتماد سے بڑا اور کوئی انعام نہیں ھے۔ پولینڈ کی متحدہ مزدور پارٹی اور اسکی مرکزی کمیٹی جسکے سربراہ کامریڈ گیریک ھیں اس اعتماد کو بڑی خوبی سے استعمال کررھی ھے۔

آئندہ سال عوامی پولینڈ اپنی تیسویں سالگرہ منائیگا۔ یہ تیس سال انقلابی ترقی کے سال، پیچیدگی اور شہرت کے سال تھے۔ پولینڈ کی کمیونسٹ پارٹی معاشرے کی رھنما طاقت، مزدور طبقے اور ملک کے سارے محنت کشوں کے ھراول دستے کی حیثیت سے اپنا رول باعزت طور پر ادا کرتی ھے۔ تین دھائی برسوں میں نئے پولینڈ میں سچی خوشحالی آئی۔ دنیا کا ایک ترقی پسند ملک بنکر پولینڈ کی عوامی ریپبلک اب جدید صنعت — اینرجیٹکس، جہازسازی، ریڈیو ٹکنیک، الکٹرونکس، دھاتسازی، معدنی کان کنی اور صنعتی پیداوار کی بہت سی شاخوں سے مستفید ھورھی ھے۔ بین اقوامی میدان میں سوشلسٹ پولینڈ کا وقار بے حد بڑھا ھے جو ھماری برادرانہ دولت مشترکہ میں ایک مساوی حقوق رکھنے والا حصے دار ھے۔ عالمی امور کو طے کرنے میں اسکی آواز وزن رکھتی ھے۔

پولینڈ کے عوام تہذیب و تمدن کے خزانے میں ھمیشہ سے نمایاں اضافہ کرتے آئے ھیں۔ اس کے بارے میں پولینڈ کے عظیم فرزند نکولائی کوپیرنیک کی ۵۰۰ ویں سالگرہ پھر یاد دلاتی ھے جسکو تمام ممالک میں وسیع پیمانے پر منایا جا رھا ھے۔ ھمارے پاس یہ کہنے کی ٹھوس بنیاد ھے کہ آج سوشلسٹ پولینڈ میں ایسے حالات پیدا کئے گئے ھیں جو ھمارے زمانے کے کوپیرنیکوں کی عوام میں سے تربیت کرسکتے ھیں۔

پیداواری طاقتوں کی جاندار ترقی، ریاست کی طرف سے تعلیم عامه، سائنس کی خوشحالی اور فنکارانه تخلیقات کی فکر — سوشلزم کی ساری معاشرتی فضا هر شخص کو اپنی صلاحیتیں سامنے لانے کا اور سوشلسٹ وطن کی بہبودی کےلئے تخلیقی کام میں اپنی جگه بنانے کا موقع فراهم کرتی هے۔

اگر مختصر طور پر خاص بات کا ذکر کیا جائے تو هماری رائے میں موجوده پولستانی معاشرے کی خوبیاں هیں — معاشرتی رجائیت، جو کچھ کیا جا چکا هے اور جو کرنا هے اسکو واضح طور پر سمجھنا اور مستقبل کےلئے اچھے امکانات۔ اسکا شاهد وه سیاسی اور محنتی جوش و خروش هے جس سے ملک پولینڈ کی متحده مزدور پارٹی کی چھٹی کانگرس کے فیصلوں کو پورا کرنے کی جدوجہد کر رہا هے۔

اس موقع سے فائده اٹھاتے هوئے، عزیز دوستو، هم اس راستے پر آپکی زبردست کامیابیوں کے متمنی هیں! (تالیاں۔)

عزیز کامریڈ گیریک، آج آپ کو سوویت یونین کا یه اعلی انعام پیش کرتے هوئے سوویت یونین اور پولینڈ کی اٹوٹ دوستی اور همه رخی تعاون کی ترقی میں آپکی دین پر خاص طور سے زور دینا چاهتا هوں۔ هماری قوموں کا برادرانه اتحاد خودبخود نہیں هوگیا هے، یه تاریخ کا تحفه نہیں هے بلکه آزادی اور خوشحالی کےلئے سوویت یونین اور پولینڈ کے لوگوں کی مشترکه جدوجہد نے اسکو جنم دیا هے۔ یه دونوں ملکوں کے کمیونسٹوں کی مستقل اور برسوں کی کوششوں کا پھل هے۔ ان عظیم کامیابیوں کو هماری پارٹیاں بجا طور پر اپنی بڑی ملکیت کہه سکتی هیں۔ هم اسکو اپنا فرض سمجھتے هیں که اپنے قریبی اتحاد کی هر طرح حفاظت کریں، اسکو پائدار بنائیں اور نئے خزانوں سے اسکو مالامال کرتے رهیں۔ هم یه بخوبی جانتے هیں که پولینڈ کے کمیونسٹ بھی اسی کے خواهش مند هیں اور پولینڈ کے لوگ بھی یہی چاهتے هیں۔

جدید دنیا کی یه حقیقت هے که سوویت یونین، پولینڈ اور سوشلسٹ دولت مشترکه کے دوسرے ملکوں کے لوگ ایک بڑے خاندان میں متحد هوگئے هیں جسکی زندگی کا قانون پرولتاری بین‌اقوامیت بن گیا هے۔ هم نے اپنی دولت مشترکه کو کبھی ایسا بند بلاک نہیں سمجھا جو اپنے مفادات کو دوسرے ممالک کے مفادات کے مدمقابل لانے کےلئے هو۔

اسکے برعکس ہماری مشترکہ پالیسی اسی لئے طاقتور ہے کہ وہ ساری ترقی‌پسند تحریکوں کی تمناؤں اور ساری قوموں کی امیدوں اور فکروں سے مطابقت رکھتی ہے۔ ہم اپنی طبقاتی پوزیشن پر سختی سے قائم ہیں اور اسکے لئے سرگرم عمل ہیں کہ ساری قوموں کےلئے ایسے آزاد وجود کی ضمانت ہو جسکی وہ مستحق ہیں۔ ہم متنازعہ مسائل کو سیاسی ڈھنگ سے اعتدال پر لانے کے، کاروباری اور مساوی حقوق کے حامل تعاون کے حق میں ہیں۔ اسی لئے ساری دنیا کے عوام الناس میں سوشلسٹ دولت مشترکہ کی پالیسی زیادہ سے زیادہ حمایت حاصل کرتی جارہی ہے۔

ساری قوموں کے مفاد میں امن اور سلامتی کو پائدار بنانے کی جدوجہد کرتے ہوئے ہم قدرتی طور پر نئے معاشرے کی تعمیر یعنی معیشت اور تہذیب کی ترقی کےلئے، محنت کشوں کے معیار زندگی میں اضافے اور ایسے دوسرے تخلیقی فریضوں کی تکمیل کےلئے خوشگوار بین‌اقوامی حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو سوشلسٹ ممالک کی برادرانہ پارٹیاں اور عوام اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان معاہدوں کی اہمیت سمجھ میں آتی ہے جو سوویت یونین، پولینڈ، جرمن جمہوری ریپبلک کے وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ساتھ ہوئے ہیں۔ یورپی سرحدوں کا ناقابل تقسیم ہونا، پائدار امن، سارے یورپی ملکوں کا باہمی طور پر مفید تعاون — یہ ہیں وہ نیک مقاصد جو ہم مشترکہ طور سے بین‌اقوامی میدان میں حاصل کررہے ہیں۔

آجکل ہیلسنکی میں ایسے سیاسی فورم کی تیاری کی مختتم منزل ہے جسکی براعظم کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ہے۔ ہمیں گہرا یقین ہے کہ یورپی ریاستوں کی کانفرنس یورپی قوموں کے تعلقات کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرسکتی ہے اور اسکو کرنا چاہئے۔ ہم اس اہم اجتماع کی طرف واضح اور تعمیری رویے کے ساتھ اور اس پرخلوص خواہش کو لیکر بڑھ رہے ہیں کہ اسکی کامیابی کےلئے سب کچھ کریں۔

کشیدگی میں کمی کی نشانیاں یا کم سے کم اس سمت میں پیش‌قدمی کی موجودگی آجکل کرۂارض کے دوسرے علاقوں میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ ہمیں گہرا یقین ہے کہ سوشلسٹ ممالک اور ساری ترقی‌پسند

طاقتوں کی مشترکہ کوششوں سے ان رجحانات کو پائدار بنانا اور مستحکم اور عام منصفانہ امن حاصل کرنا ممکن ہے۔

رفیقو، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے عزیز دوست ایڈوارڈ گیریک کو پھر تہہ دل سے مبارکباد دوں اور انکی صحت اور پولینڈ کے لوگوں کی بہبودی، سوویت پولستانی دوستی، امن اور سوشلزم کے اعلی کاز کےلئے ان کی سرگرمیوں میں نئی کامیابی کی تمنا کروں۔

(لیونِد ایلیچ بریژنیف کی تقریر کے اختتام پر زوردار تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

جرمنی کی سوشلسٹ متحدہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اول سکریٹری کامریڈ ایریخ ھونیکیر کو برلن میں لینن آرڈر دیتے وقت تقریر

۱۳ مئی ۱۹۷۳ء

عزیز کامریڈ ایریخ ھونیکیر!
عزیز رفیقو!

سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت نے مجھے ایک معزز کام پر مامور کیا ھے۔ یہ ھے جرمنی کی سوشلسٹ متحدہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اول سکریٹری کامریڈ ایریخ ھونیکیر کو لینن آرڈر دینے کا کام۔ سوویت ریاست کا یہ اعلیٰ انعام کامریڈ ایریخ ھونیکیر کو سوویت یونین اور جرمن جمہوری ریپبلک کے درمیان برادرانہ دوستی اور تعاون کو فروغ دینے میں نمایاں رول ادا کرنے اور امن اور سوشلزم کی پائداری میں بڑی دین کے لئے عطا کیا گیا ھے۔

ھمارے ملک میں کامریڈ ھونیکیر سے لوگ بخوبی واقف ھیں اور پکے کمیونسٹ کی حیثیت سے جو فسطائیت کے خلاف جدوجہد کی کٹھن راھوں سے گزر چکے ھیں اور محب‌وطن، بین‌اقوامیت پسند، سوشلسٹ دولت مشترکہ اور بین‌اقوامی کمیونسٹ تحریک کے ممتاز کارکن کی حیثیت سے ان کا پرخلوص احترام کرتے ھیں۔

کامریڈ ھونیکیر کی ساری زندگی، ان کی ساری انقلابی سرگرمیاں مزدور طبقے اور محنت کشوں کے مفادات کے لئے جرمن کمیونسٹوں کی جدوجہد سے وابستہ ھیں۔ جرمن جمہوری ریپبلک کی تعمیر اور استحکام، سماجی زندگی کے سارے شعبوں میں سوشلسٹ اصولوں کی کامیابی، ریپبلک کی معیشت، سائنس اور کلچر کی ھمہ‌پہلو ترقی، کمیونزم کے جذبے کے تحت ریپبلک کے باشندوں کی تربیت — یہ سب جرمنی کی

سوشلسٹ متحدہ پارٹی اور اس کے رہنماؤں کے عملے کی تاریخی خدمات ھیں - اس پارٹی سے کامریڈ ھونیکیر تقریباً چوتھائی صدی سے وابستہ ھیں -

اپنے کام میں کامریڈ ھونیکیر برسھابرس تک جرمن اور بین اقوامی مزدور تحریک کے ایسے ممتاز کارکنوں سے قریبی طور پر مربوط رھے ھیں جیسے ویلیم پیک، اوٹو گروتےوال اور ھم سب کے لئے محترم کامریڈ والٹر اولبریخت - جرمنی کی سوشلسٹ متحدہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اول سکریٹری کے عہدے کو سنبھال کر کامریڈ ھونیکیر باعزت طور پر جرمن کمیونسٹوں کی بزرگ نسل کی تیلمانی بین اقوامیت پسندانہ روایات کی پیروی کر رھے ھیں -

جرمنی کی سوشلسٹ متحدہ پارٹی کی آٹھویں کانگرس کے پیش کردہ فریضوں کی تکمیل کرتے ھوئے جرمن جمہوری ریپبلک کے محنت کش سوویت یونین اور دوسرے برادرانہ سوشلسٹ ممالک کے لوگوں کے ساتھ مل کر مستقبل کی وہ وسیع شاھراہ بنا رھے ھیں جس پر اپنی اندرونی ترقی کی منطق کے مطابق، تاریخ کے معروضی قوانین کے مطابق دوسری قومیں اور بالآخر ساری انسانیت آئے گی -

جرمن جمہوری ریپبلک کے لوگوں کو اپنے حال و مستقبل پر اعتماد ھے - ان کی مادی اور ذھنی زندگی روزبروز زیادہ دولت‌مند ھوتی جا رھی ھے - رفیقو! ھمیں آپ کے حاصلات پر خوشی ھے اور ھم تہہ‌دل سے آپ کی نئی کامیابیوں کی تمنا کرتے ھیں -

یورپ میں امن اور سلامتی کے بااثر عنصر کی حیثیت سے، ایسی ریاست کی حیثیت سے جو بین‌اقوامی امور میں بڑا وزن رکھتی ھے جرمن جمہوری ریپبلک کے خاص رول کا ذکر کرنا ضروری ھے -

آج یورپ کا سیاسی ماحول صاف ھے اور کشیدگی میں کمی کی فضا پرامید طور پر مستحکم ھوتی جا رھی ھے، امن کی استواری کا احساس اور مستقبل میں خوشگوار امکانات کا شعور مضبوط ھو رھا ھے - اور یہ بات مسلمہ ھے کہ اس کا سب سے پہلے سوشلسٹ دولت مشترکہ کے ممالک کی امن پسند پالیسی سے تعلق ھے جس کی ممبر جرمن جمہوری ریپبلک بھی ھے - سبھی جانتے ھیں کہ جرمن جمہوری ریپبلک نے کشیدگی میں کمی کی ضمانت کے لئے کتنی اہم دین دی ھے، کتنی

پرایثار کوششیں اس نے کی ہیں تاکہ پیچیدہ مسائل کو عملی طور پر سلجھایا جا سکے۔

ہم کمیونسٹ کشیدگی میں کمی کی کوشش اس لئے نہیں کرتے کہ محض کچھ زمانے کے لئے یورپ میں امن چین ہو جائے۔ بین اقوامی سیاست میں ہمارا نصب العین، اور اب ہم اس سے بھی بڑھکر یہ کہہ سکتے کہ ہمارا عملی مقصد اٹل امن ہے جس کے حالات میں ہی اقتدار اعلی رکھنےوالی یورپی ریاستوں کا حقیقی اور مساوی حقوق والا تعاون ممکن ہے خواہ ان کا سماجی نظام، رقبہ اور دوسری باتیں کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ مستحکم امن کا قیام ان سب کے کارناموں کے لئے مناسب تحفہ ہوگا جو دوسری عالمی جنگ کے برسوں میں ہٹلردشمن اتحاد کے ساتھ ہو کر قوموں کی آزادی اور خوشی کے لئے، فسطائی ظالموں کی تباہی کےلئے جان نثاری سے لڑے ہیں۔ یورپی امن کی عمارت کو ایسا مستحکم و مضبوط ہونا چاہئے کہ نہ صرف موجودہ بلکہ آنےوالی نسلیں بھی پرامن ترقی کے پھل چکھ سکیں۔

سوشلسٹ ملک جو کچھ کر رہے ہیں وہ سنجیدہ اور بنیادی ہے۔ اس کا تعلق مکمل طور سے پچھلے برسوں کے معاہدوں اور سمجھوتوں سے ہے جو بڑی حد تک براعظم یورپ میں بہتر حالات کےلئے معینہ موڑ لائے ہیں۔ اگر ہم معاہدوں پر دستخط کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم پورے عزم کے ساتھ ان دستاویزوں کی لفظی اور معنوی لحاظ سے مکمل پیروی کرتے ہیں۔ اسی طرح کے رویے کی توقع ہم اپنے معاہدے کے دوسرے فریقوں سے بھی کرتے ہیں ورنہ ایماندارانہ کاروباری تعاون ممکن نہیں ہے۔

سب کو یاد ہے کہ یورپ میں کیسا ہیجان پیدا ہو گیا تھا جب دونوں جرمن ریاستوں کے درمیان ''سرد جنگ،، کے بیوپاریوں کی شرانگیزی سے تصادم اور مخاصمت کی فضا پیدا ہو گئی۔ جرمن جمہوری ریپبلک اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان بنیادی تعلقات کے بارے میں معاہدے کا نفاذ جس کی تصدیق چند ہی دن ہوئے مغربی جرمنی کی بوندیستاغ (پارلیمنٹ) نے کی ہے اس غیرمعتدل حالت کو ختم کرنے کےلئے ہے۔ میرے خیال میں ہم سب کو اس سے اتفاق ہے کہ یہ معاہدہ نہ صرف جرمن جمہوری ریپبلک اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان دو خود مختار اور اعلی اقتدار رکھنےوالی ریاستوں کی حیثیت

سے تعلقات کو اعتدال پر لانے کےلئے بلکہ یورپ کی کشیدگی میں مزید کمی اور بین‌اقوامی امن کے استحکام کےلئے بھی بہت اہم ہے۔

هم نے مشرقی اور مغربی یورپ کے درمیان نیک همسائگی اور تعاون کے تعلقات قائم کرنے کا جو مقصد اپنے سامنے رکھا هے وہ درحقیقت دوسری جانب سے بھی جوابی کوششوں کا مقتضی هے۔ سیاسی جرأت کے بغیر، اپنے ملک کے مفادات اور یورپ میں امن کے زیادہ وسیع مفادات کو سمجھے بغیر اس مقصد کو حاصل کرنا ممکن نہیں هے۔ اور هر ایک جو پائدار امن کا خواهاں هے ان اقدامات کو خراج‌عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو اس سلسلے میں کئے جا رهے هیں۔

هماری آنکھوں کے سامنے جرمن جمہوری ریپبلک کو دسیوں ریاستوں کے تسلیم کرنے کا جو طوفانی عمل هو رها هے وہ اپنی سوشلسٹ ریاست کی تعمیر میں ریپبلک کے مزدوروں، کسانوں اور دانش‌وروں کی سخت محنت کا، جرمنی کی سوشلسٹ متحدہ پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی راستے کا نتیجہ هے جس میں خارجہ پالیسی کے معاملات بھی آتے هیں۔ اس کے ساتھ هی یہ نتیجہ هے تمام برادرانہ سوشلسٹ ممالک کے متحدہ و مشترکہ کام کا، اٹوٹ اتحاد اور سوشلسٹ یکجہتی کے متحدہ رشتوں کا۔ اور همیں خوشی هے کہ وہ فریضہ جس کو سوشلسٹ دولت مشترکہ، برادرانہ کمیونسٹ پارٹیاں اور ساری ترقی‌پسند طاقتیں برسها برس سے ایک اولین فریضہ سمجھتی رهی هیں اب طےشدہ خیال کیا جا سکتا هے۔

عزیز دوستو، جرمن مزدوروں اور کسانوں کی سوشلسٹ ریاست کے وجود کے پہلے هی برسوں سے سوویت کمیونسٹ اور سوویت یونین آپ کے ساتھ رهے هیں۔ همارے ملکوں کے درمیان همه‌پہلو تعاون اور برادرانہ دوستی کے جو تعلقات پیدا هوئے هیں هم ان کو جنگ کے بعد کے زمانے کے ایک بہت بڑے کارنامے کی حیثیت سے، اس کے ایک ایسے وزنی ثبوت کی حیثیت سے قدر کرتے هیں کہ صرف سوشلسٹ نظام هی قوموں کی سچی برادری قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا هے۔ سوویت یونین اور جرمن جمہوری ریپبلک کی اٹوٹ دوستی بلاشبہ آئندہ بھی ترقی کرتی رهےگی۔ اور هم اس دین کی بھی بڑی قدر کرتے هیں جو اس شریفانہ اور تاریخی کام میں آپ کی پارٹی کی مرکزی کمیٹی، اس کے پولیت‌بیورو اور ذاتی طور پر کامریڈ هونیکیر نے پیش کی هے۔

عزیز دوست، ایک بار پھر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور سوویت حکومت کی انتہائی پرخلوص مبارکباد قبول کیجئے۔

مجھے آپ کو لینن آرڈر، ہمارے ملک کا سب سے اعلی آرڈر پیش کرکے بےحد خوشی ہو رہی ہے۔

ہم آپ کی اچھی صحت اور جرمن جمہوری ریپبلک کی بھلائی، ہماری پارٹیوں اور قوموں کی دوستی، امن اور سوشلزم کے نیک کام میں آپ کی نئی نئی کامیابیوں کی تمنا کرتے ہیں۔

(لیونِد ایلیچ بریژنیف کی تقریر بڑی توجہ سے سنی گئی اور زوردار تالیوں سے اس کو لبیک کیا گیا۔)

رسالہ «اشٹیرن» کے چیف ایڈیٹر سے انٹرویو

۱۳ مئی ۱۹۷۳ء

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری لیونڈ ایلیچ بریژنیف نے ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء کو کریملن میں مغربی جرمنی کے رسالے ''اشٹیرن،، کے چیف ایڈیٹر گ۔ نانین سے ملاقات کرکے ان کو انٹرویو دیا۔ ذیل میں کامریڈ بریژنیف نے رسالے کے سوالوں کے جواب دئے ھیں۔

سوال: جناب جنرل سکریٹری چند دن میں آپ سرکاری دورے پر وفاقی جمهوریه جرمنی جانےوالے ھیں۔ آپ اس دورے کے مقاصد کے بارے میں کچھ بتا سکتے ھیں؟

جواب: میں بون اسلئے جا رھا ھوں که اس کام کو جاری رکھوں جو اگست ۱۹۷۰ء میں شروع کیا گیا تھا جب معاھدۂ ماسکو پر دستخط ھوئے تھے۔ اگرچه اس معاھدے پر دستخط ھوئے ابھی زیادہ عرصه نہیں ھوا ھے لیکن ابھی سے یه کہنے کی ٹھوس بنیاد ھو گئی ھے که وہ سوویت یونین اور وفاقی جمهوریه جرمنی کے درمیان تعلقات کی ساری ترقی میں موڑ لانےوالا نکته بن گیا ھے۔

اگر میں اس حقیقی اور زبردست اھمیت کے بارے میں بتانا شروع کروں جو یه معاھدہ بین‌اقوامی اور قانونی نقطۂ نظر سے رکھتا ھے تو یه بنیادی طور پر ایسی باتیں ھوں‌گی جو اب سبھی کو معلوم ھیں۔ میں یہاں دوسری باتوں پر زور دینا چاھتا ھوں یعنی اس معاھدے کے خاص اخلاقی سیاسی رول پر۔ اسکے نفاذ نے ھمارے ملکوں اور ھمارے قوموں کے درمیان باھمی تعلقات کا سچا اور واقعی نیا ماحول پیدا کرنے کےلئے کام شروع کرنے کا امکان پیش کیا ھے۔

جہاں تک میں خیال کرتا ہوں چانسلر و ۔ برانت کے ساتھ اپنی بات‌چیت میں ہم نہ صرف ان کاموں کے نتائج اخذ کرنے کی کوشش کریں‌گے جو کئے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ایک ساتھ ملکر مستقبل کے بارے میں سوچنا اور امکانات کا تعین کرنا ہے۔ یہاں ذکر ہماری ریاستوں کے درمیان تمام شعبوں میں روابط کی مزید ترقی کا ہے— سیاسی، معاشی، سائنسی — ٹکنیکی اور تہذیبی شعبوں میں ۔ اور یہ بات بھی کم اہم نہیں ہے، میرا مطلب باہمی اعتماد کو مضبوط کرنے سے ہے۔ درحقیقت چانسلر برانت اور میرے لئے ایسے بڑے بڑے بین‌اقوامی مسائل پر غور کرنا دلچسپی کا باعث ہے جن کے بارے میں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں اور قدرتی طور پر اسکا تعلق سب سے پہلے یورپ کے معاملات سے ہے۔

ہم فیڈرل چانسلر کے ساتھ کل‌یورپی کانفرنس اور اسکے نتائج کے بارے میں تبادلۂ‌خیال کو خاص طور سے اہمیت دیتے ہیں ۔ ان مسائل پر مشترکہ رویہ رکھنے کے بارے میں اتفاق‌رائے ہمارے ملکوں کے تعلقات کی مزید ترقی پر اور مجموعی طور سے یورپ کے حالات پر بلاشبہ خوشگوار اثر ڈالیگا ۔

میں امید کرتا ہوں کہ چانسلر ولی برانت سے ہماری بات‌چیت، جن سے ماسکو اور اوریندا کی بات‌چیت کے دوران ہمارے تعلقات بہت اچھے ہوگئے ہیں، اس بار بھی مفید ہوگی اور امن اور بین‌اقوامی تعاون کی خدمت کریگی ۔

سوال : جناب جنرل سکریٹری آپ پہلی بار وفاقی جمہوریہ جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں ۔ آپ ہمارے ملک کن جذبات کے ساتھ جارہے ہیں ؟

جواب : میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کو بڑی دلچسپی، خیرسگالی سے اور کسی طرح کے تعصب کے جذبات کے بغیر جارہا ہوں ۔

آپ کے ملک سے میری دلچسپی محض ایک ایسے انسان کی دلچسپی نہیں ہے جو صنعت، سائنس اور تہذیب کے بہت سے شعبوں میں اسکی سرگرمیوں اور کارناموں کے بارے میں جانتا ہے۔ نہیں، یہ سب سے پہلے سیاسی دلچسپی ہے۔ ہم وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ساتھ تعلقات کی مزید ترقی کا سنجیدگی سے ارادہ رکھتے ہیں ۔ اسی لئے آپ کے ریاستی اور سیاسی کارکنوں کے خیالات و نظریات کو باشندوں اور

پبلک کے وسیع حلقوں کی ذهنی کیفیت کو گہرائی تک سمجھنا اور محسوس کرنا اور تازہ تاثرات کو یکجا کرنا بہت اهم هے۔

سوال: همارے ملک میں آپکی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اس عام اجلاس سے بڑی دلچسپی لی جارهی هے جو تهوڑا عرصه پہلے هوا هے اور جو بین‌اقوامی مسائل پر غور کرنے کےلئے تها۔ کیا آپ همارے قارئین کو اس عام اجلاس کے بارے میں کچھ نه کچھ بتا سکیں‌گے ؟

جواب: عام اجلاس کی قراردادیں شایع هو چکی هیں اور ان پر وسیع تبصره بهی هوا هے۔ ظاهر هے که مجهے ان کو دهرانے کی ضرورت نهیں هے۔

مرکزی کمیٹی کے عام اجلاس میں هماری بین‌اقوامی پالیسی کے سوالوں کے سارے دائرے کا جائزہ لیا گیا۔ قدرتی بات هے که برادرانه سوشلسٹ ممالک یعنی پولینڈ، جرمن جمہوری رپبلک، چیکوسلوواکیه، هنگری، بلغاریه، رومانیه وغیره سے همه‌گیر تعاون کو پائدار بنانے اور وسیع کرنے پر بڑی توجه دی گئی۔

جہاں تک یورپ کا تعلق هے تو براعظم پر سلامتی اور کل‌یورپی کانفرنس کےلئے تیاری اور اسکو کامیابی سے کرنے کے مسائل پر خاص توجه دی گئی۔ سوویت یونین پورے عزم کے ساتھ اپنے امکان بهر سب کچھ کر رها هے تاکه اس کانفرنس کے نتائج همارے براعظم کے لوگوں میں پرامن مستقبل کےلئے اور زیاده اعتماد پیدا کریں۔

هماری اصولی لائن اور آپ کے ملک سے تعلقات بڑهانے کےلئے مثبت عملی اقدام کی اتفاق رائے سے تصدیق کی گئی هے۔ اس طرح سے هم اپنی پارٹی اور سارے سوویت عوام کی متفقه اور ٹهوس حمایت کا جذبه لیکر وفاقی جمہوریه جرمنی جا رهے هیں۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریه جرمنی کے درمیان معیشت، تجارت، سائنس اور ٹکنیک کے شعبوں میں تعاون کےلئے خوشگوار حالات هیں ؟

جواب: یہاں سب سے پہلے سیاسی عناصر کے اثر کا سوال پیدا هوتا هے۔ میرے خیال میں ماسکو کا سمجهوته سوویت یونین اور وفاقی جمہوریه جرمنی کے درمیان ان سارے شعبوں میں روابط کی همه‌گیر ترقی کےلئے کافی اچهی بنیاد قائم کرتا هے۔ ان روابط کی ترقی هماری ریاستوں کے درمیان تعلقات کی بہتری کے عام عمل کا جز هے۔

مزیدبرآں ایسے روابط کی گہرائی اور وسعت سوویت یونین اور مغربی جرمنی کے موجودہ تعلقات کی پائداری کا ٹھوس اشاریہ ہے۔

میرے خیال میں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان تجارتی و معاشی، سائنسی اور ٹکنیکی شعبوں میں تعاون کو وسیع کرنے کی پوری بنیاد موجود ہے۔ مغربی جرمنی کی بہت سی فرمیں ہمارے ملک میں معتبر تجارتی فریق کی حیثیت سے معروف ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری دونوں ریاستوں کے مختلف سماجی معاشی نظاموں کیوجہ سے بعض معروضی پیچیدگیاں ہیں۔ پھر بھی تجربہ بتاتا ہے کہ آپ کے ملک کے کاروباری حلقے اور ہمارے ملک کی تجارتی تنظیمیں کافی کامیابی کے ساتھ باہمی فائدے کی بنیاد پر اپنی کوششیں متحد کر سکتی ہیں۔ میرے خیال میں بون میں ہونےوالے مذاکرات اور وہ سمجھوتے جن پر وہاں دستخط ہونے کے امکانات ہیں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان تعاون کو نئے پیمانے پر بڑھانے میں مدد دینگے۔

آخر میں ایک بار پھر میں اس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ہم، سوویت یونین میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات میں امن اور خیرسگالی کا رویہ رکھتے ہیں اور باہمی طور پر مفید تعاون کے خواہاں ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا تعاون نہ صرف ہمارے دونوں ملکوں کےلئے بہت ہی مفید ہوگا بلکہ مجموعی طور پر یورپ اور اسکی سلامتی کےلئے بھی فائدہ‌مند ثابت ہوگا۔ جو کچھ اوپر کہا گیا ہے اس کے جذبے کے زیر اثر میں آپ کے رسالے کے قارئین کو سلام اور نیک خواہشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مغربی جرمنی کے ٹیلی‌ویژن پر تقریر

۲۱ مئی ۱۹۷۳ء

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے معزز شہریو !

آپ کے ملک کے میرے پہلے دورے کے موقع پر آپ سے مخاطبت میرے لئے باعث مسرت ہے۔ فیڈرل چانسلر ولی برانت کی دعوت پر میرا یہاں آنا، ہماری بات‌چیت — یہ سب کچھ بجائے خود اس کا اظہار ہے کہ ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کامیابی سے ترقی کر رہے ہیں۔

چانسلر برانت سے میری پہلی ملاقات ہمارے دونوں ملکوں کے تعلقات کی تاریخ میں اور بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یورپ کے سیاسی ارتقا میں ایک بڑے واقعہ سے وابستہ ہے۔ ہم دونوں ۱۹۷۰ء میں ماسکو میں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے معاہدے پر دستخط کے سلسلے میں پہلی بار ملے تھے۔ سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی نے ایک ایسی دستاویز پر دستخط کئے جس میں یورپ کی موجودہ صورت حال کو حقیقت‌پسندانہ انداز میں تسلیم کیا گیا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف طاقت کا استعمال نہ کرنے یا طاقت کی دھمکی نہ دینے کا عہد کیا گیا ہے۔ اس طرح دونوں ریاستیں اپنے تعلقات میں ایک نئے راستے پر گامزن ہوئی ہیں۔

میں صاف گوئی کے ساتھ آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سوویت عوام کےلئے اور اس طرح ان کے رہنماؤں کےلئے بھی یہ اتنی آسان بات نہیں تھی کہ ہمارے تعلقات میں اس نئے باب کا آغاز کریں۔ لاکھوں سوویت عوام کے ذہنوں میں گذشتہ جنگ کی ہٹلری جارحیت نے ہم

سے جو بھاری قربانیاں لیں اور ہمیں جس ہولناک تباہی کا شکار بنایا اس کی اذیت‌ناک یادیں ابھی تک تازہ ہیں ۔ آپ کے ملک سے ہمارے تعلقات میں اس لئے ماضی کی ان ناخوشگوار یادوں کو فراموش کر سکے کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ماضی پھر سے اپنے آپ کو دھرائے ۔

سوویت یونین ایک عرصے سے سوشلسٹ جرمن ریاست، یعنی ہمارے حلیف جرمن جمہوری ریپبلک کے ساتھ قریب‌ترین، پرخلوص اور بےغرض رفاقت کے بندھنوں سے جڑا ہوا ہے۔

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں ہمارا رویہ خیرسگالی اور امن پسندی کے موقف کی بنیاد پر ہے۔ ہم خلوص کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تعاون دونوں فریقوں کے لئے اور عالمگیر سلامتی کے لئے بہت فائدہ مند ہوگا۔ ہم پائدار امن چاہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وفاقی جمہوریہ جرمنی بھی امن سے دلچسپی رکھتی ہے اور اسے اس کی ضرورت ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ چانسلر برانت کی حکومت کے لئے بھی اس معاهدے کو طے کرنا آسان نہیں تھا ۔ ''سرد جنگ،، کی اپنی باقیات ہوتی ہیں ۔ ان پر قابو پانے کے لئے ٹھوس مساعی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ دو دنیاؤں کی ایک، دوسرے کے خلاف خطرناک صف‌آرائی کے حامی ابھی تک سیاسی منظر سے غائب نہیں ہوئے ہیں ۔

یہی وجہ ہے کہ سوویت یونین اور عوامی جمہوریہ پولینڈ کے ساتھ معاهدوں کی تکمیل اور توثیق کے لئے کام کرنے میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کے لیڈروں، خصوصاً فیڈرل چانسلر ولی برانت نے جس حقیقت‌پسندی، عزم اور دوراندیشی کا مظاہرہ کیا، اس کی سوویت عوام قدر کرتے ہیں ۔ ان معاهدوں کی تکمیل و توثیق سے سوشلسٹ یورپ کے ساتھ آپ کے ملک کے نئے تعلقات کا آغاز ہوا ۔

اس سلسلے میں، میں وفاقی جمہوریہ جرمنی اور سوویت یونین کے درمیان خوشگوار همسائگی کے تعلق کے تمام حامیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے کئی لوگوں نے، جو فاشزم کے خلاف جنگ کے دور سے گذر چکے ہیں، امن کے لئے، ہمارے دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان دوستی کے لئے کام کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ۔ اس شریفانہ کام میں ان لوگوں کی کوششوں کی سوویت یونین بڑی قدر کرتا ہے۔

۵۰

۱۹۷۱ء کے موسم خزاں میں چانسلر برانت سے ہماری ملاقات ماسکو معاهدے کے مرتب کئے ہوئے راستے پر ہمارے تعلقات کے کامیاب ارتقا کا ایک اهم سنگ میل تھی۔ مسائل سے نمٹنے کی کاروباری فضا میں، جو شفارتی آداب و قواعد کی جکڑبندیوں سے پاک تھی، ہمیں سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان تعلقات کو ترقی دینے کے مزید امکانات کو متعین کرنے کا، ساتھ ھی ساتھ بین‌اقوامی سطح پر ہمارے ملکوں کے درمیان امکانی تعاون کے بعض میدانوں کے تعین کا موقع ملا۔

متعین کردہ منصوبوں کی عمل‌آوری کا آغاز ہوگیا۔ ہم اب اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتے ھیں کہ سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے درمیان تعاون کے امن‌پسند اور باھمی طور پر فائدہ‌بخش تعلقات نہ تو تجریدی مفروضہ ھیں ، نہ ھی کوئی خیالی منصوبہ اور نہ ھی جذباتی امید، جیسا کہ کچھ عرصے پہلے تک نظر آتا تھا، بلکہ یہ ایک واضح جیتی جاگتی حقیقت ھے جو وسیع‌و مستحکم ہو رہی ھے۔

ظاہر ھے کہ ہمارے ملکوں کے درمیان ایسے تعلقات کو توسیع دینے کے امکانات لامحدود ھیں۔ ہم تو اس سلسلۂعمل کا آغاز کر رہے ھیں۔ چانسلر برانت سے ہماری بات‌چیت کی روش اس کی توثیق ھے کہ مستقبل کےلئے، جس میں معاشی تعلقات کا میدان بھی شامل ھے، اچھے امکانات موجود ھیں۔ روایتی تجارت کو توسیع دینے کے علاوہ ہمارے ملکوں کے درمیان معاشی تعاون کی بنیاد پر اور اهم مشترکہ پروجیکٹوں کی تکمیل کے مقصد کے پیش نظر وسیع پیمانے کے طویل‌مدتی کاروبار کے بھی مواقع ھیں۔

اس قسم کے سودے یا کاروبار قلیل‌مدتی، وقتی ضرورت پوری کرنے یا محض اتفاقی نوعیت کے نہیں ھیں بلکہ یہ معیشت کے اهم شعبوں میں مشترکہ سرگرمی کےلئے راہ ہموار کرتے ھیں ، جن کا مقصد آئندہ کئی برسوں کےلئے دونوں ملکوں کو فائدے کی ضمانت دینا ھے۔ دوسری باتوں کے علاوہ ، اس کے معنی یہ ھیں کہ آپ کے ملک کےلئے پیداوار کی زیادہ باضابطہ تنظیم اور آپ کے ملک کے مزدوروں کےلئے قابل بھروسہ روزگار کا امکان فراهم ہوتا ھے۔ اور خاص اهمیت کی بات یہ ھے کہ ایسے تعاون سے ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان

خوش ہمسائگی کے تعلقات کےلئے قابل بھروسہ بنیاد استوار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

سوویت یونین اور وفاقی جمہوریہ جرمنی دونوں ہی سائنس، ٹکنیک اور کلچر کے میدانوں میں ترقی کی اعلی سطح رکھنےوالے ممالک ہیں۔ ہمارے سائنسداں اپنے ساتھیوں کو بہت سی چیزیں بتا سکتے اور دکھا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے دونوں ملکوں کے عوام ایک دوسرے کے ادبی شاہکاروں، موسیقی، تھیٹر اور فنون لطیفہ کے شاہکاروں سے گہری دلچسپی لیں گے۔ اس کا واضح اظہار ڈارٹمنڈ میں سوویت یونین کے بارے میں حالیہ میلے سے آپ کے عوامی حلقوں کی دلچسپی سے ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارے ملکوں نے معاشی اور ثقافتی تعلقات کے بارے میں اور فضائی نقل و حمل کے تعلق سے کئی ٹھوس سمجھوتے کئے ہیں، جو دونوں فریقوں کی باہمی مفاہمت اور تعاون کےلئے آمادگی کا اظہار ہیں۔

ہماری دونوں ریاستوں اور ان کے عوام کےلئے ان اچھے تعلقات کو بڑی اہمیت حاصل ہے، تاہم ان تعلقات کا قیام اور ان کی ترقی یورپ کی بین اقوامی زندگی میں اور صرف یورپ کےلئے ہی نہیں، بنیادی تبدیلی کے وسیع سلسلۂ عمل کا ایک جزو ترکیبی ہے۔ ہم چوتھائی صدی کی ''سرد جنگ،، کے دور سے مشرق اور مغرب کی ریاستوں کے درمیان امن، باہمی احترام اور تعاون کی طرف ایک تبدیلی کو دیکھ رہے ہیں۔ مختلف سماجی نظام رکھنےوالی ریاستوں کے تعلق سے سوویت یونین کی اختیار کردہ پرامن بقائے باہم کی پالیسی کا مقصد یہی ہے۔ ہمارے دور میں اس کا نمایاں اظہار سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے مشہور امن پروگرام میں اور ساتھ ہی ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۷۳ء کے فیصلوں میں ہوا۔ ان میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ ہمارا ملک براعظم یورپ میں کشیدگی میں کمی اور امن کے قیام کی طرف ایک بنیادی تبدیلی لانے کے مقصد پر کاربند ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور ہمارے سارے عوام اس مقصد کے حصول کےلئے تندہی اور ثابت‌قدمی سے سرگرم عمل رہیں گے۔

9—2331

یورپ ماضی میں کئی بار ایسی جارحانہ جنگوں کا مرکز بنا، جنھوں نے ھولناک تباھی اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کی بھینٹ لی، اب اس ماضی کو ھمیشہ کےلئے دفن کر دینا چاھئے۔ ھم چاھتے ھیں کہ اس کی جگہ امن، باھمی اعتماد اور تمام ریاستوں کے مابین باھمی فائدہبخش تعاون کا نیا براعظم ابھرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مشرق میں اپنے پڑوسیوں پولینڈ، جرمن جمہوری ریپبلک، چیکوسلوواکیہ اور دوسری یورپی سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ وفاقی جمھوریہ جرمنی کے تعلق میں بتدریج بہتری بھی یورپ کی حالیہ تبدیلیوں کے مثبت عناصر میں سے ایک ھے۔

سلامتی اور تعاون کے بارے میں کل یورپی کانفرنس کی تیاری جیسے اھم میدان میں وفاقی جمھوریہ جرمنی، فرانس، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسری ریاستوں سے ھم نے جو کاروباری انداز کا تعمیری تعاون قائم کیا ھے اسے ھم بڑی اھمیت دیتے ھیں۔

دنیا میں اب بھی کئی ایسے فوری اور دھماکو نوعیت کے مسائل باقی ھیں جن کا حل تلاش کیا جانا ھے۔ مثال کے طور پر مشرق قریب میں ابھی تک تنازعہ حل نہیں کیا گیا جہاں عرب علاقے حملہآوروں کے قبضے میں ھیں اور یہی وجہ ھے کہ وھاں خطرناک کشیدگی موجود ھے۔ صلح و آشتی اور اسلحہسازی کی دوڑ کے خاتمے کے مخالفین دوسرے علاقوں میں بھی موجود ھیں، تاھم نوع انسانی کا مستقبل روشن ھو رھا ھے۔ ویتنام میں جنگ ختم ھو چکی ھے۔ سوویت امریکی تعلقات سازگار انداز میں ترقی کر رھے ھیں۔ بحیثیت مجموعی، یہ کہا جاسکتا ھے کہ ھمارا کرۂ ارض اب پہلے کے مقابلے میں پائدار امن سے زیادہ قریبتر ھے۔ سوویت یونین اس مفید رجحان کو تقویت پہنچانے کےلئے اپنا سارا اثر و رسوخ استعمال کر رھا ھے۔

ھماری امنپسند پالیسی ھمارے سماج کی روح کی آئینہدار ھے، اس کی لازمی ضروریات کا اظہار ھے۔ ۲۵ کروڑ سوویت عوام پرامن تعمیر کے عظیمالشان پروجیکٹوں کی تکمیل کےلئے مصروفعمل ھیں۔ ھمارے وسیع و عریض ملک کے شمال سے جنوب تک، سائبیریا میں اور وسطی ایشیا میں ھم بڑے بڑے بجلی گھر، سینکڑوں پلانٹ اور کارخانے تعمیر کررھے ھیں۔ اور اتنے وسیع علاقوں پر آبپاشی کے نظام کو وسعت دے رھے ھیں جو اپنے رقبے کے اعتبار سے کئی یورپی

ریاستوں کے برابر ہیں ۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سوویت عوام مستقبل میں حال سے بھی بہتر زندگی بسر کریں ۔ سوویت عوام اس مشترکہ مساعی سے حاصل ہونےوالے فوائد کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں ۔

ظاہر ہے کہ ان سب کے یہ معنی نہیں کہ ہم نے سوویت یونین میں تمام مسائل حل کرلئے ہیں اور ہمیں کسی مشکل کا سامنا نہیں ۔ اب بھی ہمیں مسائل کا سامنا ہے اور مستقبل میں بھی ہمیں مسائل سے دوچار ہونا پڑےگا ۔ لیکن ہمارے سامنے ابھرنےوالے مسائل کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان کا تعلق ملک کی بااعتماد ترقی سے، اس کی معاشی و تہذیبی صلاحیت سے ہے اور ہم مزید پرامن تعمیر کے ذریعے، عوام کے تہذیبی معیار زندگی میں مزید اضافے اور ہمارے سوشلسٹ سماج کی ترقی کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں ۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے منصوبوں کا تعلق استبدادیت کے منصوبوں سے بالکل نہیں ہے ۔ ہم بیرونی دنیا سے اپنے ملک کو الگ تھلگ رکھنے کی پالیسی پر نہیں چل رہے ہیں ۔ اس کے برعکس ہم اس یقین کی بنیاد پر آگے بڑھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک دنیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ فروغ پذیر ہمہ‌جہتی تعاون کے حالات میں ترقی کریگا اور نہ صرف سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ بلکہ مخالف سماجی نظام والی ریاستوں کے ساتھ قابل لحاظ تعاون کے حالات میں ترقی کریگا ۔

ٹیلی‌ویژن کے معزز ناظرین، وفاقی جمہوریہ جرمنی میں ہمارا قیام بہت مختصر رہا ۔ تاہم میرے ساتھیوں اور میں نے جو چند چیزیں مغربی جرمنی میں دیکھی ہیں ان کا ہم پر خوشگوار اثر مرتب ہوا ۔

ہمیں آپ کے شاندار صدر مقام کو دیکھنے سے بہت مسرت حاصل ہوئی ، جو اپنی روایات کے اعتبار سے بھی بہت مالدار ہے، قدیم بان اس کی مثال ہے، جہاں بیتھوون جیسے ذہین و طباع فنکار نے جنم لیا، جہاں کی مقامی یونیورسٹی میں سائنسی کمیونزم کے نظریے کے عظیم بانی کارل مارکس نے تعلیم حاصل کی تھی ۔

ہم فیڈرل چانسلر ولی برانت، فیڈرل صدر گسٹاف ہانی‌مان، وزیرخارجہ والٹر شیل اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کی حکومت کے تمام نمائندوں کی مہمان‌نوازی اور ہمارے مشترکہ کام کی شاندار تنظیم کےلئے ان کے بہت مشکور ہیں ۔

آخر میں، آپ کے ملک کے ان تمام عوامی حلقوں کے نمائندوں کا، ان تمام لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن سے ہمارے دورے کے دوران میں دوستانہ فضا میں ملنے کا موقع ملا۔ میں آپ سب ٹیلی‌ویژن دیکھنے والوں، وفاقی جمہوریہ جرمنی کے تمام عوام کے لئے پرامن اور پرمسرت زندگی، ثمر آور کام اور خوشحالی کی تمنا کا اظہار کرتا ہوں۔

شکریہ۔

۱۸ جون ۱۹۷۳ء کو واشنگٹن میں آمد پر تقریر

معزز جناب صدر!
معزز بیگم نکسن!
خواتین و حضرات!

جناب صدر، آپ سے پھر مل کر مجھے خوشی ہوئی۔ آپ نے ہم سوویت یونین کے نمائندوں کےلئے جو مخلصانہ الفاظ استعمال کئے ان کےلئے میں مشکور ہوں۔

یہ آپ کے ملک میں میری پہلی آمد، امریکہ اور امریکی لوگوں سے میری پہلی براہ‌راست واقفیت ہے۔

ماسکو سے واشنگٹن پہنچنے تک ہم نے طویل فاصلہ طے کیا۔ ہمارے دارالخلافوں کے درمیان لگ‌بھگ دس ہزار کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

لیکن سیاست میں اضافیت کے ایسے تصورات ہیں جو آئینشتائین کے نظریے میں موجود نہیں ہیں۔ ہمارے ملکوں کے درمیان فاصلہ نہ صرف اس‌لئے کم ہو رہا ہے کہ ہم جدید جہازوں میں اچھی طرح ترتیب دئے ہوئے راستے پر سفر کرتے ہیں بلکہ یہ اسوجہ سے بھی ہے کہ ہمارا ایک عظیم مشترکہ مقصد ہے۔ یہ ہے ہمارے عوام کےلئے پائدار امن کی ضمانت اور عالمی تحفظ کا استحکام۔

اسے ایک برس ہو گیا جب اس راہ پر ہم نے مشترکہ طور پر ایک بڑا قدم اٹھایا تھا۔ ہماری پہلی ملاقات کے نتائج نے ہمارے ملکوں کے درمیان امن کے تعلقات قائم کرنے کےلئے اچھی اور مضبوط بنیاد ڈالی۔

اس وقت ہی ہم متفق تھے کہ اس بنیاد پر ہمیں مزید آگے بڑھنا چاہئے۔ اس لحاظ سے گذشتہ سال ایک اچھی ابتدا ہوئی۔ اب ہم ریاستہائے متحدہ کے اس دورے اور آپ کے ساتھ ہونےوالی ملاقاتوں کو اس کام میں جو ہم مل جل کر شروع کرچکے ہیں نئی دین دینے کے باہمی عزم کا اظہار تصور کرتے ہیں۔

میں اور رفقا جو میرے ہمراہ یہاں آئے ہیں جانفشانی سے کام کرنے کو تیار ہیں تاکہ وہ مذاکرات جو جناب صدر آپ کے ، اور دوسرے امریکی مدبروں کے ساتھ ہونےوالے ہیں ہمارے دونوں عوام کی امیدوں کو حق بجانب ثابت کر سکیں اور تمام لوگوں کے پرامن مستقبل کے مفاد کی خدمت کر سکیں۔

۱۸ جون ۱۹۷۳ء کو ان کے اعزاز میں صدر نکسن کی دی ہوئی دعوت میں لیونِد بریژنیف کی تقریر

محترم جناب صدر!
محترمہ بیگم نکسن !
خواتین و حضرات !

سب سے پہلے، جناب صدر، آپ مجھے اپنے ملک کے دورے کی دعوت کےلئے ، یہاں ہمارے واسطے لطف و عنایت کے الفاظ کےلئے اور ریاستہائے متحدہ کی سرزمین پر ہماری مہمان‌نوازی کےلئے آپ کا شکریہ ادا کرنے کی اجازت دیجئے۔

اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے مجھے انتہائی خوشی ہے کہ سوویت امریکی تعلقات کو مزید بہتر بنانے پر، جس کی ابتدا گذشتہ سال مئی میں ماسکو میں ہوئی تھی، آپ کے ساتھ گفت‌وشنید جاری رکھنے کا موقع ملا۔

میرے خیال میں ہماری ماسکو کی ملاقات کے بعد جو وقت گزرا اس نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات بہتر کرنے، انھیں پرامن بقائے باہم کے ان اصولوں کی بنیاد پر ازسرنو تعمیر کرنے کےلئے جو اس دستاویز میں درج ہیں جس پر ایک برس ہوا ہم نے دستخط کئے تھے، جو راستہ ہم نے مشترکہ طور پر اختیار کیا وہ صحیح ہے۔ جناب صدر، میری رائے میں آپ اتفاق کریں گے کہ ہم صحیح راستے پر ہیں کیوں کہ یہ ہمارے دونوں ملکوں کے عوام اور تمام انسانیت کے بنیادی مفادات کے عین مطابق ہے۔

ہمارے ممالک کے درمیان تعلقات کے بارے میں وہ اصول، جن پر ماسکو میں اتفاق کیا گیا اور جنھیں عملی جامہ پہنانے کےلئے جو کیا جا چکا ہے اور کیا جا رہا ہے کوئی کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں ۔

زندگی ہماری بہترین معلم ہے۔ سال گذشتہ ہماری کوششوں کے جو نتائج برآمد ہوئے وہ ہمارے لئے سمت معین کرتے ہیں ۔ وہ ہماری ہمت‌افزائی کرتے ہیں کہ موجودہ مذاکرات کے دوران نئے بڑے قدم اٹھائیں، سوویت امریکی تعلقات میں مزید استحکام پیدا کریں تاکہ امن اور بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی کے مقصد میں ہمارے ملکوں کی دین زیادہ ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سوویت امریکی تعلقات کو ازسرنو قائم کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں ہے کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں معاشرتی نظام ایک دوسرے سے مختلف ہیں بلکہ اس کے لئے ''سرد جنگ،، کا جمود توڑنے اور بین‌اقوامی سیاست اور لوگوں کے دماغوں میں اس کے چھوڑے ہوئے نشانات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

لیکن انسانیت کا ارتقا مثبت اور تعمیری خیالات کا متقاضی ہے۔ اسی‌لئے مجھے یقین ہے کہ ہم جتنی زیادہ ثابت‌قدمی، جتنی زیادہ تیزی سے سوویت امریکی تعلقات کے باہمی مفید ارتقا کی جانب بڑھیں‌گے، ہمارے ملکوں کے عوام کےلئے عظیم فائدے بھی اتنی ہی زیادہ ٹھوس ہوں گے، ایسے ارتقا کے ان حامیوں کی تعداد بھی اتنی ہی زیادہ تیزی سے بڑھےگی جو ہم جانتے ہیں کہ آج اکثریت پر مشتمل ہیں ۔ یہی سبب ہے کہ ہم مناسب پیمانے پر اور طویل مدتی بنیاد پر سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ کے درمیان تعلقات قائم کرنے کے حق میں ہیں ۔

ہم یہاں اس مستحکم خواہش کے ساتھ آئے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مدبروں کے ساتھ مشترکہ طور پر سوویت امریکی تعلقات کے اس ارتقا کو ایک تازہ اور توانا قوت رفتار عطا کریں ۔ ہماری پارٹی کی چوبیسویں کانگریس نے جو امن کا پروگرام منظور کیا ہے یہ اس کے پوری طرح مطابق ہے ۔

اس کانگریس نے اپنی قرارداد میں ریاستہائے متحدہ کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کے متعلق سوویت یونین کی تیاری پر انتہائی واضح طور سے زور دیا - اس سلسلے میں اس کی بنیاد یہ عقیدہ ھے کہ یہ سوویت امریکی عوام اور عالمی امن کے مفاد میں ھے۔

میں چاھتا ھوں کہ ان مذاکرات میں ھمارے امریکی شرکا پوری طرح سمجھ لیں کہ ھماری پارٹی — سوویت یونین کی حکمراں پارٹی — کے اعلی‌ترین ادارے کا یہ فیصلہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کے سوال پر سوویت ریاست، ھمارے تمام عوام کے انتہائی بااصول رویے کا اظہار ھے۔ یہی اس پالیسی کو معین کرتا ھے جس پر ھم گامزن ھیں -

آج میں نے صدر کے ساتھ اپنی گفتگو میں ھمارے عوام کے جذبات کی بابت بتایا جو گذشتہ سال کی ملاقات میں کئے گئے فیصلوں کے حامی ھیں - جناب صدر، تمام دنیا کے لوگ ھماری نئی ملاقات سے کافی توقعات وابستہ کر رھے ھیں - اور میرا عقیدہ ھے کہ ان کی توقعات کو حق‌بجانب ثابت کرنا ھمارا فریضہ ھے۔ یہاں وھائٹ ھاؤس میں آپ کے ساتھ ھمارے جو ابتدائی مذاکرات ھوئے میرے خیال میں اس کی تصدیق کرتے ھیں کہ دونوں فریقین کی بھی یہی خواھش ھے - اس سلسلے میں میں یہ امید — بلکہ یقین ظاھر کرنا چاھتا ھوں کہ ھماری موجودہ ملاقات ھمارے ملکوں کے درمیان باھمی مفید تعاون کو مزید مستحکم کرنے اور مجموعی طور پر بین‌اقوامی فضا کو بہتر بنانے میں اھم کردار ادا کرے گی۔

ایک اور نکتہ بھی ھے۔ یہ روز روشن کی طرح معلوم ھے کہ سوویت امریکی تعلقات بہتر ھونے کے عمل سے، جو شروع ھوگیا ھے، چاروں طرف دنیا میں وسیع پیمانے پر دلچسپی لی جارھی ھے۔ اس موضوع پر بھاری اکثریت میں جو رائیں ظاھر کی گئیں ان سے پتہ چلتا ھے کہ دوسرے ممالک کے لوگ اور حکومتیں اس بہتری کا خیرمقدم کرتے ھیں - یہ قدرتی بات ھے۔ وہ اسے ایک ایسا عنصر خیال کرتے ھیں جو مجموعی طور پر بین‌اقوامی حالات کو بہتر بناتا ھے، جو عالمی امن کے استحکام میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ کی بڑی دین ھے -

وہ سب لوگ جو سوویت امریکی تعلقات سے متعلق واقعات کی حقیقی راہ اور اس کی نوعیت سے واقف ھیں ، خواہ تھوڑا بہت ھی، ان

پر یہ بالکل عیاں ہے کہ سوویت امریکی تعلقات میں بہتری دوسرے ملکوں کے مفاد کےلئے کسی بھی طرح مضر نہیں ہے۔

بلاشبہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان اچھے تعلقات کے ارتقا کا بین‌اقوامی معاملات پر کافی اثر پڑے گا، بلکہ پڑ رہا ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا اثر ہے جو امن، تحفظ اور عالمی تعاون کو استحکام دینے کے مقصد کی خدمت کرتا ہے۔ مشترکہ کوششوں کے ذریعے پرامن تعلقات کی اس عالیشان عمارت کی تعمیر کرنے کے سلسلے میں ہمارا ہرگز یہ قصد نہیں ہے کہ اسے ایک ایسا خلوت‌خانہ بنادیں جو فصیلوں سے گھرا ہوا بیرونی دنیا سے کٹا رہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس وسیع عمارت کے دروازے ان تمام لوگوں کےلئے کھلے رہیں جو امن اور عوام کی بہبود کے خواہاں ہیں۔

جناب صدر، ہم‌عصر سیاسی عمل دکھاتا ہے کہ ریاستوں کی بیرونی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے فرائض بعض اوقات بہت مشکل اور سخت محنت‌طلب ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے خیالات اور عملی اقدام کا مقصد امن کی نیک منزل تک پہنچنا ہے تو یہ بوجھ بالکل بھاری نہیں رہتا بلکہ توانائی اور اعتماد عطا کرتا ہے۔

ہمارے مذاکرات کی ابتدا، میری مراد ان کے مافیہہ اور ماحول دونوں سے ہے جس میں وہ ہو رہے ہیں، یہ امید پیدا کرتی ہے کہ ان کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے اور وہ سوویت امریکی تعلقات میں ایک نیا دورآفریں واقعہ ثابت ہوں گے۔

اب مجھے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر رچرڈ نکسن اور بیگم نکسن کا جام صحت اٹھانے کی اجازت دیجئے۔

امریکی حکومت کے ان ارکان کا جو یہاں موجود ہیں، ریاستہائے متحدہ میں ان تمام لوگوں کا جام‌صحت جو قوموں کے درمیان امن کے عظیم اور نیک مقصد کے حامی ہیں!

۲۱ جون ۱۹۷۳ء کو صدر نکسن کے اعزاز میں دعوت کے موقع پر تقریر

محترم جناب صدر !
محترمہ بیگم نکسن !
خواتین و حضرات !
رفیقو !

یہاں واشنگٹن میں سوویت سفارت‌خانے میں جناب صدر، آپ کی بیگم، ریاستہائے متحدہ کی حکومت کے ارکان اور دوسرے معزز امریکی مہمانوں کا خیرمقدم کرنا میرے لئے خوشگوار فرض ہے۔

اپنے رفیقوں کی اور اپنی جانب سے سب سے پہلے میں ذاتی طور پر جناب صدر کا، بیگم پاٹریشیا نکسن اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کا خلوص‌دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اپنے ملک میں ہمارے قیام کی ابتدا ہی سے ہمیں گرمجوشی اور التفات سے نواز رہے ہیں۔

ساتھ ہی میں ان تمام امریکیوں کی قدرشناسی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے ہماری جانب دوستانہ جذبات اور ہمارے دورے اور مذاکرات سے سرگرم دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اسے ہم سوویت عوام کی جانب ریاستہائے متحدہ امریکہ کے عوام کی تعظیم کی تصدیق اور امن اور دوستی کے ماحول میں رہنے کی ہمارے دونوں عوام کی خواہش کا ثبوت تصور کرتے ہیں۔

ہماری تمام‌تر ملاقات بلند فریضے اور ذمےداری کے احساس سے معمور ہے۔ ہمارے مذاکرات بڑی تیزرفتاری سے ہو رہے ہیں، وہ وسیع پیمانے پر مسائل کو محیط کئے ہوئے ہیں، کاروباری طریقے کے

ہیں اور تعمیری ہیں۔ ان کی بدولت ہر روز ٹھوس نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور ہم اپنے مشترکہ مقرر کئیے ہوئے مقاصد کے قریب آ رہے ہیں — سوویت امریکی تعلقات کی ترقی کی جانب مزید بڑے اقدام کی ضمانت دینا، جنگ کا خطرہ کم کرنا اور دنیا میں امن اور تحفظ کو مضبوط کرنا۔

بلاشبہ اس بلند و برتر فریضے کی تعمیل میں ہماری دونوں ریاستوں کی دین سوویت امریکی تعلقات کو ایک نئی سطح تک بلند کرےگی۔ گذشتہ سال مئی میں ہم نے اس پر اتفاق کیا کہ نیوکلیائی دور میں ہمارے ممالک کے درمیان تعلقات کی بنیاد پرامن بقائے باہم کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اب ہم قطعاً کہہ‌سکتے ہیں کہ یہ بنیادی اصول زیادہ سے زیادہ ٹھوس شکل اختیار کررہا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ ہماری گفت‌وشنید کے نتائج کی بدولت سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان پرامن تعلقات اور باہمی اعتماد مستحکم ہوں‌گے۔ اور ساتھ ہی ان تعلقات کے تعمیری ارتقا کےلئے مزید مواقع پیدا ہوں‌گے۔

اس حقیقت پر اطمینان ہی محسوس کیاجاسکتا ہے کہ ہماری باہمی کوششوں کے سبب ایسے انتہائی اہم اور ساتھ ہی مشکل سوال کے حل کی جانب ہمارے لئے ایک نیا قدم بڑھانا ممکن ہوا — سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ میں اسٹریٹیجیکل ہتیاروں کی حدبندی۔ اس مسئلے پر مزید بات‌چیت کے بنیادی اصولوں کے سمجھوتے میں وہ ہر چیز موجود ہے جو اہم سمجھوتوں پر مشترکہ کام کے لئے نیا محرک اور واضح سمت بخشتی ہے۔ ان سمجھوتوں کا مقصد نیوکلیائی مزائیل— جو سب سے زیادہ خطرناک اور گراں قیمت ہیں — کی تیاری کی نہ صرف روک تھام بلکہ ان کے ذخیروں میں کمی بھی کرنا ہے۔ اس طرح ہمارے ممالک کو تخلیقی مقاصد کےلئے، عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کی خاطر زیادہ رقمیں صرف کرنے کا موقع ملےگا۔

ایٹمی توانائی کو بھی پرامن مقاصد کی روزافزوں خدمت کرنا چاہئے۔ مشترکہ کوششوں کے ذریعے اس میں سہولت پیدا کرنے پر ہمارے ملکوں کی آمادگی کا اظہار ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کے میدان میں تعاون پر سمجھوتے میں ملتا ہے۔ اس پر صدر نکسن اور میں نے آج دستخط کئیے ہیں۔

ہم اس حقیقت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں کہ گذشتہ سال ماسکو کی ملاقات میں مشترکہ مرتب کی ہوئی راہ کے مطابق اس دورے کے دوران سائنس، ٹکنیک اور ثقافت کے دیگر میدانوں میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعاون پر کئی نئے سمجھوتوں پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس سے سوویت امریکی تعلقات میں زیادہ تنوع پیدا ہوگا اور وہ مزید مستحکم ہوں گے۔ ساتھ ہی ہمیں یقین ہے کہ ایسے تعاون کا ارتقا دوسری قوموں کے مفادات کی بھی خدمت کرے گا کیوں کہ اس کا مقصد تمام انسانیت کو درپیش اہم مسائل کا حل ہے۔ بلاشبہ ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات میں اب بھی کئی غیرحل‌شدہ مسائل موجود ہیں۔ اور میں یہ بھی کہوں گا کہ ایسی ذمہ‌داریاں بھی ہیں جن کی تکمیل کرنا باقی ہے۔ اور باتوں کے علاوہ ان کا تعلق اسٹریٹیجیکل ہتیاروں کی حدبندی اور تجارتی اور معاشی سوالات کے شعبوں سے بھی ہے۔

ہم رجائیت‌پسند ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ خود واقعات کے تسلسل اور ٹھوس مفادات کی مفاہمت سے ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہمارے تعلقات کا مستقبل موجودہ اور آنےوالی نسلوں کے مفاد کے ہمہ‌پہلو اور باہمی مفید ارتقا کی راہ پر ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اپنے باہمی اعتماد کے استحکام کی بنیاد پر ہم اعتماد سے پیش‌قدمی کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلقات کا مزید فروغ جتنا ممکن ہے اتنا مستحکم ہو، مزید براں وہ ناقابل‌تغیر کردار حاصل کریں۔

جناب صدر، ہمارے مذاکرات کے دوران، جن کے کاروباری اور تعمیری کردار کی ہم قدر کرتے ہیں، مجھے آپ سے یہ کہنے کا موقع ملا، اور اسے میں یہاں موجود امریکی مہمانوں کی خاطر دہرانا چاہتا ہوں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے تعلقات بہتر کرنے کا سوویت یونین کا رویہ کوئی عارضی بات نہیں ہے۔ یہ استوار اور ثابت‌قدم رویہ ہے جو سوویت ریاست کی خارجی پالیسی کے ان پائدار اصولوں کی عکاسی کرتا ہے جنھیں اس کے بانی لینن نے مرتب کیا تھا۔ اس رویے کو ہمارے عوام کی حمایت حاصل ہے۔

سوویت عوام کو یقین ہے کہ امریکی لوگوں کی اکثریت بھی اس مشترکہ طور پر آغاز کئے ہوئے کام کی تصدیق کرتی ہے جس کا

مقصد سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان امن اور تعاون کو مضبوط کرنا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے دورے کے بھرپور پروگرام کے سبب میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ کے عظیم ملک سے زیادہ آگاہ ہوں اور امریکی لوگوں کی زندگی سے بہتر طور پر واقف ہوسکوں۔ لیکن جو بھی تھوڑا بہت میں نے دیکھا ہے بہت دلچسپ تھا۔ مجھے امید ہے کہ میں اس کی تلافی اس وقت کردوں گا جب جناب نکسن آپ کی دعوت پر ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مغربی ساحل، کیلی فورنیا جائیں گے۔ یہ علاقہ عرصے سے اپنے قدرتی حسن کے سبب اور حال میں اپنی تیزرفتار صنعتی ترقی کے باعث مشہور ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں اس موقع پر اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور سوویت حکومت کی جانب سے ۱۹۷۴ء میں سرکاری دورے پر ہمارے ملک تشریف لانے کی دعوت جناب صدر کو ایک بار پھر پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ سوویت یونین کا آپ کا دورہ ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات کے کامیاب فروغ میں ایک نیا سنگ میل ثابت ہوگا۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر، حکومت اور عوام نے ان دنوں ہماری جو مہمان نوازی کی ہے اس کا احسان اتارنے سے ہمیں خوشی ہوگی۔ مجھے یہ امید ظاہر کرنے کی اجازت دیجیئے کہ اس موقع پر جناب صدر آپ کو ہمارے ملک، اس کی قدرت اور سوویت لوگوں کی زندگی سے زیادہ بہتر واقف ہونے کا موقع ملے گا۔

سوویت امریکی تعلقات کے فروغ میں ترقی ہو رہی ہے۔

دو سال کے بعد سوویت اور امریکی خلانورد انسانیت کی تاریخ میں پہلا اہم مشترکہ سائنسی تجربہ کرنے کے لئے بیرونی خلا میں پرواز کریں گے۔ انہیں معلوم ہے کہ وہاں سے، بیرونی خلا سے ہمارا کرۂارض زیادہ حسین نظر آتا ہے، خواہ کچھ چھوٹا ہی سہی۔ وہ امن چین سے رہنے کے واسطے ہمارے لئے کافی بڑا ہے لیکن نیوکلیائی جنگ کے خطرے میں مبتلا کرنے کے لئے بہت ہی چھوٹا ہے۔

میرا خیال ہے کہ میں یہ کہنے میں غلطی پر نہیں ہوں کہ ہماری گفت و شنید کی روح اور ہماری مشترکہ کوششوں کی بنیادی سمت یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ سب کچھ کرنا چاہئے تاکہ دنیا کے لوگوں کو جنگ سے نجات ملے، تاکہ وہ سلامتی سے رہ سکیں، ایک

دوسرے سے تعاون کریں اور رابطے رکھیں۔ یہ ہمارے زمانے کا قطعی مطالبہ ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی متفقہ کوشش صرف کرنا چاہئے۔

مجھے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر رچرڈ نکسن اور بیگم پاٹریشیا نکسن کا جام‌صحت تجویز کرنے کی اجازت دیجئے۔ عظیم مفاہمت میں مزید کامیابی کا جس میں ہماری موجودہ ملاقات کے دوران ہمیں ترقی حاصل ہوئی ہے!

خلا میں اور زمین پر انسانی کوششوں اور جوہروں کو جوڑنے کا تاکہ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچائیں!

سوویت اور امریکی عوام کے درمیان امن، دوستی اور تعاون کا جام‌صحت!

عالمی امن کے لئے!

سوویت امریکی مشترکہ اعلانئے پر دستخط کے موقع پر سان کلیمینٹ میں تقریر

۲۴ جون ۱۹۷۳ء

محترم جناب صدر !

آپ کے ملک کے میرے دورے کا سرکاری حصہ ختم ہورہا ہے۔ جیسی مہمان‌نوازی میری جانب اور میرے رفقائے کار کی جانب برتی گئی جو میرے ہمراہ ریاستہائے متحدہ آئے ہیں اس کے لئے میں جناب صدر آپ کا، حکومت ریاستہائے متحدہ اور امریکی عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

ریاستہائے متحدہ کا دورہ کرنا اور ان رابطوں کو جاری رکھنا جو مئی ۱۹۷۲ء میں ماسکو میں صدر نکسن کے دورہ ماسکو کے دوران شروع ہوئے تھے بڑی خوشی کا باعث ہے۔

واشنگٹن میں ہماری گفت و شنید کی ابتدا ہی میں ہم نے اعلان کیا کہ ہم عزم کے ساتھ مستحکم امن کے قیام، ہماری قوموں کے مفادات کے فروغ اور اپنے مقررشدہ عظیم مقاصد کے لئے تندہی سے کام کریں گے۔

واشنگٹن میں، کیمپ ڈیوڈ اور یہاں سان‌کلیمینٹ میں ہمارے مذاکرات کے دوران ہم بالکل رسوم کی حدود کے پابند نہیں رہے بلکہ اپنا تقریباً تمام تر وقت کاروبار پر صرف کیا۔ کل یہاں کیلی‌فورنیا میں بھی صدر اور میں شب کو دیر تک بات‌چیت کرتے رہے۔

آج اپنے کام کے نتائج کا خلاصہ کرتے ہوئے ہم دیانت سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری کوششیں رائگاں نہیں گئیں، ہماری توقعات پوری

ہوئی ہیں۔ ہم نے کئی بنیادی اور اہم سمجھوتے کئے ہیں جو ہمارے عوام اور دوسرے ملکوں کے عوام کے مفاد کے مطابق ہیں۔

ان میں سے اہم‌ترین نیوکلیائی جنگ روکنے سے متعلق سمجھوتہ ہے جس پر صدر اور میں نے جمعہ کے دن دستخط کئے۔ اس کی اہمیت صرف ہمارے دو ملکوں کےلئے نہیں ہے۔ اس سے تمام دنیا میں امن مستحکم ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں نے، تمام امن پسند قوموں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

آپ کے ملک میں اپنے قیام کے وقت ہم امریکی سینیٹروں اور کانگرس‌مینوں اور امریکی کاروباری دنیا کے نمائندوں کے بڑے گروپ سے ملے اور ان سے گفتگو کی۔ یہاں کیلی‌فورنیا میں ہمیں اس ریاست کی ممتاز پبلک ہستیوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنےوالے دوسرے لوگوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ میرے رفیقوں کی بھی جو اس سفر میں میرے ساتھ آئے ہیں امریکیوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان تمام رابطوں اور گفتگوؤں نے ہمارا یہ یقین مستحکم کر دیا ہے کہ امریکی عوام ان اقدامات کی اہمیت سے آگاہ ہیں جو ہم نے سوویت امریکی تعلقات کے مزید فروغ کی جانب کئے ہیں۔ وہ پورے خلوص سے ان اقدامات کی تصدیق کرتے ہیں۔

چند دن ہوئے میں امریکی صحافیوں کے ایک بڑے گروہ سے ملا تھا۔ انھوں نے بھی اس کی جانب ہمدردانہ رویے کا اظہار کیا جو حال میں ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی خاطر کیا گیا ہے۔ یہ سن کر مجھے خوشی ہوئی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سوویت عوام مکمل طور پر اس پالیسی کی حمایت کرتے ہیں جس کا مقصد مستحکم امن کی خاطر سوویت امریکی تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ واشنگٹن اور سان‌کلیمینٹ میں گذشتہ چند دنوں میں جن دستاویزوں پر دستخط ہوئے ہیں ان کی وہ تصدیق کریں گے۔

مجھے کوئی شبہہ نہیں ہے کہ ان دستاویزوں کو ساری دنیا کے تمام ایماندار اور امن‌پسند عوام کی حمایت حاصل ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ ریاستہائے متحدہ سے رخصت ہوتے وقت ہمارے دل مطمئن ہیں۔ جو کچھ حاصل کیا جا چکا ہے اس سے ہمیں اپنا امن کا کام جاری رکھنے میں مزید قوت اور نئی توانائی ملےگی۔

مجھے یقین ہے کہ آئندہ سال جب صدر نکسن ماسکو آئیں گے، اور اس پر ہم رضامند ہیں، تو کئی نئے سمجھوتے ظہور میں آئیں گے۔ یہ نہ صرف اسے مستحکم کریں گے جس کی ابتدا ماسکو میں ہوئی اور جسکا تسلسل واشنگٹن میں رہا بلکہ اس عظیم مقصد کو مزید تقویت بھی پہنچائیں گے۔

جناب صدر، آپ کے ملک کا ہمارا دورہ اب ختم ہونے والا ہے۔ میں اپنی جانب سے، ماسکو کے رفقائے کار کی طرف سے ان تمام امریکیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات کو فروغ دینے کی پالیسی کے حامی ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ کے ساتھ جناب صدر اور دوسرے امریکی مدبروں کے ساتھ تمام ملاقاتوں اور مذاکرات میں جو روح فرمانروا رہی ہے وہ ہمارے مستقبل کے تعلقات کی بنیاد رہے گی اور پروان چڑھے گی۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ صدر نکسن اور ان کی حکومت کو امریکی سوویت تعلقات کی اس پالیسی کے متعلق امریکیوں کی اکثریت کی جانب سے حمایت حاصل ہوگی جس پر وہ گامزن ہیں کیوں کہ ہمارے تعلقات کی بہتری ہمارے دونوں ملکوں اور تمام دوسری ریاستوں کے بنیادی مفادات کے حق میں ہے۔

آخر میں میں ایک بار پھر جناب صدر اور بیگم نکسن کا اور آپ کے تمام رفقائے کار کا مہمان‌نوازی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خدا حافظ، اگلی ملاقات تک!

امریکی ٹیلی‌ویژن پر تقریر

۲۴ جون ۱۹۷۳ء

عزیز امریکیو!

آپ کے ملک کے اپنے دورے کے وقت امریکی ٹیلی‌ویژن کے ذریعے آپ کو براہ‌راست مخاطب کرنے کے اس موقع کی میں انتہائی قدر کرتا ہوں۔

سب سے پہلے میں کروڑوں سوویت عوام کی تہنیت اور دوستانہ جذبات آپ سب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے ملک میں میرے دورے اور صدر نکسن کے ساتھ مذاکرات کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ یہ نئی سوویت امریکی چوٹی کی ملاقات ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے اور عالمی امن کو مضبوط کرنے میں مفید ثابت ہوگی۔

صدر نکسن اور ریاستہائے متحدہ کی حکومت کے دوسرے ارکان سے ہماری گفت و شنید مسلسل کئی روز تک جاری رہی اور وہ کافی گہری تھی۔ ہم نے یہاں کا سفر بات‌چیت کی بڑی ذمےداری کے احساس سے کیا کیونکہ اسکا تعلق سوویت امریکی تعلقات کے فروغ کے اہم سوالات اور ان راہوں کی جستجو سے ہے جن پر چل کر دونوں ملک تمام بین‌اقوامی فضا کو مزید بہتر کر سکیں‌گے۔ اب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ امیدیں حق بجانب ثابت ہوئیں۔ ہم مذاکرات کی روش اور حاصل شدہ نتائج سے مطمئن ہیں۔ جن نئے سمجھوتوں پر واشنگٹن میں دستخط ہوئے ہیں وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان پرامن اور باہمی مفید تعاون کے افق بہت زیادہ وسیع کر دیتے ہیں۔ اس راستے پر ایک نیا بڑا قدم

اٹھایا گیا ہے جسے ہم نے ایک برس پہلے ماسکو کی ملاقات میں ہموار کیا تھا۔

ذاتی طور پر مجھے بھی خوشی ہے کہ اس دورے نے مجھے امریکہ کے تاثرات براہ‌راست حاصل کرنے، امریکی حقیقتوں کے بعض پہلوؤں سے واقف ہونے، آپ کے ملک کے مشہور مدبروں اور پبلک ہستیوں سے ملنے اور امریکی عوام کی زندگی سے رابطہ کرنے کا موقع دیا۔

آپ کو اس کا اچھی طرح علم ہوگا کہ ماضی میں ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات نے غیرہموار طور پر ترقی کی۔ جمود کے دور بھی آئے اور نشیب و فراز بھی۔ لیکن شاید میں یہ کہنے میں غلطی پر نہیں ہوں کہ انتہائی دوررس مدبروں نے ہمیشہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ کے درمیان اچھے تعلقات کی اہمیت کو واضح طور سے محسوس کیا۔ اس سلسلے میں ہم یاد کرسکتے ہیں کہ چالیس برس پہلے صدر فرینکلن روزویلٹ کی پہل قدمی پر ہمارے ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے تھے۔

دوسری عالمی جنگ میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ اتحادی تھے۔ وہ نازی‌ازم کے خلاف مل کر لڑے جو قوموں کی آزادی بلکہ خود انسانی تہذیب کےلئے خطرہ تھا۔ ہٹلریت پر فتح کے لمحے دریائے ایلب پر سوویت اور امریکی سپاہیوں کی شادماں ملاقات ہمارے لوگوں کی یاد میں اچھی طرح محفوظ ہے۔

یہ امید کی جاسکتی تھی کہ جنگ کے زمانے کا یہ اتحاد سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ کے درمیان وسیع اور پرامن تعاون کے ایک نئے عہد کا آغاز کرےگا۔ بلاشبہ ہمارا ملک اس کا متلاشی رہا۔ ہم نے ان اچھے تعلقات کو مستحکم کرنا اور فروغ دینا چاہا جن کی بنیاد جنگ کے وقت پڑچکی تھی۔

لیکن صورت‌حال مختلف پیدا ہوئی۔ امن کے بجائے ''سرد جنگ،، نے سر اٹھایا — سچے امن کا گھٹیا بدل۔ عرصے تک ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات اور مجموعی طور پر بین‌اقوامی تعلقات زہرآلود رہے۔ بدقسمتی سے آج بھی کچھ حد تک ''سرد جنگ،، کے منحوس اثرات باقی ہیں۔

ایسے حالات میں باہمی بےاعتمادی کو کشیدگی میں کمی اور باہمی مفید تعاون میں بدلنا آسان نہیں تھا۔ اس کے لئے جرأت اور سیاسی

دوربینی کی ضرورت تھی اور کافی جانفشاں کام کرنا تھا۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں کہ سوویت امریکی تعلقات کو نئی راہ پر چلانے کےلئے صدر نکسن اور ان کے انتظامیے نے اپنی کوششوں کو ہماری سعی سے جوڑا۔

میں نے سنا ہے امریکی سیاسی لغت میں ایک اظہار ہے — ''امن جیتنا،،۔ میرا خیال ہے کہ یہ وہ تاریخی لمحہ ہے جب یہ اظہار غالباً انتہائی موزوں طور سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے ملکر جنگ جیتی۔ آج ہماری مشترکہ کوششوں سے انسانیت کو پائدار امن جیتنے میں مدد ملنا چاہئے۔ نئی جنگ کے امکان کو خارج کر دینا چاہئے۔

سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ کے درمیان چوٹی کی دو ملاقاتوں کے نتائج اور ملاقاتوں کے درمیان ایک سال میں جو انجام دیا گیا اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اہم ترقی حاصل ہوچکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی معقول رسائی جو دونوں فریقین کےلئے قابل قبول ہے ان سوالات میں استعمال کی جاسکتی ہے جو بظاہر ناقابل حل معلوم ہوتے ہیں۔ تاحال غالباً یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ ایسی ترقی ممکن ہے۔

جن سمجھوتوں پر گذشتہ سال دستخط کئے گئے مجموعی طور سے ان پر کامیابی سے عمل‌درآمد ہورہا ہے۔ تقریباً ہر شعبے میں واضح ترقی ہوئی ہے اور ہماری باہمی کوششیں اس پیش‌قدمی کی ضمانت دیتی ہیں۔ لینن گراد اور نیویارک کے درمیان باقاعدہ مسافروں کی جہازرانی کا افتتاح ، لینن گراد اور سان‌فرانسسکو میں قونصل‌خانوں کا قیام، سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شہروں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی ابتدا، اسپورٹ تبادلوں کا مزید فروغ — یہ سب آج ہمارے ملکوں کے لوگوں کی زندگی کا ایک حصہ بنتا جا رہا ہے۔

اس کا بہترین ثبوت کہ سوویت امریکی تعلقات جامد نہیں ہیں بلکہ ترقی کر رہے ہیں وہ اہم دستاویز ہے جس پر حال ہی میں صدر نکسن اور میں نے دستخط کئے ہیں — نیوکلیائی جنگ روکنے پر سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان سمجھوتہ۔ اگر میں کہوں کہ یہ دستاویز تاریخی اہمیت کی حامل ہے تو میرے خیال میں یہ مبالغہ‌آرائی نہیں ہوگی۔

سوویت اشتراکی رپبلکوں کی یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ایک ایسا سمجھوتہ کیا ہے جس کا مقصد ان کے درمیان نیوکلیائی جنگ چھڑنے کو روکنا ہے، اور ساری دنیا میں نیوکلیائی جنگ چھڑنے کو روکنے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمارے دونوں ملکوں کے عوام کے امن اور سکون کےلئے اور تمام انسانیت کی پرامن زندگی کے امکانات بڑھانے کی خاطر اس کی زبردست اہمیت ظاہر ہے۔

اگر ہماری اس دوسری ملاقات کا اس کے علاوہ کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تب بھی پورے انصاف سے کہا جا سکتا ہے کہ سوویت امریکی تعلقات کے ارتقا اور مجموعی طور پر بین‌اقوامی زندگی کی تاریخ میں اس سمجھوتے کو شایان شان مقام حاصل ہوگا۔ اب تمام دنیا دیکھ سکتی ہے کہ ہماری دونوں ریاستیں گذشتہ سال ''سوویت اشتراکی رپبلکوں کی یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان باہمی تعلقات کے بنیادی اصول،، کی اساسی دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد اسے محض نیک ارادوں کا اعلان نہیں بلکہ توانا اور ثابت‌قدم عمل کا پروگرام تصور کرتی ہیں۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے جسے انہوں نے عملی جامہ پہنانا شروع کردیا ہے اور اس پر عمل درآمد کرتے رہنے کا استواری سے قصد رکھتی ہیں۔

یہ بھی کوئی کم اہم بات نہیں ہے کہ ہمارے ملک اسٹریٹیجیکل ہتیاروں کی حد مقرر کرنے پر زیادہ طویل مدت کےلئے اور وسیع سمجھوتے کی تیاری کے سلسلے میں مزید کام کرنے کےلئے بنیادی اصولوں پر راضی ہوگئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو اہم‌ترین کام ماسکو میں مئی ۱۹۷۲ء میں شروع ہوا تھا وہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سیاسی کھنچاؤ میں کمی کے ساتھ ساتھ فوجی میدان میں بھی کشیدگی کم ہورہی ہے۔ اس سے تمام لوگوں کو اور عام طور پر امن کے مقصد کو فائدہ ہوگا۔

ہماری دونوں ریاستوں کے نمائندوں نے بھی سوویت امریکی تعاون کے متعلق مختلف مخصوص شعبوں میں حال ہی میں نئے سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں۔ پچھلے سال جن سمجھوتوں پر دستخط ہوئے اگر انہیں بھی شامل کر لیا جائے تو یہ سب ملا کر ایسی دستاویزوں کا مرعوب کن مجموعہ بن جاتے ہیں۔ ان کا تعلق انتہائی گوناگوں شعبوں میں — ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال سے لے کر زراعت تک،

خلا کی وسعتوں سے لےکر سمندر کی گہرائیوں تک ہماری دونوں ریاستوں، دو عظیم قوموں کے درمیان تعاون سے ہے۔

بلاشبہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ خود کفیل ملک ہیں۔ درحقیقت ابھی تک ہمارے تعلقات اسی پر مبنی رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم اور بہت سے امریکی دونوں اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ معاشی، سائنسی، ٹکنیکی اور ثقافتی میدانوں میں تعاون کرنے سے انکار کرنے کا مطلب ان وافر مزید فائدوں کو مسترد کرنا ہے جنھیں دونوں فریقین حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ یہ سراسر ایک ایسا بےمقصد انکار ہے جسے کسی بھی عقلی بنیاد پر صحیح ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

اس کا خاص طور پر معاشیات سے تعلق ہے۔ میرے خیال میں ہم سب کو اس پر اتفاق ہے کہ ''سرد جنگ،، کے سبب سوویت امریکی تجارت کے مکمل انجماد سے جو بےقاعدگی پیدا ہوئی ہے صرف اسکو دور کرنا کافی نہیں ہے۔ آج زندگی ہمیں کہیں بڑے سوالات سے دوچار کررہی ہے۔ میرے ذہن میں سب سے پہلے معاشی تعلقات کی ایسی شکلیں ہیں جیسی کہ کئی معاشی شاخوں میں پائدار اور بڑے پیمانے پر رشتے اور طویل مدتی سائنسی اور ٹکنیکی تعاون۔ یہ بات ہمارے عہد میں عظیم اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کے ملک کے حکام اور کاروباری لوگوں کے ساتھ ہماری ملاقاتوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ ان ہی خطوط پر ہمارے ملکوں کے درمیان معاشی تعاون کی مزید ترقی کے بنیادی امکانات ہیں۔

کبھی کبھی یہ عذر سننے میں آتا ہے کہ ایسے تعاون کا فروغ یکطرفہ نوعیت رکھتا ہے اور یہ صرف سوویت یونین کےلئے مفید ہے۔ لیکن یہ صرف وہ شخص کہہ سکتا ہے جو اصلی حالت سے بالکل بےخبر ہے یا جس نے جان بوجھ کر صداقت کی جانب سے آنکھیں بند کر لی ہیں۔

صداقت یہ ہے کہ عام طور پر معاشی تعاون کے ترقی کرنے اور گہرے ہونے سے، اور طویل مدتی وسیع پیمانے کے سودے کرنے سے جن کے متعلق سوویت تنظیموں اور بڑی بڑی امریکی فرموں کے درمیان بات‌چیت ہورہی ہے یا کامیابی سے ختم ہو چکی ہے دونوں فریقوں کو حقیقی اور ٹھوس فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے ہمیں اس کی واضح تصدیق امریکہ کے کاروباری حلقوں کے نمائندوں

سے ہوئی جن کے ساتھ مجھے یہاں ریاستہائے متحدہ اور پہلے ماسکو میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ہمارے مذاکرات میں صدر نکسن اور میں نے اس نکتے پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔

اس میں میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین کی قیادت، ریاستہائے متحدہ کی حکومت کی طرح جیسا کہ میں سمجھتا ہوں، اس حقیقت کو بڑی اہمیت دے رہی ہے کہ طویل مدتی معاشی تعاون سے مفید سیاسی نتائج بھی برآمد ہوں گے: مجموعی طور پر سوویت امریکی تعلقات میں جو بہتر تبدیلی عیاں ہوئی ہے وہ معاشی تعاون سے مستحکم ہوگی۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں ثقافتی شعبے میں بھی سوویت امریکی تبادلوں کے وسیع فروغ کے اچھے امکانات ہیں۔ اس میدان میں ہمارے دونوں ملک ایک دوسرے کو بہت کچھ دے سکتے ہیں۔ پائدار امن کے حالات میں رہنے کے لئے ایک دوسرے پر اعتماد کرنا ضروری ہے۔ اور اعتماد کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ ایک کو دوسرے کا بہتر علم ہو۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم چاہتے ہیں کہ امریکی عوام ہماری طرز زندگی اور ہماری فکر سے جتنا بھرپور اور راستی سے ممکن ہے واقف ہوں۔

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سوویت امریکی تعلقات کے فروغ کے سلسلے میں بہت کچھ انجام دیا جا چکا ہے۔ لیکن جہاں ہم کھڑے ہیں وہاں سے طویل شاہراہ صرف شروع ہی ہوتی ہے۔ اچھے تعلقات کی تازہ کونپلوں کو محفوظ رکھنے اور انھیں پروان چڑھانے کے لئے ہمیں مسلسل فکر کرنا چاہئے۔ مختلف میدانوں میں تعاون کی انتہائی ضروری اور موزوں شکلوں کا تعین کرنے کے لئے انتھک کوششوں کی ضرورت ہے۔ دوسرے فریق کی یہ یا وہ امتیازی خصوصیت کو سمجھنے کے لئے اور اچھی اسپرٹ میں ایک دوسرے کے ساتھ کاروبار کرنا سیکھنے کے واسطے صبر درکار ہے۔

میری رائے میں جو لوگ سوویت امریکی تعلقات میں بنیادی طور پر بہتری کے حق میں ہیں مستقبل کی جانب رجائیت سے دیکھ سکتے ہیں کیوں کہ یہ مقصد ہمارے دونوں عوام کے مفاد میں اور تمام دنیا کے امن پسند عوام کے مفاد میں ہے۔

دنیا میں عام فضا کا انحصار بڑی حد تک اس پر ہے کہ ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی فضا کیسی ہے۔ نہ تو معاشی اور فوجی قوت اور نہ بین‌اقوامی وقار ہمارے ملکوں کو مزید حقوق عطا کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس عالمی امن کے مقدر اور جنگ روکنے کے سلسلے میں ان پر خاص ذمےداری عائد ہوتی ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ اپنے رشتوں اور رابطوں کی جانب اپنی رسائی میں سوویت یونین کو اس ذمےداری کا پوری طرح احساس ہے۔

ہم سوویت امریکی تعلقات بہتر ہونے کو کوئی الگ تھلگ مظہر خیال نہیں کرتے بلکہ اسے بین‌اقوامی فضا کے بنیادی طور پر صاف ہونے کے وسیع عمل کا سالمی جز اور اہم حصہ تصور کرتے ہیں۔ انسانیت ''سرد جنگ،، کے اس بےلوچ فولادی خول سے باہر نکل آئی ہے جس میں اسے بند کرنے کی کوششیں کی گئی تھیں۔ انسان آزادی اور امن کے ماحول میں سانس لینا چاہتا ہے۔ اگر سوویت امریکی تعلقات بہتر بنانے کی ہماری کوششوں سے روزافزوں ریاستوں کو کشیدگی میں کمی کے عمل میں شامل ہونے میں مدد ملتی ہے — خواہ وہ یورپ میں ہوں یا ایشیا میں، افریقہ میں یا لاطینی امریکہ میں، مشرق قریب میں یا مشرق بعید میں — ہم اس کا خیرمقدم کرتے ہیں۔

ہم اسے انتہائی مثبت حقیقت خیال کرتے ہیں کہ سوویت امریکی تعلقات معمول پر آنے سے ایسے بڑے اور اہم فریضے کی انجام‌دہی آسان ہو جاتی ہے جیسے یورپ میں امن اور تحفظ کا استحکام، جس میں کل‌یورپی کانفرنس کا انعقاد بھی شامل ہے۔

سوویت امریکی تعلقات کی بہتری نے بلاشبہ طویل جنگ ویت‌نام کے ختم ہونے میں اپنا رول ادا کیا ہے۔ اب جب کہ جنگ ویت‌نام کے خاتمے کے سمجھوتے کو عملی جامہ پہنا دیا گیا ہے، اور دوسری ریاستوں کے ساتھ ہمارے دونوں ممالک نے پیرس کانفرنس میں ویت‌نام سے متعلق سمجھوتے پر دستخط کر دئے ہیں تو ہم اسے خاص کر اہم تصور کرتے ہیں کہ اس کامیابی کو مستحکم کیا جائے اور ہندچین کے تمام عوام کو امن کی فضا میں رہنے کا موقع دیا جائے۔

دنیا میں اب بھی خطرناک کشیدگی کے علاقے موجود ہیں۔ ہمارے مذاکرات میں صدر نکسن اور میں نے مشرق‌قریب کی حالت پر تبادلہ خیال کیا جو اب بھی بہت نازک ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ

اس علاقے میں جتنی جلد ممکن ہو انصاف کی ضمانت دینا چاہئے اور دیرپا امن کا مسئلہ حل ہونا چاہئے — ایسا حل جو ان لوگوں کے جائز حقوق بحال کرے جو جنگ کے شکار بنے، اور اس وسیع و عریض علاقے کے تمام لوگوں کے تحفظ کی ضمانت دے۔ یہ مشرق‌قریب کے تمام لوگوں کےلئے اہم ھے اور عالمی امن کے تحفظ کےلئے بھی۔

مختصراً، تصادموں کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو بجھانا اور نئی بحرانی حالتیں پیدا ہونے سے روکنا امن کے واسطے واقعی قابل اعتبار ضمانتیں پیش کرنے کی شرائط ھیں۔ اس کا تقاضہ ھے کہ ہمارے دونوں ملک اس میں شایان شان حصہ لیں۔ گذشتہ دنوں ہماری گفتگو کے دوران جناب صدر اور میں نے ان سوالات پر بہت توجہ دی۔

یہاں میں اس پر زور دینا چاھتا ھوں کہ جب ھم نے دو طرفہ تعلقات اور عام بین‌اقوامی مسائل سے بحث کی تو ھر صورت میں ھم نے ھمیشہ یہ حقیقت پیش‌نظر رکھی کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ دونوں کے اتحادی ھیں اور بعض ممالک کے سلسلے میں انکی ذمےداریاں ھیں۔ یہ بالکل واضح کر دینا ضروری ھے کہ ہماری گفت و شنید کی روح اور دستخط شدہ سمجھوتوں کی عبارت دونوں اس خیال کی پوری طرح حامل ھیں۔

بین‌اقوامی امور کے میدان میں ہماری بحثوں اور سمجھوتوں کا جوھر یہ پختہ عزم ھے کہ سوویت اشتراکی ریپبلکوں کی یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان اچھے تعلقات عالمی امن کا ایک مستقل عنصر بن‌جائیں۔

بلاشبہہ جیسا کہ آپ بھی جانتے ھیں اب بھی ایسے لوگ موجود ھیں جو تعمیری پہلو سے کشیدگی میں کمی اور پرامن تعاون پر بحث کرنے کے بجائے فوجی تیاریوں اور اسلحات کی دوڑ کے متعلق چیخنا چلانا پسند کرتے ھیں۔

اس کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ھے؟ سوویت لوگ غالباً دوسرے لوگوں کے مقابلے میں بہتر جانتے ھیں کہ جنگ کیا چیز ھے۔ دوسری عالمی جنگ میں ھم نے جو فتح حاصل کی وہ عالمی تاریخی لحاظ سے اہم تھی۔ لیکن اس جنگ میں ۲ کروڑ سوویت شہری کام آئے، ہمارے ستر ہزار شہر اور گاؤں تباہ و برباد کر دئے گئے۔ ہماری قومی دولت کا ایک تہائی حصہ ملیامیٹ ھوگیا۔

اب جنگ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں۔ آج سوویت یونین پہلے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور خوشحال ہے۔ لیکن ہمیں جنگ کے سبق اچھی طرح یاد ہیں۔ یہی سبب ہے کہ سوویت یونین کے لوگ امن کی اتنی زیادہ قدر کرتے ہیں اور ہماری پارٹی اور حکومت کی پرامن پالیسی کے دل و جان سے حامی ہیں۔

ہمارے لئے امن بلند و برتر کارنمایاں ہے۔ اگر لوگ اپنی زندگی کو بامقصد بنانا چاہتے ہیں تو انہیں اس کےلئے جدوجہد کرنا چاہئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ عقل و دانش کا راج ہوگا اور ہمیں یقین ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی اسی عقیدے کے علمبردار ہیں۔ اگر یہ عقیدہ باقی نہیں رہتا، اگر اس کی جگہ صرف قوت پر، نیوکلیائی اسلحات کی طاقت یا کسی اور ہتیار پر اندھا بھروسہ لیتا ہے تو پھر انسانی تہذیب اور خود انسانیت کا خدا ہی حافظ ہے۔

جو تاریخی راہ ہم نے طے کی ہے وہ آسان نہیں تھی۔ ہمارے عوام کو اس پر فخر ہے کہ اشتراکی انقلاب کی کامرانی کے بعد مختصر تاریخی مدت میں پسماندہ روس ایک زبردست صنعتی طاقت میں تبدیل ہوگیا اور اس نے سائنس اور ثقافتی میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے نیا معاشرہ تعمیر کیا، ایک ایسا معاشرہ جو پائدار ہے اور اعتماد سے ترقی کررہا ہے، جس نے ہمارے ملک کے تمام شہریوں کو معاشرتی انصاف عطا کیا ہے، جہاں جدید تہذیب کی دولت کے مالک سارے عوام ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک کی کئی سابق مظلوم قوموں اور قومیتوں نے سچی مساوات حاصل کی ہے، وہ عوام کے دوستانہ خاندان کی طرح رہتی ہیں اور کامیابی سے اپنی اپنی معیشت اور ثقافت کو پروان چڑھا رہی ہیں۔

مستقبل کےلئے ہمارے سامنے عظیم منصوبے ہیں۔ ہم سوویت عوام کا معیار زندگی خاصا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تعلیم اور طب کے شعبوں میں مزید کامیابیوں کے خواہش‌مند ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے شہر اور گاؤں رہنے کےلئے زیادہ آراستہ اور مزید حسین ہوں۔ سائبیریا، مشرق بعید و شمال کے دوردراز علاقوں کو فروغ دینے کےلئے، جو قدرتی دولتوں سے مالامال ہیں، ہم نے منصوبے مرتب کئے ہیں۔ اور ہر سوویت شہری اچھی طرح جانتا ہے کہ ان

منصوبوں کو پورا کرنے کےلئے سب سے پہلے امن اور دوسری ریاستوں کے ساتھ پرامن تعاون کی ضرورت ہے۔

بلاشبہ دوسرے ملکوں کی طرح ہماری بھی اپنی مشکلات ہیں، مسائل ہیں۔ لیکن ہمارے درپیش تمام مسائل کے حل کےلئے دوسرے لوگوں کو درپیش مسائل کے حل کی طرح، جنگ یا مصنوعی طور پر پیدا کی ہوئی کشیدگی کی نہیں بلکہ امن اور تخلیقی محنت کی ضرورت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ صرف اسی طرح ہمارے عوام کی بہبودی کی اور معاشرے کے ہر رکن کی تمام مادی اور روحانی ضرورتیں پوری کرنے کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

یہاں میں نے سوویت عوام کے ارادے اور منصوبے اختصار سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ سوویت یونین کی خارجی پالیسی کی نوعیت واضح ہوجائے۔ اس کے تعین سمت کا سرچشمہ ہمارے معاشرے کا جوہر ہے۔ پرامن بقائے باہم کا تصور ہی، جو آجکل مختلف معاشرتی نظام رکھنےوالی ریاستوں کے درمیان تعلقات بڑھانے کی روزافزوں تسلیم شدہ بنیاد بن رہا ہے، سوویت ریاست کے بانی ولادیمیر ایلیچ لینن نے مرتب کیا تھا۔

غالباً یہ آپ کے علم میں ہوگا کہ دو سال قبل ہمارے ملک کی حکمراں پارٹی، سوویت کمیونسٹ پارٹی کی چوبیسویں کانگرس نے امن کا پروگرام منظور کیا تھا۔ یہ جدید حالات میں پرامن بقائےباہم کی پالیسی کی ٹھوس تجسیم ہے۔ یہ پروگرام بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی، تمام دنیا میں آنےوالی کئی نسلوں کےلئے سچے دیرپا امن کے حصول کے سلسلے میں سرگرم رول ادا کررہا ہے۔ یہ نہ صرف ہماری ریاست کے شہریوں کے عقیدوں اور ارادوں کی عکاسی کرتا ہے بلکہ یقینی تمام دنیا کے کروڑوں امن‌پسند لوگوں کی تمناؤں کا بھی اظہار ہے۔ ہم اپنے دوستوں اور اتحادیوں، اشتراکی ممالک کے شانہ بہ شانہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اس پروگرام کی بنیاد پر ہم ان تمام ملکوں کے ساتھ جن کی خواہش بھی یہی ہے، نیک مرضی اور باہمی مفید تعاون کے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس پروگرام میں سوویت امریکی تعلقات کی بہتری کو شایان شان مقام حاصل ہے۔

عزیز دوستو، صدر نکسن کے ساتھ گفتگو، سینیٹ کی خارجی تعلقات کی کمیٹی جس کے سربراہ سینیٹر فل برائٹ ہیں اور امریکی کاروباری حلقوں کے ممتاز نمائندوں سے ملاقاتوں کے ایجنڈے میں جو مسائل شامل تھے وہ اہم بھی ہیں اور پیچیدہ بھی۔ اور ان تمام باتوں نے موجودہ دورے میں کام کے انتہائی پابند گوشوارے کا تقاضہ کیا۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں یہ مفید تبادلۂ خیال تھا جو اچھے ماحول میں ہوا۔ اس سے ہمیں اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

ساتھ ہی ذاتی طور پر مجھے افسوس ہے کہ کام کے بوجھ کی وجہ سے مجھے اور میرے ان رفقائے کار کو آپ کا ملک زیادہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا جو میرے همراہ ہیں اور جنھوں نے ہمارے مشترکہ کام میں حصہ لیا ہے۔ ماسکو اور یہاں ریاستہائے متحدہ میں مجھے مختلف امریکی شہروں، تنظیموں، کمپنیوں اور انفرادی شہریوں سے گرمجوش خطوط موصول ہوئے ہیں۔ انھوں نے ازراہ کرم مجھے شہروں کی سیاحت کرنے، فیکٹریوں، فارموں، یونیورسٹیوں اور امریکیوں کے نجی گھروں کو دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ان خطوط کے تمام لکھنےوالوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر میں یہ بلاوے قبول نہیں کر سکا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نیویارک، شکاگو، ڈیٹروئٹ اور لاس انجیلیس کا سفر بڑا دلچسپ رہتا اور صنعتی کاروباری اداروں، فارموں کی سیر اور امریکی محنت کشوں سے بات چیت بھی بےحد دلچسپ رہتی جن کی حاصلات کی ہمارے سوویت لوگوں کے دلوں میں بڑی عزت ہے۔ غالباً مستقبل میں ہمیں ایسے مواقع ملیں گے چونکہ صدر نکسن اور میں اس پر متفق ہیں کہ اب سے ہمارے رابطے پابندی سے ہوتے رہیں گے۔ اگلے سال سوویت یونین میں صدر نکسن کے دورے کے ہم منتظر ہیں۔

اگرچہ اس مختصر دورے میں مجھے امریکہ کو اتنا زیادہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا جتنا کہ میں چاہتا تھا لیکن جب میں وطن لوٹوں گا تو اپنے رفقائے کار اور سوویت عوام دونوں کو یقینی اپنے دورے کے اہم سیاسی نتائج، نیک مرضی کے ماحول، امن اور کشیدگی میں کمی کے رجحان اور ہمارے ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات کی بابت بتاؤں گا۔ یہ رجحان ہم نے ریاستہائے متحدہ میں قیام کے دوران، آپ کے ملک

کے سرکاری اور پبلک رهنماؤں اور بہت سے امریکی شہریوں سے ملاقاتوں کے وقت محسوس کیا۔ میں آپ کو یقین دلانا چاهتا هوں که سوویت شہریوں کے دلوں میں بھی بالکل یہی جذبات موجزن هیں۔

میری رائے میں اگر میں آپ سے یه کہوں که گذشته چند دنوں کے دوران همارے مذاکرات میں صدر نکسن اور میں نے نه صرف موجوده سیاسی مسائل سے بحث کی بلکه آگے بھی دیکھنے اور همارے دونوں ممالک کے عوام کے مستقبل میں مفادات کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی تو یه کوئی رازافشانی نہیں هوگی۔ هم نے یه اس مفروضے کی بنیاد پر کیا که سیاست میں جو لوگ دوربینی سے کام نہیں لیتے وه ناگزیر طور پر پچھڑ جاتے هیں۔ ایک سال هوا ماسکو میں هم نے سوویت امریکی تعلقات بہتر بنانے کی بنیاد ڈالی تھی۔ هم نے اس عظیم اور اهم مقصد میں خاصی کامیابی حاصل کر لی هے۔ همیں امید هے که یه رجحان جاری رهےگا کیوں‌که یه همارے دو عظیم عوام اور تمام انسانیت کے مفادات کے عین مطابق هے۔

آخر میں میں امریکی عوام، صدر اور ریاستهائے متحده کی حکومت کا شکریه ادا کرنا چاهتا هوں جنھوں نے سوویت عوام اور ان کے نمائندوں کو مہمان‌نوازی اور لطف و کرم سے نوازا اور ان کی جانب گرم دلی کے متعدد بار اظہار کئے۔

امریکه کے عزیز شہریو، برائے مہربانی آپ میں سے هر ایک کی فلاح و بہبود اور خوشی کے لئے میری نیک خواهشات کو قبول فرمائیے۔

شکریه۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ سے رخصت ہوتے وقت تقریر

۲۵ جون ۱۹۷۳ء

محترم جناب نائب صدر!
محترم خواتین و حضرات!
عزیز رفیقو!

ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ہمارا دورہ ختم ہو رہا ہے۔ اگرچہ وہ ایک ہفتے سے کچھ ہی زیادہ کا تھا لیکن ہم نے اس دوران میں اہم اور مفید کام انجام دیا۔

اس کام کے نتائج بالکل عیاں ہیں۔ اس کا اندازہ شائع‌شدہ اعلانیے اور ان نئے سمجھوتوں سے لگایا جا سکتا ہے جن پر ہمارے دونوں ملکوں نے چند دن ہوئے دستخط کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان نتائج پر بہت کچھ لکھا جائے گا، توجہ سے ان کا مطالعہ کیا جائے گا اور ان پر تبصرے کئے جائیں گے۔

لیکن اس وقت بھی ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس اہم اور ضروری کام میں جسے ہم نے ماسکو میں شروع کیا ہمیں کافی ترقی کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال مئی میں صدر اور میں نے وہاں ملاقات کی تھی۔ اس سال جون میں ہم ملے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں بھی جنتری کے حساب سے سیاست فطرت کی طرح ترقی کر رہی ہے۔

میری رائے میں اس پر یقین کرنے کی معقول وجہ ہے کہ بین‌اقوامی سیاست کو ہم نے جو اچھی اور مفید دین دی ہے اس کے اثرات آئندہ کئی برسوں تک محسوس کئے جائیں گے۔

ہمارے سامنے اب بھی بہت سا کام کرنے کو باقی ہے۔ اس کا تقاضہ ہے کہ مزید ملاقاتیں ہوں اور ہم اور آپ مزید کوششیں جاری رکھیں۔

میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ریاستہائے متحدہ کی سرزمین پر جو بھی میں نے دیکھا دلچسپ اور ناقابل فراموش ہے۔ خاص کر مجھے امریکی لوگوں کے ساتھ کئی ملاقاتیں اور امن اور ہمارے دونوں ملکوں میں تعاون کے متعلق ان کی باتیں یاد رہیں گی۔

اپنی جانب سے اور اپنے رفقاء کار کی طرف سے بھی جو اس دورے پر میرے همراہ تھے میں گرمجوش خیرمقدم اور میزبانی کے لئے صدر نکسن اور ان کے خاندان کے ارکان، ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت کے ممبروں اور تمام حکام کا پرخلوص شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

میری خواهش ہے کہ امریکی عوام کو امن اور خوشحالی نصیب ہو۔

میں چاہتا ہوں کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان اچھے اور پرامن تعلقات فروغ پائیں اور مضبوط ہوں!

خدا حافظ، اگلی ملاقات تک!

رمبوئیے میں فرانسیسی ریپبلک کے صدر پومپیدو کی ضیافت میں تقریر

۲۶ جون ۱۹۷۳ء

محترم جناب صدر!
معزز خواتین و حضرات!
رفیقو!

جناب صدر، آپ اجازت دیں کہ میں آپ کے ملک کا دورہ کرنے کی دعوت، آپ کی دوستانہ تہنیت اور سوویت یونین اور ہمارے باہمی تعلقات کے بارے میں گرمجوش الفاظ کے لئے آپ کا شکریہ ادا کروں۔

ہمیں بڑی خوشی ہے کہ دوسری بار آپ سے ملاقات کرنے کا یہ موقع ملا۔ اس طرح ہمارے درمیان گفت و شنید جاری ہے جس کا ایک اہم عنصر اس سال کے شروع میں زاسلاول میں ہماری ملاقات تھی۔ اونچی سطح پر رابطے اور صلاح مشورے سوویت یونین اور فرانس کے درمیان موجودہ تعلقات کی حسب معمول امتیازی خصوصیت ہیں۔ اور ہر ملاقات باہمی مفاہمت اور ہمارے ملکوں کے درمیان تعاون کے مقصد کو زود عمل بناتی ہے۔

ہماری یہ ملاقات عالمی واقعات کے تیز رفتار لمحے میں ہو رہی ہے۔ کئی ملکوں کے درمیان تعلقات میں، جن کے معاشرتی نظام ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ازسرنو جان آئی ہے۔ آج دنیا کے سامنے جو عظیم‌ترین اور سب سے اہم مسائل ہیں ان کے حل کے لئے سرگرم کھوج جاری ہے۔ اس کا صرف یورپ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے خطوں سے بھی تعلق ہے۔ شدیدترین مسئلہ حل کر لیا گیا ہے — ویت‌نام میں جنگ کا خاتمہ اور امن کی بحالی — مشرق قریب میں بھی تصفیے کی ضرورت کا احساس بڑھ رہا ہے۔

11—2331

اگر ہم ان سب کا جائزہ لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بین‌اقوامی تعلقات اپنے ارتقا کی ایک نئی منزل میں داخل ہو رہے ہیں۔ اگر تاحال ''سرد جنگ'' کے خیالات اور پالیسی بین‌اقوامی صورت‌حال کا عام پس‌منظر تھی تو اب تصویر بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ''سرد جنگ'' کے جمود کو ختم کرنا خواہ کتنا ہی مشکل ہو لیکن یہ بالکل قابل فہم ہے کہ وہ ماضی میں پسپا ہو رہی ہے۔ انسان کی زندگی میں اس خطرناک دور کے نتائج کو دور کرنے کے لئے بہت کچھ کیا جا چکا ہے۔ کشیدگی کی حالت جس سے دنیا دو چار تھی ختم ہو گئی ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ ہم خطرناک کشیدگی کے علاقے کو پار کر چکے ہیں۔ آج ایسے عملی امکانات موجود ہیں جب ہم صدق‌دل سے مشرق اور مغرب کے درمیان امن کے تعلقات اور باہمی مفید تعاون بڑھا سکتے ہیں اور انسانیت کو نیوکلیائی جنگ کے خطرہ سے نجات دلانے کی ابتدا کر سکتے ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ہمارے حالیہ دورے کے نتائج اس دعوی کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہ اعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صدر نکسن کے ساتھ تعمیری اور کاروباری طریقے سے تبادلۂ‌خیال اور واشنگٹن میں دستخط شدہ سمجھوتوں کی بنا پر یہ ممکن ہے کہ دونوں ملکوں کی سلامتی اور عالمی امن کے مفاد میں سوویت امریکی تعاون کی راہ پر پیش‌قدمی کی جا سکے۔

میں خاص طور پر نیوکلیائی جنگ روکنے کے سمجھوتے کی اہمیت پر زور دینا چاہتا ہوں جو سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان ہوا ہے۔ اس سمجھوتے کا مقصد نہ صرف ان دو طاقتوں کے درمیان نیوکلیائی تصادم کو روکنا ہے بلکہ بڑی حد تک دوسرے ملکوں کے درمیان نیوکلیائی جنگ کے خطرے کو بھی کم کرنا ہے۔ اس لئے ہمارا پختہ یقین ہے کہ یہ سمجھوتہ تمام قوموں کے بنیادی مفاد کے عین مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی رائےعامہ نے اس کی اتنی حمایت کی ہے۔

آج ایسے نقطۂ‌تغیر پر ہر شخص بڑی وضاحت سے دیکھ سکتا ہے کہ سوویت یونین اور فرانس نے جو اقدام کئے وہ کتنے بروقت اور مفید تھے۔ انہوں نے باہمی رضامندی سے اپنی کوششیں کشیدگی میں کمی، تعاون اور امن حاصل کرنے کے لئے صرف کیں۔ ہمارے

تعلقات ایک اچھی مثال پیش کرتے ھیں۔ میں یہاں پیرس میں اس پر خاص زور دینا چاھتا ھوں کیوں کہ ھماری رائے میں بڑھتا ھوا سوویت فرانسیسی تعاون پرامن بقائے باھم، مختلف معاشرتی نظاموں‌والی بڑی طاقتوں کے درمیان دوستی اور اچھے ھمسایانہ تعلقات کے فروغ کی ایک مثال ھے۔ ھماری رائے میں یہ بات اھم ھے کہ تعمیری افکار پھیلتے رھیں، ایسے افکار جو لوگوں میں جذبہ پیدا کرتے ھیں، ان کے سامنے پرامن زندگی کے معتبر اور پختہ امکانات کی راھیں کھولتے ھیں۔

یوروپی امور میں سوویت فرانسیسی تعاون وسیع رھا ھے۔ آج‌کل کل یوروپی کانفرنس جو چند دنوں میں منعقد ھونےوالی ھے یوروپی سیاست میں سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنی ھوئی ھے۔ یوروپ کی تاریخ میں پہلی بار یوروپی ریاستوں، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کناڈا کے ذمےدار نمائندے ھیلسنکی میں جمع ھوں‌گے۔ بذات‌خود یہ واقعہ انتہائی اھمیت کا حامل ھے۔ لیکن خاص بات یہ ھے کہ کانفرنس کے شرکا ھمارے براعظم کے مستقبل پر نظریں جمائیں اور متعلقہ ریاستوں کے درمیان پرامن تعاون کے حالات میں باھمی تعلقات کو فروغ دینے کی راھیں مرتب کریں۔ یہ واقعی تاریخی وسعت کا مسئلہ ھے۔ اور اس کے حل کرنے کا مطلب نہ صرف یوروپ میں نیا رویہ اختیار کرنا بلکہ ایک ایسی مثال بھی پیش کرنا ھے جو بین‌اقوامی اھمیت رکھتی ھو۔ ھماری رائے میں یوروپی سلامتی کے کلیدی مسائل پر سوویت یونین اور فرانس کی یکساں پوزیشن ھمارے دونوں ملکوں کے درمیان مزید تعاون کے لئے بہت امیدافزا بات ھے۔ اس سے کانفرنس کی کامیابی کو ضمانت ملےگی۔ ھمیں یقین ھے کہ مستقبل میں بھی سوویت یونین اور فرانس تمام براعظم میں پرامن تعاون کرنے کے سلسلے میں پیش پیش رول ادا کر سکیں‌گے۔ بلاشبہ یہ حقیقت ملحوظ رکھی جائے کہ سوویت یونین اور فرانس کے اپنے اپنے دوست اور اتحادی ھیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور تمام سوویت عوام فرانس اور فرانسیسی لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی بہت قدر کرتے ھیں۔ سیاسی اور معاشی، سائنسی اور ثقافتی میدانوں میں ان تعلقات کا فروغ سوویت خارجی پالیسی کا ایک بنیادی رجحان ھے۔ فرانس

سے تعلقات کے سوال پر ہماری پارٹی کی چوبیسویں کانگرس میں یہی رویہ تھا، اس رویے کی ایک بار پھر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل کے عام اجلاس نے تصدیق کی جس میں سوویت خارجی پالیسی کے بنیادی مسائل پر غور و خوض کیا گیا تھا۔

محترم جناب صدر!

رایوں کے موجود تبادلے کے دوران ہم نے اپنی توجہ ہم‌عصر بین‌اقوامی ارتقا کے کئی بنیادی مسائل اور یورپی اور عالمی پیمانے پر ان کی اہمیت کا جائزہ لینے پر مرکوز کی۔ پہلے کی طرح اب بھی ہم نے اپنے نقطہ ہائے نظر میں قریبی مطابقت پائی۔ آپ سے ملاقات اور مذاکرات سوویت فرانسیسی تعاون کے جان‌بخش اور مستحکم ہونے کا تازہ ثبوت ہیں۔ ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان باہمی اعتماد، جو جنگ کے مشکل برسوں میں قائم ہوا تھا اور جو بعد میں مزید بڑھا، ہمارے دونوں ملکوں کے عوام اور یورپی اور عالمی سلامتی کے مفاد میں فروغ پا رہا ہے۔

جمہوریۂ فرانس کے صدر جناب پومپیدو کی صحت کے لئے!

سوویت فرانسیسی تعاون کے فروغ اور استحکام کے واسطے، سوویت یونین اور فرانس کے عوام کے درمیان دوستی کی خاطر!

«قوموں کے درمیان امن کے استحکام کیلئے» بین اقوامی لینن انعام پانے کے موقع پر بڑے کریملن محل میں تقریر

۱۱ جولائی ۱۹۷۳ء

بین اقوامی کمیٹی کے معزز اراکین!
عزیز رفیقو اور دوستو!

''قوموں کے درمیان امن کے استحکام کے لئے،، لینن انعام حاصل کرنے سے میں انتہائی متاثر ہوا ہوں۔

مجھ کمیونسٹ کے لئے کسی کام کی قیمت اس انعام سے زیادہ بلند نہیں ہو سکتی جس کا نام عظیم لینن پر ہو جو ہمارے استاد، ذہین نظریہ‌داں، ماہر اور دوربین مدبر تھے۔ اتنا بلند و برتر اعزاز عنایت کرنے پر مجھے بین اقوامی کمیٹی کا تہہ‌دل سے شکریہ ادا کرنے کی اجازت دیجئے۔ (تالیاں۔)

سوویت یونین کی خارجی پالیسی ہماری کمیونسٹ پارٹی کی اجتماعی فکر اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے لینن انعام کا مجھے عطیہ دینا میں تمام پارٹی کو اس کے کام کے لئے عزت بخشنا تصور کرتا ہوں اور بین اقوامی تصدیق کی طرح سمجھتا ہوں کہ اس کی مرکزی کمیٹی جس پالیسی پر گامزن رہی وہ صحیح ہے۔ اور مجھے مسرت ہے کہ پارٹی کے ایک رکن کی طرح، ایک ایسے رکن کی طرح جسے پارٹی نے پروان چڑھایا اور کندن بنایا میں اس جدوجہد میں حصہ لے سکتا ہوں جو پائدار امن اور اقوام کی دیرپا سلامتی کے عظیم مقاصد کے لئے کی جا رہی ہے۔ وہ مقاصد جنہیں حاصل کرنے کے لئے ہر جگہ محنت‌کش عوام کوشاں ہیں۔ (تالیاں۔)

ہم سوویت عوام کے لئے امن کے لئے سرگرم جدوجہد کوئی ایسا عارضی فریضہ نہیں ہے جو وقتی تقاضہ ہو۔ یہ ہماری اصولی، سوچی

سمجھی اور ثابت قدم پالیسی ہے جس پر ہم اشتراکی دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے ساتھ برادرانہ اتحاد قائم کرکے چل رہے ہیں۔

معاشرتی ارتقا کے مستقبل کے متعلق مارکس نے کتنی گہری بصیرت سے لکھا تھا کہ جب مزدور طبقہ اپنا اشتراکی معاشرہ تعمیر کرے گا تو ''امن اس کا بین‌اقوامی اصول ہوگا، کیوں کہ ہر جگہ اس کا قومی حکمران یکساں ہوگا – محنت!،، (مارکس، اینگلس، انتخاب تصنیفات جلد ۲، صفحات ۹۴ - ۱۹۳) ۔ سوویت لوگ اشتراکی معاشرہ تعمیر کر چکے ہیں اور آج کمیونزم کی تعمیر میں مصروف ہیں، ایسا نظام جو انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو انتہائی بھرپور طریقے سے آشکار کرے گا۔ تو پھر یہ بات قابل فہم ہے کہ ہماری پارٹی جو ایک ایسی سعی کی رہنمائی کر رہی ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی – مستقبل کی باشعور تعمیر اور ہمارے عوام جن کا پارٹی پر مطلق اعتماد ہے اور جو اپنے ہاتھوں سے اس تعمیری کام کو انجام دے رہے ہیں مستقل مزاجی سے جنگ اور جارحیت کی مذمت کرتے ہیں اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے قابل بھروسہ اور پائدار امن کا مطالبہ کرتے ہیں۔

یہ بالکل قابل فہم ہے کہ سوویت عوام کے لئے منصفانہ امن اور امن کی پالیسی کا تصور اٹوٹ طور پر ہمارے عظیم رہنما اور استاد، ہماری پارٹی اور ریاست کے بانی ولادیمیر ایلیچ لینن کے نام سے وابستہ ہے۔ انسانیت کی تاریخ میں لینن وہ پہلی ہستی تھے جنھوں نے سائنسی کمیونزم کے نظریے کو ریاست کی خارجی پالیسی کے عمل سے متحد کیا۔ لیننی نظریات اور لیننی عمل کے اتحاد سے وہ اصول اور طریقے ظہور میں آئے جو بین اقوامی میدان میں اشتراکی پالیسی کی بنیاد ہیں۔ ان سے ہم ان کے شاگرد اور پیرو رہنمائی حاصل کر رہے ہیں اور ہمیشہ حاصل کرتے رہیں گے۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔)

آج تمام دنیا سوویت خارجی پالیسی کے اصول جانتی ہے۔ یہ پالیسی ہے اشتراکی دولت مشترکہ کے ملکوں کے برادرانہ اتحاد کو فروغ دینا، جو لوگ قومی اور معاشرتی نجات کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان کے ساتھ اتحاد کو مضبوط کرنا، مختلف معاشی نظام والے ملکوں کے درمیان پرامن بقائے باہم، اور جارحیت کے خلاف

مصمم اقدام ۔ یہ سرگرم بے لاگ سفارتی عمل، وعدوں کی یقینی تکمیل کی پالیسی ہے ۔ یہ پالیسی اشتراکیت کے مفاد کے عین مطابق ہے اور تمام لوگوں کے مفاد ان کے مقاصد اور بنیادی احتیاجوں سے ہم آہنگ ہے ۔

عظیم لینن کی ہدایات پوری کرتے ہوئے ہماری پارٹی کی چوبیسویں کانگرس نے حقیقت پسند، اور جیسا کہ واقعات نے ثابت کیا، امن کا سفید پروگرام پیش کیا ۔ ایک بلند مقصد اس پروگرام کی روح ہے — آسمان کو سدا صاف رکھنا، توپوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرنا، راکٹوں کو صرف پرامن مقاصد کے واسطے استعمال کرنا، نیوکلیائی توانائی کے بے انتہا ذخیروں کو فقط تعمیری کاموں، صرف محنت کش عوام کی بہبودی اور شادمانی کے لئے استعمال کرنا ۔ یہی وجہ ہے کہ مزدوروں، کسانوں اور ان تمام لوگوں کے دلوں میں جو پرامن محنت میں مصروف ہیں ہمارے امن کے پروگرام کی وقعت و عزت ہے اور وہ ان کی روزافزوں موٴثر حمایت حاصل کر رہا ہے ۔

کمیونسٹوں کا ہمیشہ یہ نقطۂ نظر رہا ہے کہ عوام الناس اور ان کی سیاسی پارٹیوں اور تنظیموں کو جنگ اور امن سے متعلق سوالات کو حل کرنے میں سرگرم ہونا چاہئے اور عالمی سیاست میں انہیں مجہول تماشائی نہیں بلکہ مستعد قوت بننا چاہئے ۔ عوام کی آواز صرف ان لوگوں کو ضرر پہنچاتی ہے جو بین الاقوامی کشیدگی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی رائے عامہ کا اثر اور اس کی سرگرم حمایت صرف ان حکومتوں کی مدد کرتی ہے جو ثابت قدمی سے امن کی پالیسی پر گامزن ہوتی ہیں ۔

یہاں معاشرتی زندگی کے نمایاں لوگ موجود ہیں جو امن پسند قوتوں کے نمائندہ ہیں ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سوویت یونین بین الاقوامی سلامتی کی جدوجہد میں ان قوتوں کی بڑھتی ہوئی شرکت کا پوری طرح خیرمقدم کرتا ہے ۔ ہمیں اعتماد ہے کہ امن کی قوتوں کی عالمی کانگرس جو اس سال ماسکو میں ہونےوالی ہے امن کی مدافعت میں عوامی تحریک کی تاریخ میں ایک اہم منزل ثابت ہوگی ۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، دوستو، آپ یقین رکھیں کہ کانگرس کو اور اس کے نیک مقاصد اور فرائض کو ہماری پوری حمایت حاصل ہوگی ۔ (تالیاں ۔)

ان لوگوں کی صفیں جو قوموں میں امن اور تمام ملکوں اور لوگوں کے درمیان پرامن تعاون کے لئے استقلال اور ثابت قدمی سے کام کر رہے ہیں سال بہ سال بڑھتی جا رہی ہیں۔ یہ بڑی اچھی نشانی ہے، اس سے ہم میں رجائیت پیدا ہوتی ہے۔ آج میں امن کی جدوجہد میں اپنے رفقاءِ کار کو، ہمارے ان دوستوں کو جنھیں اس سال لینن امن انعام ملا ہے پرخلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری مراد صدر چیلی سلواڈور آلیندے، مشہور انگریز ادیب جیمس اولڈرج اور اور گوائی کی اور عالمی مزدور تحریک کے ممتاز رہنما ٹریڈ یونینوں کی عالمی فیڈریشن کے صدر اینریکے پاستورینو سے ہے۔ ہم ان سب لوگوں کے لئے، امن انعام حاصل کرنےوالوں کے لئے جو لینن کے نام کا حامل ہے انسانیت کی خاطر ان کے کام میں مزید کامیابیوں کی تمنا کرتے ہیں۔ (تالیاں۔)

یہ بالکل بجا کہا گیا ہے کہ تجربہ سب سے اول یادداشت ہے، نسلوں کی یادداشت۔ ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ امن خود بخود حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ بعض اوقات زبردست قربانیاں دینا پڑتی ہیں تاکہ ملک کی آزادی اور آبرو برقرار رکھی جائے، زندہ رہنے کے حق کی مدافعت کی جائے اور اپنی سرزمین اور مقدر کا مالک بنا جائے۔

اسے پچپن سال ہوئے جب سوویت عوام کی پہلی نسل نے روس کی انقلابی تبدیلی شروع کی تھی۔ آج سوویت یونین ایک طاقتور اور آزاد ملک ہے جو اعتماد کے ساتھ کمیونزم کی جانب پیش قدمی کر رہا ہے۔ لیکن کیا اسے کبھی بھلایا جا سکتا ہے کہ ہماری تاریخ میں پرامن تعمیر کے ہر ڈیڑھ سال کے مقابلے میں جنگ کا یا بعد از جنگ کی بحالی کا ایک سال رہا ہے؟

اب آدھی گرمیاں گزر گئی ہیں۔ اسی زمانے میں ہری بھری فطرت اپنی تمام دولت، بےپناہ تخلیقی قوت کی نمائش کرتی ہے۔ اور فطرت کے ساتھ مل کر ہم زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں اور کام کی بھرپور انسانی مسرت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن سوویت لوگ یہ نہیں بھولے ہیں اور نہ کبھی بھولیں گے کہ گرمیوں میں ایک ایسے ہی دن ۳۲ برس ہوئے نازیوں کے بم اور گولے پھٹنے شروع ہوئے تھے اور انھوں نے طلوع سورج پر سیاہ پرچھائیاں ڈالی تھیں۔

جنگ کے پہلے دن سے آخری دن تک میں اپنے ہزاروں ہم‌وطنوں کی طرح محاذ کی کئی سڑکوں سے گزرا، بلکہ زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ بے‌سڑک جنگ کے میدانوں سے۔ حب‌الوطنی کی جنگ میں بہادر سوویت لوگوں نے جو لافانی کارہائے عظیم انجام دئے ان سے میرا دل فخر سے سرشار ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی یادیں مجھے غمگین بناتی ہیں جو میدان جنگ میں بہادر کی موت مرے، جو نازیوں کے کیمپوں میں مارے گئے یا اپنے گھروں میں دشمن کے بموں سے ختم ہوئے۔

اس زمانے میں نہ صرف ہمارے عوام کا مقدر اور ہمارے ملک کا مستقبل بلکہ کئی ملکوں اور ان کے کروڑوں لوگوں کی تقدیر بھی خطرے میں تھی۔ کسی کو یہ فراموش کرنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہوگا کہ ہمارے ہم‌عصروں کا وجود اور ان کی آزادی بہادر سوویت عوام، سوویت ریاست اور عظیم اشتراکی نظام کی مرہون منت ہے۔ (طوفانی تالیاں دیرتک بجتی رہیں۔)

گذشتہ سال میں نے ملک کے کئی علاقوں کا دورہ کیا — نوواسیبیرسک کا علاقہ، التائی، ازبکستان، قزاخستان۔ یہ کاروباری سفر تھا جس کا تعلق قومی معیشت کے فرائض سے تھا۔ اس کا تعلق فصل کی کٹائی، منصوبوں پر عمل درآمد اور مختلف معاشی مسائل کو بہتر اور زیادہ موثر طریقے سے حل کرنا تھا۔ لیکن جہاں بھی اور جو بھی بات‌چیت ہوئی — لوگوں کے جلسوں میں جو معیشت میں عہدیدار ہیں، تحقیقی اداروں میں، فارموں یا فیکٹریوں میں — ایک مختصر لیکن بامعنی لفظ امن نمایاں طور پر سامنے آیا۔

سوویت شہری اس لفظ کو کئی چیزوں کے ساتھ وابستہ کرتا ہے — زندگی اور مادروطن سے اس کی محنت، اپنے ملک میں کمیونسٹ معاشرے کی تعمیر کے لئے تخلیقی محنت میں اس کی حاصلات اور تمام دنیا کے محنت‌کش عوام کا مشترکہ نصب العین۔ جارحیت کے خلاف اور امن کی مدافعت کے لئے جدوجہد — یہ عوام کی جانب سے ہماری پارٹی کو ہدایت ہے۔ اسے استقلال سے پوری کرتے وقت پارٹی سوویت عوام کی موجودہ اور مستقبل کی نسلوں کی طرف ذمے‌داری محسوس کرتی ہے۔

عزیز رفیقو، آج هم بعد از جنگ کی پوری تاریخ میں اهم‌ترین واقعه کے شاهد — نه صرف شاهد بلکه سرگرم شرکا هیں - یه بین‌اقوامی زندگی میں معاندانه محاذآرائی کے دور سے، جب خطرناک کشیدگی سے دنیا جنگ کی هولناکیوں میں مبتلا هو سکتی تھی، زیاده پائدار پراسن بقائے باهم، باهمی فائدے اور مساوی سلامتی کی بنیاد پر اشتراکی اور سرمایه‌دار ریاستوں کے درمیان معقول، پراسن تعاون کے دور میں عبور ہے -

محاذآرائی سے تعاونِ تک کی راه آسان نهیں ہے - اس کے لئے کوشش اور وقت دونوں درکار هیں - اس راه کے سنگ میل وه عهدنامے هیں جن پر حالیه برسوں میں یورپ میں سوویت یونین اور جرمن وفاقی رپبلک کے درمیان، پولینڈ اور جرمن وفاقی رپبلک کے درمیان، جرمن جمهوری رپبلک اور جرمن وفاقی رپبلک کے درمیان، اشتراکی چیکوسلوواکیه اور جرمن وفاقی رپبلک کے درمیان دستخط هوئے اور مغربی برلن پر سمجھوتوں کے سلسلے - ویت‌نام میں امن کی بحالی سے متعلق پیرس سمجھوتوں کی بھی اهمیت کم کرنا ممکن نهیں جو بهادر ویت‌نامی عوام کے منصفانه مقصد کی کامیابی کا اظهار هیں - اسی طرح اهم بین‌اقوامی سمجھوتوں — مثلاً جرثومیاتی (حیاتیاتی) هتیاروں پر پابندی لگانے کا عهدنامه یا گزشته سال اسٹریٹیجیکل هتیاروں کی پابندی پر سوویت امریکی سمجھوتے — نے بھی اپنا رول ادا کیا ہے -

جیسا که آپ سب کو معلوم ہے حال هی میں ریاستهائے متحده امریکه، جرمن وفاقی رپبلک اور فرانس جیسے سربراه سرمایه دار ملکوں کے نمائندوں سے همارے مذاکرات هوئے - هم نے ان مذاکرات میں انتهائی اهم امور کو طے کرنے کے لئے راستے تلاش کئے — عالمی معاملات میں جو مفید تبدیلیاں هوئی هیں ان کا استحکام اور ان اصولوں کی بنا پر بین‌ریاستی تعلقات کا قیام جن کے لئے هم اکتوبر انقلاب سے، لینن کے دنوں سے جدوجهد کرتے آئے هیں - یه کهنا چاهئے که اس کام سے جو اس کے حقیقی واضح نتائج نکلے هیں وه همارے عوام اور دنیا کے تمام عوام کے لئے قیمتی هیں -

رفیقو، آئیے هم اس پر غور کریں - هیروشیما اور ناگاساکی میں نیوکلیائی دهماکوں کے تقریباً ۳۰ برس بعد تک انسانیت کو اس کا احساس رها ہے که کهیں بھی، افق کے پار یا شاید قریب هی نیوکلیائی

تباهی کے خطرے کے بادل منڈلا رہے ہیں ۔ ان تمام برسوں میں امن پسند لوگ انسانیت کی زندگی سے اس خطرے کو دور کرنے کا مطالبہ کرتے رہے ۔ بالآخر آج ہم نے اس سمت میں حقیقی ترقی کی ہے ۔

کیا اس حقیقت کی اہمیت کو کم کرنا ممکن ہے کہ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ، وہ دو طاقتیں جو دنیا میں نیوکلیائی ہتیاروں کے زیادہ‌تر ذخیروں کی مالک ہیں، ایک دوسرے کے خلاف، ہر ایک کے اتحادیوں اور دوسرے ملکوں کے خلاف قوت کی دھمکی دینے یا استعمال کرنے سے پرہیز کرنے پر راضی ہو گئے ہیں، انہوں نے اس پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے کہ عمل ایسا ہونا چاہئے کہ ان کے درمیان یا ان میں سے کسی ایک اور دوسرے ملکوں کے درمیان نیوکلیائی جنگ نہ ہو پائے؟ اس کی اہمیت کو کم کرنا واقعی نا ممکن ہے ۔

میں یہ پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر ہم نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ صرف ایک سمجھوتہ، نیوکلیائی جنگ کو روکنے کا سمجھوتہ کیا ہوتا تب بھی یہ ایک بڑے کام کی تکمیل ہوتی ۔

طویل عرصے تک سامراج کی جارحانہ قوتیں ہتیار نہیں ڈالیں گی ۔ اب بھی ایسے مہم‌پسند موجود ہیں جو فوجی شعلے بھڑکانے کے قابل ہیں تا کہ ان کے زرپرست مقاصد پورے ہو سکیں ۔ اس لئے ہم اسے اپنا مقدس فریضہ خیال کرتے ہیں کہ اپنی پالیسی پر اس طرح گامزن ہوں کہ کوئی بھی ہنگامی حالت ہمیں بے‌خبری میں نہ آن دبائے اور ہم دنیا کو ''سرد جنگ،، کے دنوں میں لوٹانے کی ہر کوشش کا ثابت قدمی سے توڑ کریں ۔

امن کی مدافعت کرنے کا بہترین طریقہ سرگرمی سے اپنی امن کی پالیسی پر چلنا ہے — جیسا کہ آج‌کل لوگ کہتے ہیں — اپنی امن کی پیش قدمی کو جاری رکھنا ہے ۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے اپریل کے عام اجلاس میں پولیٹ بیورو کو ہدایت دی کہ وہ امن کے پروگرام کو اپنے اتمام میں عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی توانا کوششیں جاری رکھے اور ان مناسب حال تبدیلیوں کو ناقابل تغیر بنادے جو اب بین‌اقوامی حالات میں روز افزوں محسوس کی جا رہی ہیں ۔ پولیٹ بیورو اور مرکزی کمیٹی کے رفیقوں کی جانب سے میں کہنا چاہتا

ہوں: پارٹی اور تمام سوویت عوام نے ہمیں جو ''فرمان امن،، دیا ہے اس پر عمل کرنے میں ہم کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ (پرزور تالیاں۔)

موجودہ حالت کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ امن کے پروگرام کے بعض حصوں کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے اور دوسروں پر عمل درآمد کافی تیزی سے ہو رہا ہے۔ اس کا تقاضہ ہے کہ ہم بعض معاملات کو نئی طرح سے دیکھیں۔ آج کل ہم اپنی پالیسی کی نئی منزلیں اور نئے افق معین کر رہے ہیں۔ ان کی جانب بڑھ کر ہم زیادہ موثر طریقے سے خاص مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں — امن کا استحکام اور بین ریاستی تعلقات کے ناگزیر معیار کی طرح پرامن بقائے باہم کا قیام۔

رفیقو، بلاشبہ جیسا کہ ابھی تک ہوا ہے ہماری خاص فکر اشتراکی ممالک کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا ہے۔

ہماری پارٹی کو اور ہمارے تمام عوام کو اس پر گہرا اطمینان ہے کہ اشتراکی دولت مشترکہ کی برادرانہ پارٹیاں اور عوام عالمی معاملات میں موجودہ موڑ کو مضبوط کرنے کے لئے ہمارے شانہ بشانہ سرگرم عمل ہیں۔

ہمارے مجاہدانہ تعاون اور ہماری مشترکہ معاونت نے بہادر ویت نامی عوام کو فتح حاصل کرنے میں مدد دی۔ ہمارے مشترکہ عمل نے یورپ میں ایسے قوت آفریں واقعات کو جنم دیا جن کے سبب کل یورپی کانفرنس کا انعقاد ممکن ہوا۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے اتحاد کا استحکام بین اقوامی تعلقات کے پورے محاذ پر مزید ترقی کی بنیادی شرط ہے۔ ہم اشتراکی ملکوں کا اتحاد مزید مضبوط کرنے کے لئے ٹھوس اقدام مرتب کر رہے ہیں۔

مزید برآں، جیسا کہ ہم نے پچھلے برسوں میں کیا ہے ہم قومی آزادی کی قوتوں اور ایشیا اور افریقہ کی ان نئی ریاستوں سے اپنے تعلقات کو بڑھانے پر زیادہ توجہ دیں گے جو آزادی کی راہ اختیار کر کے اپنی آزادی کو مستحکم کرنے اور معاشی اور معاشرتی ترقی کو بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارے خیال میں آج کل ایک اہم ترین فریضہ مشرق قریب میں جارحیت کی بھٹیوں کو بجھانا ہے۔ جارحیت پرستوں، سہم پسندوں

کو یہ اجازت نہیں ملنی چاہئے کہ وہ ایک وسیع و عریض علاقے کو مستقل کشیدگی کی حالت میں رکھیں۔ عرب عوام کے حقوق کو پوری طرح بحال ہونا چاہئے جو جارحیت کے شکار ہیں۔ (تالیاں۔) تمام مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کو ہٹانا چاہئے۔ مشرق قریب کے تمام ملکوں میں امن، ان کی سلامتی اور ریاستی سرحدوں کی ضمانت ملنا چاہئے۔ (تالیاں۔) جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم اسی پالیسی پر ثابت قدمی سے گامزن رہیں گے۔ (دیرپا تالیاں۔)

ہم یہ بات اہم سمجھتے ہیں کہ لاطینی امریکی ریاستوں سے دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے نئے قدم بھی اٹھانا چاہئے، خاص طور پر ان ریاستوں کے ساتھ جو امن اور قوموں کی آزادی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں اور اسے ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں گے کہ اشتراکی ملکوں کے لوگوں کے ساتھ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی ریاستوں کے عوام بین‌اقوامی میدان میں امن کا اہم دستہ یا امن کی مستقل فوج ہیں۔ شانہ‌بشانہ ہم کافی انجام دے چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آئندہ بھی ہمارے راستے جدا نہیں ہوں گے۔ (تالیاں۔) جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے تو وہ اس تعاون کو مضبوط کرنے اور فروغ دینے کے لئے تمام ضروری تدابیر اختیار کرنے کے لئے تیار ہے۔

مستقبل قریب میں ہمیں ریاستہائے متحدہ امریکہ، فرانس، جرمن وفاقی ریپبلک، جاپان اور سرمایہ‌دار دنیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے۔ ہمارے تعلقات بہتر ہونے کے سلسلے میں جو حاصل کیا جا چکا ہے اسے مستحکم کرنا اور پرامن بقائے باہم کے اصولوں کی بنیاد پر باہمی مفید تعاون کی حدود کو وسیع اور گہرا کرنے کے لئے نئی تدابیر اختیار کرنا چاہئے۔ بلاشبہ سب سے پہلے ہمیں عملی پہلو کو لینا ہوگا اور ان تمام عہدناموں اور سمجھوتوں کو پوری طرح عملی جامہ پہنانا ہوگا جن پر دستخط ہو چکے ہیں۔ درحقیقت یہ مزید ترقی کی شرط بھی ہے اور بنیاد بھی۔

یورپ میں واقعی فوری فریضہ کل یورپی کانفرنس کے کام کی تکمیل ہے جس کی کامیاب ابتدا ہو چکی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بغیر کسی بےجا التوا کے مختصرترین مدت میں ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمیں یقین ہے کہ ''یورپی سلامتی کی بنیادیں اور یورپ میں ریاستوں کے درمیان تعلقات کے اصولوں کے بارے میں عام اعلانیے،، کا مسودہ جسے سوویت یونین نے برادرانہ ملکوں کی رضامندی حاصل کر کے ہیلسنکی میں پیش کیا تھا اور وہ تجاویز جو ہمارے دوستوں اور اتحادیوں نے ہماری رضامندی حاصل کر کے پیش کی تھیں یورپ کو دیرپا امن کا براعظم بدلنے کے تاریخی مقصد کو حاصل کرنے کا موثر حربہ بن سکتی ہیں۔ (تالیاں۔)

رفیقو، ہم ان سوالات پر بھی معقول توجہ دے رہے ہیں جن کا تعلق تخفیف اسلحہ کی پالیسی کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ یورپ میں سیاسی کشیدگی میں کمی کے ساتھ ساتھ فوجی اعتدال بھی ہونا چاہئے۔ اسٹریٹیجیکل ہتیار محدود کرنے اور پھر انھیں کم کرنے کے بارے میں سوویت امریکی مذاکرات کو جاری رکھنا چاہئے۔ ہمیں امید ہے کہ جنیوا میں تخفیف اسلحہ کے وسیع مسائل پر اقوام متحدہ کی جو گفتگو ہوگی وہ کامیاب ہوگی۔

مختصر یہ کہ کافی کام، اہم کام کرنا ہے جو نہ صرف سوویت عوام بلکہ ساری انسانیت کے لئے اہم ہے۔

عزیز رفیقو، بحیثیت سوویت عوام ہم اس بات پر فخر محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارا سوویت ملک لینن کی ہدایت کو عملی جامہ پہنا کر ایک ایسی ریاست بن گیا جو تمام انسانیت کو پائدار امن کی راہ دکھا رہا ہے۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔)

اس احساس کی بنیاد گہری اور ٹھوس ہے۔ آخرکار سوویت کمیونسٹ پارٹی کی امن پسند خارجی پالیسی ان کروڑوں لوگوں کی مرضی کا اظہار اور ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے جن کا نام سوویت عوام ہے۔ اس پالیسی کی تاریخی کامیابیوں میں سوویت عوام کا بھی حصہ ہے — مردوں اور عورتوں کا، بوڑھوں اور نوجوانوں کا، وہ جو فولاد ڈھالتے ہیں اور جو فصل کاٹتے ہیں، جو تجربہ گاہوں میں کام کرتے ہیں اور جو فوجی لباس پہنتے ہیں، وہ جو بچوں کو تعلیم دیتے ہیں اور جو ہمارے عظیم عوام کی صحت کی دیکھ بھال

کرتے ھیں۔ ان میں سے ہر ایک باوفا محنت کش ہے جس نے اپنے کام کے لئے زندگی وقف کر دی ہے اور جو محنت اور جدوجہد میں کامیابیوں کے لئے انتہائی پرخلوص شکرگزاری کا مستحق ہے۔ (طوفانی تالیاں۔)

بین‌اقوامی منظر پر ہمارا کام ایسے پرامن حالات پیدا کر رہا ہے جو سوویت عوام کی تعمیری محنت کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس محنت کے نتائج ملک کی دولت اور طاقت میں فروغ، سوویت لوگوں کے معیار زندگی اور ثقافتی سطح کی بلندی میں تجسیم ہیں اور وہ پارٹی کی خارجی پالیسی کے میدان میں سرگرمیوں کی پختہ بنیاد ہیں۔

ہمارے ساتھ ایک ہی صف میں ہمارے سچے دوست کوچ کر رہے ہیں — اشتراکی ملکوں کے عوام، ہمارے طبقاتی بھائی — تمام دنیا کے کمیونسٹ، وہ جو آزادی اور خودمختاری کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور وہ تمام لوگ جو اس سرزمین پر امن اور ترقی کے نصب‌العین کے علم‌بردار ہیں۔ (تالیاں۔) ہم اخوت اور حمایت کے لئے اپنے تمام دوستوں کے صدق‌دل سے مشکور ہیں کیوں‌کہ اس سے ہم میں قوت اور اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔

ہم اپنے دوستوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہماری پالیسی میں سوویت ملک کے قومی مفاد اور تمام ملکوں کے محنت کشوں اور ان لوگوں کے مفاد کا امتزاج ہوگا جو آزادی، خودمختاری جمہوریت اور اشتراکیت کے مجاہدین ہیں۔ پہلے کی طرح آج بھی ہم آزادی کے منصفانہ مقصد کے لئے جدوجہد کرنےوالے عوام کی ہر ممکن امداد کرنا اپنا مقدس فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس فریضہ کا سرچشمہ ہمارے کمیونسٹ عقائد ہیں اور ہمارے اشتراکی اصول اخلاقیات۔ ایسا ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور مستقبل میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔)

عزیز رفیقو اور دوستو، یہ دن میری ذاتی زندگی میں اہم اور پرمسرت دن ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ آج میں نے نہ صرف اپنے ذاتی احساسات بلکہ ہمارے مشترکہ مسائل، ہمارے مشترکہ ماضی اور مستقبل کی بابت بھی کہا۔ اس کے علاوہ اور

کوئی چارہ نہیں تھا کیوں‌کہ ابتدائی جوانی سے لے کر میری تمام زندگی پارٹی، اس کے کام اور اس کی تفکرات کے لئے وقف ہے۔

جب مجھے لینن انعام دیا گیا تو مجھے بہت سے لوگوں کے تہنیتی پیامات موصول ہوئے۔ جن لوگوں نے مجھے مبارکباد بھیجی میں ان سب کا فرداً فرداً تہہ‌دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (تالیاں۔) یہاں اس ہال میں جن نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا اور جو گرمجوش الفاظ استعمال کئے گئے ان کے لئے بھی میں تہہ‌دل سے شکرگزار ہوں۔ میں احساسات کے خلوص سے انتہائی متاثر ہوا اور اس نے میری ہمت‌افزائی کی۔

لینن امن کا انعام قبول کرتے وقت میں ہماری پارٹی، سوویت عوام اور تمام نیک‌دل لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس انتہائی قابل‌تعریف اور انسان دوست مقصد — جو اس اعزاز کے نام ہی میں مضمر ہے جو مجھے ملا ہے، یعنی قوموں کے درمیان امن کو فروغ — کے حصول کے لئے جو بھی میرے بس میں ہے کرتا رہوں‌گا۔ (طوفانی تالیاں۔ جلسے کے شرکا نے کھڑے ہو کر، تقریر کے اختتامی الفاظ کا پرزور تالیوں سے خیرمقدم کیا۔)

همارے کارناموں کی بنیاد پرایثار تخلیقی محنت هے

سوویت یوکرین کی راجدهانی کیئف میں پارٹی اور معیشت کے سرگرم کارکنوں کے جلسے میں تقریر کا خلاصه

۲۶ جولائی ۱۹۷۳ء

اپنی تقریر کی ابتدا میں کامریڈ بریژنیف نے جلسے کے شرکا اور کیئف کے تمام باشندوں کا اس خلوص کےلئے شکریه ادا کیا جس سے کامریڈ بریژنیف اور ان کے ساتھی رفیقوں کا سوویت یوکرین کی راجدهانی میں خیرمقدم کیا گیا تھا۔ کامریڈ بریژنیف نے کہا که اس کو هم اپنی شاندار کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کےلئے یوکرین کے محنت کشوں کے پرخلوص جذبات کا اظہار سمجھتے هیں۔ کامریڈ بریژنیف نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیت بیورو کی طرف سے جلسے کے شرکا کو سلام اور بہترین تمنائیں پہنچائیں۔

کامریڈ بریژنیف نے کہا که هماری پارٹی حکمراں پارٹی هے۔ اس کا مطلب یه هوا که اس کو کثیر تعداد اور مختلف النوع مسائل کو خواه اندرونی سیاست کے هوں یا بیرونی پالیسی کے، متواتر اپنے پیش‌نظر رکھنا چاهئے۔ ان مسائل میں سے خاص خاص کا اور هماری سرگرمیوں کے خاص رجحانات کا تعین پارٹی کانگرسوں اور مرکزی کمیٹی کے عام اجلاسوں کے فیصلوں کے ذریعه کیا جاتا هے۔ یه فیصلے پارٹی تنظیموں کی رهنمائی میں سارے ملک کے محنت‌کش زندگی میں رائج کرتے هیں۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سب سے پہلے خود پارٹی کی اندرونی زندگی پر توجه دیتی هے۔ پارٹی کی ۲۳ ویں کانگرس کے بعد اور خصوصاً ۲۴ ویں کانگرس کے بعد پارٹی کی صفوں میں نمایاں اضافه هوا هے، اس کے صفاتی اشتمال میں بہتری هوئی هے

اور سب سے پہلے یہ کہ اس میں مزدوروں کی فیصدی، پارٹی کے ممبروں کی حیثیت سے بڑھی ہے۔ مرکزی کمیٹی اور پولیٹ بیورو نے ان برسوں میں اس کے لئے کچھ کم کام نہیں کیا ہے کہ پارٹی کے کام کے ڈھنگ میں بہتری پیدا ہو، پارٹی تنظیموں اور ہر کمیونسٹ کی طرف سے اگوا کاری اور تخلیقی رویے کی توسیع کی جائے۔

کامریڈ بریژنیف نے اس اهم رول پر زور دیا جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی صفوں میں اس کا ایسا بڑا مجاهد دستہ ادا کرتا ہے جیسی کہ یوکرینی کمیونسٹ پارٹی ہے جو اس وقت تقریباً ۲۰ لاکھ کمیونسٹوں پر مشتمل ہے۔ یوکرینی کمیونسٹ پارٹی بہت ہی طاقتور تنظیم ہے اور انتہائی پیچیدہ فریضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ وہ بھی هماری دوسری ریپبلکوں کی پارٹی تنظیموں کی طرح سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پورے اعتماد و اعتبار کی حامل ہے اور اپنی طرف سے هماری لیننی پارٹی، اس کی مرکزی کمیٹی کے مشترکہ کاز کی بےحد وفادار ہے۔ هماری پارٹی کی صفوں کا اتحاد اور پارٹی کا عوام سے باطنی رابطہ — یہ هیں همارے ملک میں کمیونسٹ معاشرے کی تعمیر کے شاندار پروگرام کو بخوبی پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے فیصلہ کن شرائط۔

کامریڈ بریژنیف نے اس بڑے اور ذمےدارانہ رول پر بھی زور دیا جو هماری یونین ریپبلکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، پارٹی کی صوبائی کمیٹیاں اور اسی طرح اضلاعی حلقوں کے کارکن — اضلاعی کمیٹیوں، کارخانوں کی پارٹی کمیٹیوں، ریاستی اور پنچائتی فارموں، تعلیمی اداروں کے سکریٹری، ابتدائی پارٹی تنظیموں کے سکریٹری ادا کرتے هیں اور عوام الناس سے براہ‌راست اور روزمرہ کا رابطہ رکھتے هیں اور ان میں پارٹی کی پالیسی پھیلاتے هیں۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے همارے ملک کی معاشی اور تہذیبی ترقی کےلئے وسیع پروگرام تیار کیا ہے کہ سوویت عوام کی خوشحالی بڑھے۔ اس پروگرام نے حالات حاضرہ میں پارٹی اور سوویت ریاست کی امن دوست خارجہ پالیسی کی بنیادی لائن کا تعین کیا۔ مجموعی طور پر هم یہ کہہ سکتے هیں کہ کانگرس نے جو پروگرام تیار کیا ہے اس کو کامیابی کے ساتھ زندگی میں رائج کیا جا رہا ہے۔

ہمارے وطن کے معاشی امکانات کو بڑھانے کےلئے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ سال بسال صنعتی پیداوار بڑھ رہی ہے، مفید معدنیات کے وسیع وسائل کو جن سے ہمارا ملک مالامال ہے سوویت عوام کے استعمال میں دینے کی غرض سے اہم اور منصوبہ بند اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اگرچہ ۲۴ ویں کانگرس کے منظور کردہ منصوبے بہت سخت تھے لیکن بھلا ہو سوویت لوگوں کی جاں‌فشاں محنت کا کہ ان کو بنیادی طور پر کامیابی سے پورا کیا جا رہا ہے۔

کامریڈ بریژنیف نے سوویت معیشت کی مزید ترقی کےلئے اس سرمائے کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی زبردست اہمیت پر زور دیا جو عوامی معیشت کے منصوبے کے لئے دیا جاتا ہے اور کہا کہ اس معاملے میں ہمارے ملک میں جس میں یوکرین بھی شامل ہے ایک حد تک خامی ہے۔ اس ساری رقم کو جو منصوبے کے مطابق بڑی بڑی تعمیرات کےلئے دی گئی ہے بخوبی استعمال کرنے کےلئے (یہ رقم جو پانچ کھرب ایک ارب روبل ہے اتنی بڑی ہے کہ کبھی ریاست نے اس مقصد کےلئے نہیں دی تھی) کمیونسٹوں اور تمام محنت‌کشوں کی کافی سرگرمی کی، مقابلوں کی اور ذمےداری کے احساس کو ابھارنے اور پارٹی کے طے شدہ منصوبوں کی تکمیل کے عزم مصمم کی ضرورت ہے۔

کامریڈ بریژنیف نے کہا کہ ہمارے ملک کی زراعت کی ترقی کا تعین اس شعبے میں پارٹی کی وہ پالیسی کرتی ہے جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مارچ ۱۹۶۵ء کے عام اجلاس میں اور بعد کی کانگرسوں اور مرکزی کمیٹی کے عام اجلاسوں کے فیصلوں کے ذریعہ تیار کی گئی تھی۔ زراعت کی ترقی کا خاص رخ جس کی اس پالیسی نے پیش بینی کی تھی زمین کی کاشت کو بڑھانا، بیجوں کی ذخیرہ‌کاری اور اصلاح زمین کا صحیح انتظام کرنا، معدنی کھادوں کا وسیع پیمانے پر استعمال اور مشین‌کاری کی سطح کو بلند کرنا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی جو کم اہم نہیں ہے کہ پنچائتی کسانوں اور ریاستی فارموں کے مزدوروں کی مالی ضمانت اور اخلاقی ترغیب کا ٹھیک انتظام کیا جائے۔ زندگی میں مقررہ راستہ رائج کرنے کےلئے زراعت کےلئے سرکاری بجٹ سے زبردست سرمایہ لگایا جاتا ہے۔ اس کو معقول طور سے استعمال کرنا چاہئے تاکہ

ہماری زراعت کی مستحکم ترقی کےلئے نیا بڑا قدم اٹھایا جا سکے۔

ہمارے یہاں اس کےلئے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ اگر اس وقت جب ۲۳ویں کانگرس ہوئی تھی ہم کل ساڑھے پانچ کروڑ ٹن سالانہ معدنی کھاد پیدا کر رہے تھے تو اس سال ہم نے یہ فریضہ اپنے سامنے رکھا ہے کہ تقریباً سات کروڑ بیس لاکھ ٹن کھاد تیار کریں اور وہ بھی اعلی درجے کی۔

مئی ۱۹۶۶ء کے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے عام اجلاس کے فیصلوں کے مطابق ملک میں اس وقت وسیع پیمانے پر اصلاح زمین کے کام ہو رہے ہیں۔ وہ یوکرین اور دوسری رپبلکوں میں جاری ہیں۔ ہم والگا کے علاقے کی آبپاشی کے ہمہ گیر منصوبے کو خاص اہمیت دے رہے ہیں جس کی تکمیل کی وجہ سے لکھوکھہا ہیکٹر اچھی زمین بڑی فصلیں پیدا کرنے کا معتبر سرچشمہ بن جائے گی۔ وسطی ایشیا کی رپبلکوں میں اصلاح زمین پچھلے برسوں میں کپاس کی ریکارڈ فصلیں حاصل کرنے کا ایک عنصر بن گئی۔

یہ سچ ہے کہ اصلاح زمین کے بڑے بڑے کاموں کےلئے زبردست اخراجات کی ضرورت ہے لیکن تجربے نے دکھایا ہے کہ ایسے اخراجات اپنے کو قطعی بجا ثابت کرتے ہیں۔

پچھلے برسوں میں بہت سی محنت اور وسائل ملک میں چاول کی پیداوار بڑھانے پر لگائے گئے ہیں اور اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس پیچیدہ مسئلے کو کامیابی سے طے کیا جا رہا ہے۔

کامریڈ بریژنیف نے اس غیرمعمولی اہمیت پر زور دیا جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ۲۴ویں کانگرس کے پروگرام کے سماجی اقدامات کی تکمیل کو، سوویت لوگوں کی زندگی کے معیار اور تہذیب کی بلندی کے راستے کو دیتی ہے۔ اس خیال سے پچھلے برسوں میں بہت کچھ کیا گیا ہے صرف اس طرح کے اقدامات کا ذکر کرنا کافی ہوگا جیسے کئی درجوں کے محنت کشوں کی کم سے کم اجرتوں کی سطح میں اضافہ، پنچائتی کسانوں کی پنشن مقرر کرنا اور دوسرے گروہوں کے باشندوں کی پنشنوں میں اضافہ اور پیداواری کاموں میں لگی ہوئی عورتوں کی متعدد سماجی سہولتوں میں اضافہ وغیرہ۔ ۲۴ویں کانگرس کے فیصلوں کے مطابق پارٹی سوویت لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کےلئے متواتر قدم اٹھا رہی ہے۔

آگے چلکر کامریڈ بریژنیف نے پارٹی کے نظریاتی تربیتی کاموں، تعلیم‌عامه اور عملوں کے کام کے بارے میں بتایا - انھوں نے کہا که کمیونسٹوں اور غیرپارٹی لوگوں، خصوصاً ہمارے نوجوانوں کی تہذیبی اور سیاسی شعور کو بلند کرنے کی فکر یه ہماری پارٹی کا ایک اہم‌ترین فریضه ہے - ہم خود پارٹی کے عملوں کی تیاری پر بھی بہت توجه دیتے ہیں - طرح طرح کے پارٹی اسکولوں اور کورسوں کا جال پارٹی کے کارکنوں، پارٹی کمیٹیوں، پارٹی کی اضلاعی اور شہری کمیٹیوں کے سکریٹریوں کی تیاری کےلئے پھیلتا جا رہا ہے - یه ہمارے عملوں کےلئے اچھی مدد ہے - پارٹی کارکنوں کی یه تعلیم و تربیت ہم آئنده بھی جاری رکھیں‌گے -

اپنے مزدور طبقے کی عام تعلیم کی سطح متواتر بلند کرنے کو ہم ایک بڑا کارنامه سمجھتے ہیں - یه تو زمانے کی نشانی اور کمیونسٹ تعمیر کے حقیقی خصوصیات میں سے ایک ہے -

پارٹی کے عملوں کی صحیح پالیسی، تمام شعبوں میں عملوں سے صحیح تعلقات بڑی اہمیت رکھتے ہیں - ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں که ہر طرف کام کرنےوالوں کےلئے فکر و توجه اور عزت و احترام کے برتاؤ کے ساتھ ان سے اعلی درجے کے کام کا مطالبه کیا جائے - کام کرنےوالوں سے زیاده اچھا اور مناسب برتاؤ کام کےلئے بہترین ترغیب ہے لیکن اس کے ساتھ کام کا مطالبه کرنا بھی نه بھولنا چاہئے -

یه بہت بری بات ہے اگر پارٹی، سوویتوں اور معیشت کے رہنما غیرمستقل ہوں اور بدلتے رہیں - کوشش کرنی چاہئے که ایسا نه ہو - بہرحال یه بھی برا ہے اگر ایسے لوگ طویل مدت تک اپنے عہدے پر جمے رہیں جو اچھا کام نہیں کرتے اور اپنی ذمےداریوں کو سر انجام نہیں دیتے - ایسے کارکنوں کو چاہئے که وه اپنی جگه زیاده واقف کار، زیاده باجوہر، زیاده سرگرم‌کار، بہتر ماہروں اور ناظموں کو دےدیں - کام کا مفاد اس کا مقتضی ہے - اس کے ساتھ ہی اچھے، ایماندار اور مفید کارکنوں سے زیاده سے زیاده مہربانی کے ساتھ پیش آنا چاہئے -

اپنی تقریر کے اس حصے کے آخر میں کامریڈ بریژنیف نے اس بات پر زور دیا که ہماری ساری کامیابیوں میں پارٹی کے سارے

منصوبوں کی تکمیل میں فیصلہ کن رول وسیع پیمانے پر محنت کش لوگوں کا — کمیونسٹوں، غیرپارٹی لوگوں، مزدور طبقے، کسانوں اور دانشوروں کا ہوتا ہے۔ ان کی پرایثار تخلیقی محنت کے بغیر کمیونزم کی تعمیر میں ہمارے حاصلات کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

آگے چل کر کامریڈ بریژنیف نے اپنی تقریر میں خارجہ پالیسی کے بعض سوالوں پر روشنی ڈالی۔

امن کی حفاظت، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں قطعی عدم مداخلت کے ساتھ دوسری ریاستوں سے پرامن تعاون کی لائن — یہ لینن کے وقت سے ہی ہماری پارٹی اور سوویت ریاست کی خارجہ پالیسی کا متواتر راستہ رہا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ کئی جنگوں نے جو سامراجی جارحیت پسندوں نے ہمارے ملک کے خلاف چھیڑیں اور اس کے بعد ''سرد جنگ،، نے جو ہمارے خلاف اس توقع سے چھیڑی گئی کہ اس طرح سوشلسٹ دنیا کو تنہا اور الگ کرکے کونے میں ڈال دیا جائے — اس سب نے کئی بار ہماری پرامن پالیسی کی راہ میں روڑے اٹکائے۔ جارحیت پسند سامراجی حلقوں کی طرف سے ''سرد جنگ،، کا کھیل جان بوجھ کر کھیلا گیا تاکہ سوویت لوگوں، ہمارے سوشلسٹ بھائیوں اور اتحادیوں کے اعصاب پر اثرانداز ہوا جائے۔ ہمیں نیوکلیائی بلیک میل اور جنگی بلاکوں اور فوجی اڈوں کے قیام کے ذریعہ ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی گئیں۔ ہم کو مستقل طور سے ''جنگ کے کگار پر،، رکھنے کی کوشش ہوئی۔ اس کےلئے مضبوط اعصاب کی ضرورت تھی کہ ایسی صورت حال میں پرامن تعمیر کو جاری رکھا جائے اور پرامن بقائے باہم کی پالیسی پر یقین کے ساتھ چلا جائے۔ ہمارے اعصاب کافی مضبوط ثابت ہوئے۔ ہم کو اپنے دفاعی معاھدۂ وارسا کے اتحادیوں کے ساتھ ایسی دفاعی طاقت قائم کرنی پڑی جس سے بورژوا ریاستوں کے رھنماؤں کی سمجھ میں آجائے کہ ہمارے ساتھ دھمکی کی زبان میں بات کرنا منع ہے، کہ ہمارے ساتھ اس طرح بات کرنا چاھئے جیسے برابروالوں سے، سمجھداری، حقیقت پسندی اور باھمی طور پر، مفید زبان میں کی جاتی ہے۔

اب نہ صرف پبلک کے وسیع حلقے بلکہ بڑی بڑی بورژوا ریاستوں کے ذمے دار رھنما بھی یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں

که ''سوویت فوجی خطرے،، کے بارے میں طومار فضول اور ہم سے جنگی ٹکراؤ کا راستہ گمراہ کن ہے۔ پرامن بقائے باہم کے بارے میں ہماری لیننی لائن کو، جس میں امن کا وہ پروگرام بھی شامل ہے جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے منظور کیا ہے، اب ہر طرف مفاہمت اور احترام کے ساتھ اپنایا جارہا ہے۔ اب ہماری ریاست سے ایسی ہی بنیاد پر اہم معاہدے اور سمجھوتے ہو رہے ہیں۔ ہمارے زمانے میں امن پائدار ہوا ہے اور سوویت یونین کا اختیار و وقار بےنظیر طور پر بڑھا ہے۔

یہ سب ہماری پارٹی کی پالیسی کی زبردست فتح کا ثبوت دیتا ہے۔ یہ نتیجہ ہے پارٹی اور سارے سوویت لوگوں کے بڑے کام کا جو ملک کی معاشی اور تہذیبی ترقی کےلئے، اس کے دفاع کی مضبوطی کےلئے کیا گیا ہے، یہ نتیجہ ہے بین‌اقوامی میدان میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کے صحیح اور ایماندارانہ راستے کا اور ہمارے سوشلسٹ دوستوں اور اتحادیوں کے ساتھ برادرانہ تعاون کا اور اسی طرح دسیوں دوسرے امن دوست ممالک سے نیک باہمی مفاہمت اور اشتراک عمل کا۔

پچھلے برسوں کے دوران برادرانہ سوشلسٹ ملکوں، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے خودمختار ریاستوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں ترقی اور اس کے ساتھ ہی وفاقی جمہوریہ جرمنی اور ریاستہائے متحدہ امریکہ جیسے ممالک سے ہمارے تعلقات میں تبدیلی، سوویت فرانسیسی روابط کی کامیاب ترقی اور کل‌یوروپی کانفرنس کے کام کی ابتدا اس کے بارے میں بتاتی ہیں۔ سوویت یونین اور بڑی بڑی سرمایہ‌دار ریاستوں کے درمیان کئی ایسے اہم معاہدے اور سمجھوتے ہوئے ہیں جن کا رجحان امن کو پائدار بنانے اور پرامن تعاون کو ترقی دینے کی طرف ہے۔ ان میں نیوکلیائی جنگ کے تدارک کا سوویت امریکی سمجھوتہ بھی ہے جو نہ صرف ان دو ملکوں کے درمیان تعلقات کے لحاظ سے بلکہ پوری بین‌اقوامی صورت‌حال کو بہتر بنانے کےلئے بھی بہت اہم ہے۔

امن کے پروگرام کے بہت سے نکات، درحقیقت یا تو پورے ہو چکے ہیں یا پورے کئے جا رہے ہیں اور دوسرے نکات پر ابھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

کامریڈ بریژنیف نے سوویت یونین اور سوشلسٹ ممالک اور سرمایہ‌دار ریاستوں کے درمیان وسیع اور طویل مدتی معاشی تعاون کی اہمیت کا ذکر کیا۔ انہوں نے کل یورپی کانفرنس کی کامیابی کی ضمانت دینےوالے فریضوں کے بارے میں بتایا تاکہ یورپ میں امن کی بنیاد کو استوار کیا جائے۔

انہوں نے زور دیکر کہا کہ خارجہ پالیسی کے امور میں ہمارے اور آگے بڑھنے کی ایک اہم ترین شرط لازم برادرانہ سوشلسٹ ریاستوں سے ہمارا قریبی تعاون، خارجہ پالیسی میں ہمارا تال میل اور عمل میں مطابقت ہے۔ اس کو ہماری پارٹی غیرمعمولی اہمیت دیتی ہے۔

آخر میں کامریڈ بریژنیف نے ایک بار پھر سوویت سوشلسٹ ریپبلک یوکرین کے کمیونسٹوں اور کمیونسٹ پارٹی یوکرین کے رہنماؤں کو ریپبلک کی ترقی میں بڑے کارناموں کےلئے مبارکباد دی۔

انہوں نے توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جو کچھ بھی کہا گیا ہے اس سے بہرحال ہم کو کام میں خامیوں کو دور کرنے کی طرف سے غافل نہ ہونا چاہئے اور ہم سب میں خامیاں ہیں جن میں یوکرین بھی شامل ہے مثلاً صنعتی سامان کی کوالٹی اور ہلکی اور غذائی صنعتوں کی ترقی کی رفتار میں خامیاں ہیں۔ یوکرینی کمیونسٹ کئی بار یہ ثابت کرچکے ہیں کہ وہ بڑے اور پیچیدہ سوال حل کر سکتے ہیں۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو اس کا یقین ہے کہ وہ ان خامیوں کو بھی کامیابی سے حل کر سکتے ہیں۔

(کامریڈ بریژنیف کی تقریر بڑی توجہ سے سنی گئی اور بار بار بیچ میں طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت ریپبلکوں کا نظام یگانگت

الماآتا کے لینن نامی محل میں قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور قزاخستان کی اعلی سوویت کے مشترکہ اجلاس میں تقریر سوویت سوشلسٹ ریپبلک قزاخستان کو قوموں کی دوستی کا آرڈر عطا کرنے کی تقریب میں

۱۵ اگست ۱۹۷۳ء

عزیز رفیقو!

میں بڑی خوشی سے یہاں آیا ہوں تاکہ قزاخستان سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو قوموں کی دوستی کا آرڈر عطا کئے جانے کےلئے آپ کو مبارکباد دے سکوں۔ (تالیاں۔) یہ انعام ساری ریپبلک اور اس کے ہر باشندے، کمیونسٹ اور غیر پارٹی شہری، صنعت اور زراعت، سائنس اور تہذیب کے شعبوں میں ہر کام کرنے والے کےلئے ہے۔ یہ انعام اس شاندار راستے کے شایان شان ہے جو قزاخستان نے سوویت قوموں کے برادرانہ اتحاد کے ساتھ طے کیا ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! ہماری پارٹی کی سرکزی کمیٹی، سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت اور سوویت حکومت کی طرف سے انتہائی پرخلوص مبارکباد قبول کیجئے (تالیاں دیر تک بجتی رہیں)۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت آپ کو سارے سوویت لوگ مبارکباد دے رہے ہیں اور آپ کےلئے نئی کامیابیوں کی تمنا کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

جو آرڈر آج آپ کو مل رہا ہے وہ نصف صدی کے اس کام کی نمائندگی کرتا ہے جو ہماری پارٹی نے لیننی قومی پالیسی کو زندگی میں رائج کرنے کےلئے کیا ہے — یہ ہے ہماری قوموں کے نوجیون، پھولنے پھلنے اور ان کی قریبی یگانگت اور اٹوٹ دوستی کی پالیسی۔ (طوفانی تالیاں۔) یہاں قزاخستان میں اسکے جو لاجواب پھل ملے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔

ماضی میں یہ علاقہ استیپ کا دوردراز کونا تھا، خانہ‌بدوش گلہ‌بانوں کا خطہ جو نیم جاگیردارانہ حالات میں مبتلا تھا۔ ابھی وہ نسل موجود ہے جسکو یہ حالات یاد ہیں۔ اور آج قزاخستان کیسا ہے، اس کے لوگ کیسے ہیں اور اسکے کارنامے کیا ہیں؟

یہ ایسی رپبلک ہے جہاں تعمیری سوشلسٹ زندگی ابل رہی ہے، جہاں صاحبان محنت و سائنس قدرت کی تشکیل نو کررہے ہیں، ریگستان کو زندگی بخش رہے ہیں اور جدید صنعت کے بڑے مرکز قائم کر رہے ہیں۔

یہ ایسی رپبلک ہے جو ملک کو زبردست مقدار میں اناج، دودھ، گوشت، اون اور زرعی پیداوار کی دوسری اشیا مہیا کرتی ہے۔

یہ ایسی رپبلک ہے جو ملک کو آہنی اور غیرآہنی دھاتیں، کوئلہ، تیل، گیس اور بہت سی جدید مشینیں دیتی ہے۔

مختصر الفاظ میں سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کے متحدہ نظام میں قزاخستان کو نمایاں اور معزز مقام حاصل ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

تین سال ہوئے مجھے سوویت سوشلسٹ رپبلک قزاخستان اور قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی پچاسویں سالگرہ کی تقریب میں الماآتا آنے کا موقع ملا تھا۔ اس وقت ہمارا ملک نویں پنجسالہ منصوبے کے بڑے اور ذمےدار فریضوں کی تکمیل کےلئے اپنی طاقتیں مجتمع کر رہا تھا۔ آج ہم آپ سے پنجسالہ منصوبے کے چوراہے پر مل رہے ہیں جبکہ پوری پارٹی اور ساری قوم اسکی تکمیل کےلئے کام کر رہی ہے اور ہمارے پاس اس کا امکان ہے کہ جو کچھ کیا گیا ہے ہم معروضی طور پر اسکا مناسب تخمینہ لگا سکیں۔

ڈھائی سال کے دوران ہم ملک کے معاشی امکانات میں نمایاں اضافہ کر سکے ہیں۔ پیداواری محنت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ سارے بنیادی پہلوؤں سے — اصلی آمدنی، سماجی ضمانت اور رہن سہن کے حالات کے لحاظ سے لوگوں کا معیارزندگی بلند ہوا ہے۔ رفیقو، مختصر یہ ہے کہ ہماری سماجی زندگی ہر پہلو سے آگے بڑھ رہی ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ بہت ہی ٹھوس طریقے پر آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ پارٹی تنظیموں کی پرجوش سرگرمیوں، ہمارے مزدور

طبقے، پنچائتی کسانوں اور عوامی دانش‌وروں کی محنتی اور سیاسی سرگرمیوں کا براہ‌راست نتیجہ ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سارے ملک کی طرح قزاخستان میں بھی موجودہ پنجسالہ منصوبے کا پہلا نصف کامیابی کے ساتھ گذرا۔ ریپبلک میں صنعتی پیداوار میں تقریباً ۲۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے جسمیں سے تین چوتھائی اضافہ محنت کی پیداواری صلاحیت میں بلندی کیوجہ سے ہوا ہے۔ تقریباً پچاس لاکھ ٹن کوئلہ، ڈیڑھ لاکھ ٹن سیمنٹ اور بہت سی دوسری چیزیں منصوبے سے اوپر حاصل کی جا چکی ہیں۔ ۱۶۰ صنعتی تعمیرات ہو چکی ہیں۔ ان میں انجن بھٹی، کاراگندا کے دھات ساز مجموعۂ کارخانہ‌جات کے لئے کنویرٹر اور رولنگ مل، مانگی‌شلاک کوئی‌بیشیف کی تیل کی پائپ لائن، کوئلے، دھات اور تیل کی کانیں، تیل صاف کرنےوالے کارخانے، تیز نیوٹرون پر کام کرنے والے ایٹمی بجلی گھر کے پہلے بڑے حصے شامل ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں ذکر ہے ایسے بڑے بڑے جدید کارخانوں کا جو ہماری عوامی معیشت کےلئے اول درجے کی اہمیت رکھتے ہیں۔ (تالیاں۔)

ہمارے منصوبوں کا خاص مقصد، جیسا کہ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے اسکا تعین کیا ہے، ساری سماجی پیداوار کی کارگری کو اوپر اٹھانا اور اسکی بنیاد پر عوامی خوشحالی کو لگاتار بڑھانا ہے۔ آپ کے یہاں بڑی خوشگوار تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ڈھائی سال کے دوران سولہ لاکھ لوگوں نے اسکا مطلب یہ ہوا کہ ریپبلک کے ہر آٹھویں باشندے نے نئے فلیٹ پائے ہیں اور ان کے رہن سہن کے حالات بہتر بنائے گئے ہیں۔ نئے نئے اسپتال اور آرام گھر، کلب اور سینما گھر، اسٹیڈیم اور اسپورٹ ہال کھولے گئے ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے مقابلے میں آبادی کی حقیقی آمدنی اس سال تقریباً ۱۴ فیصدی زیادہ ہو جائےگی۔

عام طور پر آپ کے پاس اپنی محنت کے نتائج پر مطمئن ہونے کی بنیاد ہے اور ہم سب آپ کی اس بات میں شریک ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اگر اس سوال پر غور کیا جائے کہ ہمارے ملک کی معیشت اور تہذیب کی جاندار ترقی، عوامی خوشحالی میں اضافے اور ہماری زندگی کے سارے شعبوں میں متاثرکن پیش‌قدمی کو کس بات نے

ممکن بنایا تو بہت سے عناصر کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اسمیں سازگار خارجہ پالیسی کے حالات بھی ہیں یعنی ایک چوتھائی صدی سے زیادہ کی پرامن زندگی جس نے ہم کو اس قابل بنایا کہ ہم تعمیری مقاصد میں زیادہ سے زیادہ توانائی اور وسائل لگا سکیں۔ اسکا سبب ہمارا اس سماجی خزانے کو مسلسل جمع کرنا بھی ہے جو ترقی کے ہر نئے مرحلے میں اور زیادہ بڑے اور ضخیم فرائض حل کرنے کے امکان فراہم کرتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی بڑھتی ہوئی سائنسی اور ٹکنیکی طاقت اور عوامی معیشت کے انتظامی نظام کو بہتر بنانا وغیرہ وغیرہ بھی ہے۔

لیکن سب سے بڑا عنصر — یہ ہے سوشلسٹ معاشرتی اور ریاستی نظام، یہ ہے ہماری پارٹی کے ہاتھوں نئے لوگوں — تعمیر و تخلیق، اختراعات و ایجادات کرنے والوں کی تربیت۔ یہ سب جو کچھ آج ہمارے پاس ہے اور جو کچھ ہم کل حاصل کرنے کی توقع کرتے ہیں انھیں کی کمیونسٹ ڈھنگ سے کام کرنے کی صلاحیت، کام کے لئے ان کے ایثار، ان کی اخلاقی خصوصیت، تعلیم اور پیشہورانہ کلچر، ان کے احساس ذمےداری اور اگوا کاری پر منحصر ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

موجودہ پنجسالہ منصوبے کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ہم بہت بڑے بڑے کارخانے، درحقیقت بڑے بڑے صنعتی مجموعے بنا رہے ہیں جو ہر طرح جدید مفہوم میں ترقییافتہ ہیں۔ یہ ہیں دریائے کاما پر لاری ٹرک بنانےوالا کارخانہ، مغربی سائبیریا کا دھاتساز کارخانہ، اوست ایلیم پن بجلی گھر، جنوبی قزاخستان میں فاسفورس کے نئے کارخانے اور دوسرے دیوپیکر صنعتی کارخانے جو ساری ریپبلکوں میں ہیں اور جو معیشت کی ساری آئندہ ترقی پر اپنا مفید اثر ڈال رہے ہیں۔

اگر یہ سوال کیا جائے ایسے ترقی یافتہ کارخانوں کی نمایاں خصوصیت کیا ہے تو جوابات مختلف ہوں گے۔ بعض میں ترقییافتہ ٹکنیک اور ٹکنالوجی کو اولین جگہ حاصل ہے دوسروں میں معاشی کارناموں کو اور تیسرے جوابوں میں محنت اور انتظام کے سسٹم پر زور دیاجاتا ہے۔ یہ سب جوابات ٹھیک ہیں لیکن سب سے اہم بات، جسکے بغیر نہ تو واقعی ترقییافتہ کارخانے ہوتے ہیں اور نہ

هو سکتے ہیں، لوگوں کی اعلی درجے کی مہارت ہے جو جدید ٹکنیک پر بخوبی قابو پا لیتی ہے اور جو سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کی صحیح معنی میں بھرپور حاصل ہوتی ہے، یہ سارے محنت کش عملوں کا تخلیقی اور ہم‌آہنگ کام ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہمارے لئے یہ باعث مسرت ہے کہ ہمارے یہاں ایسی اعلی پیداواری کارگذاری کے، بلکہ میں یہ کہونگا کہ اعلی درجے کے عملے ہیں جو نہ صرف ماسکو، لینن گراد، گورکی، دونباس، سویردلوفسک، دنیپروپیتروفسک اور باکو جیسے تاریخی صنعتی مرکزوں میں پائے جاتے ہیں بلکہ وہ سارے ملک میں ہیں اور آپ کے قزاخستان میں بھی۔ میرا مطلب کاراگندا، بالخاش اور جزکازغان کے مشہور کان کنوں اور دھات سازوں کے دستوں، شہر شیفچینکو کے علم القوت کے ماہروں اور مانگی‌شلاک کے تیل نکالنےوالوں سے ہے۔

وہ لوگ کیا حاصل کرسکتے ہیں جو مسلسل نئے اور انوکھے حل تلاش کرتے رہتے ہیں اور کام میں جاندار تخلیقی خیالات لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں ایسی ہی مثالوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اوست کامینوگورسک کے سیسے اور جستے کے کارخانے میں خام اشیا کے ہمہ گیر استعمال کےلئے ترقی‌یافتہ طریقے نکالنے اور رائج کرنے سے ہر سال جو منصوبے سے زائد اشیا پیدا کی جاتی ہیں وہ پانچ کروڑ روبل سے زیادہ کی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو غالباً نیا اور بڑا کارخانہ تعمیر کرنی کی ضرورت پڑتی۔

یا ''سیخائیلوفسکایا،، کے تیسرے قطعے کی کانوں کے کان کن دستے کو لے لیجئے۔ وہ محنت کی کارگذاری میں اسی بیسن میں کام کرنےوالے اپنے رفیقوں پر کئی گنی سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اسکو سخت جسمانی محنت سے نہیں بلکہ محنت کی تنظیمی صلاحیت اور ٹکنیک کے بھرپور اور کارگر استعمال کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ یہ مثالی کارنامے ہیں جنکو ہر جگہ اور فوراً نہیں دہرایا جا سکتا۔ لیکن لوگوں کی پیروی کےلئے یہ مثال بن سکتی ہے اور بننا چاہئے۔ اس طرح کی اگواکاری سارے کارخانوں میں پیدا ہونا چاہئے۔ یہ ملک کو بہت سے ارب روبل کا سامان دے سکتی

ہے - اسی طریقے سے، ٹکنیکی ترقی کے طریقے سے ترقی یافتہ تجربے کو پھیلا کر ہمیں کمیونسٹ تعمیر کے فریضے طے کرنے ہیں - (تالیاں -)

میں معاملے کے ایک اور پہلو کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں - ہر طرح کی محنتی جمعیت خواہ وہ کارخانہ ہو کہ ریاستی فارم یا سائنسی ادارہ افراد پر مشتمل ہوتی ہے جنکو مشترکہ مقاصد اور فریضے متحد کرتے ہیں - لیکن ہمارے حالات میں یعنی اجتماعی سوشلسٹ محنت کے حالات میں انفرادی تخلیق اور کام کی اہمیت کم نہیں ہوتی بلکہ اسکے برعکس بڑھتی ہے - درحقیقت کسی جمعیت کے خط و خال کا تعین بڑی حد تک وہ لوگ کرتے ہیں جو جمعیت کو ایک رنگ عطا کرتے ہیں اور ولولہ آمیز مثال بنتے ہیں - جہازی بیڑے کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے ان لوگوں کو ''دوربین،، کہا جا سکتا ہے - (تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

آپ کی ریپبلک میں ایسے بہت سے لوگ پروان چڑھے ہیں اور ریپبلک کے لئے فخر اور شہرت کا باعث بن گئے ہیں - ہمیں چاول پیدا کرنےوالے ابرائی ژاخائف اور بھیڑیں پالنےوالے ژازیل بیک کوانیش بائیف کو جنھیں دو بار سوشلسٹ محنت کے ہیرو کا خطاب عطا ہوچکا ہے اور سوشلسٹ محنت کے ہیروؤں، اچھوتی زمینوں کے آزسودہ کاروں میخائیل داوژیک اور ژان سلطان دیمئیف کو، کان کنوں ایوان سوسلیا کوف اور آسکر سیریکوف، ایکسکیویٹر چلانےوالی ایوگینا آنتوشکینا، چقندر پیدا کرنےوالی فیودوسیا گائیورونسکایا، استانی رفیقہ نورتازینا اور قزاخستان کی معیشت اور تہذیب کی بہت سی شاخوں کے دوسرے بہت سے اگوا کاروں کو ان کے کارناموں کےلئے خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے - (تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

اس جشن کے دن ہم بڑے احترام کے ساتھ ان لوگوں کو بھی یاد کر رہے ہیں جو اب ہمارے درمیان نہیں ہیں - یہ ہیں مشہور سوویت ماہر ارضیات کانیش ساتپائیف اور مشہور عالم ادیب مختار آوئیزوف -

رفیقو، مجھے اس بات پر واقعی افسوس ہے کہ میں آپکی ریپبلک کے بہت سے دوسرے معروف لوگوں کا نام یہاں نہیں لے سکتا اور صرف کچھ ناموں تک محدود رہنا پڑتا ہے - ان لوگوں میں سے ہر ایک کی زندگی کا راستہ بڑا اور سبق آموز ہے، ہر ایک کے بارے

میں کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ مثلاً ''کمیونزم،، نامی پنچائتی فارم کی ٹیم لیڈر اولبالا التائیبایوا ہیں۔ اس لاجواب خاتون، اور ہیروئن ماں نے ۲۰ ہیکٹر زمین سے ۱۰۹ سینٹنیر فی ہیکٹر چاول حاصل کئے۔ اس پر ان کو سوشلسٹ محنت کے ہیرو کا خطاب عطا کیا گیا۔ اس طرح کامریڈ التائیبایوا دو بار ہیرو کے خطاب سے فیض یاب ہوئیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

قزاخستان کے اگوا کار محنت کشوں — مزدوروں، پنچائتی کسانوں، ساہروں، سائنس‌دانوں اور تہذیبی کارکنوں کی عزت و شہرت زندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! اس خطے کے اصلی باشندوں کے شانہ بشانہ ہمارے ملک کی تقریباً تمام قوموں اور قومیتوں کے لوگ سوشلسٹ قزاخستان کی تعمیر و تنظیم میں مصروف ہیں۔ آپکی ریپبلک کی کامیابی بڑی حد تک تمام یونین ریپبلکوں کی متحدہ کوششوں کا نتیجہ ہے جو قوموں کی دوستی کا نمایاں نمونہ ہیں۔

اس دوستی کی اہمیت کے بارے میں ہم سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل کے پچاس سالہ یوم جشن کے موقع پر تفصیل سے اظہار رائے کر چکے ہیں۔ اس موضوع پر میں نے حال ہی میں کیئف میں بھی روشنی ڈالی۔ لیکن اسکے دہرانے میں کسی طرح کی جھجک نہیں ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ لامحدود ہے کیونکہ ہماری قوموں کی دوستی ہمارے سماج کی سب سے بڑی طاقت اور ہمارا زبردست کارنامہ ہے۔ اس نے مطلق العنانی کے خلاف طبقاتی لڑائیوں میں، اکتوبر انقلاب کی فتح کی جدوجہد میں جنم لیا، پنجسالہ منصوبوں کی تعمیرات سے قوت حاصل کی اور پھر حب‌وطنی کی عظیم جنگ میں تپ کر فولاد بنی۔ یہ ساری قوموں کی ساختہ پرداختہ ہے اور سب سے پہلے روسی مزدور طبقے اور روسی لوگوں کی جنھوں نے بین اقوامیت کے جھنڈے کو سر بلند کیا اور عملی طور پر اس جھنڈے کے ساتھ وفاداری کی مثال پیش کی۔ (طوفانی تالیاں دیر تک گونجتی رہیں۔)

سوویت لوگ اپنے کو انٹرنیشنلسٹ کہتے ہیں اور اسکا پورا حق رکھتے ہیں کیونکہ انھوں نے عملی طور پر ساری دنیا کو دکھا دیا کہ وہ قومیں کیا کچھ حاصل کرسکتی ہیں جو سوشلزم کے اصولوں، حقیقی مساوات، اخوت اور آزادی کے اصولوں پر متحد ہوتی

هیں ۔ (تالیاں ۔) یہ اصول جن کی سوویت اقتدار کے پہلے دن سے ہی کمیونسٹ پارٹی نے تصدیق کی اب ہماری زندگی کا جز بن چکے ہیں ۔ ہم قومی نفاق، شاونزم اور قوم پرستی کے ہر اظہار کے پہلے بھی خلاف تھے اور اب بھی ہیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

ہماری پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس میں یہ اہم نتیجہ اخذ کیا گیا کہ گہرے اور ہمہ پہلو سماجی اور سیاسی تبدیلیوں کیوجہ سے جو نصف صدی کے دوران ہوئی ہیں لوگوں کی ایک نئی تاریخی برادری بن گئی ہے اور یہ ہے سوویت لوگوں کی برادری ۔ سوویت قزاخستان کے قیام اور ترقی کی تاریخ اسکی انتہائی نمایاں تصدیق ہے ۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں ۔)

لوگوں کی نئی تاریخی برادری کے بارے میں کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارے یہاں قوموں میں گوناگونی غائب ہورہی ہے یا قوموں کا اتصال ہوگیا ہے ۔ سوویت یونین میں آباد ساری قومیں اور قومیتیں اپنی اپنی خصوصیات، قومی کردار کے خط و خال، زبان اور اپنی اچھی روایات کو برقرار رکھتی ہیں ۔ وہ اپنی قومی تہذیب کی مزید خوشحالی کےلئے سارے امکانات فراہم کرتی ہیں ۔

اس کے ساتھ ہی سوویت لوگ محض ایسی قوموں کا مجموعہ نہیں ہیں جو شانہ‌بشانہ ایک ریاست میں، بلکہ یوں کہنا چاہئے، ایک چھت کے نیچے رہتے ہیں ۔ ہمارے لوگوں میں، اپنے قومی تعلق و ارتباط کے سوا، بہت سی ایسی مشترکہ خوبیاں ہیں جو ان کو واحد ہم‌آہنگ سالمیت میں متحد کرتی ہیں ۔ یہ نصب العین کا اشتراک، تاریخی تقدیر کا اشتراک ہے ۔ یہ معاشرتی اور معاشی زندگی کے حالات، بنیادی مفادات و مقاصد کا اشتراک ہے ۔ یہ سوویت سوشلسٹ کلچر کا روزافزوں اشتراک ہے جو ہر قومی کلچر کی سچی اور بیش بہا خوبیوں کو اپنی جھولی میں بھرتا جارہا ہے ۔

کچھ دن ہوئے ایک ایسا واقعہ ہوا جو ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے ۔ اس دنیا میں سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کے ۲۵ کروڑ ویں باشندے کا جنم ہوا ۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں ۔) اور اس باشندے کی طرح، اکتوبر انقلاب کے بعد پیدا ہونےوالوں کی تعداد ہمارے یہاں بیس کروڑ ۷۰ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے ۔ یہ لوگ اپنی پیدائش سے ہی سوویت ہیں، بچپن سے

ہی ہمارے سوویت ماحول میں پلے بڑھے ہیں - وہ دوسری طرح کی زندگی سے واقف نہیں ہیں اور ان کا کردار سوویت انسان کا ہے - (تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

رفیقو! باہمی امداد، ایک دوسرے کے کام آنے کی ہمہ وقت تیاری سوویت لوگوں کی زندگی کا قانون بن گئی ہیں - پچھلے سال یہ بات بہت نمایاں ہوکر ہمارے سامنے آئی جب ہمارے ملک کو خشکسالی کی بلائے آسمانی کا سامنا کرنا پڑا - اس وقت قزاخستان کے محنت کشوں نے اپنی ساری امکانی کوشش کی کہ ملک کو ایک ارب پوڈ اناج دیں اور انہوں نے اسے دیا بھی - (طوفانی تالیاں دیر تک گونجتی رہیں -) اس ایک ارب پوڈ اناج کی قیمت اپنی جگہ پر اسکے وزن سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ یہ وطن کو اسکے مشکل وقت میں دیا گیا تھا - (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

ہر بڑے کام کی طرح ہمارے ملک میں اس ایک ارب پوڈ اناج کےلئے جو جدوجہد پچھلے سال چلی اسمیں بھی بہت سی برادرانہ ریپبلکوں نے حصہ لیا - قزاخستان کے اناج پیدا کرنےوالوں کی روس، یوکرین، بیلوروس، سالداویا اور دوسرے ریپبلکوں کے بھیجے ہوئے لوگوں نے بھی مدد کی - ہم فصل اکٹھا کرنے کے کام میں انکی پرجوش محنت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہم اپنے فوجیوں کا بھی دلی شکریہ ادا کرتے ہیں - (تالیاں دیر تک جاری رہیں -) وہ اسکے مستحق ہیں - انہوں نے ریپبلک کو فصل اکٹھا کرنے میں بڑی مدد دی اور قزاخستان کے کھیتوں میں جرات آمیز محنت کے ساتھ ساتھ فوجی تربیت بھی جاری رکھی - (تالیاں -)

آجکل ملک میں حالات زیادہ سازگار ہو گئے ہیں - جیسا کہ آپ جانتے ہیں کچھ عرصہ پہلے میں یوکرین گیا تھا - اس ریپبلک کے کسانوں نے اناج کی بڑی فصل پیدا کی ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ وہ ریاست کے ہاتھ ایک ارب پوڈ سے کم اناج نہیں فروخت کریں گے - (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں -) ہمیں یقین ہے کہ یوکرینی زراعت کے محنت کش اس کام کو کر لیں گے اور ایک ارب پوڈ کی حد پر ان کے قدم مضبوطی سے جم جائیں گے - (ہال طوفانی تالیوں اور تحسین و آفریں اور ''دوستی!،، کے نعروں سے دیر تک گونجتا رہا -)

شمالی قفقاز، وارونیژ، لیپتسک، تامبوف اور سیاہ مٹی کے وسطی علاقے کے دوسرے صوبوں میں، والگا گراد اور ساراتوف کے صوبوں میں، بیلوروس، مالداویا اور بالٹک کی رپبلکوں میں بھی اناج اچھا پیدا کیا جاتا ہے۔

آجکل پنچائتی اور ریاستی فارموں کے کھیتوں میں زیادہ اناج پیدا کرنے کی جدوجہد ہورہی ہے۔ قزاخستان میں بھی فصل اکٹھا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ہم فصل اکٹھا کرنےوالے کی محنت کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ میں آج اس بڑے رول پر زور دینا چاہتا ہوں جو یہاں ابتدائی پارٹی تنظیموں کے سکریٹریوں، اضلائی پارٹی اور انتظامی کمیٹیوں، صوبائی پارٹی اور انتظامی کمیٹیوں کے کارکنوں کا ہے۔ وہ سب رپبلک کے مجاہد عملے یعنی قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے تحت اس طرح روزمرہ کے کام کو تنظیم دے رہے ہیں کہ ملک کےلئے غذا فراہم کرنے کی غرض سے بلا کسی اتلاف کے جلد از جلد اناج اکٹھا کیا جائے۔ اسکے لئے انکا بہت بہت شکریہ! (طوفانی تالیاں دیر تک گونجتی رہیں۔)

میں نے آج رپبلک کی معیشت کےلئے پارٹی کے سرگرم کارکنوں کے جلسے میں شرکت کی اور مجھے اس پلیٹ‌فارم سے ان کے اس فیصلے پر مبارکباد دینے میں خوشی ہوتی ہے کہ وہ اس سال ریاست کے ہاتھ ایک ارب پوڈ سے کم اناج نہ فروخت کریں‌گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ سب کھڑے ہو گئے اور ”ہرا!“ کے نعرے لگائے گئے۔) مجھے یقین ہے کہ قزاخستان کے کاشتکاروں نے جو ذمےداری لی ہے اسکا خیرمقدم سارا ملک کریگا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

پچھلے سال کی طرح دوسری رپبلکوں اور صوبوں کے کمبائنوں، ٹریکٹروں اور موٹرگاڑیوں کے ڈرائیور اور مشینوں کے ماہر جو مدتوں سے قزاخستان سے دوستانہ روابط رکھتے ہیں اب بھی آپ کو فصل اکٹھا کرنے میں مدد دے رہے ہیں اور قزاخستان کے اناج پیدا کرنےوالوں کی زبردست محنت میں اپنی محنت کا اضافہ کررہے ہیں۔ اس کام میں ہماری شاندار فوج پھر قابل تحسین حصہ لے رہی ہے۔ (تالیاں۔)

یوکرینی رفیقوں کی طرح میں آپ کے لئے بھی یہ تمنا کرنے کی اجازت چاھتا ھوں کہ ایک ارب پوڈ اناج آپ کی ایسی بنیادی حد بنے جس سے آپ اور زیادہ ھی آگے بڑھتے جائیں ۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔) پیارے دوستو، آپ کو اس نیک کام میں پوری کامیابی نصیب ھو! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔)

ھاں، ایک بات اور ھے ۔ وطن کے لئے ایک ارب پوڈ اناج دیکر رفیقو، آپ بہت ھی سوزوں طریقے سے اچھوتی زمینوں پر فصل جمع کرنے کی بیسویں سالگرہ منائیں گے ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔)

اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کا کام سوویت لوگوں کی نمایاں تحریکوں میں سے ھے ۔ اس ھال میں ایسے لوگوں کی تعداد کم نہیں ھے جو پارٹی کے کہنے سے، نوجوان کمیونسٹ لیگ کی اپیل پر، اپنے دل کی آواز پر قزاخستان کے استیپ میں آئے تھے تاکہ اسکو نئی زندگی تک بلند کریں ۔ انھوں نے برسہا برس کے لئے اپنی تقدیر کو اچھوتی زمینوں سے منسلک کردیا ۔ ان کو یاد ھے کہ اس وقت کیسی مشکلات سے گذرنا پڑا تھا ۔ نہ تو رھنے کی جگہ تھی اور نہ مشینیں ھی کافی تھیں ۔ سب کچھ نئے سرے سے کرنا پڑا ۔ لیکن وہ لوگ جنھوں نے اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنایا اور وھیں کام کرتے اور رھتے سہتے ھیں جری اور بہادر ھیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔) اس وقت کی طرح آج بھی ان کو ساری قوم کی حمایت اور سارے ملک کی طرف سے عزت و شہرت حاصل ھے ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔)

قزاخستان میں زراعت کا ایک اور شعبہ ھے جسکا موازنہ اھمیت کے لحاظ سے اچھوتی زمینوں سے کیا جا سکتا ھے ۔ یہ ھے مویشی پالن ۔ موجودہ سال کے پہلے ھی نصف میں اس ریپبلک کے مویشی پالنے والوں نے اپنی ذمےداری پوری کر دکھائی ۔ سوشلسٹ مقابلے کے فاتحوں کو بلاشبہ وطن سوزوں طریقے پر سراھے گا ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔)

اس وقت سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت کے سپرد کئے ھوئے کام کے مطابق ریپبلک میں بھیڑوں کی افزائش نسل کے اقدامات کئے جا رھے ھیں تاکہ بھیڑوں کی تعداد کو تقریباً پانچ چھ کروڑ تک پہنچا دیا جائے ۔ اس فریضے کو زبردست

ریاستی اہمیت حاصل ہے۔ یہ سچ ہے کہ اسکے لئے وقت اور آپکی مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کام کو بلاتاخیر اور پورے استقلال کے ساتھ اسی طرح کرنا چاہئے جیسے کہ اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کا کام کیا گیا تھا۔ (تالیاں۔)

رپبلک کی زراعت کے امکانات کا ذکر کرتے ہوئے میں پارٹی کے سرگرم معاشی کارکنوں کے جلسے میں آج کے مذاکرات کے اس حصے پر خاص طور سے زور دینا چاہتا ہوں جنکا تعلق زراعت کے لئے عملے یعنی ٹریکٹر اور کمبائن چلانےوالوں اور مستریوں وغیرہ کی تیاری سے تھا۔ اس فوری فریضے کی تکمیل زوروں سے کرنی چاہئے۔ زرعی حرفتی اور ٹکنیکی تعلیم‌گاھیں قائم کرنا اور دیہی باشندوں کو دوسرا پیشہ سکھانا چاہئے تاکہ وہ فصل اکٹھا کرنے کے انتہائی مصروف زمانے میں کمبائن، ٹریکٹر یا اناج صاف کرنےوالی مشینیں چلا سکیں۔ یہ کہنا پڑیگا کہ یہ سوال کئی بار اٹھ چکا ہے لیکن اسکا حل سست رفتاری سے ہورہا ہے۔ رپبلک کے رہنماؤں اور آراضی کے اداروں کو اس سے لازمی نتائج اخذ کرنا چاہئے۔

رفیقو! مارچ ۱۹۶۵ء اور اس کے بعد کے مرکزی کمیٹی کے عام اجلاسوں اور پارٹی کی ۲۳ ویں اور ۲۴ ویں کانگرسوں میں جو خاص سیاسی لائن مرتب کی گئی وہ زراعت کو ترقی دینے کے لئے تھی۔ اس طویل اور معاشی لحاظ سے معقول راستے کو طے کرنے کے لئے ابتک بڑا کام کیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں زرعی مشینیں بنانےوالے کارخانوں کی تشکیل نو ہو رہی ہے تاکہ ٹریکٹر، کمبائن اور دوسری زرعی مشینیں اور آلات زیادہ تعداد میں بنائے جا سکیں اور انکی کوالٹی بھی بہتر کی جا سکے۔ تمام رپبلکوں میں اصلاح آراضی کا کام بھی زوروں پر ہو رہا ہے۔ یہ بتانا کافی ہوگا کہ سیراب زمینوں کی مستقل فصلیں اس پیداوار کا پانچواں حصہ دے رہی ہیں جو نباتاتی فصلوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ معدنی کھادوں کی صنعت بھی کافی بڑھائی جارہی ہے۔

لیکن ہمیں مستقبل کی طرف دیکھنا چاہئے۔ رہنمائی میں تحقیق و تعین کا نہیں بلکہ پیش‌بینی کا کام خاص ہے۔ پارٹی نے جس راستے کی نشان دہی کی ہے اسکا صرف ایک حصہ طے ہوا ہے۔ آگے بہت سا کام ہے۔ کاشتکاری اور مویشیوں کی پرورش کو مشین کار

بنانا، زرعی پیداوار میں صنعتی طریقے استعمال کرنا اور دیہاتوں کو سلیقے اور خوبصورتی سے تعمیر کرنا ہے۔ مختصر یہ کہ زراعت کی ترقی کا فریضہ اہم ترین کل قومی کام تھا اور اب بھی ہے۔ اسی لئے پارٹی کا پولیت بیورو اور مرکزی کمیٹی اس سوال کو اپنی توجہ کا مستقل مرکز بنائے رکھیں گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

پارٹی کو یہ یقین ہے کہ دیہات کے محنت کش اسکے لئے سب کچھ کریں گے کہ معیشت کی اس اہم شاخ کی حاصلات سال بسال بڑھتی جائیں۔ (تالیاں۔)

رفیقو! آپ یہ جانتے ہیں کہ سوویت معیشت کی تیزرفتار اور ہمہ پہلو ترقی کا تعین، زراعت اور صنعت دونوں میں، ان کے اٹوٹ رابطے اور ایک دوسرے پر انحصار سے ہوتا ہے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے متعدد عام اجلاسوں میں ہم نے انتہائی توجہ کے ساتھ صنعتی پیداوار کی مزید ترقی، اسکی کارگری میں اضافے اور مصنوعات کی کوالٹی بنیادی طور پر بہتر بنانے کے مسائل پر غور کیا۔ ہم نے جن اقدامات کا فیصلہ کیا ان پر عمل کے نتائج برے نہیں ہیں لیکن ابھی خاطر جمعی کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اسکا تعلق خاص طور سے بڑی بڑی تعمیرات سے ہے۔

تعمیرات کا ہمیں زبردست، بلکہ یوں کہنا چاہئے، لاجواب تجربہ ہے۔ اس کا سہارا لیکر ہم اپنے سامنے زیادہ پیچیدہ اور ذمےدارانہ فریضے رکھنے میں بجا ہوں گے۔ ہمیں صرف بہت سی تعمیرات ہی نہ کرنا چاہئے (ظاہر ہے کہ تعمیرات کی وسعت سال بسال زیادہ ہوتی جائے گی) بلکہ ان کو کفایت شعاری سے اس طرح بنانا چاہئے کہ وہ لگا ہوا سرمایہ زیادہ سے زیادہ واپس کرسکیں اور وہ جدید ترین معیار کی ہوں۔ سچ پوچھئے تو ہمارے یہاں تعمیرات کی طرف اس رویے کی کافی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن فریضہ صرف یہ نہیں ہے کہ الگ الگ تعمیرات میں، خواہ اہم تعمیرات ہی کیوں نہ ہوں، لاجواب نتائج حاصل کئے جائیں بلکہ فریضہ یہ ہے کہ ہر تعمیر جو پنجسالہ منصوبے میں طے کی گئی مقررہ مدت میں بنائی اور استعمال میں لائی جائے اور ترقی‌یافتہ سائنسی اور ٹکنیکی تصورات کے تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ ہمارے پارٹی، سوویت اور معیشت

کے اداروں کو ہر امکانی کوشش کرنا چاہئے کہ بڑی بڑی تعمیرات میں کام اسی طرح چلے۔

پنجسالہ منصوبے کے فریضوں کی تکمیل کےلئے (اور ہم پر انکی تکمیل واجب ہے) ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہمیں اسکے باقی نصف حصے میں بمقابلہ پہلے نصف کے زیادہ کام کرنا چاہئے اور وہ بھی ہر شعبے میں — سرگرم کار طاقتوں کو پورے زور کے ساتھ استعمال کرنے میں اور ساتھ ہی نئی طاقتوں کو رائج کرنے میں، پیداواری محنت کو بڑھانے میں اور مصنوعات کی کوالٹی کو بہتر بنانے میں۔ آج یہی پارٹی کی تنظیموں کی ذمےداری اور ان کے تقاضوں کے حدود ہیں۔ مجھے اس یقین کا اظہار کرنے کی اجازت دیجئے کہ سب کمیونسٹ اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ممبر، قزاخستان کے سارے محنت کش عوامی فریضوں کی تکمیل میں اپنا مناسب رول ادا کریں گے۔ (طوفانی تالیاں۔)

رفیقو! آپ مجھے عالمی سیاست کے بعض مسائل پر روشنی ڈالنے کی اجازت دیجئے۔

آپ جانتے ہیں کہ بین اقوامی میدان میں بہت سے نئے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمارے پاس یہ کہنے کی بنیاد ہے کہ کشیدگی میں کمی اور تعلقات اعتدال پر آنے کا عمل جاری ہے اور فروغ پا رہا ہے اور دو عالمی نظاموں کے درمیان براہ‌راست ٹکراؤ کا خطرہ کم ہو رہا ہے۔ ہم آئندہ بھی یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ عالمی جنگ کا خطرہ پوری طرح ختم ہو جائے، کہ اس دھرتی پر پرامن بقائے باہم کا جھنڈا لہرائے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس طرح کے امکانات حقیقی ہیں۔ کشیدگی میں کمی اس حد کو پہنچی ہے کہ معاہدوں، سمجھوتوں وغیرہ کا ایک پورا سلسلہ پیدا ہو گیا ہے جو سوشلسٹ اور سرمایہ‌دار ممالک کے درمیان پرامن، بلکہ میں کہونگا، تعمیری تعلقات کی بنیاد بنا رہا ہے۔ یہ سب توقعات پیدا کرتے ہیں کہ کشیدگی میں موجودہ کمی کوئی وقتی مظہر نہیں ہے بلکہ بین‌اقوامی تعلقات کے نئے بنیادی ڈھانچے کی ابتدا ہے۔

کشیدگی میں کمی کے اس عمل کو کیسے گہرا کیا جائے، کیسے اسکو اٹل بنایا جائے۔ یہ سوال کرائمیا میں سوشلسٹ ممالک کی

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے رہنماؤں کی حالیہ ملاقات میں ہماری توجہ کا مرکز رہا۔

اس ملاقات میں اتفاق رائے سے اس یقین کا اظہار کیا گیا کہ بین‌اقوامی فضا کی بنیادی صحت‌سندی کےلئے متواتر اور کثیررخی کوششوں کی ضرورت ہے۔ دوستوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کی روشنی میں ہماری پارٹی مندرجہ‌ذیل فریضوں کو فوری خیال کرتی ہے:

— کل یورپی کانفرنس کی پوری کامیابی کے لئے اشتراک عمل۔

— اس بات کی کوشش کہ کشیدگی میں کمی براعظم یورپ کی سرحدوں کو پار کرکے ساری دنیا میں پھیل جائے۔

— سیاسی کشیدگی میں کمی کے ساتھ فوجی کشیدگی میں کمی کا حصول، اسلحہ سازی کی دوڑ کو روکنا اور پھر عملی اقدام کے ذریعہ تخفیف اسلحہ تک پہنچنا۔

— سارے ہندچین میں مکمل امن کی بحالی اور مشرق قریب میں سلامتی کونسل اور ادارۂ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کے ان فیصلوں کی بنیاد پر سیاسی حالات کو اعتدال پر لانا جن میں سارے مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کو ہٹانے کےلئے کہا گیا ہے۔

— سرمایہ‌دار دنیا کے ساتھ بڑے پیمانے پر، معاشی لحاظ سے فریقین کےلئے مفید روابط قائم کرنا تاکہ وہ ان مثبت سیاسی اقدامات کو مضبوط کرنے اہم ثابت ہوں جو آجکل کئے جا رہے ہیں۔

— ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ترقی پذیر ملکوں سے تعاون کی مزید ترقی اور استواری کے راستے پر متواتر گامزن رہنا۔

مختصر یہ کہ ہمیں امن کے پروگرام کے حصول میں اپنی کوششوں کو کسی طرح کمزور نہ کرنا چاہئے۔

ان سارے فریضوں کی تکمیل درحقیقت، صرف ہماری ہی جانب سے خیر سگالی اور حقیقت پسندانہ رویے کی مقتضی نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سرمایہ‌دار دنیا میں سوشلسٹ ممالک کے ساتھ تعلقات کی ترقی کے امکانات کے بارے میں کشمکش جاری ہے اور ہمیں اس پر حیرت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہاں ایسی طاقتیں ہیں جو اب بھی ''سردجنگ'' کی باتیں سوچتی ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو جنگی بجٹوں کو بےتحاشا بڑھانے اور نیوکلیائی توانائی اور

زیادہ کرنے کے حامی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت سے منہ موڑ کر جھوٹے خوف و دہشت کی تخم‌ریزی کرتے ہیں اور بدنام کن باتوں سے باز نہیں آتے۔ یہ وہ لوگ بھی ہیں جو معاہدوں اور سمجھوتوں میں گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں — میرا مطلب خاص طور سے مغربی جرمنی کے بعض حلقوں سے ہے جو جرمن وفاقی ریپبلک کو پہلے کی طرح جرمن جمہوری ریپبلک کے خلاف بےسود رویے میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔ ''سرد جنگ،، کے سارے ہواخواہوں کا مشترکہ پلیٹ‌فارم ہے یعنی امن کے راستے میں، بین‌اقوامی تعاون کی ترقی میں روڑے اٹکانا اور ہمیں ان کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہئے۔

اسکے ساتھ ہی بورژوا ملکوں کے دوراندیش سیاسی کارکن، بااثر کاروباری حلقے اور وسیع پیمانے پر عام لوگ دو سماجی نظاموں کے پرامن بقائے باہم کی ضرورت کو بہت ہی صاف طور پر سمجھتے ہیں۔ کافی یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ سرمایہ‌دار دنیا میں سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ معقول تعاون کا رجحان پیدا ہو چکا ہے اور مضبوط ہورہا ہے۔

حکمراں بورژوا حلقے اب ہم سے سمجھوتہ کر رہے ہیں، خاص خاص مسائل پر بھی۔ یہ سچ ہے کہ ان کے درمیان کچھ اختلاف ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم آدھے راستے پر رکنےوالے نہیں ہیں۔ ہم پائدار تعلقات، باہمی طور پر سفید ایماندارانہ کاروباری تعاون، اس دھرتی پر سچے اور مضبوط امن کے قیام کے حق میں ہیں۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

ہماری طبقاتی بین‌اقوامی سیاست کے موثر ہونے کے خصوصی لوازمات درحقیقت مجموعی طور پر ہمارے سوشلسٹ دولت مشترکہ کی اور ہر سوشلسٹ ملک کی ترقی ہے۔ سوشلسٹ ملکوں کا اتحاد اور ہمارا مضبوط اشتراک عمل ان ساری باتوں کی بنیاد ہے جو ہم نے کشیدگی میں کمی کے دوران حاصل کی ہیں۔

برادرانہ ممالک سے دوستی اور تعاون میں ترقی — یہ ہماری پارٹی کی سرگرمیوں کا باطنی اور مستقل حصہ ہے۔ جیسا کہ ایک بار پھر کرائمیا کی ملاقات نے تصدیق کی ہے، یہی رویہ برادرانہ پارٹیوں نے بھی اختیار کیا ہے۔ (تالیاں۔) ہم لوگ اس نتیجے پر

پہنچے ہیں کہ تمام شعبوں میں — سیاست، معیشت اور نظریات میں — ہمارے پاس اپنے اشتراک عمل کی توسیع کے لئے کافی محفوظ خزانہ ہے۔

ملاقات کے شرکا میں اس بات پر اتفاق رائے تھا کہ موجودہ مرحلے میں برادرانہ پارٹیوں کے نظریاتی تعاون کی سطح کو کافی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے تجربات کے گہرے مطالعہ، سوشلسٹ اور کمیونسٹ تعمیر کے فوری مسائل کو ایک ساتھ مل کر تخلیقی طور سے مرتب کرنا، بورژوا نظریات کے خلاف جدوجہد میں اپنی کوششوں کو متحد کرنا — ان سب نے بلاشبہ کامیابی سے آگے بڑھنے میں مدد دی ہے اور دیتے رہیں گے۔

ہم اپنے راستے، اپنے مارکسی لیننی نصب العین کی سچائی پر محکم یقین رکھتے ہیں اور ہمیں اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ کشیدگی میں کمی کے دوران روابط کی توسیع، ذہنی اور روحانی اقدار اور اطلاعات کے تبادلے اور مختلف ملکوں کے معاشروں کے درمیان روابط کی ترقی سے قدرتی طور پر سوشلزم کے بارے میں حق کی توسیع و ترویج ہوتی ہے اور سائنسی کمیونزم کے خیالات کے نئے نئے حامی بنتے ہیں۔ (تالیاں۔)

اسکے ساتھ ہی، اسکے بارے میں کہنا ضروری ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کے محنت کشوں کی کمیونسٹ تربیت کے مسائل کی طرف زیادہ بنیادی اور ٹھوس رویے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سارے پرچارک، پریس، ٹیلی‌ویژن، ریڈیو کے کارکن اور سارے نظریاتی ادارے واقعات کی طرف زیادہ موثر ڈھنگ سے توجہ دیں، اطلاعاتی کام کے سارے حالات کو سنجیدگی سے بہتر بنائیں اور سوویت لوگوں کی بڑھتی ہوئی تہذیبی سطح اور ہمہ گیر کردار کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے پارٹی کی سیاست کی وضاحت گہرائی سے مدلل طور پر کریں۔ مختصر یہ کہ عوام کو سیاسی تعلیم و تربیت دینے کا لیننی آرٹ حاصل کریں۔ ان سب باتوں کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی اول درجے کی اہمیت دیتی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! ہمارے ملک اور سارے عالمی سوشلزم کے مفادات یہی ہیں کہ برادرانہ ملکوں کے ساتھ زیادہ سے وسیع اور بڑے پیمانے

پر معاشی روابط کی ترقی ہو - اشیائے تجارت کے تبادلے کے اضافے میں تیزی، سائنسی اور ٹکنیکی تعاون میں گہرائی، سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھ پیداواری تعاون میں اضافہ — ان سب پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اپریل والے عام اجلاس میں کل ریاستی اور کل پارٹی فریضے کی حیثیت سے غور کیا گیا - یہاں مقامی پارٹی تنظیموں کو بہت بڑا رول ادا کرنا ہے - سوشلسٹ ممالک سے معاشی تعاون میں آپکی رپبلک کی دین بھی کچھ کم نہیں ہے - قزاخستان کے کمیونسٹوں اور رپبلک کے سارے محنت کشوں کی عزت کا سوال یہ ہے کہ بیرونی تجارت کی ساری ذمےداریوں کو ٹھیک ٹھیک اور بروقت ادا کیا جائے اور برادرانہ ملکوں کو بھیجی جانےوالی مصنوعات ایسی ہوں کہ انکی کوالٹی بےعیب ہو اور وہ اعلیٰترین تقاضوں کو پورا کرتی ہوں - (تالیاں -) ہمت اور سرگرمی کے ساتھ اس مفید شروعات کی حمایت کرنے کی ضرورت ہے جو دوستوں کے ساتھ معاشی، سائنسی اور ٹکنیکی روابط بڑھانے کےلئے کی گئی ہے -

ہماری مرکزی کمیٹی کے پولیتبیورو کی رائے میں کرائمیا کی دوستانہ ملاقات کے نتائج سے ہمارے کام کو، ساری برادرانہ پارٹیوں کی سرگرمیوں کو تمام شعبوں میں باہمی روابط کو بہتر بنانے کےلئے اچھی ترغیب ملی ہے -

میں خاص طور سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملاقات کے سارے شرکا نے ہماری پارٹی کی اصولی لیننی خارجہ پالیسی کی اور اسمیں ان بڑے خارجہ پالیسی کے اقدامات کی بڑی قدر کی جو پچھلے عرصے میں امن کے پروگرام کی تکمیل کےلئے کئے گئے ہیں - بڑے بڑے سرمایہدار ملکوں کے نمائندوں کے ساتھ ہماری باتچیت اور ان ملکوں سے معاہدوں اور سمجھوتوں کی بھی تصدیق کی گئی - ہم اپنے اتحادیوں، اپنے مشترکہ جدوجہد کے رفیقوں کی جانب سے اس حمایت کی بڑی قدر کرتے ہیں - (تالیاں دیر تک بجتی رہیں -)

رفیقو! اپنے سامنے یہ فریضہ رکھ کر کہ ساری دنیا کو کشیدگی میں کمی کا منطقہ بنا دیں، ہم اسکو اہم سمجھتے ہیں کہ اس عمل میں ایشیا وسیع محاذ کی طرح شامل ہو -

اسمیں ہم صرف اپنے ملک ہی کا مفاد پیش نظر نہیں رکھتے جسکا دو تہائی علاقہ ایشیا میں ہے بلکہ ہمارے سامنے انسانیت کی

زندگی میں اس براعظم کا مقام، عالمی سیاست میں ایشیائی ریاستوں کا رول اور خود ایشیا اور اسکی قوموں کے مفادات بھی ھیں۔

دسیوں برس بلکہ صدیوں تک ایشیا نوآبادیاتی لوٹ مار کا میدان بنا رھا۔ لیکن اس وقت جبکہ نوآبادیاتی راج اٹل معلوم ھوتا تھا ولادیمیر ایلیچ لینن نے یقین کے ساتھ اسکی قطعی بربادی اور ایشیائی قوموں کی آزادی کی پیش بینی کی تھی۔ انھوں نے لکھا تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس دھرتی سے ایشیائی ممالک کے عوام الناس کی جرأت آمیز جمھوریت کو فنا نہیں کرسکتی۔ (تالیاں۔)

ھم اس پر فخر کر سکتے ھیں کہ سوویت اقتدار نے اپنی پیدائش کے لمحے سے ھی ایشیائی ملکوں کے ساتھ امن، دوستی اور مساوی حقوق کے حامل تعاون کا اعلان کردیا تھا۔ عوامی کمیساروں کی سوویت (وزارتی کونسل) کی ایک پہلی دستاویز میں جسکا خطاب روس اور مشرق کے مسلمان محنت کشوں کی طرف تھا اس نئی، سوشلسٹ اور ریاستی پالیسی کے نیک اصولوں کو پیش کیا گیا تھا۔ ان پہلے سفارتی نمائندوں میں جن سے ولادیمیر ایلیچ لینن نے ملاقات کی افغانستان کے سفیر تھے اور نوخیز سوویت ریپبلک نے اپنے پہلے معاھدے بھی ایشیائی ریاستوں سے ھی کئے تھے۔ یہ ریاستیں تھیں ایران، افغانستان، ترکی اور منگولیا۔

تمام پچھلے برسوں میں ھماری پارٹی ایشیائی قوموں کے ساتھ دوستی اور یکجہتی کی لیننی روایات کی اٹل حامی رھی ھے۔ ایشیائی قوموں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ میں کوئی ایسا صفحہ نہیں ھے جس پر سوویت یونین کی طرف سے، ھمارے لوگوں کی طرف سے، ھماری پارٹی کی طرف سے سچی حمایت اور یکجہتی کی مہر نہ ثبت ھو۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

عصر حاضر کا ایشیا، ایسا ایشیا ھے جو بہت سی صورتوں میں نیا روپ حاصل کرچکا ھے اور نوآبادیاتی راستے کو چھوڑ چکا ھے۔ اسکی قومیں پورے عزم کے ساتھ اپنی خودمختاری قائم کررھی ھیں، قومی اور سماجی ترقی کے راستے پر، بنیادی انقلابی تشکیل نو کے راستے پر گامزن ھیں۔

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ھے کہ یہ براعظم اب حرکت میں آچکا ھے۔ یہ حرکت، پرانی دنیا کی زنجیروں اور سخت جانی،

سامراج اور رجعت‌پرستی کی مخالفانہ کارروائیوں کے پیش‌نظر، انتہائی دشوار ہے۔ اور یہ بات بھی صاف ہے کہ پائدار امن، کشیدگی میں کمی اور نیک ہمسایانہ تعلقات اس عمل کی ترقی کےلئے سازگار حالات پیدا کرتے ہیں۔

هم سب ایشیا میں بہتر صورت‌حال پیدا ہونے کی اہم پیش‌قدمی کے شاہد ہیں۔ ویت‌نام کی طویل اور دشوار جنگ ویت‌نامی عوام کی فتح پر ختم ہوئی۔ لاؤس میں امن کی بحالی اور قومی صلح کا معاہدہ ہوگیا ہے۔ اس کے لئے حالات پیدا ہوگئے ہیں کہ برصغیر ہندستان کی ریاستوں کے درمیان تعلقات اعتدال پر آسکیں۔ کوریائی عوامی جمہوری ریپبلک کی پیش قدمی پر ملک کے پرامن جمہوری اتحاد کےلئے جزیرہ‌نما کوریا میں نئی اور مثبت صورت‌حال پیدا ہوئی۔

اور آخر میں، بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ ایشیا کی صورت‌حال پر امن دوست ریاستوں کی پالیسی زیادہ سے زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔ ان میں ہندستان جیسے عظیم ملک کو ممتاز مقام حاصل ہے جو ٹھیک آج کے دن اپنے خودمختار وجود کی ۲۶ ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ (تالیاں۔) اس نے پرامن بقائے باہم کے اصولوں کی اس وقت حمایت کی تھی جبکہ مغرب میں بہتیرے اسکو سمجھنے سے ہی انکار کررہے تھے۔

درحقیقت میں اس وقت صرف مثبت حالات کے عناصر کا ذکر اس وجہ سے نہیں کررہا ہوں کہ کوئی منفی عناصر نہیں ہیں۔ وہ موجود ہیں اور اپنا کام کررہے ہیں۔ اسکے بارے میں تو آپ کو بخوبی معلوم ہیں۔ لیکن ہر جگہ کی طرح ایشیا میں بھی صحت‌مند رجحانات کا راستہ بنایا جارہا ہے جسکی ہم حمایت کرتے ہیں۔

سوویت یونین کو یہ مصمم یقین ہے کہ ایشیا امن کے قانون کے تحت رہ سکتا ہے اور اسکو رہنا چاہئے اور اسکےلئے سچا راستہ اجتماعی سلامتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مقصد کے حصول کےلئے وقت اور کافی کوششیں درکار ہیں۔ لیکن ہمیں بھروسہ ہے کہ ایشیا کی قومیں اسکو حاصل کرلیں گی۔ (تالیاں۔)

هم ایشیا میں اجتماعی سلامتی کے حق میں کیوں ہیں؟ اس لئے کہ ہم براعظم ایشیا سے جنگ اور مسلح تصادموں کا، سامراجی جارحیت کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ملک

اور قوم کو آزادی سے ترقی اور قومی احیا کے حالات کی ضمانت ہو، کہ ایشیائی ممالک کے تعلقات میں اعتماد اور باھمی مفاھمت کے جذبات کا بول‌بالا ہو۔

ہم کئی بار یہ کہہ چکے ھیں اور پھر دھراتے ھیں کہ سوویت یونین اجتماعی سلامتی کے نظام میں، بلااستثنا تمام ایشیائی ممالک کی مساوی حقوق پر مبنی شرکت کا حامی ھے۔ (تالیاں۔) وہ نظام جسکے ہم حامی ھیں وہ نہ تو کسی کو یکطرفہ ترجیح دیتا ھے اور نہ اسکو دینا چاھئے اور اسمیں ہر ایشیائی ریاست کا اپنی دین پیش کرنا فرض ھے۔

ہم خالی خولی ھوا میں اجتماعی سلامتی کا نظام بنانے کی تجویز نہیں کر رھے ھیں۔ بہت سے اصولوں کا جن پر یہ مبنی ھے بانڈونگ کانفرنس کے تاریخی فیصلوں میں اعلان ہو چکا ھے اور دوسروں کا اظہار ایشیا سے متعلق متعدد بین اقوامی دستاویزات میں ھوا ھے۔

ھماری پالیسی کا رخ ان تمام ایشیائی ممالک کے ساتھ معتدل اور نیک ھمسایانہ تعلقات کا ھے جو اپنی طرف سے اسکے خواھاں ھیں۔ اس منصوبے میں ہم جاپان جیسے بڑے ایشیائی ممالک سے وسیع اور مختلف پہلوؤں والا ایسا تعاون کرنے کو بڑی اھمیت دیتے ھیں جو باھمی فوائد پر مبنی ہو۔

تین سال ھوئے یہیں، الماآتا میں تقریر کرتے ھوئے میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ سوویت یونین عوامی جمہوریہ چین سے بھی اچھے تعلقات چاھتا ھے۔ اس دوران میں ہم نے سوویت چینی تعلقات کو اعتدال پر لانے کےلئے ہر امکانی کوشش کی۔ لیکن افسوس کی بات ھے کہ اسمیں کوئی قابل توجہ کامیابی نہیں ھوئی۔ اسکی وجہ صرف ایک ھے یعنی چینی قیادت کی سیاست جسکی بنیاد بےتحاشا سوویت دشمنی اور سوشلسٹ ملکوں کے درمیان پھوٹ ڈالنےوالی سرگرمیاں ھیں۔

یہ بات صاف صاف کہنے کی ضرورت ھے کہ سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات میں موڑ اسی حالت میں ممکن ھے جب چینی قیادت اقتدار اعلی کے باھمی احترام اور اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے اصولوں کی

پیروی کرے اور سوشلسٹ ریاستوں کے مفادات پر دست درازی سے پرہیز کرے۔ (تالیاں۔)

ہمارا اصولی راستہ، ماؤازم کے عمل اور نظرئے کے خلاف، لینن ازم کے رجحان کے لئے مخاصمانہ ہونے کی حیثیت سے، فیصلہ کن جدوجہد سے متحد ہے لیکن ہم عوامی جمہوریہ چین کے ساتھ بین ریاستی تعلقات اعتدال پر لانے کے لئے تیار ہیں اور ہماری ۲۴ ویں کانگرس کے راستے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ (تالیاں۔)

آج قوموں کے درمیان امن اور دوستی کا خیال دنیا بھر کی پبلک کے شعور کی گہرائیوں میں اترتا جارہا ہے۔ اسی خیال میں ہمارے ملک کی وقعت اور بڑھتی ہوئی طاقت، سوشلسٹ دولت مشترکہ کے اتحاد کی پائداری اور قومی آزادی اور سماجی ترقی کے مجاہدوں کی ساری یکجہتی ہے۔

ہم آئندہ بھی بین الاقوامی کشیدگی میں کمی، جنگی خطرے والے خطوں کو دور کرنے اور اسلحہ سازی کی دوڑ کو بند کرنے کے لئے سرگرمی سے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ ہم آئندہ بھی ان طاقتوں پر زبردست ضربیں لگاتے رہیں گے جو عالمی ترقی کو پیچھے کی طرف موڑنا چاہتی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ امن اور سماجی ترقی کے لئے ہماری منصفانہ جدوجہد کی فتح ہوگی! (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

عزیز رفیقو اور دوستو!

آپکی ریپبلک کو قوموں کی دوستی کا جو آرڈر عطا کیا گیا ہے اسکے بارے میں مجھے سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا فرمان پڑھنے کی اجازت دیجئے۔

فرمان سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا قزاخستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو قوموں کی دوستی کا آرڈر عطا کرنے کے بارے میں۔

قزاخستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے محنت کشوں نے سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی ترقی و پائداری کے لئے، سوشلسٹ قوموں اور قومیتوں کی دوستی اور برادری کو استوار کرنے کے لئے، سوویت

ریاست کی معاشی، سماجی، سیاسی اور تہذیبی ترقی کے لئے اور سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کی تقریب میں قزاخستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو ''قوموں کی دوستی،، کا آرڈر عطا کیا جاتا ہے۔

سوویت یونین کی اعلی سوویت
کی مجلس صدارت کے صدر — نکولائی
پدگورنی۔
سوویت یونین کی اعلی سوویت کی
مجلس صدارت کے سکریٹری —
م۔ گیورگادزے۔

(طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں، سب لوگ کھڑے ہوگئے۔ ہال میں تالیاں گونجنے لگیں اور ''سوویت کمیونسٹ پارٹی زندہ باد!،، اور ''ہرا!،، کے نعرے بلند ہونے لگے۔

کامریڈ بریژنیف نے قزاخستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے جھنڈے میں آرڈر لگا دیا۔ تالیاں پھر نئے زور شور سے گونجیں۔ اسٹیج پر دوڑکر پانیر بچے پہنچ گئے اور مجلس صدارت کے ارکان کو انھوں نے گلدستے دئے۔ اس شاندار اجتماع کے شرکا نے پھر ''ہرا!،، ''لیننی مرکزی کمیٹی زندہ باد!،، ''دوستی!،، اور ''سوویت یونین زندہ باد!،، کے نعرے لگائے۔)

پھر کامریڈ بریژنیف نے کہا:

پیارے رفیقو!

مجھے قزاخستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے مزدوروں، پنچائتی کسانوں، دانش وروں اور سارے محنت کشوں کو ایک بار پھر انتہائی خلوص دل سے اس بڑے، معزز اور مستحق انعام کے لئے مبارک باد دینے اور آپ کے لئے معاشی اور تہذیبی تعمیر میں نئی نئی کامیابیوں کی تمنا کرنے کی اجازت دیجئے۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

پارٹی کی مرکزی کمیٹی مصمم یقین کا اظہار کرتی ہے کہ قزاخستان کے محنت کش اس اعلی انعام کے جواب میں سوویت لوگوں کی خوبیوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر موثر طریقے سے سوویت کمیونسٹ

پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے تاریخی فیصلوں کو زندگی میں رائج کرنے اور پارٹی کے معاشی اور سماجی پروگرام کی تکمیل کےلئے جدوجہد کریں گے۔ ہمیں اسکا یقین ہے کیونکہ ہم قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی صلاحیتوں اور امکانات کو، اسکی مرکزی کمیٹی اور مرکزی کمیٹی کے بیورو کی انتظامی قابلیتوں کو بخوبی جانتے ہیں۔ ہم قزاخستان کی وزارتی کونسل، پارٹی کی صوبائی اور انتظامی کمیٹیوں اور پارٹی اور سوویتوں کے سرگرم کارکنوں کی صلاحیتوں سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

قزاخستان میں بھی، ہمارے سارے ملک کی طرح، لوگوں کی وہ نسل پیدا ہو چکی ہے جسکو عظیم اکتوبر انقلاب کی صد سالہ سالگرہ دیکھنا اور یونین ریپبلکوں اور سارے سوویت یونین کی صد سالہ جوبلی منانا نصیب ہوگا۔ ہم اور آپ جو کچھ کریں گے وہ ان کےلئے تاریخی حیثیت رکھے گا۔ وہ اپنے علم و معلومات اور اپنے کارناموں کی رفعتوں سے ہماری سرگرمیوں کا اندازہ لگائیں گے۔ آؤ رفیقو، اس طرح کام کریں کہ ہمارا ضمیر اپنے وارثوں کی عدالت کے سامنے صاف ہو (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں)، کہ ہمیں اپنا فرض ادا کرنے کا احساس ہو۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

سوشلسٹ قزاخستان زندہباد! (طوفانی تالیاں متواتر گونجتی رہیں۔ سب کھڑے ہو گئے اور ہال ''ہرا!،، کے نعروں سے گونج اٹھا۔)

سوویت قوموں کی دوستی پائندار ہو اور فروغ پائے! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں اور ''ہرا!'' کے نعرے۔)

ہماری کمیونسٹ پارٹی، لینن کی پارٹی — ہماری ساری کامیابیوں کی ناظم اور ولولہ بخشنےوالی پارٹی زندہباد! (ہال میں پھر تالیوں اور ''ہرا!،، کے نعروں کا طوفان برپا ہو گیا اور ''لیننی مرکزی پارٹی زندہباد!،، ''سوویت لوگ زندہباد!،، اور ''ہمارا وطن زندہباد!،، کے نعرے گونجنے لگے۔)

الماآتا میں منعقد افروایشیائی ممالک کے مصنفین کی پانچویں کانفرنس کے شرکا کو پیغام

میں ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے ان مصنفین کو تہہ دل سے سلام بھیجتا ہوں جو سوویت قزاخستان کے دارالحکومت میں اپنی پانچویں کانفرنس کےلئے جمع ہوئے ہیں۔

ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے مصنفوں کی انجمن جو پندرہ سال سے کچھ پہلے وجود میں آئی ہے ایسی مفید سرگرمیاں دکھا رہی ہے جو قوموں کے درمیان باہمی مفاہمت، امن، آزادی، قومی خودمختاری اور سماجی ترقی کے اضافے میں کام آرہی ہیں۔ اس تحریک کے شرکا کو ادب کی اعلی پبلک اہمیت، امن، انسان دوستی اور ترقی کے اصولوں کی پیروی متحد کرتی ہیں۔

آجکل جبکہ کرۂ ارض کی سیاسی فضا میں مفید تبدیلیاں ہورہی ہیں جنکا تعلق مختلف سماجی نظاموں والی ریاستوں کے درمیان پرامن بقائےباہم کے اصولوں پر مبنی بین‌اقوامی تعلقات کی تشکیل‌نو سے ہے، روابط میں وسعت اور ذہنی اقدار کا مفید تبادلہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے تخلیقاتی دانش‌وروں کے سامنے اسکے لئے نئے امکانات پیدا کرتا ہے کہ ان تمام طاقتوں کے اتحاد کے مزید استحکام میں سرگرمی سے حصہ لیں جو امن، قومی آزادی اور سماجی انصاف کےلئے جدوجہد کررہی ہیں۔ اسمیں مدد کرنا کہ قوموں کے اہم‌ترین مفادات سے مطابقت رکھنےوالا کشیدگی میں کمی کا عمل سارے کرۂارض پر پھیل جائے، یہ فنکاروں کا اعلی اور شریفانہ فریضہ ہے۔

سوویت لوگ سامراج، نوآبادیاتی اور نسلی جبر و تشدد کے خلاف ایشیا اور افریقہ کی قوموں کی جدوجہد آزادی سے اٹل طور پر متحد ہیں۔ ویت‌نام کی جنگ محبان‌وطن کی فتح پر ختم ہوئی۔ ہمیں اس پر مصمم یقین ہے کہ ہندچین کی ساری قوموں کو انکی منصفانہ جدوجہد میں کامیابی ہوگی جو وہ کسی طرح کی بیرونی مداخلت کے

بغیر اپنی زندگی کی تعمیر کے حق کے لئے کررہے ہیں ۔ ہماری حمایت ان عرب قوموں کے لئے ہے جو مشرق قریب میں منصفانہ امن کے قیام کی جدوجہد اسرائیلی جارحیت کے خلاف اور اسکے لئے کررہی ہیں کہ مقبوضہ عرب علاقوں سے حملہ‌آوروں کی فوجیں ہٹائی جائیں اور فلسطین کی عرب قوم کے جائز مفادات کی ضمانت ہو ۔ ہم افریقی قوموں کی اس جدوجہد کے اٹل حامی ہیں جو وہ نوآبادیاتی اور نسلی امتیازات‌والی حکومتوں کو ختم کرنے کے لئے کررہی ہیں ۔

سوویت لوگ گہری دلچسپی کے ساتھ ترقی‌پسند افرو ایشیائی مصنفوں کی تخلیقی اور سماجی سرگرمیوں کو دیکھ رہے ہیں جو سچائی اور صفائی کے ساتھ قومی آزادی کی جدوجہد کی عکاسی کرتے ہیں اور نوخیز قومی ریاستوں کی نئی زندگی کی تعمیر میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں ۔ اچھی عوامی روایات کو ابھارتے ہوئے ان ملکوں کے ادیب ایسی فنکارانہ تخلیقات کرتے ہیں جو انسانی عقل و شعور اور ان قوموں کے لامحدود تخلیقی امکانات کے یقین سے بھری ہوتی ہیں جو سماجی نشو و نما، آزادانہ ترقی، قومی نوجیون، حقیقی اور نیک ہمسائیگی اور تہذیب کی باھمی ثروتمندی کے راستے پر گامزن ہیں ۔

دوستی اور باھمی مفاھمت، جاندار اور مفید روابط کا جذبہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے مصنفوں کی کانفرنسوں پر مسلسل طاری رہا ہے اور اس جذبے کو الماآتا کی کانفرنس پر بھی حاوی ہونا چاھئے ۔ اسکو افرو ایشیائی ملکوں کے مصنفوں کی تحریک کی تاریخ میں ان تہذیبی کارکنوں کی برادرانہ دوستی کی استواری میں ایک اہم مرحلہ بننے دیجئے جن سے یہ توقعات وابستہ کی گئی ہیں کہ وہ امن قائم کریں‌گے اور اپنے ہم‌عصروں اور آنے‌والی نسلوں کے لئے تمدن کی حاصلات کی حفاظت کرکے ان کو فروغ دینگے!

میں تہہ دل سے ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے مصنفوں کی پانچویں کانفرنس کے شرکا کے کام میں کامیابیوں اور امن، جمہوریت، قومی خودمختاری اور سماجی ترقی کے لئے زبردست تخلیقی کاموں کی تکمیل کا متمنی ہوں ۔

ل ۔ بریژنیف

۴ ستمبر ۱۹۷۳ء

سوفیا میں بلغاریہ کی عوامی ریپبلک کے ہیرو کا سنہرا ستارہ پانے کے موقع پر تقریر

۱۸ ستمبر ۱۹۷۳ء

عزیز کامریڈ ژیوکوف!
عزیز کامریڈ تودوروف!

عزیز رفیقو، دوستو اور بھائیو! میرے لئے عوامی ریپبلک بلغاریہ کے ہیرو کے خطاب اور ان پرخلوص الفاظ نے جو کامریڈ تودور ژیوکوف نے یہاں کہے ہیں میری روح کی گہرائیوں تک میں ایک تلاطم پیدا کر دیا ہے۔

میری زندگی کا یہ درخشاں واقعہ میرے خیالات کو بار بار ستمبر ۱۹۴۴ء کے ان دنوں کی طرف لے جاتا ہے جب سوویت فوج اپنی فاتحانہ یلغار سے ہٹلری فوجوں کو برباد کرتی ہوئی بلغاریہ کے عوام کی بغاوت سے متحد ہوگئی اور بلغاریہ کے چھاپہ‌ماروں اور فسطائی‌دشمنوں کی جدوجہد کو کامیابی سے پایۂ‌تکمیل تک پہنچایا۔ جرأت و شجاعت کا یہ دور ہمیشہ کےلئے حافظے پر نقش ہوگیا ہے خصوصاً ان لوگوں کے حافظے پر جن کو گذشتہ جنگ کی گھمسان کی لڑائیوں میں ذاتی طور پر حصہ لینے کا اتفاق ہوا ہے۔

میں جنگ کے بعد کے ابتدائی برسوں کو یاد کرتا ہوں۔ یہ جنگ کے زخم مندمل ہونے کے کٹھن سال تھے۔ عزیز بلغاری بھائیو، آپ کے ساتھ اپنے سارے سوشلسٹ خاندان کے محنت کشوں کے ساتھ مل کر، اپنے دشمنوں کی ساری سازشوں اور ریشہ‌دوانیوں کو ناکام بنا کر اس وقت نہ صرف ہم اپنی قوموں کی انقلابی فتوحات کو قائم اور استوار کرکے ان میں اضافہ کرسکے بلکہ ہم نے ان کو سماجی ترقی اور امن کے انتہائی طاقتور عنصر میں بھی تبدیل کردیا۔

طے کئے ہوئے راستے پر نظر ڈالتے ہوئے، ہم کمیونسٹ اور وہ سارے لوگ جنھوں نے اپنی تقدیریں، خیالات اور افکار سوشلزم اور کمیونزم کی جدوجہد سے وابستہ کر دئے ہیں، انتہائی گہرے اطمینان اور خوشی کی سانس لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس جدوجہد میں جو ذہنی اور جسمانی طاقتوں کو، مجاہدانہ ہمت اور محنتی پسینے کی طالب تھی ہم نے اور آپ نے اعتراف و انعام کی کوئی جستجو نہیں کی۔ ہم نے اپنے دل کی آواز اور اپنے فرض کے شعور کی بنا پر کام کیا۔ ہمیں ان عظیم اور لافانی نظریات نے آگے بڑھایا جو مارکس اور لینن نے ہمیں تفویض کئے تھے، ان شریفانہ مقاصد نے جو کمیونسٹ پارٹی اور ہماری قوموں نے بتائے تھے۔ اگر ان تمام صورتوں میں اعتراف و انعام آپ تک پہنچ جاتے ہیں تو میں صاف صاف کہونگا کہ یہ دوہری خوشی کی بات ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ کی جدوجہد اور کام رائگاں نہیں گئے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پارٹی کے ساتھیوں، آپ کے طبقاتی بھائیوں اور عوام نے جو اعتماد آپ پر کیا تھا آپ نے اسکو کسی نہ کسی حد تک حق بجانب ثابت کیا۔

مجھے اسکا احساس ہے کہ جو زبردست عزت اور اعلی اعتراف مجھے بلغاریہ کی سوشلسٹ ریاست کا اعلی اعزاز عطا کرکے دیا گیا ہے وہ پوری طرح اس پارٹی کی ملکیت ہے جسکا میں ممبر ہوں یعنی لینن کی پارٹی۔ وہ ہر طرح سے سوویت لوگوں اور اسکے مزدور طبقے سے وابستہ ہے۔

مزدور طبقہ، اسکی کمیونسٹ پارٹی اور عوام — یہ ہیں تاریخ کے سچے ہیرو۔

عوامی رپبلک بلغاریہ کے ہیرو کا خطاب ان گہرے برادرانہ جذبات اور اس اٹوٹ اتحاد کی لاجواب نشانی ہے جو ہماری قوموں کو متحد کرتی ہے۔ یہ سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر اور امن کو استوار کرنے میں ہمارے ثمربخش تعاون کی بڑی قدردانی ہے۔

اتنا اعلی اور معزز انعام اعلی ذمےداری کی بھی نشانی ہے۔ ایسا انعام انسان کو ذمےدار بھی بناتا ہے۔ اسکو لیتے ہوئے میں آپ کو، عزیز کامریڈ ژیوکوف اور آپ سب کو، عزیز بلغاری بھائیوں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی اور سوویت یونین ہمارے

دونوں ملکوں کے درمیان ہمہ‌پہلو قربت، دوستی اور تعاون کی پائداری کے لئے، سوشلزم اور کمیونزم کے لئے، اپنی ساری سوشلسٹ دولت مشترکہ کے استحکام کےلئے، موجودہ دور کی ساری انقلابی طاقتوں کے اتحاد کےلئے آئندہ بھی وہ سب کچھ کرتے رہیں‌گے جسکی ضرورت ہے۔

آپ یقین کر سکتے ہیں کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت آئندہ بھی امن اور بین‌اقوامی سلامتی کی استواری کے راستے پر استقلال و استحکام کے ساتھ گامزن رہیں‌گی اور اس کی کوشش کرینگی کہ ان مفید تبدیلیوں کو ناقابل تنسیخ بنادیں جو بین‌اقوامی میدان میں پچھلے برسوں حاصل کی گئی ہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان ارفع مقاصد کےلئے جدوجہد میں کوئی دریغ نہیں کرتا۔

یہ اعلی اعزاز دینے کے لئے میں بلغاریہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، عوامی ریپبلک بلغاریہ کی ریاستی کونسل اور وزراء کی کونسل کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور بلغاریہ کے ان سارے مبارکباد دینےوالے رفیقوں کا بھی شکرگذار ہوں جنہوں نے میرے لئے نیک الفاظ اور پرخلوص دوستانہ جذبات پیش کئے ہیں۔

سوویت اور بلغاری قوموں کی برادرانہ دوستی سلامت رہے اور ترقی کرے!

(ہال میں دیر تک زوردار، طوفانی تالیاں گونجتی رہیں، حاضرین جلسہ نے اس اعلی انعام کےلئے لیونڈ ایلیچ بریژنیف کو پرخلوص مبارکباد پیش کی۔)

منصفانہ جمہوری امن کے لئے ، قوموں کی سلامتی اور عالمی تعاون کی خاطر

کریملن کے کانگرس محل میں امن کی قوتوں کی عالمی کانگرس میں تقریر

۲۶ اکتوبر ۱۹۷۳ء

عزیز دوستو، عزیز مہمانو، رفیقو!

مجھے واقعی خوشی ہے کہ میں سوویت کمیونسٹ پارٹی اور تمام سوویت لوگوں کی جانب سے آپ کو، امن کی عالمی قوتوں کے نمائندوں کو دلی تہنیت پیش کررہا ہوں۔ (تالیاں۔)

کل یہاں اس جائے خطاب سے ہمارے دوست رومیش چندرا اور کئی صاحب اختیار بین‌اقوامی تنظیموں کے نمائندہ مندوبین نے ہمارے ملک اور اس کی خارجہ پالیسی کے بارے میں نوازشانہ اور پرجوش جذبات ظاہر کئے۔ اس کے لئے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں۔ ہمارے دارالخلافے ماسکو کا اس کانگرس کے انعقاد کے لئے انتخاب امن اور قوموں کی آزادی اور سلامتی کی جدوجہد بڑھانے کے لئے ہمارے تمام سوویت عوام میں مزید جوش و خروش پیدا کرے گا۔

امن کی عوامی تحریک کی تاریخ کئی پرجوش مثالیں پیش کرتی ہے۔ اور میں اس خیال سے جو یہاں ظاہر کیا گیا ہے اتفاق کرتا ہوں کہ امن کی قوتوں کی اس عالمی کانگرس کی طرح ابھی تک ایسے پیمانے اور نمائندہ کردار کا کبھی بین‌اقوامی اجتماع نہیں ہوا ہے۔

اس ہال میں اشتراکی ملکوں سے، سرمایہ‌دار ملکوں سے اور ترقی‌پذیر ملکوں سے امن کے مجاہدین کے نمائندے جمع ہیں۔

اس ہال میں مختلف سیاسی رجحانات کے نمائندے موجود ہیں: کرۂ ارض کے بہتر مستقبل کی جدوجہد میں ہمارے بھائی کمیونسٹ، سوشل ڈیموکریٹ، انقلابی جمہوری پارٹیوں اور قومی تحریک آزادی کے نمائندے۔ بعض دوسری سیاسی پارٹیوں کے رہبر بھی یہاں بیٹھے

ھیں ۔ سیاسی لحاظ سے غیرمنسلک مرد اور خواتین بھی جنھیں اپنی قوموں کے مستقبل کی بہت فکر ہے یہاں تشریف فرما ھیں ۔ ملحد اور مذھبی لوگ بھی یہاں حاضر ھیں ۔

یہاں حاضرین میں ھمیں مزدور، کسان، سائنس‌داں، فن‌کار، دانش‌وروں کے تمام حصوں کے نمائندے نظر آتے ھیں یعنی وہ مرد اور عورتیں جن کے ھاتھ اور دماغ اور جن کا تخلیقی وجدان دنیا کی تمام مادی اور ثقافتی قدریں پیدا کرتا ہے ۔ عہد قدیم سے امن اور محنت کا ھمیشہ چولی دامن کا ساتھ رھا ہے ۔ جنگوں نے استحصال اور ظلم کو جنم دیا ۔ لیکن امن کا انحصار بالآخر محنت کش لوگوں پر رھا ہے ۔ انسان کو، مزدور کو سب سے زیادہ امن کی ضرورت ہے خواہ وہ مشین چلاتا ھو، بھٹی میں دھات پگھلاتا ھو، ٹریکٹر چلاتا ھو یا عمارت تعمیر کرتا ھو، خواہ وہ یونیورسٹی کے ھال میں لکچر دیتا ھو یا تجربے‌گاہ میں تحقیق کرتا ھو ۔

اس کانگرس کے شرکا میں سرمایہ‌دار ملکوں کے کاروباری بھی ھیں ۔ وہ ان گروھوں کی نمائندگی کرتے ھیں جو دنیا کے تمام ملکوں کے درمیان باھمی مفید معاشی تعاون کے علم‌بردار ھیں ۔ اس سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ امن کی قوتوں کی عظیم تحریک، کتنی وسیع بنیادوں پر قائم ہے ۔

میں اس سلسلے میں ایک نئے اضافے اور میری رائے میں خوش‌آئند اضافے کا خاص طور پر ذکر کرنا چاھتا ھوں ۔ میری مراد اقوام متحدہ، اس کی کمیٹیوں اور مخصوص اداروں کے نمائندوں کی اس کانگرس میں شرکت سے ہے ۔ ھم سمجھتے ھیں کہ یہ ارتقا قدرتی ہے کیوں کہ اقوام متحدہ کے بنیادی مقاصد اور فریضے جو اس کے منشور میں تحریر ھیں اور اس کانگرس کے مقاصد اور تمنائیں یکساں ھیں: عالمی امن اور ریاستوں اور قوموں کے درمیان مفید تعاون کو ھر طریقے سے ترقی دینا ۔

عزیز دوستو، صدیوں سے انسان — یا کم از کم ان میں سے انتہائی عاقل — مسلسل جنگ کی مذمت کرتے رہے ھیں، اس پر لعنت بھیجتے رہے ھیں ۔ لوگوں نے پائدار امن کے خواب دیکھے ھیں ۔ لیکن انسانیت کی تاریخ کا تقریباً ھر صفحہ چھوٹی بڑی جنگوں کے شعلوں سے جھلسا ھوا ہے ۔

نہ تو تاریخ کے سبق اور نہ انسان کی اپنے ہمشبیہہ کو جان سے مارنے کی فطری کراہت نئی خونریزیوں کو روک سکی۔ وجہ یہ تھی کہ جنگ کی قوتیں اور ان لوگوں کا رول جنھیں جنگ سے منفعت ملتی تھی کہیں زیادہ تھا۔

ہمارے دور میں یہ صورتحال بنیادی طور پر بدل گئی ہے۔ آج جنگ کے خلاف جدوجہد کی معتبر بنیاد ہے۔ یہ ہے امن کی قوتوں، جمہوریت کی قوتوں اور قوموں کی آزادی اور نجات کی توانائی۔

اس کانگرس کے معزز شرکا، میں ۲۵ کروڑ سوویت عوام اور ان کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت کی جانب سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری ریاست کا ایک بنیادی فریضہ امن کا استحکام ہے۔ (تالیاں۔)

''عوام کےلئے امن!،، یہ ایک بنیادی نعرہ تھا جس کے تحت ہمارے ملک کے محنت کشوں نے ۵۶ برس ہوئے پہلی عالمی جنگ کی انتہا پر اکتوبر انقلاب کیا تھا۔ اور امن کا فرمان جسے لینن نے تحریر کیا تھا دنیا کی پہلی اشتراکی ریاست کی پہلی قانونی دستاویز تھی۔

اس تاریخی دستاویز کا خطاب نہ صرف تمام ملکوں کی حکومتوں بلکہ ان کے عوام سے بھی تھا۔ اس میں سوویت روس کی کسان مزدور حکومت نے منصفانہ اور جمہوری امن کےلئے اپنے ملک کی استوار خواہش ظاہر کی تھی۔ میں زور دینا چاہتا ہوں کہ ایسا امن جو منصفانہ ہو، ایسا امن جو جمہوری ہو، یعنی ایسا امن جو تمام لوگوں کے حقوق اور مفادات کے احترام پر مبنی ہو۔ اور عظیم اکتوبر انقلاب سے آج تک ہم نے دنیا میں ایسے ہی امن کی فتحیابی کےلئے مسلسل اور ثابت قدمی سے کوشش کی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت لوگوں نے فاشزم کے خلاف جدوجہد میں دو کروڑ سے زیادہ اپنے ہموطن قربان کئے۔ اس لئے وہ اچھی طرح واقف ہیں کہ جنگ کیا شے ہوتی ہے اور عوام کو کتنے بےشمار مصائب میں مبتلا کرتی ہے۔ سوویت عوام کے لئے عظیم محبوطن جنگ صرف ہمارے ملک کی آزادی اور نجات کی ہی جدوجہد نہ تھی۔ وہ دنیا کی تہذیب کو بچانے اور مستقبل میں منصفانہ امن کی بھی جدوجہد

تھی ۔ بعد از جنگ کے دور میں سوویت یونین نے پائدار امن اور قوموں کی سلامتی کےلئے انتھک کوشش کی ہے ۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کی ثابت‌قدم پرامن پالیسی موجودہ عہد میں ہماری کمیونسٹ پارٹی کی چوبیسویں کانگرس کے امن کے پروگرام میں تجسیم ہے ۔ یہ پروگرام پیش کرتے وقت ہم نے محسوس کیا کہ کشیدگی کے مرکزوں کو ختم کرنا، تھرمونیوکلیائی تباہی کے خطرے سے انسانیت کو نجات دلانے میں مدد دینا اور ہر ممکن طریقے سے کشیدگی کم کرنے کی کوشش کرنا ہمارا فریضہ ہے ۔ اور تمام محنت‌کش لوگوں کے مفاد میں ان بلند مقاصد کےلئے ہم کوشاں رہے ہیں اور رہیں‌گے ! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

۱

عزیز دوستو ! آپ کی کانگرس تاریخ کے انتہائی اہم اور ذمےدار لمحے میں ہو رہی ہے ۔

گذشتہ چند برسوں میں نئی عالمی جنگ چھڑنے کے خلاف اور پائدار امن اور بین‌اقوامی سلامتی کےلئے عوام کی طویل اور ثابت‌قدم جدوجہد نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں ۔

ان میں اہم‌ترین یہ ہیں ۔ عالمی نیوکلیائی میزائل جنگ کا خطرہ جو انسانیت کے سر پر پانچویں دہائی کے دوسرے نصف میں منڈلا رہا تھا اب ہٹنے لگا ہے ؛ اور عالمی امن کے قیام کے امکانات ۱۰ یا ۱۲ برس پہلے کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور معتبر ہوتے جا رہے ہیں ۔ یہ ہم بالکل اعتماد سے کہہ سکتے ہیں ۔ (تالیاں ۔)

مختلف معاشرتی نظاموں‌والی ریاستوں کے درمیان پرامن بقائے باہم کے اصول اب زیادہ وسیع پیمانے پر تسلیم کئے جا رہے ہیں ۔ اب وہ مافیہہ کے لحاظ سے زیادہ ٹھوس ہو رہے ہیں اور بین‌اقوامی تعلقات کے معیار کی طرح عام طور سے بتدریج قبول کئے جارہے ہیں ۔

خاص طور پر حال میں اشتراکی ملکوں اور مغربی یورپی ملکوں کے تعلقات میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں — فرانس کے ساتھ جو مختلف معاشرتی نظاموں‌والی ریاستوں کے درمیان تعمیری تعاون کی راہ اختیار

کرنے میں ایک پہلا ملک تھا، وفاقی جمہوریہ جرمنی، اٹلی اور دوسرے ممالک کے ساتھ بھی۔ بین‌اقوامی تعلقات میں بہتر تبدیلی کے اہم‌ترین اظہار وہ عہدنامے ہیں جو سوویت یونین، پولینڈ اور جرمن جمہوری ریپبلک نے وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ساتھ کئے ہیں۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے یہ عہدنامے موجودہ سرحدوں کے احترام پر مبنی ہیں اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بین‌اقوامی مسائل میں قوت کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔

ان تمام باتوں سے بلاشبہ یورپ کی صورت‌حال بہتر ہوگئی ہے۔ یہی وہ براعظم ہے جہاں دو عالمی جنگیں ہوئیں۔ چنانچہ یورپی سلامتی کی کانفرنس ان مثبت تبدیلیوں کا مرکوز اظہار ہے۔ یہ حقیقت کہ اس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس کےلئے اس براعظم کی ترقی‌پسند قوتیں ایک مدت سے کوشاں تھیں، جس میں تمام یورپی ممالک اور ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کناڈا حصہ لے رہے ہیں اور یورپ میں امن، سلامتی اور پرامن تعاون سے متعلق مسائل پر مشترکہ بحث ہو رہی ہے بذات‌خود خاصی کامیابی ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں گذشتہ دو برسوں میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات میں مثبت تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ماسکو میں مئی ۱۹۷۲ء میں اور گذشتہ جون واشنگٹن میں صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ ہمارے مذاکرات کے دوران جو سمجھوتے ہوئے ہیں وہ سوویت امریکی تعلقات میں محاذآرائی سے کشیدگی میں کمی اور باہمی مفید تعاون کی جانب عبور کی راہ کھولتے ہیں۔ ہمیں پوری طرح یقین ہے کہ یہ سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسرے تمام ملکوں کے عوام کے مفادات کے عین مطابق ہے کیوں‌کہ اس سے بین‌اقوامی سلامتی مستحکم ہوتی ہے۔

حالیہ برسوں میں ان علاقوں میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں جو بین‌اقوامی سلامتی کےلئے اہم ہیں، مثلاً جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید۔ ویت‌نام میں جنگ کا خاتمہ ایک ایسا واقعہ ہے جو عالمی اہمیت رکھتا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) یہ سب سے پہلے ویت‌نام کے غازی عوام کی فتح ہے۔ (تالیاں۔) یہ اشتراکی ملکوں کی بھی فتح ہے جنھوں نے ویت‌نام کو اس کی منصفانہ جدوجہد میں بےلوث اور موثر امداد دی۔ علاوہ ازیں، یہ امن کی تمام قوتوں کی

فتح ہے جو ہندچین میں سامراجی جارحیت کو ختم کرانے کے لئے برسر پیکار رہیں۔ عوامی حلقے جو امن کے لئے سرگرم ہیں اس کا پرخلوص خیرمقدم کرتے ہیں کہ جنوبی ایشیا، یعنی ہندستان، پاکستان اور بنگلہ‌دیش کے درمیان تعلقات معمول پر آ گئے ہیں۔ کئی شعبوں میں سوویت یونین اور اشتراکی ملکوں اور جاپان کے درمیان اچھے تعلقات بڑھ رہے ہیں۔ حال ہی میں وزیر اعظم جاپان کے ماسکو کے دورے کے نتائج اس کا ایک اظہار ہیں۔

جنگ کی بعض بھٹیوں کا بجھنا، ہتیاروں کی دوڑ کو محدود کرنے کے سلسلے میں پہلے قدم، اہم اقدام کے سلسلے جو بین‌اقوامی قانون کا درجہ رکھتے ہیں اور مختلف معاشرتی نظام رکھنےوالی ریاستوں کے درمیان پابندی سے سیاسی تبادلۂ خیال — یہ سب باتیں بین‌اقوامی امور میں گہری تبدیلیوں کی آشکار امتیازی خصوصیات ہیں۔ ان تبدیلیوں کا اظہار بین‌اقوامی معاشی، سائنسی، ٹکنیکی اور ثقافتی تعاون کی روزافزوں وسعت سے بھی ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ بین‌اقوامی سلامتی کی جدوجہد نے کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں اور عوام اس کا پرجوش خیرمقدم کرتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

یقینی ہم حقیقت‌پسند ہیں اور دوسری نوعیت کی حقیقتوں کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنگیں اور شدید بین‌اقوامی بحران ختم نہیں ہوئے ہیں۔ دنیا میں اب بھی جارحانہ اقدام کئے جاتے ہیں اور تمام قومیں اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ محسوس نہیں کرتیں۔ اس سلسلے میں یہاں عالمی رائے عامہ کے ممتاز نمائندوں نے جس پریشانی کا اظہار کیا اس میں ہم پوری طرح شریک ہیں۔

لیکن آج جس طرح جارحیت اور تشدد کے اقدام کے خلاف عام نفرت، احتجاج اور سرگرم مزاحمت ہورہی ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایسی صورتوں میں کبھی اتنی زبردست سرکاری اور عوامی قوتیں حرکت میں نہیں آئیں تاکہ جارحانہ ہاتھ کو روک دیا جائے، جنگ کے شعلے بجھا دئے جائیں اور امن کا استحکام ہو۔ یہ بھی ایک بڑی کامیابی ہے۔ (تالیاں۔)

ہمیں پوری طرح یقین ہے کہ موجودہ بین‌اقوامی تعلقات میں خاص رجحان ''سرد جنگ،، سے کشیدگی میں کمی، فوجی محاذ آرائی سے زیادہ ٹھوس سلامتی اور پرامن تعاون کی جانب تبدیلی ہے۔

یہ کیسے ممکن ہوا؟

اس میں خاص عنصر عالمی قوتوں کے توازن میں تبدیلی ہے۔ ایسی تبدیلی جو ''سرد جنگ،، اور ہتیاروں کی دوڑ کے ترجمانوں اور ان لوگوں کے خلاف ہے جو مختلف قسم کی فوجی مہم‌بازیاں پسند کرتے ہیں۔ یہ تبدیلی امن اور ترقی کی قوتوں کے حق میں ہے۔ (تالیاں۔)

جو مثبت تبدیلیاں اس وقت ہورہی ہیں انہیں بروئے‌کار لانے میں اشتراکی قوتوں، اشتراکی برادری کے رول کو کسی بھی صورت میں کم ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ سوویت یونین اشتراکی دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے شانہ بشانہ جو اس کے اچھے دوست اور رفقا‌ء کار ہیں بہتر اور زیادہ ٹھوس امن کےلئے کوشاں رہا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ بلغاریہ، ہنگری، جرمن جمہوری ریپبلک، پولینڈ، رومانیہ اور چیکوسلوواکیہ نے امن کے استحکام، بین‌اقوامی تعاون کی توسیع اور خاص طور پر یورپی سلامتی کی مضبوطی کےلئے بہت کچھ کیا ہے۔ اشتراکی یوگوسلاویا بھی امن کا ایک سرگرم علم‌بردار ہے۔

منگولیا عوامی ریپبلک کی ثابت‌قدم امن‌پسند پالیسی ایشیا میں امن اور سلامتی کا ایک اہم عنصر ہے۔ ویت‌نام جمہوری ریپبلک نے امریکی سامراج کی مسلح مداخلت کے خلاف جدوجہد کرکے عظیم بہادری کا مظاہرہ کیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کی ایک خطرناک بھٹی کو بجھانے میں اہم سیاسی رول ادا کیا۔ (تالیاں۔) کوریا کی عوامی جمہوری ریپبلک نے کوریا کے پرامن اتحاد کے سلسلے میں جو پہل‌قدمی کی ہے اس کی تمام دنیا میں حمایت کی جا رہی ہے۔

لاطینی امریکہ میں پہلا اشتراکی ملک انقلابی کیوبہ بین‌اقوامی تعلقات میں امن اور قوموں کی آزادی اور نجات کے اصولوں کے قیام کی بابت بہت کچھ کررہا ہے۔ (تالیاں۔)

اس کانگرس کی جائے خطاب سے میں برادرانہ اشتراکی ملکوں اور ان کی بااصول اور ثابت‌قدم پرامن خارجہ پالیسی کےلئے سوویت یونین

کے کمیونسٹوں اور تمام سوویت عوام کی تعظیم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

حالیہ برسوں میں مختلف ریاستوں کے سربراہوں کے درمیان اکثر و بیشتر مذاکرات بین‌اقوامی تعلقات کی ایک امتیازی خصوصیت ہیں۔ ہمارے دور میں مدبر کا صحیح رول اور سیاسی اہمیت کا انحصار بنیادی طور سے اس پر ہے کہ وہ کس حد تک امن کے تحفظ اور استحکام کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے اور ہمارے زمانے کے اس اہم‌ترین مسئلے کو حل کرنے کے لئے عملاً کیا کررہا ہے۔

ان معنوں میں ہمیں ان مغربی مدبروں کی داد دینا چاہئے جو ''سرد جنگ،، کے جمود کو توڑنے اور نئی راہ اختیار کرنے کی کوشش کررہے ہیں، یعنی مختلف معاشرتی نظاموں‌والی ریاستوں کے درمیان پرامن بقائے باہم کی راہ۔ ہمیں مغربی ممالک میں بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان جدوجہد اور مختلف مسائل پر بعض ریاستوں کے رویے میں تلون کا علم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زیادہ دیرپا امن کی جانب مزید ترقی کی ضمانت کے‌لئے اب بھی کافی کوششوں کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم اس کے‌لئے تیار ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

عالمی صورت‌حال میں موجودہ تبدیلی کے بنیادی اسباب کا تجزیہ کرتے وقت اس عمل میں ان ملکوں کے اہم اثر پر زور دینا ضروری ہے جنھوں نے نوآبادیاتی جوا اتار پھینکا ہے اور قومی آزادی حاصل کرلی ہے۔

بعد از جنگ کی پوری رفتار واقعات نے یہ اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ سامراج اور جارحیت، نوآبادیاتی ظلم کی پالیسی اور قوت کی پالیسی بنیادی طور پر ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ لہذا یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ آپ کی کانگرس کے نام ہی سے امن کی جدوجہد اور قومی آزادی کی جدوجہد وابستہ ہیں۔ (تالیاں۔)

بہادر ویت‌نامی عوام کی اپنی آزادی کی طویل جدوجہد کی مثال سے یہ تعلق انتہائی وضاحت سے دیکھا جا سکتا ہے۔ میری رائے میں ہم سب متفق ہیں کہ جارحیت کو ختم کرنے میں ویت‌نام کے لوگوں کی فتح اور ان کی آزادی اور نجات کی کامیاب مدافعت کی بدولت منصفانہ اور دیرپا امن کی بنیاد پڑی ہے۔ (تالیاں۔) ہمارا

عقیدہ ہے کہ اس علاقے میں صرف تمام قوموں کی آزادی، نجات اور حاکمیت کی تعظیم کی بنیاد پر جنوب مشرقی ایشیا میں بالآخر امن اور سلامتی کو ضمانت مل سکتی ہے۔

کیا یہ ظاہر نہیں ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے نتائج کی بیخ کنی کےلئے عرب عوام کی جدوجہد بہ‌یک وقت مشرق قریب میں دیرپا اور منصفانہ امن کی جدوجہد ہے؟ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

دنیا کے اس خطے میں کشیدگی کے مرکز نے چوتھی بار آگ کے شعلے بھڑکائے۔ اس ماہ کی جھڑپوں نے بےنظیر طور پر شدت اختیار کر لی۔ اس میں دونوں جانبین کی کافی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان میں ان شہریوں کی موت بھی شامل ہے جو مصر اور شام کے پرامن قصبوں اور دیہات پر وحشیانہ بمباری کا نتیجہ تھی۔ تازہ ترین واقعات نے تمام دنیا کو مشرق قریب میں خطرناک حالت واضح طور پر دکھا دی ہے اور یہ بھی کہ اسے بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔

بلاشبہ آپ واقعات کی اصل رفتار سے بخوبی واقف ہیں۔ اس لئے صرف اس مسئلے کے جوہر کو میں چند الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان فوجی تصادموں کے بنیادی اسباب کیا ہیں جو اس خطے میں وقتاً فوقتاً بھڑکتے رہے جن میں موجودہ جنگ بھی شامل ہے؟ ہمارے نقطۂ نظر سے وہ خود عیاں ہیں: جارحیت کے ذریعہ عرب علاقوں پر اسرائیل کا زبردستی قبضہ، عرب عوام کے جائز حقوق تسلیم کرنے سے تل ابیب کا بضد انکار اور سرمایہ‌دار ملکوں کی ان قوتوں کی طرف سے جارحیت کی پالیسی کی حمایت جو ترقی‌پسند عرب ریاستوں کی آزادانہ اور خود مختار ترقی کو روکنے کی کوشش کررہی ہیں۔

حالیہ برسوں میں سوویت یونین نے بار بار — اور میں اس پر زور دینا چاہتا ہوں — آگاہ کیا کہ مشرق قریب میں حالات مشتعل کن ہیں۔ اس مسئلے پر ہمارا رویہ شروع سے آخر تک واضح اور ثابت‌قدم رہا ہے۔ اشتراکی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کے مطابق اور اس حقیقت کے پیش‌نظر کہ یہ خطہ ہماری سرحدوں کے بالکل نزدیک ہے ہماری دلچسپی اس میں ہے کہ مشرق قریب میں واقعی دیرپا اور منصفانہ امن قائم ہو اور اس علاقے کے تمام ملکوں اور لوگوں کی سلامتی اور اپنی پسند کے مطابق پرامن طریقے سے اپنی

زندگی کی تعمیر کرنے کے حق کی ضمانت ملے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) اسی وجہ سے سوویت یونین نے ہمیشہ اس پر اصرار کیا ہے کہ جن علاقوں پر اسرائیل نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے وہ عرب ریاستوں کو واپس دئے جائیں اور فلسطینی عوام کے ساتھ انصاف سے کام لیا جائے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) سوویت یونین کی یہ پالیسی رہی ہے اور یہی رہے گی۔ (تالیاں۔)

اس ماہ کی ابتدا میں مشرق قریب میں جوں ہی تصادم شروع ہوئے سوویت یونین نے دوستانہ عرب ملکوں کے ساتھ قریبی رابطے رکھے اور وہ تمام سیاسی تدابیر اختیار کیں جو اس کے بس میں تھیں تاکہ جنگ ختم ہو اور ایسے حالات پیدا ہوں کہ اس خطے کے تمام ملکوں کے لئے امن واقعی پائدار ہو۔

جیساکہ معلوم ہے سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی تجویز پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دو بار ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر کو جنگ بند کرنے کی قرارداد منظور کی۔ دونوں مرتبہ اسرائیل نے اگرچہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کی تعمیل کرنے کا اعلان کیا لیکن درحقیقت دغا دے کر ان کی خلاف‌ورزی کی اور مصر کے خلاف جارحانہ اقدام جاری رکھے۔ اس ملک کے مزید علاقے پر قبضہ کرکے اسرائیل نے سلامتی کونسل کا یہ مطالبہ بالکل نظر انداز کر دیا کہ فوجیں ان حدود تک پیچھے ہٹائی جائیں جہاں وہ ۲۲ اکتوبر کی شام تک تھیں۔

یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یہ مہم‌بازانہ راہ اختیار کرکے، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کو ٹھکرا کر اور عالمی رائے عامہ کو خاطر میں نہ لاکے اسرائیلی حکمراں کس پر تکیہ کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں بیرونی سرپرستی کا ہاتھ ہے۔ لیکن اسرائیلی حکومت کی یہ پالیسی اسرائیلی عوام کے حق میں کانٹے بو رہی ہے۔ دوسروں کی سرزمینوں پر زبردستی قبضہ کرکے اپنی ریاست کے لئے امن اور سلامتی کی ضمانت کا خواب دیکھنا پاگل‌پن ہے جو ناگزیر طور پر شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) ایسے رویے سے اسرائیل کو نہ امن نصیب ہوگا اور نہ سلامتی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ بین‌اقوامی میدان میں اس کی مزید علحدگی ہوگی اور پڑوسی عوام کے دلوں میں اور زیادہ نفرت بڑھے گی۔

عربوں کی بہادرانہ جدوجہد اور عرب ریاستوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اتحاد سے یہ اچھی طرح آشکار ہوجاتا ہے کہ وہ اسرائیلی جارحیت سے کبھی مصالحت نہیں کریں گے اور اپنے جائز حقوق کو کبھی خیرباد نہیں کہیں گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) عرب عوام کے منصفانہ مطالبات کی سوویت یونین استقلال اور ثابت‌قدمی سے حمایت کرتا ہے۔ (تالیاں۔)

ان لوگوں کی اجتماعی مرضی کو جو مشرق قریب میں امن کے قیام کا مطالبہ کررہے ہیں امن توڑنے والے لوگوں کی بےپرواہی پر حاوی ہونا چاہئے۔ گذشتہ چند دنوں کا تجربہ ہمیں چوکس رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ جنگ‌بندی اور فوجیں ہٹانے کی قراردادوں پر عمل‌درآمد کو ضمانت ملنے کےلئے فوری اور اٹل تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

مصر کے صدر سادات نے سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ سے درخواست کی کہ وہ فوجی عمل کے علاقوں میں اپنے نمائندے بھیجیں تاکہ سلامتی کونسل کی جنگ بندی کے متعلق قرارداد پر عمل درآمد کی نگرانی ہو سکے۔ ہم نے مصر کی خواہش پر آمادگی ظاہر کی اور اپنے نمائندے بھیج دئے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) ہمیں امید ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت بھی ایسا ہی کرےگی۔ اس کے علاوہ ہم ایسی دوسری ممکن تدابیر پر بھی غور کر رہے ہیں جن کا اختیار کرنا صورت‌حال کے تقاضے کے مطابق ہو۔

جنگ‌بندی کی مسلسل خلاف‌ورزیوں کے پیش‌نظر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ۲۵ اکتوبر کو فیصلہ کیا کہ اقوام متحدہ کی ایک خاص فوجی قوت تیار کی جائے جو تصادم کے علاقے میں بھیجی جائے۔ ہماری رائے میں یہ ایک مفید فیصلہ ہے اور امید ہے کہ حالات کو معمول پر لانے میں یہ اپنا فریضہ پورا کرےگی۔ (تالیاں۔)

مشرق قریب کی حالت حسب معمول پر لانے کے معاملے پر سوویت یونین تمام متعلقہ ملکوں سے تعاون کرنے کو تیار ہے۔ لیکن تعاون کو ایسے اقدام سے فائدہ نہیں پہنچتا جنہیں پچھلے دنوں نیٹو کے ملکوں کے بعض عناصر نے کئے — انھوں نے مشرق قریب میں سوویت یونین

کے ارادوں کے متعلق مختلف قسم کی ناقابل یقین افواہوں سے مصنوعی طور پر جذبات بھڑکانے کی کوشش کی۔ جیسا کہ ہم سمجھتے ھیں موجودہ حالات میں زیادہ ذمےدار، پرخلوص اور تعمیری رویہ زیادہ مناسب ثابت ہوگا۔

میں اس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ۲۲ اکتوبر کی سلامتی کونسل کی قرارداد صرف جنگ‌بندی تک محدود نہیں ھے: اس میں ایسے اہم اقدام بھی شامل ھیں جن کا مقصد جنگ کے اسباب کو ھی ختم کرنا ھے۔ اسی لئے وہ خاص طور سے قیمتی ھے۔ متعلقہ فریقین کو سلامتی کونسل کی مشرق قریب کے متعلق ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کی قرارداد کی تمام شرائط کو فوراً عملی جامہ پہنانا شروع کر دینا چاھئے۔

آپ کی یاددھانی کےلئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس تجویز میں جو ''جنگ کے ذریعہ علاقے کے حصول کو ناقابل اجازت،، پر زور دیتی ھے یہ شامل ھے کہ اسرائیلی فوجیں ان علاقوں کو خالی کر دیں جن پر انھوں نے ۱۹۶۷ء کے تصادم کے وقت قبضہ کیا تھا۔ وہ مطالبہ کرتی ھے کہ اس علاقے کی تمام ریاستوں کی حاکمیت، علاقائی سالمیت اور سیاسی آزادی کی تعظیم کی جائے اور امن سے رہنے کا ان کا حق تسلیم کیا جائے۔ وہ اس پر بھی زور دیتی ھے کہ ''مہاجروں کے مسئلے،، کا منصفانہ حل کیا جائے، یعنی وہ فلسطین کے عرب لوگوں کے جائز حقوق کی ضمانت دیتی ھے۔

یہ سمجھنا مشکل نہیں ھے کہ اگر یہ تمام شرائط جو ۱۹۶۷ء میں منظور کی گئی تھیں اسی وقت پوری کرلی گئی ہوتیں تو ۶ سال سے مشرق قریب میں امن ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ایسا اس لئے نہیں کیا گیا کہ اسرائیل کے حکمراں حلقوں کی پالیسی ناعاقبت‌اندیش تھی اور بیرونی قوتیں ان کی ھمت افزائی کر رھی تھیں۔

سلامتی کونسل کی قرارداد کے الفاظ اور روح کے مطابق جو پیر کے روز ۲۲ اکتوبر کو منظور کی گئی متعلقہ فریقین کو مناسب لوگوں کے تحت فوراً گفت و شنید شروع کر دینا چاھئے جس کا مقصد مشرق قریب میں دیرپا امن قائم کرنا ھے۔ ایسی گفت و شنید کی اھمیت کو کم نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کے شرکا پر تاریخی ذمےداری عائد ہوتی ھے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اس معاملے میں

سوویت یونین تعمیری دین دینے کےلئے تیار ہے اور رہے گا۔ (تالیاں۔) یہ ہماری استوار پالیسی ہے کہ مشرق قریب کی تمام ریاستوں اور لوگوں — میں دہراتا ہوں ان سب کو — امن، سلامتی اور سرحدوں کے احترام کی ضمانت ملنا چاہئے۔ (تالیاں۔) مناسب ضمانتوں میں حصہ لینے کےلئے سوویت یونین تیار ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہم محسوس کرتے ہیں کہ امن کے تمام مجاھدوں اور امن کی سب قوتوں کے سامنے موجودہ حالات میں ایک انتہائی فوری فریضہ یہ ہے کہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کو فوراً اور پوری طرح عملی جامہ پہنانے کےلئے کوشش کی جائے۔ یہ مشرق قریب کی تمام ریاستوں اور قوموں کے آزاد ارتقا کےلئے ضروری ہے۔ یہ یورپ، ایشیا، افریقہ اور امریکہ کی کئی ریاستوں کے مفادات کے بھی عین مطابق ہے جن کےلئے اس اھم علاقے میں سیاسی اور معاشی زندگی کا معمول پر آنا کافی ضروری ہے۔ آخر میں، گذشتہ چند دنوں میں مشرق قریب میں جو شدید حالت پیدا ہوگئی ہے اور تصادم کے وسیع ہونے کا جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے وہ پوری وضاحت سے دکھاتا ہے کہ مستحکم عالمی امن کے لئے یہ مسئلہ حل کرنا کتنا اہم ہے۔

کانگرس کے معزز شرکا، ان ملکوں کے عوام جنھوں نے نوآبادیاتی جوا اتار پھینکا ہے زبردست معاشی اور معاشرتی فریضوں سے دوچار ھیں۔ انھیں اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ انجام دیا جا سکتا ہے جب امن قابل اعتماد سلامتی اور تمام ملکوں کے درمیان وسیع اور باھمی مفید تعاون کی بنیاد پر قائم ہو۔

ھندستان کی جمہوریہ ایک ایسی مثال پیش کرتی ہے جہاں امن کی ثابت‌قدم پالیسی کے پہلو بہ پہلو اندرونی مسائل کے جمہوری حل بھی ھیں۔ (تالیاں۔) بین‌اقوامی مسائل کے منصفانہ اور پرامن حل پر اصرار کرکے وہ ایسے مناسب حالات پیدا کرتی ہے جن میں اس کے اندرونی مسائل حل ھوسکیں۔ اور اپنے اندرونی معاشرتی معاشی مسائل بتدریج حل کرکے ھندستانی عوام اپنی امن‌پسند خارجہ پالیسی کی بنیادوں کو کافی مضبوط بنا رہے ھیں۔ (تالیاں۔)

الجزائر میں غیرجانبدار ریاستوں کی کانفرنس کے فیصلے جس میں کئی ملکوں کے سربراہ شریک ھوئے بڑی بین‌اقوامی اھمیت کے حامل

هیں۔ کانفرنس نے ان سلکوں کے عزم کی ایک بار پھر تصدیق کی کہ وہ سامراج، جنگ اور جارحیت کے خلاف، اور امن اور قوموں کی آزادی اور نجات کےلئے بامقصد جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مختصر یہ کہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی امن پسند ریاستوں کی سرگرم پالیسی بین‌اقوامی کشیدگی کم کرنے میں ٹھوس اور معقول کردار ادا کررهی ہے۔

ہم‌عصر بین‌اقوامی ارتقا میں ایک بنیادی عنصر یہ ہے کہ جنگ اور امن سے متعلق مسائل کے حل میں وسیع پیمانے پر عوام، عوامی تنظیمیں اور سیاسی پارٹیاں سرگرمی سے حصہ لے رهی ہیں۔ بلاشبہ یہ نتیجہ ہے تاریخی تجربے کا جسے انسانیت نے جمع کیا ہے۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے تلخ اسباق کی یادیں اور اس کا علم کہ نیوکلیائی هتیاروں کے استعمال سے کتنے خطرناک نتائج برآمد هوسکتے ہیں لازمی طور پر اس کا مطالبہ کرتے ہیں کہ همارے کرۂ ارض کے لوگ ایسے المیے کو روکنے کے لئے پوری توانائی سے سرگرم هوں جو انسانیت کی تاریخ میں بےمثال هوسکتا ہے۔

همارے نیوکلیائی دور میں عوام امن کی جدوجہد میں اتحاد کے ایک نئے اور گہرے احساس کا مظاهرہ کر رہے ہیں اور ساتھ هی انهیں دنیا کے مستقبل کی ذمےداری کا مشترکہ احساس ہے۔ یہی احساس امن کے استحکام اور قابل بھروسہ بین‌اقوامی سلامتی کی بڑھتی هوئی جدوجہد کو زبردست توانائی بخشتا ہے۔

یہ اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ عالمی صورت حال میں موجودہ تبدیلیاں عوامی قوتوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں، عوام کی ایسی سرگرمیاں جن کی مثال نہیں ملتی، جو من مانی حکمرانی اور جارحیت کے خلاف غیرمصالحت اور امن کے لئے زبردست قوت ارادی کا مظاهرہ کر رہے ہیں۔

حال میں بلغاریہ میں ٹریڈیونینوں کی عالمی کانگرس نے بھی اسی کا مظاهرہ کیا۔ اس نے امن کےلئے ۲۰ کروڑ سے زیادہ کارخانے کے منظم مزدوروں، دفاتر کے ملازمین اور دانشوروں کی مرضی ظاهر کی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی کانگرس کا انعقاد اور اس کی وسعت اور نمائندہ کردار اس کا معقول اور واضح ثبوت ہے کہ عالمی رائے

عامہ بڑی شے ہے اور وہ امن و سلامتی اور بین‌اقوامی تعلقات کو جمہوری بنانے کی جدوجہد میں زبردست رول ادا کرسکتی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

۲

عزیز دوستو، ہم یہ دیکھ کر مطمئن ہیں کہ امن کی تمام قوتوں کی متفقہ کوششوں کے سبب حالیہ برسوں میں بین‌اقوامی فضا مجموعی طور پر زیادہ صحت‌مند ہوئی ہے اور ملکوں کے درمیان پرامن بقائے باہم اور پرامن تعاون کی پالیسی کے ٹھوس نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ یہ نصب العین کی جانب پیش‌قدمی کی صرف ابتدا ہے۔ یہ نصب العین ان سب کو متحد کرتا ہے جو یہاں اس ہال میں موجود ہیں، یہ انسانیت کے‌لئے قابل اعتماد پرامن مستقبل کی طرف پیش‌قدمی کی صرف ابتدا ہے۔ (تالیاں۔) ہم اس نصب العین کے حصول کے‌لئے صرف حالات پیدا کررہے ہیں۔ ہمارا مشترکہ فرض منتخبہ راہ پر جانفشانی سے چلتے رہنا ہے، استواری سے متحرک رہنا ہے، وسیع محاذ پر ثابت‌قدم رہتے ہوئے، کشیدگی میں کمی کے مخالفوں اور ''سرد جنگ'' کے نقیبوں کی مزاحمت کو فیصلہ کن طریقے سے توڑتے ہوئے۔ جیسا کہ ہم سوویت یونین میں سمجھتے ہیں فریضہ یہ ہے کہ کشیدگی میں کمی بین‌اقوامی تعلقات کے فیصلہ کن شعبوں میں حاصل کی جائے، وہ مستحکم، دیرپا اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ ناقابل تغیر ہو۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس سلسلے میں ظاہر ہے سب سے زیادہ یورپ میں کیا جاسکتا ہے۔ اس براعظم کے لوگوں نے دوسروں کے مقابلے میں ماضی کی جنگوں سے زیادہ مصائب برداشت کئے ہیں جن میں دوسری عالمی جنگ انتہائی ہولناک تھی۔ آج کل پیداآور قوتوں کا جو کردار ہے اس کے سبب ''یورپ کے مکان'' کے ہر ''کمرے'' میں بند معاشی زندگی بہت زیادہ بھر گئی ہے اور غیرآراستہ ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ عام تباہی کے جدید ذرائع کی بدولت مکان کو آگ لگنے کا سخت خطرہ ہے۔ چنانچہ یورپ میں امن کا قیام لازمی ضرورت بن گئی ہے

اور یورپی ریاستوں کے درمیان گوناگوں پرامن تعاون کا انتہائی فروغ واحد دانا حل ھے۔ اس سلسلے میں ایک مددگار عنصر یہ ھے کہ اشتراکی ملک یورپ کی زندگی میں روزافزوں سرگرم اور اھم رول ادا کررھے ھیں۔ یہ ملک امن اور بین‌اقوامی تعاون کے نصب العین سے پوری طرح صدق دل سے وفادار ھیں۔ اور براعظم کے مغربی خطے میں سیاسی حقائق کو زیادہ سمجھا جا رھا ھے اور ان حلقوں کا اثر بڑھ رھا ھے جو اس نصب العین کے حامی ھیں۔

یہی سبب ھے کہ ھمیں کل یورپی کانفرنس کی بالآخر کامیابی اور اس کے تاریخی رول پر یقین ھے۔ مشکلیں ضرور موجود ھیں جنھیں اس بےنظیر اجتماع کے شرکا کو حل کرنا ھے۔ یہ اجتماع آج‌کل اپنے کام کی غالباً بہت زیادہ بھڑکیلی نہیں تو انتہائی اھم منزل میں ھے۔

کانفرنس سے ھماری توقعات کیا ھیں، ھمیں کس بات کی امید ھے؟ اگر اسے انتہائی عام اصطلاحوں میں بیان کیا جائے تو ھم یورپی ریاستوں کے درمیان تعلقات کے بالکل واضح اصول چاھتے ھیں جنھیں کانفرنس کے تمام شرکا اتفاق رائے، خلوص دل اور دل و جان سے مرتب کریں اور براعظم کے تمام لوگ ان کی تصدیق کریں، اس میں ”سفارتی“ ھیر پھیر اور غلط مفہوم سے کام نہ لیا جائے۔ مثال کے طور پر میرے ذھن میں یہ اصول ھیں — تمام یورپی ریاستوں کی علاقائی سالمیت، ان کی سرحدوں کا احترام، ملکوں کے درمیان تعلقات میں قوت کے استعمال یا اس کی دھمکی سے انکار، اندرونی معاملات میں عدم مداخلت اور اس بنیاد پر گوناگوں میدانوں میں باھمی مفید تعاون۔

ھم چاھتے ھیں کہ یہ اصول یورپ کی زندگی کی روزمرہ ساخت اور یورپی عوام کی نفسیات کے ایک مقدس اور مسلمہ حصے کی طرح قبول کئے جائیں۔ ھم چاھتے ھیں کہ حکومتیں اور لوگ انھیں اختیار کریں تاکہ وہ حقیقت بن جائیں۔ (تالیاں۔)

ھم یہ دیکھنا چاھتے ھیں کہ ان اصولوں کی بنیاد پر جو ملک ترقی کریں ان کے درمیان معاشی، سائنسی اور ثقافتی تعاون کا کل‌یورپی جال بچھ جائے۔

قدیم زمانے سے تجارت نے قوموں اور ملکوں میں رابطے پیدا کئے ھیں۔ اس کا اطلاق آج بھی ھوتا ھے۔ لیکن آج معاشی تعاون کو

صرف تجارت تک محدود رکھنا نقصان‌دہ بھی ہے اور غیر معقول بھی۔ وقت کے ہم‌رفتار ہونے اور سائنسی اور ٹکنیکی انقلاب کی ضروریات اور امکانات سے ہم‌قدم رہنے کی واحد بنیاد وسیع بین‌اقوامی تقسیم محنت ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ اس وقت یہ بدیہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ باہمی مفید، طویل مدتی اور بڑے پیمانے پر معاشی تعاون کیا جائے، اور یہ دو فریقی بھی ہو اور کثیرفریقی بھی۔ ظاہر ہے کہ اس کا اطلاق صرف یورپ پر ہی نہیں بلکہ تمام براعظموں اور موجودہ بین‌اقوامی معاشی تعلقات کے پورے نظام پر بھی ہوتا ہے۔ ایسے تعاون کی ہماری وکالت کا ایک اور سبب یہ ہے کہ ہم اسے ریاستوں کے درمیان پرامن تعلقات کو مادی طور پر مستحکم کرنے کا معتبر ذریعہ خیال کرتے ہیں۔

ہمیں امید ہے اور یقین بھی کہ یورپی کانفرنس جو سیاسی بنیاد مرتب کرےگی اس میں اور روزمرہ کے پرامن تعاون میں ان تدابیر کا بھی اضافہ کیا جائےگا جن کا مقصد براعظم میں فوجی کشیدگی میں کمی ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پانچ روز کے بعد ویانا میں جو مذاکرات شروع ہونےوالے ہیں وہاں یہ موضوع زیربحث آئےگا۔

یہ گفت و شنید یورپ اور تمام بین‌اقوامی حالات کے لئے کافی اہم ہے۔ اس کی جانب سوویت یونین کا رویہ سنجیدہ، ذمےدار، تعمیری اور حقیقت پسندانہ ہے۔ ہمارا رویہ واضح ہے اور قابل فہم۔ ہماری تجویز ہے کہ مرکزی یورپ کے تخصیص شدہ خطے میں ان ریاستوں کی جو گفتگو میں شریک ہیں بیرونی اور قومی بری اور فضائی فوجوں کی تخفیف پر سمجھوتہ کیا جائے۔ کسی بھی فریق کی سلامتی کو خطرہ نہ پیدا ہو اور کسی کو بھی ایک طرفہ فائدے حاصل نہ ہوں۔ مزید برآں، یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ تخفیف کا اطلاق ان دستوں پر بھی ہوگا جو نیوکلیائی اسلحات سے مسلح ہیں۔

تخفیف پر عمل کیسے ہوگا اور اس کےلئے کیا طریقہ استعمال کیا جائےگا — آیا تخفیف برابر فیصدی کے حساب سے ہو یا برابر کی تعداد میں — یہ گفت و شنید کے شرکا طے کریں‌گے۔ ہماری رائے میں اہم بات یہ ہے کہ مستقبل میں تخفیف مرکزی یورپ میں، اور یورپی براعظم میں عام طور پر، طاقت کے موجودہ توازن کو نہ

بگاڑے۔ اگر اس اصول کی خلاف‌ورزی کی گئی تو پھر پورا مسئلہ فساد کی جڑ اور لامتناھی بحث کا موضوع بن جائے گا۔

مسلح افواج اور اسلحات میں تخفیف عملی طور پر کتنی جلد شروع ھوگی، اس کا فیصلہ بھی ویانا میں ھوگا۔ سوویت یونین اس سمت میں ۱۹۷۵ء سے عملی قدم اٹھانے کے لئے تیار ھے۔ اس سوال پر ٹھوس سمجھوتہ مستقبل قریب میں ھو سکتا ھے۔ ایسا سمجھوتہ بلاشبہ یورپ میں سیاسی حالت کو بہتر بنانے اور اعتماد، خیر سگالی اور پرامن تعاون کا ماحول پیدا کرنے میں ایک مزید بنیادی قدم ھوگا۔

ھم یہ بار بار کہہ چکے ھیں کہ کشیدگی میں کمی اور بین ریاستی تعاون دنیا کے کسی مخصوص خطے کا ٹھیکہ نہیں ھے امن واقعی غیرمنقسم ھے۔ ھمارا عقیدہ ھے کہ پرامن بقائے باھم اور پرامن تعاون کے اصول یورپ میں، افریقہ میں، جنوبی اور شمالی امریکہ میں سب جگہ پھیلنا چاھئے۔ اور کئی ٹھوس تاریخی وجوھات کی بنا پر یہ معاملہ ایشیا کے لئے خاص اھمیت رکھتا ھے۔

یہ بات سب کو معلوم ھے کہ سوویت یونین اجتماعی کوششوں کے ذریعہ براعظم ایشیا میں امن مستحکم کرنے کی وکالت کر رھا ھے۔ اس کی بابت ھمارا تصور یہ ھے کہ یہ تمام ایشیائی ریاستوں کے درمیان باھمی مفید اور باھمی تونگر تعلقات اور پرامن تعاون کے تمام پہلوؤں کا قدم بقدم ارتقا ھے۔ یہ ان تعلقات کا استحکام ھے جن کے مشہور اصولوں کا ایشیائی ریاستوں نے باندونگ میں اعلان کیا تھا — پرامن بقائے باھم اور حاکمیت اور آزادی کا سختی سے احترام۔ یقینی ایشیا کے عوام بھی پائدار امن اور تعمیری تعاون چاھتے ھیں، یورپ کے عوام سے کم نہیں۔ غالباً یہ یقین سے کہا جا سکتا ھے کہ ٹوکیو اور تاشقند کے لوگوں، ھنوئی اور تہران کے، پیکنگ اور رنگون کے، دھلی اور کولمبو کے لوگوں — ھمارے کرۂ ارض کے سب سے بڑے براعظم کے کروڑوں لوگوں — کی قسمت پائدار امن اور پرسکون پرامن محنت سے مساوی طور پر وابستہ ھے۔ مجھے یقین ھے کہ یہ ان سب کے مفاد میں ھے۔

اکثر یہ کہا جاتا ھے کہ اجتماعی کوششوں کے ذریعہ ایشیا میں سلامتی قائم کرنے اور اس کی ضمانت دینے کے خیال کا رخ چین

کے خلاف ہے۔ اور اس کا واحد پر فریب مقصد چین کو ''گھیرنا،، یا ''علاحدہ کرنا،، ہے۔ لیکن یہ دعوے یا تو بیمار شبہات کی پیداوار ہیں یا حقائق کو سمجھنے سے گریز۔

اور حقائق یہ ہیں کہ سوویت یونین اور وہ ریاستیں جو ایشیا میں امن اور سلامتی کی ضمانت کے لئے اجتماعی کوششوں کی حمایت کرتی ہیں انہوں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ بلااستثنا تمام ایشیائی ریاستوں کو اس بڑے اور اہم کام میں حصہ لینا چاہئے، اگر ان کی یہ خواہش ہے تو۔ چین کو ''علحدہ کرنے،، کا سوال تو الگ رہا (اس حقیقت پر غور فرمائیے کہ اتنے بڑے ملک کو ''علحدہ کرنے'' کی بابت سوچنا تک مضحکہ‌خیز ہے)، کسی نے بھی اس کی عدم شرکت کے متعلق ایک لفظ تک نہیں کہا ہے۔ جہاں تک، سوویت یونین کا تعلق ہے تو وہ عوامی جمہوریہ چین کی ان تدابیر میں شرکت کا خیرمقدم کرےگا جن کا مقصد ایشیا میں سلامتی کو مضبوط کرنا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

عزیز دوستو، اس میں شبہ نہیں کہ اگر ہم ظاہرداری کی خاطر یہ کہیں کہ بین‌اقوامی میدان میں چین کے موجودہ اقدام امن اور ملکوں کے درمیان پرامن تعاون کے استحکام کے فریضے کے عین مطابق ہیں تو یہ حقائق کے خلاف ہوگا۔ چین کے رہنما ہی اس کے اسباب جانتے ہیں کہ وہ بین‌اقوامی فضا کو زہرآلود بنانے اور بین‌اقوامی کشیدگی بڑھانے کی اپنی کوششوں کو کیوں لگام نہیں دیتے۔ وہ سوویت یونین کے خلاف بےمعنی علاقائی دعوے کر رہے ہیں جنہیں قدرتی بات ہے کہ ہم قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں۔ وہ بضد کمیونسٹ‌دشمن ابلاغ کی گھسی پٹی اختراعات کو دھراتے رہتے ہیں — ''سوویت خطرہ،،، ''شمال کی جانب سے خطرہ،،۔ وہ سمجھوتے اور عدم جارحیت کے عہدنامے کے متعلق تمام معقول تجویزیں رد کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کو جنگی تیاریوں کے مصنوعی طور پر پیدا کئے ہوئے اضطراری ماحول میں رکھتے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ سوویت یونین اور دوسرے ممالک کے خلاف لغو اور تہمت‌آمیز الزام لگائے جاتے ہیں، ہمارے — درحقیقت صرف ہمارے ہی نہیں — اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی شرمناک کوششیں کی جاتی ہیں۔

جو بات نمایاں نظر آتی ہے وہ خارجہ پالیسی میں چینی رہنماؤں

کی مکمل بےاصولی ہے۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ اشتراکیت اور پرامن بقائے باہم کےلئے کوشاں ہیں لیکن عمل میں وہ اشتراکی ملکوں کی بین‌اقوامی حیثیت کی جڑیں کاٹنے اور جارحانہ فوجی بلاکوں اور سرمایہ‌دار ریاستوں میں بند معاشی گروہوں کی سرگرمیوں کی ہمت‌افزائی کرنے کےلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ وہ اپنے آپ کو ترک اسلحہ کا مبلغ کہتے ہیں لیکن درحقیقت وہ ان تمام عملی تدابیر میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جن کا مقصد اسلحات کی دوڑ کو محدود اور کم کرنا ہے۔ وہ عالمی رائے عامہ کو خاطر میں نہ لاکر نیوکلیائی ہتیاروں کی جانچ کرکے زمین کی فضا کو مسلسل آلودہ کر رہے ہیں۔ ان کا دعوی ہے کہ وہ عرب عوام کی منصفانہ جدوجہد کے حامی ہیں جو غاصب سے علاقے واپس لینے کےلئے کی جا رہی ہے اور وہ مشرق قریب میں منصفانہ امن کے قیام کے حق میں ہیں۔ لیکن جارحیت کے شکار لوگوں کو سوویت یونین اور اشتراکی دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک جو اصلی امداد دے رہے ہیں اسے بدنام کرنے کےلئے وہ انتہائی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو انقلابی کہتے ہیں لیکن چیلی کے رجعت پرستوں کی فاشسٹ آمریت کے نمائندے سے گرمجوشی سے ہاتھ ملاتے ہیں، اس ہاتھ سے جو انقلاب کے ہزاروں سورماؤں، مزدور طبقے کے بیٹے بیٹیوں اور چیلی کے محنت‌کشوں کے خون سے رنگا ہوا ہے۔

تو ظاہر ہے اس قسم کی پالیسی سے امن اور سلامتی مضبوط نہیں ہوتی۔ یہ بین‌اقوامی امور میں خطرناک ناپائداری کا عنصر داخل کر دیتی ہے۔ لیکن اس پالیسی کو بدلنے کا انحصار تمام‌تر چینی رہنماؤں پر ہے۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے تو میں دہراتا ہوں۔ بین‌اقوامی فضا بہتر کرنے اور ریاستوں کے درمیان حقیقی اور منصفانہ پرامن تعاون بڑھانے میں ہم چین کے تعمیری حصے کا خیرمقدم کریں‌گے۔ (تالیاں۔)

کانگرس کے محترم مندوبین، سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان پرامن تعاون کے تعلقات کا فروغ ایک اور نئی عالمی‌جنگ کا خطرہ دور کرنے اور عالمی امن کی ضمانت دینے سے متعلق مسائل کے حل کرنے میں جو اس کرۂ ارض کے عوام کے لئے بہت بنیادی ہیں ایک اہم عنصر ہے۔

گذشتہ دو برسوں میں ان تعلقات کے فروغ کا امتیاز یہ ہے کہ کئی اہم عہدنامے اور سمجھوتے طے ہوئے ہیں، مثلاً ''سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات کے بنیادی اصول''، اینٹی بلاسٹک میزائل سسٹم اور اسٹریٹیجیکل حملہ آور ہتیاروں میں کمی پر سمجھوتہ، سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان نیوکلیائی جنگ کو روکنے کا سمجھوتہ۔ ان عہدناموں اور سمجھوتوں کے تحت جو ہماری ذمےداریاں ہیں انہیں ہم ایمانداری سے پوری کر رہے ہیں اور مستقبل میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہم دوسرے فریق سے بھی ایسا ہی کرنے کی توقع کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں مختلف شعبوں میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان پرامن باہمی مفید تعاون کو فروغ دینے کے امکانات روشن ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسئلے کی جانب رویے میں احساس ذمےداری اور اعتماد سے کام لیا جائے، باہمی فائدے اور باہمی احترام کے اصول عملاً استعمال کئے جائیں، انہیں مسخ کرنے اور دوسرے فریق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی کوشش نہ کی جائے، اپنی شرائط تھوپنے سے احتراز کیا جائے جیسا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بعض غیرذمےدار سیاست داں اپنی حکومت کی سرکاری پالیسی کے باوجود کرتے رہتے ہیں۔

جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے تو ہمیں یقین ہے کہ جو دستاویزیں ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ء میں منظور کی گئیں انہوں نے باہمی مفید تعاون کےلئے ایک اچھی بنیاد قائم کر دی ہے۔ اس سے امن کے مقصد کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۱۹۷۴ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر سرکاری دورے پر سوویت یونین آ رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس موقع پر بھی ہماری دونوں ریاستوں کے درمیان پرامن تعلقات کے فروغ اور بین‌اقوامی حالت کی بہتری کے سلسلے میں نئے بنیادی اقدام کئے جائیں۔ (تالیاں۔)

اسٹریٹیجیکل اسلحات کی مزید حدبندی اور امکانی تخفیف پر سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان گفت و شنید میں نئی منزل کا کامیاب اختتام کافی رول ادا کر سکتا ہے۔ آپ

سمجھ سکتے ھیں کہ یہ آسان کام نہیں ھے لیکن ھم اس پر رضامند ھیں کہ اسے انجام دینے کے لئے انتہائی کوشاں رھیں۔

عزیز دوستو، ھم سب کو امن کی چاہ ھے، ھم سب پائدار امن چاھتے ھیں اور امن کی ضمانت کےلئے اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق کام کر رھے ھیں۔ حالیہ بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی اور ریاستوں کے درمیان پرامن تعاون سے ھمارے دل خوش ھیں۔ لیکن میں پرزور طریقے سے کہنا چاھتا ھوں کہ نہ تو امن اور نہ کشیدگی میں کمی دنیا میں کہیں سے نازل نہیں ھوں‌گے۔ امن اور کشیدگی میں کمی صرف امن کی تمام قوتوں — ریاستوں، سیاسی پارٹیوں، رجحانات، عوامی جماعتوں اور افراد — کی ثابت قدم اور انتھک جدوجہد کے ذریعہ سے حاصل کی جا سکتی ھے، ھر اس چیز کے خلاف جو کشیدگی میں کمی کی مزاحمت کرتی ھے، امن کو خطرے میں ڈالتی ھے اور جنگ کا خطرہ پیدا کرتی ھے۔ (تالیاں۔)

ھمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاھئے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں جنگیں اب بھی چھڑتی ھیں، لوگ ھنوز مرتے ھیں، شہر، کارخانے، دیہات اور ثقافتی چیزیں تباہ ھوتی ھیں۔ سیاست داں انھیں مقامی جنگ کہنے کے عادی ھو گئے ھیں، یعنی ایسی جنگیں جو کسی جغرافیائی خطے کی نسبتاً چھوٹی حدود کے اندر محدود ھوں۔ گذشتہ تجربہ دکھاتا ھے کہ بالعموم موجودہ حالات میں ایسی جنگیں اس وقت اور اس جگہ چھڑتی ھیں جب اور جس جگہ سامراجی قوتیں اور رجعت‌پرستی آزادی کی تحریکوں کو کچلنے کی کوشش کرتی ھیں یا ان ریاستوں کے آزاد فروغ کو روکنا چاھتی ھیں جنھوں نے ترقی پسند اندرونی ارتقا اور خارجہ پالیسی میں سامراج‌دشمن رویہ اختیار کیا ھے۔

ھمارے کرۂارض کے لاکھوں لوگ ھنوز امن سے محروم ھیں۔ ھتیار ھاتھ میں لے کر وہ سامراجی جارحیت‌پسندوں اور ان کے پٹھوؤں اور حملہ آوروں کے من مانے اقدام کے خلاف لڑنے پر مجبور ھیں۔ وہ اپنی آزادی اور نجات کی خاطر، اپنے اس معمولی حق کے لئے کہ اپنے گھر کے مالک ھوں لڑنے پر مجبور ھیں۔ ایسے حالات سے امن کے مجاھد یقینی مفید نتائج اخذ کریں‌گے۔

ھمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاھئے کہ اسی ماحول میں جس پر کشیدگی میں کمی کا رنگ چڑھ رھا ھے وہ عمل جو عالمی جنگ کی مادی تیاری ھے جاری ھے، درحقیقت تیز ھوتا جا رھا ھے۔

نیٹو سے منسلک ملکوں کے فوجی بجٹوں میں سالانہ ۲—۳ کھرب ڈالر کا اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اعداد تباہی کے جدید سے جدیدتر ہتیاروں کی نشاندھی کرتے ھیں — نئے اور زیادہ تباہ کن نیوکلیائی بم اور راکٹوں کے سر، نئے اور زیادہ طاقتور میزائل، ٹینک، طیارے، جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں۔ ہتیاروں کی کیفیتی ترقی نے اتنی وسعت اختیار کرلی ھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اس قسم کی سرگرمی کا جواز یہ کہہ کر پیش کیا جاتا ھے کہ ''لین دین کے ترپ'' چل کر تخفیف اسلحہ کی گفت و شنید میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ظاہر ھے کہ ایسے ''لین دین کے مقابل'' سے درحقیقت کوئی فائدہ نہیں ھوگا بلکہ وہ ہتیاروں کی دوڑ بڑھائیں گے۔ جہاں تک ہتیاروں کی حدبندی پر بات چیت کا تعلق ھے تو اس کی کامیابی کےلئے نئے فوجی منصوبوں کی نہیں بلکہ ہتیاروں کی دوڑ کو کم کرنے کی پرخلوص خواھش کی ضرورت ہے۔ اور اس کی پشت پناھی باھمی ضبط سے کرنا چاھئے۔ (تالیاں۔)

آج بھی دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کی تقریباً تین دہائیوں کے بعد جب کسان ھل چلاتے ھیں یا عمارتی مزدور اکسکویٹر تو انھیں اکثر زمین کے نیچے سے بم کے گولے اور سرنگیں ملتی ھیں۔ یہ جنگ کی یادیں تازہ کرتے ھیں اور اب بھی، امن کے زمانے میں لوگوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ھیں۔ تو پھر کیا آبادی کو صفحۂ ہستی سے مٹانےوالے ہتیاروں کے زبردست ذخیروں سے جن کی تاریخ انسانی میں مثال نہیں ملتی ہزار گنا زیادہ خطرہ نہیں ھے جو آج، اسی لمحے اڑانے کے اڈوں میں تیاری کی حالت میں کھڑے ھیں، گشتی طیاروں اور آبدوز کشتیوں پر لے جائے جا رہے ھیں اور تمام کرۂارض پر فوجی اڈوں کے تہہ خانوں میں لبالب بھرے ھیں؟ کیا اعتماد کے ساتھ دیرپا اور پائدار امن حاصل کرنا ممکن ھے جب کرۂارض کے تہہخانوں میں یہ جدید ''بارود کے گودام'' بھرے پڑے ھیں اور اسے بھک سے اڑا سکتے ھیں؟

سرمایہدار ریاستوں میں فوجی تیاریاں اشتراکی ممالک کو مجبور کرتی ھیں کہ دفاع کےلئے ضروری رقم معین کریں۔ اس طرح یہ رقم اس مدنی تعمیر سے چھن جاتی ھے جس کےلئے ھمیں اپنی تمام

کوششیں اور مادی ذرائع وقف کرنا چاہئے۔ بہت سے نوآزاد ملک بھی ہتیاروں کی دوڑ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ کبھی دنیا کے ایک کونے میں تو کبھی دوسرے میں ان کی آزادی کو سامراج سے خطرہ رہتا ہے۔

یہ مسلمہ بات ہے کہ ایک طرف سامراج کے جارحانہ حلقوں کا ہتیاروں کی دوڑ کو مزید بڑھانا اور دوسری جانب بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی جو شروع ہو گئی ہے ایسے دو عوامل ہیں جو متضاد سمتوں میں ہو رہے ہیں۔ یہ دو عوامل ہمیشہ متوازی خطوط کی طرح ارتقا نہیں کر سکتے۔ اگر ہم کشیدگی میں کمی اور امن کا استحکام چاہتے ہیں تو ہتیاروں کی دوڑ بند ہونی چاہئے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ممالک نے جو متعدد پہل قدمیاں کی ہیں ان کی پشت پر یہی خیال کارفرما ہے۔ ان کا مقصد اقوام متحدہ کے منظور شدہ عام اور مکمل ترک اسلحہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ اس راہ میں جزوی اقدام کی تجاویز کا بھی یہی مقصد ہے۔ ان میں وہ سوویت تجویز بھی شامل ہے جس پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی آج کل غور کر رہی ہے: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل ارکان ملک اپنے فوجی بجٹ دس فیصدی کم کر دیں اور اس سے جو رقم جمع ہو اس کا ایک حصہ ترقی‌پذیر ملکوں کی امداد پر صرف ہو۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

میں آپ کی توجہ ایک اور نکتے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ معین رضامندانہ تدابیر ان ہتیاروں پر حدبندی کے سلسلے میں اختیار کر رہے ہیں جنھیں سرکاری دستاویزوں میں اسٹریٹیجیکل ہتیار کہا گیا ہے۔ لیکن ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں ہر چیز ایک دوسرے سے مربوط ہے۔ ظاہر ہے کہ نیوکلیائی جنگ کا خطرہ ختم کرنے کی جدوجہد طویل مدت کے دوران صرف دو ریاستوں کی کوششوں تک محدود نہیں کی جا سکتی، خاص طور پر اس وقت جب کہ دوسری ریاستیں — خاص کر نیوکلیائی طاقتیں — اپنے اسلحات کی تیاری جاری رکھے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کشیدگی میں کمی کے عمل کی طرح ہتیاروں کی دوڑ کی حدبندی اور تخفیف کے عمل کو بھی وسیع‌تر علاقے پر محیط ہونا چاہئے تا کہ اس میں کرۂارض کی نئی ریاستیں اور علاقے شامل ہو سکیں۔ اسی طرح موجودہ بین‌اقوامی سمجھوتوں پر زیادہ سے زیادہ ریاستیں دستخط کریں، مثلاً جراثیمی ہتیاروں پر پابندی کا عہدنامہ، نیوکلیائی ہتیاروں کو بڑھنے سے روکنے اور نیوکلیائی ہتیاروں کی آزمائشوں پر عہدنامے۔ تمام مخلص امن کے مجاہدوں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اس کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور اس کے لئے تندھی سے کام کریں۔ (تالیاں۔)

بعض لوگوں کی سوچ کا یہ رجحان ہے کہ ہتیاروں کی دوڑ ایک عادت کی طرح ہے، یہاں تک کہ اٹل اور ناگزیر ہے۔ اس خطرناک ذہنی جمود کو توڑنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں بھی دنیا کی امن پسند عوامی قوتوں کو بڑا حصہ پورا کرنا ہے۔ (تالیاں۔)

یہ واضح طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے کہ امن کو معین معاشرتی گروہوں، تنظیموں اور افراد سے خطرہ ہے۔ مغربی ملکوں میں چوٹی کے رہنماؤں کی شہادتوں کی بنیاد پر ثابت ہو چکا ہے کہ پیشہ‌ور عسکریت‌پرستوں اور ان اجارہ‌داروں کے درمیان ملی بھگت ہے جو جنگ کے ہتیاروں سے خوب دولت بٹور رہے ہیں۔ اس ادارے کا نام فوجی صنعتی مجموعہ ہے اور وہ ان ملکوں میں "ریاست کے اندر ریاست" بن گیا ہے۔ اس کی خود کفیل طاقت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ عسکریت نہ صرف اس معاشرے کو لنگڑا لولا بنا دیتی ہے جس نے اسے جنم دیا ہے بلکہ جنگی تیاری کی مشینوں سے جو گیس نکلتی ہے وہ نفرت، خوف اور تشدد کے دھوئیں سے دنیا کی سیاسی فضا کو بھی مکدر کر دیتی ہے۔ اس فوجی صنعتی مجموعے کے وجود کو حق بہ‌جانب ثابت کرنے کے لئے "سوویت خطرے" اور نام‌نہاد مغربی جمہوریت کے دفاع کی ضرورت کے افسانے گھڑے جاتے ہیں۔ لیکن عسکریت‌پرستی انتہائی رجعت‌پرست، ظالمانہ اور فاشست نظام حکومت کو جنم دیتی ہے اور جمہوری آزادیوں کو ہڑپ کرتی ہے۔

گذشتہ مقررین نے چیلی کے واقعات کو بجا طور پر موضوع سخن بنایا۔ میں بھی اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ملک کے آئین کی

وحشیانہ اور کھلم کھلا بے حرمتی، پوری قوم کی جمہوری روایات کی عیاں توہین، عام قانونیت کا ناجائز استعمال، گولیوں کی باڑھیں، اذیتیں اور بےرحمانہ دہشت‌انگیزی، کتابوں کو نذر آتش کرنا — یہ ہے فوجی ٹولے کا اصلی کردار، یہ ہے رجعت پرستی — اندرونی اور بیرونی — کا اصلی چہرہ جو اپنی مراعات دوبارہ حاصل کرنے کی غرض سے عوام کی واضح اور آزادانہ اظہار کی ہوئی مرضی کو پامال کرکے ہر نوع کا جرم کرنے پر آمادہ ہے۔

چیلی کے المیے کی صدائے بازگشت تمام دنیا کے کروڑوں لوگوں اور جمہوری عوام کے گوناگوں حلقوں کے دلوں میں درد کی ٹیس کی طرح گونجی ہے۔ سلواڈور آلینڈے اور ملک کے دوسرے سورماؤں کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہےگی جنھوں نے آزادی اور امن کےلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) اس کانگرس کی خطاب‌گاہ سے مجھے چیلی کے جمہوریت پسندوں اور محبان وطن کے ساتھ مکمل اخوت کا اظہار کرنے کی اجازت دیجئے اور ہمارے اس پختہ یقین کا بھی کہ جس منصفانہ مقصد کے لئے وہ لڑے اور اب بھی سخت مشکل حالات میں لڑ رہے ہیں — آزادی، جمہوریت اور معاشرتی ترقی کا مقصد — ناقابل تسخیر اور لازوال ہے! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)ان ارفع و اعلی قدروں کی مدافعت، ان کو عملی جامہ پہنانا، ان لوگوں کے خلاف جدوجہد جو ان قدروں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں اور انھیں تباہ کرنا چاہتے ہیں، ان سب کا گہرا تعلق تمام دنیا میں پائدار امن کی ضمانت کی جدوجہد سے ہے۔

جب ریاستوں کے درمیان، بلالحاظ معاشرتی نظام، پرامن بقائے باہم اور پرامن تعاون کی پالیسی کا معاملہ سامنے آتا ہے تو ہم کمیونسٹوں سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے: کیا یہ پالیسی انقلابی نظریۂ حیات کے مطابق ہے؟

مجھے یاد دلانے کی اجازت دیجئے کہ عظیم‌ترین انقلابی لینن یہ کہا کرتے تھے: انقلاب حکم سے نہیں کئے جاتے اور نہ عہد و پیمان کے مطابق۔ اور ہم یہ اضافہ کر دیں کہ انقلاب، طبقاتی جدوجہد یا تحریک آزادی کسی حکم یا سمجھوتے کے مطابق ختم

بھی نہیں کی جا سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت معاشرتی زندگی کے چڑھاؤ کے شدید عمل کا رخ مخالف سمت میں نہیں بدل سکتی۔ جہاں بھی نوآبادیاتی نظام ہے وہاں قومی آزادی کی جدوجہد کا ہونا لازمی ہے۔ (تالیاں۔) جہاں استحصال ہے وہاں محنت کی نجات کے لئے جدوجہد ناگزیر ہے۔ (تالیاں۔) جہاں جارحیت ہے وہاں مزاحمت لابدی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

عوام‌الناس دنیا کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ اسے بدلیں گے۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے وہ ہمیشہ معاشرتی ترقی کی قوتوں کا ساتھ دے گا۔ (تالیاں۔) ہم ''انقلاب برآمد،، کرنے کے مخالف ہیں۔ لیکن ساتھ ہی سوویت کمیونسٹ پارٹی، ہماری حکومت اور تمام سوویت عوام علانیہ اور صریح طور پر دوسرے ملکوں میں جدوجہد کرنے‌والے اپنے طبقاتی بھائیوں کے ساتھ اپنی اخوت کا اظہار کرتے ہیں اور اسی طرح آزادی اور سامراج‌دشمن تحریکوں کے ساتھ بھی۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) یہ رویہ امن اور ریاستوں کے درمیان پرامن تعاون کی جدوجہد کے متضاد نہیں ہے۔ (تالیاں۔)

پرامن بقائے باہم کے اصولوں کو فروغ دے کر ہم اس بات کے لئے کوشاں ہیں جو دنیا کے کروڑوں لوگوں کے لئے سب سے زیادہ عزیز ہے: زندہ رہنے کا حق اور جنگ کے شعلوں سے زندگی ختم ہونے کے خطرے سے نجات۔ ساتھ ہی ہم اس کے لئے بھی کوشاں ہیں کہ تمام ملکوں اور قوموں کی معاشرتی ترقی کے لئے مناسب بین‌اقوامی حالات کی ضمانت ملے۔ اس کا مطلب ہر قوم کو اپنی مرضی کے مطابق معاشرتی نظام منتخب کرنے کا حق تسلیم کرنا ہے۔ اس کا مطلب ریاستوں کے درمیان تعلقات کے آسان اور واضح اصول ہیں۔ ایسے اصولوں کی خلاف‌ورزی نہ صرف ملکوں کے درمیان تعلقات میں مساوات کی بیخ کنی کرتی ہے بلکہ مسلح تصادم بھی پیدا کرتی ہے کیوں‌کہ اب دنیا کے عوام نادرشاہی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کا پیدائشی حق ہے کہ وہ ہر جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں۔ جب دنیا دو نظاموں میں بٹی ہوئی ہے تو پھر بین‌اقوامی سلامتی کی صرف یہی بنیاد ہو سکتی ہے کہ پرامن بقائے باہم کے

اصولوں پر پوری طرح اور صداقت سے عمل کیا جائے، خاص طور سے ریاستوں کے اندرونی معاملات میں عدم‌مداخلت کے اصولوں پر۔

اس سلسلے میں یہ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ حال میں بعض مغربی حلقے ان اصولوں کی جگہ ''سرد،، جنگ کو نئے چولے میں یا اگر آپ اسے ترجیح دیں تو ''نفسیاتی'' جنگ کو دینا چاہتے ہیں۔ میری مراد اس سہم سے ہے جو اشتراکی ملکوں میں ''انسانی حقوق کے تحفظ،، کے ریا کارانہ نعرے کے تحت چلائی جا رہی ہے۔

ان میں سے بعض لوگ جنھوں نے یہ سہم چلائی ہے دعوی کرتے ہیں کہ کشیدگی میں کمی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ اشتراکی ملکوں کے اندرونی نظام میں بعض تبدیلیاں نہ کی جائیں۔ دوسرے لوگ بظاہر کشیدگی میں کمی کی مخالفت نہیں کرتے لیکن بڑی حیرت‌انگیز ڈھٹائی سے اپنے اس ارادے کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ کشیدگی میں کمی کے عمل کو اشتراکی نظام کمزور بنانے اور بالآخر اسے تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ عوام کے سامنے اس طریقۂ کار کو انسانی حقوق کی فکر یا ہمارے نظام کو ''اعتدال پسند بنانا،، بتایا جاتا ہے۔

عزیز دوستو، ہمیں صاف صاف بات کرنا چاہئے۔ آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کی باتوں کے پیچھے اس پوری پرشور سہم کا مقصد ایک ہے: اشتراکی ملکوں کے اندرونی معاملات میں اپنی مداخلت کو چھپانا، اس پالیسی کے سامراجی مقاصد پر پردہ ڈالنا۔ وہ باتیں تو ''اعتدال پسند بنانے،، کی کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد اشتراکیت کی حاصلات کو ختم کرنا اور اشتراکی ملکوں کے عوام کے معاشرتی سیاسی حقوق کو مٹانا ہے۔

ہمیں انسانی حقوق پر سنجیدہ بحث سے گریز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے انقلاب نے۔ اس ملک میں اشتراکیت کی فتحیابی نے بلالحاظ قومیت محنت کش انسان کے لئے حقوق کا صرف اعلان ہی نہیں کیا بلکہ انھیں عملی طور پر پورا بھی کیا۔ جس طرح لاکھوں محنت کش لوگوں کو حقوق حاصل ہیں انھیں سرمایہ‌داری دنیا کا کوئی بھی ملک دینے سے قاصر ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

بورژوا نقطۂ نظر سے ایسے حقوق مثلاً کام، تعلیم، معاشرتی تحفظ، مفت طبی امداد، آرام اور تفریح کا حق شاید ثانوی یا ناقابل

قبول سمجھا جائے۔ صرف ایک ٹھوس مثال: غیراشتراکی ملکوں میں تقریباً ۱۰ کروڑ لوگ بیروزگار ھیں۔ کئی سرمایہ‌دار ریاستوں میں قومی اقلیت کے اور بیرونی مزدوروں کے حقوق پامال کئے جاتے ھیں اور عورتوں کے مساوی کام کی مساوی اجرت کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا۔ غالباً یہی وجہ ھے کہ کئی مغربی ملکوں نے عالمی معاهدوں کی تصدیق نہیں کی ھے جن میں انسانی معاشرتی اور سیاسی حقوق درج ھیں۔

ھمارے ملک میں جو عظیم معاشرتی معاشی تبدیلیاں ھوئی ھیں وہ عوام‌الناس کی دوررس اور شعوری سیاسی تخلیقی سرگرمیوں کا نتیجہ ھیں اور اس نظام میں کسی بھی مداخلت سے دفاع کے عزم کا جو انھوں نے خود تخلیق کیا ھے۔ اسی لئے سوویت عوام اپنی ریاست کی حاکمیت میں کسی بھی قسم کی دست‌اندازی کو برداشت نہیں کریں‌گے جو ان کے معاشرتی اور سیاسی حاصلات کی حفاظت کرتی ھے۔ (طوفانی تالیاں۔) یہ حاکمیت رابطوں اور تبادلوں میں حائل نہیں ھوتی۔ وہ ان حقوق اور آزادیوں کی معتبر ضمانت ھے جو ھمارے عوام نے سخت جدوجہد کے بعد حاصل کئے ھیں۔

سوویت قوانین ھمارے شہریوں کو وسیع سیاسی آزادیاں عطا کرتے ھیں۔ لیکن ساتھ ھی وہ ان آزادیوں کے بےجا استعمال سے ھمارے نظام اور سوویت عوام کے مفادات کی حفاظت بھی کرتے ھیں۔ اور یہ انسانی حقوق کے بین‌اقوامی معاهدوں کے عین مطابق ھے جن کی تصدیق سوویت یونین کر چکا ھے۔ ان میں تحریر ھے کہ حقوق جو بیان کئے گئے ھیں ''ان پر پابندیاں نہیں لگائی جائیں‌گی سوائے ان کے جن کی قانون اجازت دیتا ھے۔ یہ قومی سلامتی، نظم عامہ، صحت عامہ یا اخلاقی اصول، دوسروں کے حقوق اور آزادیوں کے تحفظ کےلئے ضروری ھیں...،، ھم کو اس سے اتفاق ھے۔

اور ان لوگوں کی آزادیاں کیا ھیں جو ھم پر حملے کرتے ھیں؟

مثال کے طور پر ھمارے ملک میں ایک قانون ھے جس کے تحت ھر شکل میں جنگ کے پروپیگنڈے پر پابندی ھے۔ اسی طرح ایک دوسرا قانون نسلی یا قومی فساد اور منافرت کے خیالات اور ایسے خیالات کو جن سے کسی کے قومی وقار کو ٹھیس لگتی ھے ممنوع قرار دیتا ھے۔ اخلاق‌سوز رویے اور معاشرے کا اخلاق بگاڑنے

کے خلاف بھی قوانین ھیں۔ کیا ھم خیالات اور اطلاعات کے آزادانہ تبادلے کے نام پر ان قوانین سے دستبردار ھو جائیں؟ یا کیا ھم متفق ھو جائیں کہ اس سے کشیدگی میں کمی اور قریبی بین‌اقوامی تعلقات کے نصب‌العین کو مدد ملےگی؟ (تالیاں۔)

ھم سے کہا جاتا ھے: ''یا تو اپنا طرز زندگی بدلئیے یا پھر ''سرد جنگ'' کےلئے تیار ھو جائیے''۔ لیکن اگر ھم نے اس کا یہی جواب دیا تو؟ اور اس کے متعلق کیا خیال ھے کہ حسب معمول بین ریاستی تعلقات کی ایک شرط کی طرح ھم مطالبہ کریں کہ بورژوا قوانین اور نظام میں ترمیم کی جائے جو ھمارے انصاف اور جمہوریت کے تصور کے خلاف ھیں؟ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔) میری رائے میں اس قسم کے مطالبے سے بین ریاستی تعلقات کے صحت مند ارتقا کا مستقبل بہتر نہیں ھوگا۔

اگر دوسرے عوام کے حاکمیت کے حقوق کو نقصان پہنچایا گیا تو امن کی جدوجہد نہیں کی جاسکتی۔ اگر پرامن بقائے باھم کے اصولوں کی بنیاد ھلائی گئی تو انسانی حقوق کی لڑائی نہیں لڑی جا سکتی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

سادہ زبان میں اسے یوں کہا جا سکتا ھے کہ کوئی بھی قوت اشتراکی دنیا کی تخریب نہیں کر سکتی (طوفانی تالیاں)، لیکن افسوس ھے کہ امن کی تخریب کرنا اب بھی ممکن ھے۔ کیونکہ امن کا انحصار ھمہ پہلو کوششوں پر اور حاکمیت اور اندرونی معاملات میں عدم‌مداخلت کے اصولوں کے باھمی احترام پر — میں پھر دھراتا ھوں — باھمی احترام پر ھے۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ھے تو ھمارا سفینۂ ریاست اشتراکیت‌دشمن پروپیگنڈے کی موجوں کو کاٹتا ھوا اپنا سفر آج کی دنیا کو درپیش بین‌اقوامی مسائل کے تعمیری حل تلاش کرتا ھوا جاری رکھےگا۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

(۳)

عزیز دوستو، دنیا کو پائدار امن کی ضرورت ھے۔ لیکن وہ کب حاصل ھوگا اور کیسا ھوگا اس کا دارومدار اس پر ھے کہ دستیاب مواقع کو امن کی تمام قوتیں کس قدر پورے طور پر استعمال کرتی ھیں۔

میرے خیال میں ہم میں سے کوئی بھی ایسے امن سے مطمئن نہیں ہوگا جو پہلے کی طرح ''خوف کے توازن،، پر قائم ہو۔ ایسا امن ''سرد جنگ،، سے مشکل ھی سے مختلف ہوگا۔ وہ ''سرد امن،، ہوگا جو شدید محاذآرائی کی حالت میں تبدیل ہو سکتا ھے۔ یہ حالت لوگوں کے شعور اور زندگی پر گراں اور عالمی تصادم کے خطرے سے پر ہوگی۔

عوام قابل اعتبار اور ناقابل تبدیل امن چاھتے ھیں، جو اگر کہا جائے تو، سلامتی کے توازن اور باھمی اعتماد پر مبنی ہو، ایسا امن جو ترقی کےلئے وسیع بین‌اقوامی تعاون کی شاھراھیں کھولے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

امن قیمتی شے ھے۔ اس علم کے ساتھ رھنا کہ کہیں خون خرابہ نہیں ہو رہا ھے، اس کا اعتماد ہونا کہ کل ھماری چھت پر بم نہیں گریں‌گے، اور بچے ان المیوں اور مصائب سے آزاد پروان چڑھیں‌گے جنھیں پرانی نسلوں نے برداشت کیا تھا — یہ عظیم‌ترین نعمت ھے۔

لیکن امن کا تعلق صرف سلامتی کے معاملے سے ھی نہیں ھے۔ یہ جدید تہذیب کے انتہائی اھم‌ترین مسائل کے حل‌کی لازمی شرط ھے۔ اس پر انسانیت کے مستقبل کا انحصار ھے، تمام دنیا کا مستقبل جیسے موجودہ مسائل حل کرتے وقت نظرانداز نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ کتنے ھی پیچیدہ اور مشکل کیوں نہ ہوں۔ آپ جو گوناں‌گوں رائے عامہ کے نمائندے ھیں، اسے شدت سے محسوس کرتے ہوں‌گے۔

یہاں ان چند مسائل کا ذکر کرنا کافی ھے جو بہت سے لوگوں کےلئے تشویش کا سبب بنے ہوئے ھیں: توانائی کی فراھمی، ماحول کا تحفظ، بڑے پیمانے پر بھوک اور خطرناک بیماریوں جیسے داغ دور کرنا، عالمی سمندر کے ذرائع کو کام میں لانا۔

ان مسائل کے حل کےلئے حکومتوں، سائنسی اور معاشی حلقوں کے نمائندوں اور مختلف سیاسی پیشہ‌ورانہ اور ثقافتی تنظیموں کے درمیان جامع، پرخلوص اور موثر تعاون کی ضرورت ھے۔ لوگوں کو چاھئے کہ وہ ایک دوسرے کو جانیں۔ اس کے لئے ان کے نمائندوں میں سرگرم اور نوع بنوع تبادلۂ خیال ہونا چاھئے۔

ظاہر ہے ایسے تعاون کےلئے امن سب سے اہم شرط ہے - بین اقوامی تعلقات کےلئے ایسے نظام کے بغیر جو پرامن بقائے باہم پر مبنی ہو، ایسے مسائل کے حل کی اچھی ابتدا کرنا جن کا تعلق ساری انسانیت کے مستقبل سے ہے یا موجودہ کئی اہم فرائض کو پورا کرنا ناممکن ہے -

جس قسم کا امن ہم سب چاہتے ہیں اس کی جانب مزید پیش قدمی کی ٹھوس راہیں واضح ہیں - ان کی بابت میں پہلے کہہ چکا ہوں - موجودہ بین اقوامی حالت ان کی نشاندھی کرتی ہے - اور ہم سب کو یقین ہے کہ آج امن کے استحکام کی جدوجہد کے بنیادی فرائض مشترکہ کوششوں سے پورے کئے جا سکتے ہیں -

اس کا مطلب سب سے پہلے یہ ہے کہ بے لاگ اور منصفانہ بنیاد پر وہ مسلح تصادم ختم کرانے کےلئے اقدام کئے جائیں جو ہنوز ہو رہے ہیں -

اس کا مطلب یہ ہے کہ یورپ میں اجتماعی سلامتی کا نظام قائم کیا جائے اور پھر ایشیا میں بھی - اس سے ہمیں دنیا کی سیاسی فوجی بلاکوں میں موجودہ تقسیم کو بتدریج ختم کرنے میں مدد ملے گی -

اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاستوں نے جو رضا کارانہ عہد و پیمان کئے ہیں ان پر ایمانداری سے عمل درآمد کرکے اور — یہ خاص طور پر اہم ہے — اس عمل میں دنیا کی بڑی طاقتوں کو شامل کرکے نیوکلیائی اور دوسرے ہتیاروں کی دوڑ روکی جائے - یہ فوجی محاذ آرائی کی مادی بنیاد بتدریج کم کرنے کی ابتدا ہوگی - اس کا مطلب یہ ہے کہ مکمل مساوات، باہمی فائدے کی بنیاد پر اور کسی بھی امتیاز اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے بغیر معاشی، سائنسی، ٹکنیکی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دیا جائے -

موجودہ حالات میں امن کی جدوجہد کےلئے ان نکات کو ہم خاص منزلیں سمجھتے ہیں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں سے بعض منزلوں تک پہنچنے میں وقت لگے گا - دوسری منزلوں تک رسائی کےلئے فوری، اسی وقت اقدام کی ضرورت ہے - ان دونوں قسم کے مقاصد کے حصول کےلئے ضروری ہے کہ ریاستیں اور امن کے

استحکام سے دلچسپی لینےوالی سیاسی اور وسیع عوامی قوتیں بھی ثابت‌قدم، توانا اور سرگرم کوششوں سے کام لیں۔

''سرد جنگ،، کے طویل برسوں نے نہ صرف پیشہ‌ور سیاستدانوں کے ذھنوں پر گہرے نقوش چھوڑے ھیں۔ ان کا نتیجہ تعصبات، شک و شبہ اور کم علمی — دوسروں کے صحیح رویے اور ان کے ممکن عمل کے بارے میں — کی صورت میں بھی نکلا ھے۔ کوئی بھی نئی ابتدا کرنا آسان نہیں ھے۔ لیکن اسے کرنا ھے۔ یہ ضروری ھے کہ تعاون کرنا سیکھا جائے۔

امن کا ھمارا فلسفہ تاریخی رجائیت کا فلسفہ ھے۔ اگرچہ موجودہ صورت حال پیچیدہ اور مشکل ھے لیکن ھمیں یقین ھے کہ امن کی یہ پیش‌قدمی جو ھو رھی ھے کامران ھوگی۔ ھماری رجائیت کا سرچشمہ کیا ھے؟

ھماری رجائیت کا سرچشمہ سب سے پہلے یہ ھے کہ امن کا ایک مستقل، طاقت‌ور اور فعال عنصر جیتی جاگتی حقیقی اشتراکیت کی شکل میں موجود ھے جس کی امن پسند پالیسی کی بنیاد ھی یہ معاشرتی نظام ھے۔ ھماری رجائیت اشتراکی ملکوں کی اکثریت کے خیالات اور اقدام کے اتحاد پر مبنی ھے۔ (تالیاں۔)

ھماری رجائیت کا سرچشمہ منصفانہ اور جمہوری امن سے ایشیا ،افریقہ اور لاطینی امریکہ کی کئی ریاستوں اور لوگوں کی گہری دلچسپی پر مبنی ھے، ان میں غیرجانبدار ملک بھی شامل ھیں۔

ھماری رجائیت کا سرچشمہ وہ کامیابیاں ھیں جو پرامن بقائے باھم کی پالیسی حاصل کر چکی ھے اور یہ حقیقت بھی کہ بعض سرمایہ‌دارانہ ملکوں کے حکمراں حلقے عالمی قوتوں کے حقیقی توازن کو روزافزوں سمجھنے لگے ھیں اور محسوس کرنے لگے ھیں کہ بین‌اقوامی مسائل حل کرنے کے لئے جنگ ناقابل قبول ھے۔

ھمارا یہ یقین کہ امن کا مقصد ناقابل تسخیر ھے اس عظیم زندگی‌بخش قوت پر گہرے عقیدے پر مبنی ھے جس کے سوتے محنت کش انسان کی امن‌پسند فطرت سے پھوٹتے ھیں — خواہ وہ

مزدور ہو یا کسان یا دانشور۔ اور یہ لوگ دنیا کی بڑی بھاری اکثریت ہیں۔

آخر میں ہم امن کے مسئلے کے تعلق سے اپنی رجائیت کو ان تمام عوامی تحریکوں سے وابستہ کرتے ہیں جو امن کےلئے سرگرم عمل ہیں اور جو اس عالمی اجتماع میں وسیع نمائندگی کر رہی ہیں اور کمیونسٹوں، اشتراکیوں، سوشل ڈیموکریٹوں اور عیسائیوں کے بڑھتے ہوئے اجتماعی اقدام سے بھی۔

یہ سب امید اور اعتماد کا سرچشمہ ہے۔

لیکن امن کی راہ پر کامیابیوں کو مستقل‌مزاجی سے بڑھاتے رہنا چاھئے۔ مزید ترقی آسان نہیں ہے۔ ہمیں کئی رکاوٹیں ہٹانا ہوں‌گی اور امن کے دشمنوں کے جوابی حملوں کو پسپا کرنا ہوگا۔ اس جدوجہد کی پیچیدگی کی جڑ نئے حالات ہیں، بین‌اقوامی تعلقات کا نئی منزل میں آنا ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی نہ صرف کافی ثابت‌قدمی، استواری اور توانائی کی ضرورت ہے بلکہ کام کی بہتر شکلوں، نئے طریقوں اور ٹھوس پہل‌قدمیوں کو بےکم و کاست مرتب کرنے کی بھی جو کشیدگی میں کمی کے عمل کے دوران ناکامی اور کشیدگی کے اڈوں کے ظہور اور رجعت قہقری کی پیش‌بندی کر سکیں۔ ہر امن پسند آب‌جو کو توانا بنانے اور ساتھ ہی انہیں ایک دھارے میں ملانے کےلئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ تاریخ کے موجودہ لمحے کا تقاضہ، یا آپ چاہیں تو، ہمارے دور کا تقاضہ دنیا کی تمام امن‌پسند قوتوں کو متحد کرنا اور تمام ملکوں اور قوموں کےلئے پرامن ارتقا حاصل کرنا ہے۔

عزیز دوستو، تمام دنیا میں کروڑوں لوگوں کی نظریں امن کی قوتوں کی عالمی کانگرس پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ ان فوری سوالات کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں جو عوام‌الناس کے ذہنوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ وہ اس عالمی عوامی تحریک کےلئے رہنما راستوں کے منتظر ہیں جس کا مقصد بیسویں صدی کے ایک اہم‌ترین مسئلے کو حل کرنا ہے— پائدار امن کی ضمانت دینے کا مسئلہ۔ یہ ایک عظیم ذمےداری ہے، اور جیساکہ میں سمجھتا ہوں عظیم اور پرجوش چنوتی ہے۔ (تالیاں۔)

آپ مجھے اس کا یقین دلانے کی اجازت دیجئے کہ امن کے استحکام میں آپ کی سرگرمیوں کو سوویت کمیونسٹ پارٹی، سوویت حکومت اور تمام سوویت عوام کی انتہائی موثر حمایت حاصل ہوگی۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت یونین کی اندرونی زندگی، سوویت لوگوں، ہماری پارٹی اور حکومت کی سرگرمیاں اور تمنائیں امن کی جہد سے معمور ہیں۔ وہ حضرات جو یہاں پہلے آچکے ہیں اور وہ بھی جو پہلی بار ماسکو آئے ہیں سب دیکھ سکتے ہیں کہ سوویت عوام پرامن تخلیقی محنت میں جوش و خروش سے مصروف ہیں۔

آج کل ہمارے عوام نویں پنجسالہ منصوبے کا تیسرا سال ختم کر رہے ہیں۔ پہلے تین برسوں کے ابتدائی نتائج کے پیش‌نظر ہم بلاتوقف کہہ سکتے ہیں کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی چوبیسویں کانگرس نے جو بنیادی معاشرتی معاشی نشانے مقرر کئے تھے وہ پورے ہو جائیں گے۔ (تالیاں۔) اس کا بین ثبوت ملک کی قومی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہے جو ان تین برسوں کے بعد ۱۶۰۴ فیصدی بڑھ جائے گی۔

عوامی معیشت کے تمام شعبوں میں شعوری طور پر پیش‌قدمی کی گئی ہے۔ ۱۹۷۳ء کے منصوبے میں صنعتی پیداوار میں اضافہ ۵۰۸ فیصدی معین کیا گیا تھا اور اس سال کے پہلے نو ماہ میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں واقعی اضافہ ۷۰۳ فیصدی ہوا ہے۔ (تالیاں۔)

پارٹی اور سوویت ریاست کی فکر اور کسانوں کی بےلوث کوششوں کے سبب اس سال بہترین فصل ہوئی۔ (تالیاں۔) اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہم ۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن سے زیادہ یا ہمارے روایتی روسی وزن کے مطابق ۱۳ ارب پوڈ سے زیادہ اناج حاصل کر سکیں گے۔ (تالیاں۔) ریاست کا اناج خریدنے کا سالانہ منصوبہ حد سے زیادہ پورا کیا جا چکا ہے۔ اس سال ۷۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کپاس، ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ چقندر خریدی جائے گی۔ انھیں بھی بڑی کامیابیاں قرار دیا جا سکتا ہے۔

رواں پنجسالہ منصوبے کے تین برسوں میں سوویت شہروں اور دیہات میں تقریباً ۷۰ لاکھ نئے رہائشی فلیٹ تعمیر کئے جائیں گے۔ (تالیاں۔)

ان کامیابیوں پر سوویت لوگ شاداں ہیں اور تمام دنیا میں ہمارے دوست ان کی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ کامیابیاں عالمی امن کے استحکام میں مدد دیتی ہیں۔ (تالیاں۔)

آپ سوویت لوگوں پر اعتماد کر سکتے ہیں جو ہمیشہ — اپنے عظیم انقلاب کے ابتدائی برسوں میں، اشتراکیت کی تعمیر کے دوران، فاشزم کے خلاف جنگ میں، بعد از جنگ کے سالوں میں اور اس وقت بھی — انسانیت کے مفاد کی خاطر جدوجہد کی صف اول میں کھڑے رہے اور آئندہ بھی کھڑے رہیں گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آخر میں میں کانگرس کے منتظمین اور، عزیز دوستو، آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مجھے اس بلند خطاب گاہ سے بولنے کا موقع دیا۔ کانگرس کے محترم شرکا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے مفید مشترکہ کام پر کامیابی کی تمنا کروں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام براعظموں کے عوام آپ کے کام کا دلی خیرمقدم کریں گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔ تمام شرکا کھڑے ہو جاتے ہیں۔)

سوشلسٹ وفاقی ریپبلک یوگوسلاویا کے صدر اور یوگوسلاویا کے کمیونسٹوں کی یونین کے صدر ایوسیپ بروز تیتو کے اعزاز میں دعوت کے موقع پر کیئف کے مارینسک محل میں تقریر

۱۲ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم کامریڈ تیتو!
محترمہ کامریڈ ایوانکا بروز!
عزیز رفیقو!

ہمیں آپ کے سوویت یونین کے اس نئے دورے سے بڑی مسرت ہے۔ ہمیں پہلے کا تجربہ یہ یقین دلاتا ہے کہ ہر ایسی ملاقات، خواہ وہ ہمارے ملک میں ہو یا یوگوسلاویا میں، ہماری پارٹیوں اور ملکوں کے ہمہ پہلو روابط کی ترقی میں، سوویت یوگوسلاوی دوستی کے استحکام میں ہمیشہ اہم قدم ہوتا ہے۔ ان ملاقاتوں کے دوران، جن کی تعداد خصوصاً پچھلے برسوں میں کافی رہی ہے ہم نے آپ کے ساتھ مل کر برابر یہ کوشش کی کہ سوویت یوگوسلاوی تعاون کے حدود میں وسعت پیدا کی جائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ بڑھا کر بڑے پیمانے کا بنایا جائے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں، سوویت یوکرین کے دارالحکومت کیئف میں بھی ہماری دوستانہ بات چیت انھیں نیک روایات کا اچھا سلسلہ ہوگی۔

۱۹۵۵ء اور ۱۹۵٦ء کے بلگراڈ اور ماسکو کے اعلانات، ۱۹۷۱ء کا سوویت یوگوسلاوی اعلان، ۱۹۷۲ء کا مشترکہ کمیونیکے یہ ہیں وہ یادگار تاریخیں جو ہمارے تعلقات کی متواتر ترقی کی نشان‌دہی کرتی ہیں۔

اعلی درجے کا موجودہ تعاون ان پرخلوص اور رفیقانہ مذاکرات کے نتائج کی بھی عکاسی کرتا ہے جو ہمارے اور آپ کے درمیان، کامریڈ تیتو، ہوئے ہیں۔ مجھے اس بات کا اظہار کرکے خوشی ہوتی ہے کہ آج سارے شعبوں میں — سیاست، معاشیات اور تہذیب کے شعبوں میں ہمارے روابط بڑھے ہیں اور خاص طور سے اہم یہ بات ہے کہ اس مشترکہ دوستانہ کام کے پھلوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سوویت یوگوسلاوی تعلقات کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ہم سوویت یونین اور یوگوسلاویا کی برادرانہ قوموں کے درمیان آئندہ بھی اس تعاون میں مزید گہرائی کے اچھے امکانات دیکھتے ہیں۔ ہمیں سوویت یوگوسلاوی دوستی اور اس کے مستقبل میں یقین ہے اور اس کی ثمرآور ترقی کی مشترکہ ذمےداری کو ہم بخوبی سمجھتے ہیں۔

ان عناصر کے بارے میں خیال کرتے ہوئے جو ہمارے دوستانہ اور بین‌اقوامی روابط کی معتبر ترقی کی ضمانت دیتے ہیں ہمیں اپنی پارٹیوں کی باشعور پالیسی کو نمایاں کرنا چاہئے، اس زبردست روزمرہ کے کام کے بارے میں بتانا چاہئے جو ہماری مرکزی کمیٹیاں، سرکاری اور ریاستی ادارے اور ہمارے ہزارہا لوگ چلاتے ہیں۔

اور آج کامریڈ تیتو کا خیرمقدم کرتے ہوئے، سوویت یوگوسلاوی دوستی میں جن کی بڑی دین کو عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، ہم ان کے توسط سے یوگوسلاویا کے کمیونسٹوں کو سلام بھیجتے ہیں جو یوگوسلاویا کی سوشلسٹ تعمیر میں ہراول کا کام کر رہے ہیں۔ ہم سلام بھیجتے ہیں یوگوسلاوی قوم کو، اس کے لاجواب مزدور طبقے، محنت کش کسانوں اور عوامی دانش‌وروں کو، ہم اپنے تمام یوگوسلاوی دوستوں کو سلام بھیجتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

مارکس‌ازم لینن‌ازم اور پرولتاری بین‌اقوامیت کی بنیاد پر بین‌پارٹی تعاون میں مزید گہرائی سے ہم ان وسیع افقوں کو وابستہ کرتے ہیں جو ہمارے سامنے آئندہ برسوں میں آئیں گے۔

عزیز کامریڈ تیتو اور محترم دوستو! آج ہم نے سوالوں کے وسیع دائرے کو لیکر جو مذاکرات شروع کئے ہیں وہ خوشگوار فضا میں چل رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ درحقیقت یہ ہے کہ یکساں

سماجی ڈھانچے رکھنے والے ملکوں سوویت یونین اور یوگوسلاویا کے تعلقات میں حاوی رجحان کا تعین ان باتوں سے ھوتا ھے جو ھم کو متحد و متصل کرتی ھیں۔ ھاں، انکا تعین سوشلزم کے ارتقا کے ان یکساں معروضی قوانین سے ھوتا ھے جو مارکس اور لینن نے دریافت کئے تھے اور جن کی تصدیق بہت سی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے تجربات سے ھوئی ھے۔

ھماری ریاستوں کا تعاون روزافزوں گہرا، وسیع اور پرمعنی ھوتا جا رھا ھے اور اس کا تعلق صرف دوطرفہ تعلقات کے شعبے سے نہیں ھے بلکہ خارجہ پالیسی کے میدان سے بھی ھے۔ پائدار امن اور قوموں کی سلامتی کے لئے سوویت یونین کی جدوجہد کو یوگوسلاویا کی بیش بہا یکجہتی حاصل ھے جسکی امن دوست پالیسی بین اقوامی فضا کو صحت مند بنانے میں مثبت رول ادا کرتی ھے۔

سوشلسٹ ممالک کی متفقہ پالیسی عالمی کشیدگی میں کمی کی خاص محرک رھی ھے اور اب بھی ھے۔ امن اور قوموں کے درمیان مساوی حقوق پر مبنی تعاون کے خیالات جن کے حق میں سوویت یونین، یوگوسلاویا اور دوسرے سوشلسٹ ممالک متواتر سرگرم عمل ھیں ھمارے زمانے میں کروڑوں لوگوں کے دماغوں میں جاگزیں ھو چکے ھیں۔

ھمارے کرۂارض پر معتبر امن کی ضمانت کے لئے عالمی پبلک کے زیادہ سے زیادہ وسیع اور نوع بنوع دھڑے تحریک میں آرھے ھیں اور اپنی مساعی صرف کر رھے ھیں۔ اس کا ثبوت ماسکو کی حالیہ عالمی امن کانگرس نے قطعی یقین کے ساتھ دیا ھے۔ اس کی بین اقوامی گونج انتہائی وسیع پیمانے پر ھوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کانگرس کے شرکا کی آواز اور کانگرس کی اپیلیں امن کے حامیوں، تمام براعظموں کی قوموں کی مسرت و سلامتی کے مجاھدوں کی صفوں میں اضافہ کریں گی۔

میں اس اھم رول کے بارے میں بتا چکا ھوں جو سوشلسٹ یوگوسلاویا نا وابستہ ریاستوں کی تحریک میں ادا کررھا ھے۔ میں ایک بار پھر اس پر زور دینا چاھتا ھوں کہ اس تحریک نے الجیریا کی کانفرنس کے دوران جو سامراج مخالف رخ اختیار کیا اور اس کے شرکا نے جس صفائی کے ساتھ سامراج کی تاناشاھی اور جبروتشدد

کے خلاف جدوجہد کا اظہار کیا، یہ سب باتیں ہماری پوری مفاہمت اور حمایت رکھتی ہیں ۔

ساری ترقی‌پسند، سامراج مخالف طاقتوں کا اتحاد یہی وقت کا فرمان ہے ۔ رفیقو، ہمارے سامنے ابھی طویل اور مشکل راستہ ہے جو سیاسی فضا کو بنیادی طور پر صحت‌مند بنانے کی طرف جاتا ہے ۔ ایسے واقعات جیسے مشرق قریب میں جنگ کے شعلوں کا بھڑک اٹھنا اور چیلی میں انقلاب دشمن بغاوت اپنے فرق کے باوجود یہ سب سامراجی رجعت پرستی کی نوع بنوع کوششیں ہیں تاکہ کشیدگی میں کمی کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں اور دنیا کو پھر ماضی کی طرف دھکیل دیا جائے ۔

مختلف سماجی نظام رکھنےوالے تمام ملکوں کے درمیان سچے، پرامن اور مساوی حقوق کے حامل تعلقات کے استحکام کے لئے سرگرم عمل ہوتے ہوئے ہم اس کو ضروری سمجھتے ہیں کہ سوشلسٹ ریاستوں، کمیونسٹ تحریک اور قومی آزادی کی طاقتوں کے اتحاد کو ہر طرح سے مضبوط کیاجائے اور سامراجی اشتعال انگیزی پر ضرب کاری لگائی جائے ۔ ہم قوموں کی آزادی اور سماجی ترقی کی خواہشات کی زوردار حمایت کرتے ہیں ۔

بین‌اقوامی تعلقات کے سارے عوامل ہمارے تعاون کی اہمیت کی تصدیق کرتے ہیں ۔ اس کی نمایاں مثال مشرق قریب ہے جہاں سارے برادرانہ سوشلسٹ ممالک کا متحدہ اقدام عرب قوموں کی مؤثر حمایت کے لئے ہے جو اسرائیلی قبضہ گیروں کے سامراجی حملوں سے اپنے قانونی اور لازمی حق کے لئے مقابلہ کر رہے ہیں ۔ ہم آئندہ بھی اپنے بین‌اقوامی فرض کو ادا کرتے رہیں‌گے ۔

یورپ کے معاملات میں سوشلسٹ ریاستوں کا قریبی تعاون بڑھتا ہوا رول ادا کر رہا ہے ۔ یہاں ہمارا اولین فریضہ ہے کہ ہم بلاتاخیر و رکاوٹ کل یورپی کانفرنس کے دوسرے مرحلے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور اس کے مختتم مرحلے کو جو اعلیٰ ترین سطح پر ہوگا منعقد کریں ۔ یہ جنگی کشیدگی میں کمی اور یورپ کو ایسے براعظم میں بدلنے کےلئے سازگار لوازمات پیدا کریگا جہاں قوموں کے درمیان تعلقات میں عقل و شعور اور مساوی حقوق والے پرامن کاروباری تعاون کا پائدار راج ہو ۔

کامریڈ تیتو، ہم اس وسیع باھمی مفاھمت کی بڑی قدر کرتے ھیں جو آپ کے ساتھ اور دوسرے یوگوسلاوی رفیقوں کے ساتھ پیدا ھوئی ھے۔ ھمیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ھے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور یوگوسلاویا کے کمیونسٹوں کی یونین، سوویت یونین اور یوگوسلاویا کے درمیان اشتراک عمل میں اضافہ ھمارے مشترکہ مفاد کی آئندہ بھی نیک خدمت کریگا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

عزیز رفیقو اور دوستو! میں یہ جام تجویز کررھا ھوں سوویت یوگوسلاوی دوستی اور تعاون میں مزید ترقی کےلئے، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور یوگوسلاویا کے کمیونسٹوں کی یونین کے برادرانہ روابط کی ھمہ گیر پائداری کے لئے! (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

ھمارے محترم مہمانو۔

کامریڈ بروز تیتو، کامریڈ ایوانکا بروز، ھمارے سارے یوگوسلاوی دوستوں کی صحت کےلئے! (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

امن اور کمیونزم کے نصب العین کی خاطر جدوجہد میں ھماری مشترکہ کامیابیوں کے لئے! (طوفانی تالیاں۔)

ساری دنیامیں امن کے لئے

هند سوویت ثقافتی انجمن کے جلسے میں دهلی کے وگیان بهون میں تقریر

۲۸ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم صدر!
محترمه وزیراعظم اندرا گاندهی!
عزیز دوستو!

میں آپ لوگوں سے جو هند سوویت ثقافتی انجمن کے رهنما اور سرگرم کارکن هیں اور هندستان میں سوویت یونین کے کثیر تعداد دوستوں کے نمائندوں سے اس ملاقات پر بہت خوش هوں۔

اگر مختصر طور پر کہا جائے تو همارا دورهٔ هندستان، دوستی کا دوره هے۔ اور یہاں آپ کی مہمان نواز سرزمین پر جس کی فضا گرمجوشی اور خیرسگالی سے معمور هے اس زبردست مفهوم کا گہرا احساس هوتا هے جس کا یه پرمعنی لفظ ''دوستی،، حامل هے۔

کسی بهی شخص کا سچے دوست کو پالینا ایک ایسی نعمت هے جس سے ساری زندگی مالامال هوجاتی هے۔ لیکن اس سے بهی بڑی ایک نعمت هے۔ میرا مطلب قوموں کے درمیان دوستی سے هے ایسی دوستی لاکهوں لوگوں تک اور اگر همارے دونوں ملکوں کو لیا جائے تو کروڑوں انسانوں تک پہنچتی هے۔ ایسی دوستی بڑی حد تک نه صرف حال کا بلکه پوری پوری قوموں کے مستقبل کا تعین کرتی هے اور ان کے مقدر پر انمٹ نقش چهوڑتی هے۔

اگر اس نقطهٔ نظر سے سوویت هند تعلقات کا جائزه لیا جائے تو یه کہا جا سکتا هے که وه خاص سازگار فضا میں بلکه میں کہونگا بہت مسرت‌بخش فضا میں پروان چڑھ رهے هیں۔ اور همارے ملکوں اور هماری قوموں کے درمیان تعلقات بهی ابتدا سے ایک هی دهارے

پر آگے بڑھے ہیں اور ایک دوسرے کےلئے تکمیل و ترغیب کا باعث بنے ہیں۔

یہاں اہم بات یہ ہے کہ سوویت یونین اور ہندستان کی عظیم قوموں کے درمیان دوستی کے سرچشمے عظیم انسان رہے ہیں۔

اس وقت ہماری ریاست کے بانی ولادیمیر ایلیچ لینن کے الفاظ یاد آتے ہیں جنھوں نے نصف صدی پہلے ہی اس بات پر زور دیا تھا کہ ''روس کے محنت کش عوام ہندستانی مزدوروں اور کسانوں کی بیداری پر گہری توجہ رکھتے ہیں،،۔ (تالیاں۔) جب انہوں نے یہ بات کہی تھی اس وقت ہندستان نوآبادکاروں کے قبضے میں تھا۔ پہلے فتحیاب سوشلسٹ انقلاب کے رہنما کو ہندستانی لوگوں کی لامحدود تخلیقی صلاحیتوں اور اپنی آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد میں ان کی فتح پر گہرا یقین تھا۔ لینن کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سوویت محنت کش عوام گہری توجہ سے خودمختار ہندستان کے نئے جنم کو دیکھتے رہے (تالیاں) اور اب گہری توجہ کے ساتھ ہندستانی لوگوں کو معاشی خودمختاری اور سماجی ترقی کی راہ پر آگے بڑھتے دیکھ رہے ہیں۔

آج مجھے ہندستان کے عظیم محب وطن جواہرلال نہرو سے ملاقاتیں یاد آتی ہیں جو ماسکو، قزاخستان اور دہلی میں ہوئی تھیں۔ نہرو نے ہمیشہ ہندسوویت تعلقات پر گہری توجہ دی اور ان کے مستقبل کے بارے میں دور اندیشی سے کام لیا۔ ۱۹۶۱ء میں انہوں نے کہا تھا: ''سوویت یونین اور ہندستان کی قوموں کے درمیان تعلقات زیادہ سے زیادہ قریبی اور دوستانہ ہوتے جائیں گے،،۔ آج غالباً کسی کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ نہرو کی بات میں کتنا گہرا سچ تھا۔

آج سوویت ہند دوستی دونوں ملکوں کی قوموں کی زندگی میں ایک زبردست اہمیت رکھنے والا عنصر بن گئی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اس کا رول سال بسال بڑھتا ہی جائیگا۔

سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان تعلقات میں ترقی کے اس رجحان کی تصدیق ان دنوں حکومت ہند کی سربراہ شریمتی اندرا گاندھی سے ہماری گفتگو کے دوران بھی ہو رہی ہے۔ جواہرلال نہرو نے

هندستان کے لئے جو ورثہ چھوڑا ہے اس کے اضافے میں شریمتی اندرا گاندھی کی دین سے ساری دنیا بخوبی واقف ہے۔ (تالیاں۔)

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ شریمتی اندرا گاندھی آپ کی انجمن کی سرگرمیوں کی بڑی قدر کرتی ہیں۔ میں اپنی طرف سے اس قدردانی سے پوری طرح متفق و متحد ہوں۔ (تالیاں۔)

قوموں کے درمیان دوستی کوئی مجرد تصور نہیں ہے۔ اس کی تخلیق ایسے جاندار لوگ کرتے ہیں جو اعلی مقصد کےلئے اپنی عقل و توانائی اور اپنا دل وقف کر دیتے ہیں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کی وساطت سے آپ کے ملک کے لکھوکھا باشندوں کو، ہندستانی سماج کے انتہائی مختلف حلقوں کے نمائندوں کو — مزدوروں، کسانوں، استادوں، ڈاکٹروں، انجنیروں، سائنسی اور ثقافتی کارکنوں کو اپنا پیغام خیرسگالی پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں تو ان میں سے ہر ایک سے مصافحہ کرنا اور ان نیک جذبات کےلئے شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا جو وہ ہمارے ملک کےلئے رکھتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔) لیکن افسوس ہے کہ ایسا ممکن نہیں۔ پھر بھی میں ان لوگوں کے ناموں کا ذکر کرنے کے حق سے اپنے کو محروم کرنا نہیں چاہتا جنھوں نے اپنی زندگی کے بہت سے سال ہند سوویت دوستی کی آبیاری کےلئے وقف کئے ہیں اور اس کے لئے خاص طور سے بڑی قوت صرف کی ہے۔ ہمارے ملک میں ڈاکٹر بالیگا (تالیاں)، ڈاکٹر سیف‌الدین کچلو (تالیاں)، جنرل سوکھے (تالیاں) اور دوسرے سرگرم کارکنوں کے نام لوگوں کو معلوم اور یاد ہیں جنھوں نے ہندستانی اور سوویت لوگوں کے درمیان روابط کو مستحکم بنانے کےلئے بہت کچھ کیا ہے۔ میں خاص طور سے اس مفید کام کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ہند سوویت دوستی کے آزمودہ‌کار شری کے۔ پی۔ ایس مینن آپکی انجمن کے صدر کی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ وہ دس سال سے ہند سوویت ثقافتی انجمن کے سربراہ ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ان دنوں سوویت ہند دوستی کے بارے میں مجھے کافی کہنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں ہوائی اڈے پر دهلی پہنچتے ہی، سوویت مہمانوں کے اعزاز میں وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کی دعوت میں اور آپ کے خوبصورت دارالحکومت کے باشندوں

کے ایک زبردست جلسے میں اپنی تقریروں میں کہا ہے۔ اب میں یہاں ایک اور صورت حال پر زور دینا چاہتا ہوں۔

ہم ایسے زمانے میں رہتے ہیں جس میں ملکوں کے درمیان تعلقات میں اچھی فضا قائم کرنے اور مختلف ممالک میں تعاون کو ترقی دینے میں، خود عوام سب سے بڑا رول ادا کرنے لگے ہیں۔ اس روشنی میں ہندسوویت ثقافتی انجمن کی سرگرمی جو سماجی تنظیم کی حیثیت سے ہندستانی عوام کے خیالات و جذبات کی عکاسی کرتی ہے خاص اہمیت اختیار کرلیتی ہے۔ آپ کی انجمن کے حصے میں ایک شریفانہ رول آیا ہے۔ عظیم روسی شاعر کے الفاظ میں آپ معقولیت اور نیکی کے لافانی بیج بو رہے ہیں اور عوام الناس میں قوموں کے درمیان دوستی اور اخوت کے جذبات کی آبیاری کرتے ہیں۔ اس خیال کے تحت آپ میں سے ہر ایک جو کچھ کر رہا ہے اور بحیثیت مجموعی آپ کی انجمن جو کچھ کر رہی ہے اس میں مبالغہ کی مشکل سے گنجائش ہے۔ (تالیاں۔)

ہند سوویت دوستی کی وکالت کرنےوالے مدبر اور سیاست‌داں جس کےلئے کوشاں ہیں اس عمل کو آپ کا کام مضبوط و مستحکم بناتا ہے۔(تالیاں۔) کوئی اس کی تردید نہیں کرسکتا کہ قومیں جتنا زیادہ ایک دوسرے کی تاریخ، روایات اور تہذیب سے واقف ہوتی ہیں۔ اتنی ہی زیادہ وہ ایک دوسرے کے موجودہ مقاصد، خیالات اور افکار کو سمجھ سکتی ہیں۔ اس سے اعتماد، باھمی مفاھمت اور محبت و خیرسگالی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اسی فضا میں شجر دوستی زیادہ چھتنارا اور سربلند ہوتا ہے۔ (تالیاں۔)

ہم جانتے ہیں کہ آپ کے ملک میں سوویت یونین اور سوویت لوگوں کی زندگی اور کاموں سے کتنی زیادہ دلچسپی لی جاتی ہے۔ ہندستانیوں کےلئے جس طرح ولادیمیر ایلیچ لینن کا نام عزیز ہے اس کی ہم بڑی قدر کرتے ہیں۔ (تالیاں۔) اس کی ایک مثال قوموں کی آزادی اور حقوق کےلئے اس عظیم مجاھد کی وہ یادگار ہے جو کلکتہ میں قائم کی گئی ہے۔ ہندستان میں سوویت یونین اور اس کی امن‌دوست پالیسی کےلئے جس احترام و ھمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے اس سے ہم بہت متاثر ہیں۔

عزیز دوستو، میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہندستان سے دوستانہ

روابط استوار کرنے کے لئے سوویت لوگ بھی بڑا کام کررہے ھیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں ۔) وہ ھندستان سے زبردست دلچسپی کا اظہار کرتے ھیں ۔ نہ صرف اس کی صدیوں پرانی تاریخ اور اس کی قدیم تہذیب میں بلکہ اس کی آج کی زندگی میں، اس کی موجودہ سرگرمیوں میں ۔ اس کی شاھد کروڑوں جلدوں کی تعداد میں شائع ھونےوالی ھندستانی مصنفوں کی کتابیں، ھندستانی ادب اور لوک داستانوں کی بنیاد پر تیار کئے ھوئے ڈرامے ھیں جو ماسکو اور سوویت یونین کے دوسرے شہروں کی اسٹیجوں پر پیش کئے جاتے ھیں ۔ سوویت عالموں اور سائنس‌دانوں نے ھندستانی تاریخ، فلسفہ، معاشیات اور آرٹ سے متعلق بہت سی تصانیف کی ھیں ۔ ھمارے ملک میں ھندستانی لوگوں کی قومی جد و جہد آزادی کا خاص طور سے گہرا مطالعہ کیاجاتا ھے ۔

سوویت یونین کے شہروں اور دیہاتوں میں محنت کشوں کے پورے پورے کارخانے اور ادارے سوویت ھند دوستی انجمن میں شریک اور اس کے اجتماعی رکن ھوتے ھیں ۔ لیکن حقیقت میں سارے سوویت لوگ ھندستان سے دوستی کی سوویت انجمن کے اجتماعی رکن ھیں ۔ (طوفانی تالیاں ۔) سارے سوویت لوگ آپ کے دوست، قابل اعتبار دوست، پرایثار اور قابل بھروسہ دوست ھیں! (طوفانی تالیاں دیر تک گونجتی رھیں ۔)

آپ کی انجمن اور سوویت یونین میں آپ کے رفقائےکار کو بہت سے کام، بہت سے اھم فریضے درپیش ھیں ۔ ھماری دونوں قوموں کی زندگی اور تجربات سے باھمی طور پر واقفیت حاصل کرنے کے امکانات واقعی لامحدود ھیں ۔

تہذیبی تبادلہ آپ کے کام کی اصل سمت ھے ۔ یہ تو آپ کی انجمن کے نام سے ھی ظاھر ھوتا ھے ۔ تہذیبی شعبے میں جو روابط ھم آج رکھتے ھیں اگرچہ وہ کم نہیں ھیں، پھر بھی ھم ان کو کافی نہیں کہہ سکتے ۔ یہ تو ابھی دو عظیم تہذیبوں کی باھمی واقفیت کی ابتدائی منزل ھے ۔ یہاں امکانات بہت بڑے ھیں اور ان کا استعمال دونوں ملکوں کے لوگوں کے لئے کافی مفید ھو سکتا ھے ۔

بلاشبہ ھم سوویت یونین میں ھندستان کی ساری سائنسی، صنعتی اور زرعی شاخوں کی ترقی کی تمام دلچسپ اور مفید باتوں سے واقفیت

نہیں رکھتے۔ ہمارا خیال ہے کہ سوویت یونین نے نوع بنوع شعبوں میں جو تجربہ حاصل کیا ہے اس سے اور زیادہ وسیع واقفیت ہندستان کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔

ظاہر ہے کہ ہم سوویت یونین اور ہندستان کے محنت کشوں کے درمیان — کارخانوں، ٹریڈ یونینوں، عورتوں اور نوجوانوں کی تنظیموں کے درمیان طرح طرح کے روابط میں اضافے اور سیاحت کی ترقی کا خیرمقدم کریں گے۔

محترم دوستو! چالیس سال پہلے عظیم ہندستانی مصنف اور مفکر رابندرناتھ ٹیگور سوویت یونین گئے تھے۔ اس وقت ہمارے ملک نے سوشلسٹ تعمیر میں ابھی کچھ رفتاری اختیار کی تھی۔ اس وقت ہم بہت کچھ جھیل چکے تھے، بہت کچھ کر چکے تھے لیکن تب سوویت یونین پسماندہ اور غریب ملک تھا۔ اس کو ہر طرف سے سرمایہ‌دار ملک گھیرے ہوئے تھے اور ان کی طرف سے نئے حملے کا واقعی خطرہ رہتا تھا۔ سیدھی بات یہ ہے کہ اس وقت جینا دشوار تھا، پہاڑ جیسے فریضے پورے کرنے تھے اور نہ تو کافی تجربہ تھا اور نہ معلومات۔ لیکن عوام کے عزم، ان کی جاں نثاری، اپنے مقصد کے لئے لامحدود ایثار نے ٹیگور کو بہت متاثر کیا۔ انہوں نے اس وقت اپنے ”روس سے خطوط“ میں لکھا کہ روسی لوگ ”آستینیں چڑھا کر کام کررہے ہیں تاکہ اس زبردست وسعت میں ایک نئی دنیا نمودار ہو“۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اور اب کئی دہائی سال گزرنے پر ہم نے یہ نئی دنیا بنالی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہزارہا برس سے قومیں اپنی داستانوں میں ایسے معجزنما ہیرو کے خواب دیکھتی آئی ہیں جو زبردست طاقت کا مالک ہو جو انصاف کےلئے، محنت کش لوگوں کی مسرت کےلئے معجزے دکھا سکتا ہو۔ ہمارا تجربہ دکھاتا ہے کہ خود عوام ہی یہ داستانی ہیرو ہیں اور سوشلزم ان میں معجزنما طاقت پیدا کرتا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

عزیز دوستو، ہم اب بھی اپنا کام ”آستینیں چڑھا کر“ کر رہے ہیں کیونکہ ہم اور آگے جانا چاہتے ہیں۔ ہم سوشلزم کی برتری کو

سائنسی اور ٹکنیکی انقلاب کے جدیدترین کارناموں سے مربوط و متحد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ملک کی پیداواری طاقتوں میں تیزی سے نیا اضافہ اور سوویت عوام کی مادی اور ذہنی سطح کو زیادہ بلند کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے سماجی تعلقات میں بہتری اور سوشلسٹ جمہوریت کی ترقی کو اپنا مقصد بنایا ہے۔

سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کی کامیابی سے پیش‌قدمی بڑی حد تک ان کے وسیع برادرانہ تعاون کی مرہون منت ہے جس نے عملی طور پر ہماری قوموں کی زندگی اور سرگرمیوں کے سارے شعبوں کا احاطہ کرلیا ہے۔ سیاست میں اشتراک عمل، منصوبوں میں تال میل اور معیشت میں محنت کی تقسیم، سماجی زندگی میں تجربے کا تبادلہ اور ثقافتی قدر کا تبادلہ ــ یہ سب باتیں باہمی تعاون کے سارے شرکا کو دولت‌مند بناتی ہیں۔

ہمارا تعاون ان ملکوں سے بھی استوار ہو رہا ہے جنھوں نے نوآبادیاتی جوے سے نجات حاصل کی ہے۔ اس سلسلے میں یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہمارے موجودہ دورۂ ہند کے نتائج، وزیر اعظم ہندستان شریمتی اندرا گاندھی سے ہماری بات‌چیت کے نتائج بہت ہی ثمرآور ہوں‌گے۔ ہمیں اس کا یقین ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) میں یہ بات یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ نتائج سوویت ہند تعلقات کی مزید ترقی کا باعث اور ہماری دونوں قوموں کے مفاد میں ہوں‌گے۔ (تالیاں۔)

خیال کو حقیقت میں بدلنے کےلئے ہمیں بہت کام کرنا ہے۔ ہم سوویت ہند دوستی کےلئے ساتھ ملکر کام کریں‌گے! (تالیاں۔)

ہم ایک ساتھ ملکر امن عالم کے لئے کام کریں‌گے! (تالیاں۔)

دوستو، سوویت ہند دوستی اور امن کی خاطر نیک کام کے لئے آپ کا شکریہ۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ان پرخلوص الفاظ کےلئے جو آج یہاں سوویت یونین، سوویت عوام اور خود میرے لئے کہے گئے ہیں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (طوفانی تالیاں۔)

مستحکم امن اور تعاون کے لئے

دهلی میں هندستانی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) کے مشترکہ اجلاس میں تقریر

۲۹ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم نائب صدر!
محترمہ وزیراعظم!
دونوں ایوانوں کے محترم صدور!
محترم ممبران پارلیمنٹ!

سب سے پہلے میں آپ کے ملک کے اعلیٰ ترین قانون ساز ادارے، جمہوریۂ هند کی پارلیمنٹ سے خطاب کرنے کے شرف کے لئے اظہار تشکر کرنا چاهتا هوں۔ هندستان کی سیاسی زندگی میں پارلیمنٹ جو اهم رول ادا کرتی هے میں اس سے بخوبی واقف هوں۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے هوئے اپنے رفقائے کار، سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کے اراکین اور تمام سوویت ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے آپ کو پرخلوص سلام اور نیک خواهشات پیش کرتا هوں۔ (تالیاں۔)

محترم دوستو!

هم آپ کے ملک وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندهی کی مشفقانہ دعوت پر آئے هیں اور میں یہ کہنا چاهتا هوں کہ اس دعوت کو هم نے بخوشی قبول کیا۔

هندستان کے ساتھ دوستی کو استوار کرنے اور اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو هر پہلو سے بڑهانے کو سوویت یونین بڑی اهمیت دیتا هے۔ (تالیاں۔)

یہاں همارے ملکوں کے درمیان پرامن اور نیک پڑوسیوں جیسے تعلقات کی دیرینہ تاریخی روایات کا بھی بڑا دخل هے۔ ان تعلقات

پر کبھی جنگوں یا تصادموں کا سایہ نہیں پڑا ہے۔ سوویت ہند تعلقات کی پوری تاریخ کے دوران ہماری قوموں میں باھمی احترام اور همدردی کے جذبات بڑھتے اور مضبوط ہوتے رہے ھیں۔

سوویت لوگوں نے همیشه هندستانی قوم کی آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد کی طرفداری کی (طوفانی تالیاں)، خلوص کے ساتھ اس کے حامی رہے اور اس کی کامیابی پر خوش ہوئے۔ ہماری صدی کی ابتدا میں ھی سوویت ریاست کے بانی ولادیمیر ایلیچ لینن نے ھندستان میں نوآبادکاروں کے جبر و تشدد کی زوردار مذمت کی۔ ان کو هندستانی قوم کی طاقت پر پورا یقین تھا اور انہوں نے نوآبادیاتی تسلط کی ناگزیر تباھی کی پیش گوئی کی تھی۔ (تالیاں۔)

هم جانتے ھیں کہ هندستانی عوام اور ان کے ممتاز رهنماؤں نے بھی اپنی طرف سے ہمارے انقلاب میں، سوویت دیس میں نئے معاشرے کی تعمیر میں پرجوش دلچسپی لی۔ جواهرلال نہرو نے کہا تھا ’’عظیم لینن کی وصیت کی پیروی کرتے ہوئے روس نے مستقبل پر نگاھیں جمالی ھیں،،۔

پچھلی دھائیوں کے دوران ہمارے ملکوں کے درمیان سیاسی، معاشی اور تہذیبی روابط کی ترقی نے باھمی احترام و همدردی کے جذبات کو اور بھی مضبوط کردیا ہے۔

ہمارے ممالک کو ان کی خارجہ پالیسیوں کی گہری امن دوستی بھی قریب لاتی ہے۔ آج سوویت ہند دوستی کی استواری دونوں ملکوں کے قومی مفادات کے نقطۂ نظر سے اور ہمارے سارے کرۂارض پر امن کو مضبوط کرنے اور بین‌اقوامی صورت‌حال کو صحت‌مند بنانے کے نقطۂ نظر سے بھی اولین اهمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

محترم دوستو!

آپ جیسے تجربہ‌کار سیاست‌دانوں سے خطاب کرتے ہوئے غالباً سوویت یونین کے ان سارے ٹھوس اقدامات کے بارے میں تفصیل سے بتانے کی ضرورت نہیں ہے جو ہم نے پچھلے برسوں اپنی خارجہ پالیسی میں کئے ھیں۔ آپ ان سے بخوبی واقف ھیں۔ آپ غالباً یہ جانتے ھیں کہ هم عالمی صورت حال کو بنیادی طور پر صحت‌مند بنانے کے لئے اپنے امکان بھر سب کچھ کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ھیں تاکہ مستحکم

امن اور حقیقی پرامن بقائے باہم، کشیدگی میں کمی اور بین‌اقوامی تعاون کی وسیع پیمانے پر ترقی کی ضمانت ہو سکے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے مرتب کئے ہوئے امن کے پروگرام کا ٹھیک یہی رخ ہے اور جو ہماری ریاست کی خارجہ پالیسی کی سرگرمیوں کا لائحہ عمل بن گیا ہے۔

ہم ان فریضوں کی تکمیل اور امن پروگرام کو زندگی میں رائج کرنے کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟

یہ بات صاف ہے کہ سوویت لوگوں کو زبردست اور نئے سماج کی تعمیر کے اتنے بڑے بڑے منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے امن کی، پرسکون بین‌اقوامی صورت حال کی اور دوسرے ملکوں سے باہمی طور پر مفید معاشی، سائنسی اور ٹکنیکی روابط وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی ضرورت دوسری قوموں کو بھی ہے، دنیا کی ساری قوموں کو۔ اگر معاملے کو وسیع اور تاریخی نقطۂ نظر سے دیکھاجائے تو سوال یوں سامنے آتا ہے کہ بین‌اقوامی صورت‌حال کا ارتقا اور زیادہ تر انسانی معاشرے کی تاریخ کا ارتقا کس راستے پر ہورہا ہے۔ گذشتہ چوتھائی صدی نے امکانی راستوں میں سے ایک کو بہت اچھی طرح دکھا دیا ہے۔ میرا مطلب ''سرد جنگ،، سے ہے۔ یہ راستہ کہاں لے گیا؟ یہ لے گیا دنیا کو معاندانہ فوجی بلاکوں میں بانٹنے، بہت سے ریاستوں کے درمیان معتدل تعلقات کو توڑنے اور بہت سے ملکوں کی اندرونی زندگی کو بگاڑنے کی طرف۔ اس نے انسانیت کی بڑے پیمانے پر تباہی کے ذرائع کو جنم دیا اور ان میں ناقابل یقین اضافے کا سبب بنی۔ اس نے انسانی عقل و فہم کے لاجواب کارناموں کو برکت سے لعنت میں بدلنے کی حیرت انگیز صلاحیت کا اظہار کیا۔ یہاں کارل مارکس کے الفاظ بےساختہ یاد آتے ہیں جنھوں نے سرمایہ‌داری کے تحت ترقی کی مثال ایسے ظالم دیوتا سے دی تھی جو صرف مقتول کے کاسۂ سر سے آب‌حیات پینا چاہتا تھا۔

مزیدبرآں ''سرد جنگ،، کچھ ایسی ''سرد،، بھی نہ تھی۔ وقتاً فوقتاً سچ سچ کی جنگیں بھی چھڑتی رہیں، جن کو سامراجی اور نوآباد کار کمیونزم کے خلاف جدوجہد کا نعرہ بلند کرکے بھڑکاتے تھے۔ انتہائی جنونی رجعت‌پرستی کے لئے زرخیز زمین فراہم کرکے وہ قوموں کی سماجی ترقی میں حائل ہوتی تھی۔ اس نے نوآبادیاتی نظام

سے آزادشدہ بہت سے ملکوں کے لئے خودمختار سیاست کا راستہ اختیار کرنے میں روڑے اٹکائے۔

کسی کالی آندھی کی طرح اس نے ان لوگوں کو بھی اپنے چکر میں کھینچ لیا جو اس سے الگ ھی رھنا چاھتے تھے اور ھمارے کرۂارض کے حالات پر مایوسی کا سایہ مسلط کردیا۔

کئی بار دنیا نیوکلیائی جنگ کی کگار تک پہنچ گئی اور صرف انتہائی زبردست کوششوں کی قیمت دے کر اس کو اس کگار پر، کبھی کبھی بالکل آخری لمحے میں، روکا جاسکا۔ دیکھئے، انسانیت کی زبردست اور ناقابل تلافی تباھی کےلئے صرف ایک غلطی کافی ھے۔

ھم نہ تو خود ایسے راستے پر چلناچاھتے ھیں اور نہ چاھتے ھیں کہ ساری انسانیت اس پر آگے چلے۔ ھمارے پیش‌نظر ایک اور راستہ ھے— قوموں کے درمیان معتدل تعلقات کے قیام کا راستہ، سامراجی سیاست کے بھڑکائے ھوئے جنگ اور کشیدگی کے شعلوں کو فرو کرنے کا راستہ، تمام ریاستوں کے درمیان وسیع اور مساوی حقوق‌والے تعاون کا راستہ خواہ ان ریاستوں کے سماجی نظام کچھ بھی ھوں۔ (تالیاں۔) ریاستوں کے درمیان مستحکم امن اور پرامن تعاون بہت سے دوسرے اھم فریضوں کی تکمیل کےلئے بھی زیادہ سازگار حالات پیدا کرتے ھیں مثلاً قومی آزادی، سماجی ترقی، اور مختلف ملکوں کے درمیان نفرت‌آمیز معاشی نابرابری دور کرنا۔ ھمارے یقین کے مطابق یہی واحد بدل ھے نیوکلیائی تباھی کا جو ریاستوں کے درمیان کشیدگی برقرار رھنے اور شدت اختیار کرنے کی صورت میں کسی نہ کسی طرح پیش آتی۔

آج ھم بڑے اطمینان کے ساتھ یہ کہہ سکتے ھیں کہ یہ بدل رفتہ رفتہ حقیقت بنتا جارھا ھے۔ (تالیاں۔) پچھلے برسوں میں بہت سی ریاستوں کے تعلقات میں جو پہلے بہت ھی خراب اور کشیدہ تھے، پرامن بقائےباھم اور باھمی طور پر سفید تعاون کی طرف موڑ نمایاں ھوتا جارھا ھے۔

اس کا سبب کیا ھے؟

سب سے پہلے تو اس وجہ سے کہ ھمارے زمانے میں سوشلسٹ ریاستوں اور ان ملکوں کی بھی حقیقی طاقت اور سیاسی اثر بہت بڑے پیمانے پر بڑھے ھیں جنھوں نے نوآبادیاتی نظام سے آزادی حاصل کی ھے اور امن

سے گہری محبت رکھنےوالی ان ریاستوں کا اثر بھی بین‌اقوامی تعلقات کے نظام پر زیادہ ہوگیا ہے۔

''سرد جنگ،، کی جڑیں کاٹنے کےلئے اس کے محرکوں کو واقعی یہ یقین دلانا تھا کہ سوشلزم کو ختم کرنے، قوموں کی آزادی کے انقلابوں کا گلا گھونٹنے کی جو امیدیں انھوں نے لگا رکھی ہیں وہ بالکل بےبنیاد ہیں اور ان کو یقین دلانے کےلئے کہ یہ امیدیں نقش‌برآب ہیں صرف ایک ہی طریقہ تھا یعنی عالمی سوشلزم اور قومی آزادی کی تحریک کو ایک اٹوٹ طاقت بنا دینا۔ اور وہ ایسے ہی اٹوٹ طاقت بن گئیں۔ ایسی طاقت جو انسانیت کیلئے ترقی، آزادی اور امن لارہی ہے۔

مغربی ریاستوں کے زیادہ دوراندیش رہنما، دنیا کی صورت‌حال کا حقیقت‌آمیز اندازہ لگاتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچ رہے ہیں کہ دباؤ اور دھمکی کی، کشیدگی بڑھانے کی پالیسی جاری رکھنا بےسود اور خطرناک ہے۔ پرامن بقائےباہم کا خیال جس کو سوشلسٹ ملکوں نے مسلسل اور اٹل طریقے سے پیش کیا سرمایہ‌دار دنیا میں بھی زیادہ وسیع حمایت حاصل کرنےلگا ہے۔ اور محترم ممبران پارلیمنٹ، امن دوست سیاست کی اس تاریخی خدمت پر ہم آپ کے ساتھ بجا طور سے فخر کر سکتے ہیں جس میں ہمارے دونوں ملکوں، سوویت یونین اور ہندستان، دونوں کی اپنے اپنے طور پر معاونت شامل ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہمارے زمانے میں بین‌اقوامی تعلقات میں جو مثبت عوامل ہو رہے ہیں وہ سب سے زیادہ یورپ میں نمایاں ہیں۔ اسی لئے میں یورپ کے بعض فوری مسائل کے بارے میں اپنا اندازہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

دو عالمی جنگوں کے خون‌ریز تجربے سے جس نے قوموں اور سیاستدانوں کو بہت کچھ سبق دیا اور سوشلسٹ ملکوں کی امن دوست پالیسی پر مبنی اٹل کوششوں کی وجہ سے، جن کو بورژوا یورپ کے حقیقت‌پسند خیالات رکھنےوالے حلقوں کی تائید اور مفاہمت ملی، یورپی ریاستوں میں واقعی یہ عام شعور پیدا ہوا کہ جنگ کو اور خاص طور سے نیوکلیائی جنگ کو یورپی مسائل کے حل کرنے کے ذریعے کی حیثیت سے قطعی مسترد کرنا چاہئے۔

یہی یقین ان اهم معاهدوں اور متعدد اهم دستاویزوں کی بنیاد هے جن پر پچھلے برسوں کے دوران سوشلسٹ ریاستوں اور فرانس، وفاقی جمہوریه جرمنی اور مغربی یورپ کے دوسرے ملکوں نے دستخط کئے هیں -

اور اب یورپ کی صدیوں پرانی تاریخ میں پہلی بار یورپی ریاستیں (ریاستہائے متحده امریکه اور کناڈا کے ساتھ ملکر) اجتماعی کوششیں کر رهی هیں - انهوں نے کل یورپی کانفرنس میں اپنے سامنے یه فریضه رکھا هے که وه سب ملکر یورپ میں نئے باهمی تعلقات کی پرامن بقائےباهم اور باهمی طور پر مفید سرگرم تعاون کی مستحکم بنیاد رکھیں گی -

ایسے پرامن تعلقات اور تعاون کےلئے اپنی قسم کا ضابطه مرتب کرنا جو ریاستوں کو پابند کرے اور قوموں کو ولوله بخشے، واقعی کوئی آسان کام نہیں هے، اگر اس بات کو پیش نظر رکھاجائے که یورپی ریاستوں کے سماجی نظام نوع بنوع هیں اور ان اختلافات کو دیکھا جائے جن کو وه کسی نه کسی شعبے میں اپنے قومی مفادات سمجھتی هیں - اس لئے کلیورپی کانفرنس میں حجت اور بحث ومباحثے هورهے اور مدبرانه کشمکش جاری هے - یه کوئی حیرت کی بات نہیں هے- اس کا اندازه پہلے سے لگالیا گیا تھا -

همارے خیال کے مطابق مستقبل میں مشترکه کوششوں سے یورپی امن اور تعاون کی جو عمارت بنےگی وه رفته رفته ایک دوسرے کے مدمقابل فوجی سیاسی بلاکوں کی جگه لےلیگی جن پر یه براعظم فیالحال تقسیم هے-

تقریباً ایک مہینه پہلے ویانا میں وه مذاکرات شروع هوئے هیں جن کا مقصد یه هے که یورپ کی تاریخ میں پہلی بار کثیرفریقی اتفاق رائے سے براعظم کے وسط میں، ایک دوسرے کے مدمقابل دو فوجی بلاکوں کی سرگرمیوں کے ملحقه منطقوں میں فوجی طاقتوں اور اسلحهجات میں تخفیف کا سمجھوته مرتب کیا جائے - هم یه سمجھتے هیں که یه تخفیف ایسی هونی چاهئے جس سے کسی فریق کو یکطرفه فائده نه حاصل هو اور اس کے ساتھ هی عام سلامتی اور باهمی اعتباروااعتماد میں استحکام پیدا هو- سوویت یونین متذکره تخفیف سے کسی طرح کا فوجی فائده اٹھانے کا دعوےدار نہیں هے اور ظاهر هے که اس پر

بھی راضی نہیں ہو سکتا کہ دوسرا فریق ایسے فوائد حاصل کرے۔ یہ بات بالکل صاف ہونی چاہئیے۔

بین‌اقوامی کشیدگی میں کمی تمام محاذوں پر اسلحہ‌سازی کی دوڑ ختم کرنے اور ترک‌اسلحہ کی جدوجہد کے لئے سازگار حالات پیدا کرتی ہے۔ سوویت یونین یہ جدوجہد دسیوں سال سے کررہا ہے۔ ہماری کوششیں، دوسری سوشلسٹ ریاستوں اور تمام امن‌پسند ملکوں کی کوششیں اب بارآور ہونے لگی ہیں۔ لیکن ابھی آئندہ بہت کچھ کرنا ہے۔ اسلحہ‌سازی کی دوڑ جو اب بھی جاری ہے انسانیت کےلئے غیر معمولی خطرے کی حامل ہے۔ کشیدگی میں کمی اور پرامن بقائےباہم کے استحکام میں اضافے کے عام رجحان کی نمایاں طور پر کاٹ کرتی ہے۔

ترک‌اسلحہ کے میدان میں جزوی اقدامات پر عمل درآمد جیسے بعض قسم کے اسلحہ کی ممانعت، ہر طرف اور سب کی طرف سے نیوکلیائی آزمائشوں کا خاتمہ، فوجی بجٹوں میں تخفیف اور اس کے ساتھ ہی فوجی لحاظ سے سب سے زبردست طاقتوں کے اسٹریٹیجیکل اسلحہ کو محدود کرنا دنیا کو اس میدان میں اپنے مختتم مقصد یعنی عام اور مکمل ترک اسلحہ کے حصول سے قریب کردیگا۔ (تالیاں۔) سوویت ریاست اپنے وجود کے پہلے ہی سال سے اس عظیم مقصد کے حصول کےلئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس نے ابتک اس میں کافی دین دی ہے اور میں دوست نواز ہندستانی پارلیمنٹ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سوویتوں کا دیس اپنے امکان بھر سب کچھ کررہا ہے تاکہ وہ دن قریب آجائے جب لوگوں کی باہمی تباہی کے ذرائع کو برباد کرنے کا وہ خواب حقیقت بن جائےگا جس کو نوع‌انسانی کے بہترین دماغ صدیوں سے دیکھتے آئے ہیں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

محترم ممبران پارلیمنٹ!

پوری عالمی صورت‌حال میں زیادہ پائدار امن اور سلامتی کی سمت مستحکم تبدیلی کےلئے بلاشبہ بہتری کی وہ صورتیں بہت اہم ہیں جو پچھلے دو برسوں کے دوران سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے تعلقات میں ہوئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا بڑا حاصل یہ ہے (اگر اس کا ذکر یوں کیا جائے کہ سب سے پہلے دوسرے ملکوں کےلئے کیا اہم ہے) کہ دو انتہائی زبردست طاقتیں — سوشلسٹ اور سرمایہ‌دار — باہمی طور سے لازمی ریاستی قانون کی شکل میں پرامن بقائےباہم کے

اصولوں کو اپنے باھمی تعلقات کی بنیاد کی حیثیت سے تسلیم کرتی ھیں ۔ مزیدبرآں انھوں نے اپنی خارجہ پالیسی اس طرح چلانے کی ذمےداری لی ھے کہ نیوکلیائی جنگ کو پھوٹ پڑنے سے روکا جاسکے ۔

میرے خیال میں یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ ایسے سمجھوتے سے ساری دنیا کی قوموں کو فائدہ ھے جن کو نئی عالمی جنگ روکنے سے دلچسپی ھے ۔ سوویت یونین نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے تعلقات بہتر کرنے کے یہ قدم اٹھاتے ھوئے اپنی امن دوست سوشلسٹ خارجہ پالیسی کے اصولوں پر عمل کیا ھے جن کو سب اچھی طرح سے جانتے ھیں ۔ ھم اس بات کی بڑی قدر کرتے ھیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی قیادت نے اس معاملے میں سیاسی حقیقت‌پسندی اور دوراندیشی دکھائی اور وقت کے تقاضوں پر کان دھرے ۔

تاریخی ارتقا کے سارے اھم موڑوں کی طرح سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات میں یہ موڑ بھی آسانی سے نہیں آ رھا ھے بلکہ مختلف طاقتوں کے درمیان جدوجہد اور کچھ پیچ و خم اور پس‌وپیش کے ساتھ پیدا ھو رھا ھے ۔ ھم صاف دیکھتے ھیں کہ مغربی طاقتوں کے فوجی سیاسی بلاکوں کے بعض حلقے جن میں خود ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اندر ایسے حلقے بھی شامل ھیں جو سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان پائدار امن اور باھمی طور پر مفید تعاون کو اپنے لئے ناخوشگوار سمجھتے ھیں اور اس کی ھر طرح سے مخالفت کرتے ھیں ۔ یہ بھی سب کو معلوم ھے کہ اس طرح کے حلقے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کتنی زوردار سرگرمیاں دکھا رھے ھیں اگرچہ ھمیں اس کا قطعی یقین ھے کہ ان سرگرمیوں کا امریکی عوام کے مفادات سے کوئی سروکار نہیں ھے ۔

بہرحال ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ء میں سوویت امریکی چوٹی کے مذاکرات کے نتیجے میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے تعلقات کو جو صحت‌مند اور معتدل رخ دیا گیا ھے وہ مسلمہ طور پر سوویت اور امریکی قوموں کے بنیادی اور طویل مدتی مفادات اور اسی طرح ساری دنیا کے مفادات کے حق میں ھے اور عزیز دوستو ، مجھے یہ صاف کہنے کی اجازت دیجئے کہ ھمیں سوویت یونین میں اس بات کا یقین ھے کہ تعمیری پالیسی کی ان پرامن حاصلات کو کوئی بھی خاک میں نہیں ملاسکتا ! (تالیاں ۔)

سوویت یونین کشیدگی میں کمی اور پرامن تعاون کے مقررہ راستے پر آگے بڑھتے رہنے کا عزم مصمم رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم یہ مان کر ایسا کررہے ہیں کہ امریکی فریق بھی اسی پر عمل کریگا۔

محترم ممبران پارلیمنٹ!

ہم اس حقیقت کو بڑے اطمینان سے دیکھتے ہیں کہ ایشیا کا عظیم براعظم بھی بین اقوامی زندگی میں ہونےوالی مثبت تبدیلیوں سے الگ نہیں رہا ہے اور ایشیا میں بھی کشیدگی میں کمی اور بین اقوامی تعلقات کو اعتدال پر لانےوالی مشینری حرکت میں آ چکی ہے اور تیزی اختیار کررہی ہے۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ ایشیا میں صورت‌حال پیچیدہ ہے۔ یہاں ابھی توپیں گرج رہی ہیں اور محبان‌وطن کا خون بہہ رہا ہے۔ ابھی تک بہت سے شدید تضادات، بڑے بڑے لاینحل مسئلے بین ریاستی تنازعے اور سنگین کشیدگی کے مرکز موجود ہیں۔

پھر بھی بین کامیابیاں ہوئی ہیں جو حقیقی ہیں۔

اس میں ویت‌نام کی جنگ کے خاتمے نے اہم رول ادا کیا ہے جو ویت‌نامی عوام کی زبردست فتوحات کا نتیجہ ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) ویت‌نامی عوام کو سامراجی جارحیت کے خلاف اس جدوجہد میں سوویت یونین اور ساری امن دوست طاقتوں کی جن میں ہندستان بھی شامل ہے حمایت حاصل تھی۔ ہم جتنا آگے بڑھ رہے ہیں اتنا ہی زیادہ صاف ہوتا جارہا ہے کہ براعظم ایشیا کے حالات میں بہتری کی لازمی شرط اسی میں مضمر تھی۔

اسی مثبت عمل کی دوسری اہم باتیں ہیں جنوبی ایشیا میں حالات کی کافی صحت‌مندی اور ایشیائی قوموں کے خاندان میں مکمل حقوق رکھنےوالی خودمختار ریاست کی حیثیت سے بنگلہ‌دیش کی شرکت۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں) یہ ہے ایشیائی ریاستوں کے درمیان تعاون میں وسعت۔ کوریائی عوامی جمہوری ریپبلک نے کوریا کے پرامن جمہوری اتحاد کےلئے جو تجویز پیش کی ہے اس نے براعظم کی فضا کو صحت‌مند بنانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

ایشیا کے ممالک میں پائدار امن کے واقعی حصول پر اعتماد مستحکم ہوتا جارہا ہے اور یہاں ایسی پائدار صورت حال پیدا ہو رہی

ہے جو ان ملکوں کےلئے سازگار ہے تاکہ وہ اپنی اندرونی ترقی کے فوری فرائض پر کوششیں مرکوز کر سکیں۔ ایسے عملی راستوں اور ٹھوس طریقوں کی تلاش جزوی اور مجموعی طور پر تیز ہوتی جارہی ہے جو ایشیائی ریاستوں کی سلامتی کی بنیاد ڈالتی ہیں اور اس کو استوار کرتی ہیں۔ انھیں مسائل پر اس وقت ایشیا کے لوگوں کی فکروتوجہ لگی ہوئی ہیں اور ہم اس کو بڑی کامیابی خیال کرتے ہیں۔

ایسی دلچسپ پیش‌قدمیاں بھی کافی وجود میں آرہی ہیں جو ایشیا کے پرامن مستقبل کی فکر سے معمور ہیں۔ مثلاً جنوبی مشرقی ایشیا کی غیرجانبداری کا خیال، جنوبی ایشیا کی ریاستوں کے باھمی تعلقات کے فارمولے کی تلاش جو ان کے درمیان نیک ہمسایانہ تعاون کا ضمانت‌دار ہو، بحر ہند کو منطقۂ امن میں بدلنے کی تجویز اور منطقائی تعاون کی تجویز۔ (تالیاں۔)

مجموعی کوششوں سے ایشیا کی سلامتی کی ضمانت دینے کے خیال سے دلچسپی بھی بڑھ رہی ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں سوویت یونین اس خیال کا معتبر طرفدار ہے اور صرف اس وجہ سے نہیں کہ ہماری ریاست کا زیادہ بڑا حصہ ایشیا میں واقع ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایشیا میں، ایسے براعظم میں جہاں آدھے سے زیادہ انسان بستے ہیں، امن، سلامتی اور تعاون کے حالات کا قیام عالمگیر پیمانے پر امن اور قوموں کی سلامتی کی ضمانت کےلئے بجائےخود ایک اہم عالمی تاریخی قدم ہوگا۔

یہاں ہم نہ صرف معاملے کے سیاسی پہلو کو بلکہ اس کے معاشی رخ پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ مستحکم امن کی حالت میں ایشیا کے ملک پہلی بار ان معاشی اور سماجی مسائل اور تہذیبی ترقی پر اپنی توجہ مرکوز کر سکتے ہیں جن سے وہ دو چار ہیں۔ ان حالات میں ان کےلئے اپنی معاشی خودمختاری کو مضبوط کرنا آسان ہوگا۔

چھٹی دھائی میں ہی ایشیائی ممالک نے وہ اصول مرتب کرلئے تھے جنھوں نے ان کے درمیان پرامن بقائے باھم اور تعاون کی سمت ان کے تعلقات کی ترقی کی پیش‌بینی کی تھی۔ یہ تھے بانڈونگ کے اصول اور پنچ شیل کی پالیسی جو ھندستان کو خاص طور سے عزیز ہے۔ لیکن بعد کو ایسے وجوہ سے جن کی تفصیل یہاں مناسب نہیں، یہ

عمل جامد ہو گیا ۔ ہم خیال کرتے ہیں اب اس ٹوٹی ہوئی تحریک میں پھر جان ڈالنے کا وقت آگیا ہے۔

اسی لئے یہ بروقت معلوم ہوتا ہے کہ ایشیا کی مجموعی سلامتی کے خیال کا ہر پہلو سے جائزہ لیا جائے جس سے براعظم پر امن و سلامتی کے مسائل کےلئے ایک ایسا مشترکہ رویہ اختیار کرنے میں مدد ملےگی جو ساری متعلقہ ریاستوں کےلئے قابل قبول ہو ۔ دوسرے الفاظ میں ہم ایسے جاندار، وسیع اور تعمیری بحث‌مباحثے کی اپیل کرتے ہیں جو فوری فریضوں کے سمجھنے میں زیادہ گہرائی پیدا کرسکتا ہے۔ اس کےلئے اب وقت آچکا ہے اور اس کےلئے ایشیا کی موجودہ فضا نے کافی لوازمات فراہم کر دئے ہیں ۔ ایشیا امن، دوستی اور تعاون کا براعظم بن سکتا ہے اور اس کو بننا بھی چاہئے اور یہ عظیم مقصد اس لائق بھی ہے کہ اس کےلئے کام اور جدوجہد کی جائے ۔

ہاں، جدوجہد کی جائے کیونکہ امن اور کشیدگی میں کمی کے ابھی کثیرتعداد اور کافی بااثر مخالف ہیں ۔ ان میں سب سے پہلے سرمایہ‌دار دنیا کی وہ قوتیں ہیں جن کا تعلق براہ‌راست جنگی تیاریوں سے ہے۔ انھیں اپنے امکان بھر وسیع پیمانے پر اسلحہ‌سازی کی دوڑ اور جنگی اخراجات خوب بڑھانے سے دلچسپی ہے۔ ان میں ہمارے کرۂارض کے مختلف حصوں، مختلف براعظموں میں پائی جانےوالی انتہائی رجعت‌پرست، نسلی‌امتیازات رکھنےوالی، کھلی اور چھپی نوآبادکاری اور جدید فسطائیت کی مختلف شکلوں کی طاقتیں بھی ہیں ۔ یہ سب واحد محاذ کی طرح پرامن بقائے باہم کی طرف اس موڑ کے خلاف میدان میں آتی ہیں جو اس وقت بین‌اقوامی تعلقات میں نمودار ہوا ہے۔ یہی قوتیں ہیں جو سماجی ترقی، آزادی، خودمختاری اور قوموں کے مساوی حقوق کے خلاف لڑتی ہیں ۔

یہ سب باتیں مستحکم امن اور قوموں کے درمیان نیک ہمسایانہ تعاون کی راہ پر انسانیت کی پیش‌قدمی میں کچھ کم رکاوٹیں نہیں ڈالتی ہیں ۔ ان مقاصد کا حصول جو بجائے خود معقول معلوم ہوتے ہیں اور قوموں کی مرضی کے مطابق ہیں کوئی سیدھاسادہ اور آسان کام نہیں ہوتا ہے۔ اس کے لئے استقلال، توانائی، لگن اور کشیدگی میں کمی کے مخالفین کی مزاحمت پر قابو حاصل کرنے کی مہارت درکار ہیں ۔ یہ ان ساری طاقتوں کی عملی یکجہتی کا مقتضی ہے

جو امن اور ترقی کے حق میں ھیں - اس مقصد کےلئے ھر امن دوست ریاست کی دین اھم ھے اور بےشک ایسے ملکوں کی دین جیسے ھندستان اور سوویت یونین جو بین‌اقوامی زندگی میں زبردست رول ادا کرتے ھیں -

پچھلے ھفتوں کے مشرق‌قریب کے واقعات جن پر آج کی دنیا میں آپس میں مخالفت رکھنےوالی بہت سی طاقتیں مرکوز ھو گئی ھیں سوجودہ بین‌اقوامی تعلقات کی پیچیدگی کا نمایاں اظہار بن گئے ھیں -

اب وھاں نسبتاً مختصر لیکن سخت جنگی جھڑپوں کے بعد سکون ھوگیا ھے- لڑائی بند ھوگئی ھے لیکن خاکستروں سے اب بھی دھواں نکل رھا ھے اور ھزاروں مقتولوں کی قبریں ابھی تازہ ھیں، دشمن فوجیں ایک دوسرے کے خلاف ڈٹی ھوئی ھیں اور ان کے اسلحہ تیار ھیں- یہ بات صاف ھے کہ ایسے فوری اقدامات کرنا چاھئے تاکہ نیا خون خرابہ نہ ھو اور مستقل امن قائم ھوجائے - لیکن اس کےلئے ماضی سے سبق سیکھنے کی ضرورت ھے-

مشرق‌قریب اور اس کے اطراف کے پچھلے عرصے کے واقعات سے کیا نتائج اخذ کئے جاسکتے ھیں ؟

سب سے پہلے نئی جنگ نے بالکل صاف یہ دکھادیا کہ مشرق‌قریب میں آتشگیر اور خطرناک حالت اور زیادہ برقرار رھنے دینا اور حملہ‌آوروں کو ان کی زبردستی قبضہ کی ھوئی زمین پر باقی رھنے دینا ناروا ھوگا- (تالیاں-) اگر قریبی عرصے میں پرامن تصفیہ نہ ھوگا، اگر اسرائیلی جارحیت کی ساری باقیات کو نہ ختم کیا جائیگا تو مشرق قریب میں کسی وقت بھی نیا اور زیادہ خطرناک جنگی دھماکہ ھو سکتا ھے-

جنگی کارروائیوں نے نمایاں طور پر یہ دکھا دیا ھے کہ عرب دنیا اب وہ نہیں رھی ھے جو وہ چھ سال پہلے تھی- انھوں نے جارحیت کی شکار عرب ریاستوں کی بڑھتی ھوئی طاقت کا اظہار کیا ھے اور اس داستان کو ختم کردیا ھے کہ اسرائیل کی مسلح طاقتیں ناقابل شکست ھیں - اس کے ساتھ ھی دنیا عرب ریاستوں کی اس عملی یکجہتی کی بھی شاھد بنی جو فوجی شعبے کی طرح ان سیاسی اور معاشی اقدامات میں بھی ظاھر ھوئی جن کو بین‌اقوامی میدان میں مشترکہ مفادات کے دفاع کےلئے اختیار کیا گیا -

عملی طور پر اس یکجہتی اور دوستانہ امداد کی اعلی کارگزاری کا بھی ثبوت ملا جو سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی

طرف سے، ایشیا، افریقہ اور دوسرے براعظموں کی ریاستوں کی طرف سے عرب قوموں کو ان کی منصفانہ جدوجہد میں دی گئی۔ ان دنوں اسرائیل کی سیاسی اور سفارتی علحدگی اور زیادہ نمایاں ہو گئی جو اس کی جارحانہ پالیسی کا نتیجہ تھی۔

اس کے ساتھ ہی پچھلے ہفتوں کے واقعات نے ہمیں اس بات کا ایک اور ثبوت فراہم کیا کہ پچھلے برسوں میں بین‌اقوامی تعلقات کو اور سب سے پہلے مختلف سماجی نظام رکھنےوالی سب سے بڑی ریاستوں کے تعلقات کو اعتدال پر لانے اور بین‌اقوامی کشیدگی کم کرنے کےلئے جو کام کیاجا چکا ہے وہ امن‌عامہ کےلئے کتنا مفید ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ محترم ممبران پارلیمنٹ، آپ مجھ سے اتفاق کریں‌گے کہ اگر دنیا میں امن کا یہ عنصر نہ ہوتا جو پچھلے دوتین سال کے دوران منظرعام پر آیا ہے تو معاملہ بالکل کچھ اور ہوتا۔ اگر موجودہ تصادم عام بین‌اقوامی کشیدگی کے حالات میں اور مثال کیلئے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان ابتر تعلقات کے حالات میں ہوا ہوتا تو مشرق‌قریب کی یہ جھڑپ کہیں زیادہ خطرناک ہوتی اور اتنے بڑے پیمانے تک پہنچ سکتی تھی کہ امن‌عالم کےلئے خطرہ پیدا ہو جاتا۔

یہ تو یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ایسی صورت میں سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مشترکہ پیش‌قدمی کا کوئی سوال نہ پیدا ہوتا جس کی حمایت دوسری ریاستوں نے بھی کی اور جو مشرق‌قریب کے بارے میں سلامتی کونسل کے معروف فیصلوں کا باعث بنی اور جنگ‌بندی کا امکان فراہم کر سکی۔

اس وقت خاص فریضہ یہ ہے کہ آنےوالے مذاکرات کے درمیان بالآخر مشرق قریب میں مستحکم امن کا تصفیہ کیا جائے اور اس کےلئے یہ ضروری ہے کہ اسرائیل مقبوضہ سرزمین کو اس کے جائز مالکوں کو واپس کرے، فلسطین کے عربوں کےلئے انصاف کی ضمانت ہو اور اس بنیاد پر عرب ریاستوں اور اسرائیلی ریاست کے درمیان مستحکم پرامن بقائے باہم اور نیک ہمسائگی کی بنیاد رکھی جائے۔ ورنہ وہاں امن‌وسکون نہیں رہیگا۔

آئندہ مذاکرات میں حصہ لینےوالوں پر تاریخی ذمےداری عائد ہوتی ہے۔

جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے تو وہ مشرق قریب میں کوئی خودغرضانہ مفادات قطعی نہیں رکھتا۔ ہمیں صرف اس بات سے گہری دلچسپی ہے کہ دنیا کے اس خطے میں جو سوویت یونین کی سرحدوں سے زیادہ دور نہیں ہے انجام کار واقعی مستحکم امن، منصفانہ امن قائم ہو اور سوویت یونین اپنی طرف سے اس کےلئے عملی طور پر سب کچھ کر رہا ہے۔

ہم اس رویے کی بڑی قدر کرتے ہیں جو مشرق‌قریب کے واقعات کے سلسلے میں جمہوریۂ ہند نے اختیار کیا۔ اس نے فیصلہ کن اور قطعی طور پر عرب قوموں کے منصفانہ کاز کی حمایت کی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔) ہندستان کا یہ رویہ محض اتفاقی نہ تھا۔ اس کے برعکس، ایسی امن دوست ریاست کی حیثیت سے جو موجودہ بین‌اقوامی تعلقات میں امن اور قوموں کے حقوق کے کاز کےلئے سرگرم مجاہد رہی ہے اس کا یہ رویہ اس کے عام رول کا آئینہ‌دار ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ آزادی کے بعد ہندستان نے بہت سی صورتوں میں پیش‌رو کا رول ادا کیا اور نوخیز ریاستوں کی آزاد خارجہ پالیسی کےلئے راستہ ہموار کیا۔ وہ تاریخی بانڈونگ کانفرنس کے محرکوں میں سے تھا جو افروایشیائی ریاستوں کا پہلا بڑا سامراج‌دشمن فورم تھی۔ ہندستان ناوابستگی کی تحریک کا سرچشمہ بن گیا اور اس کے ترقی‌پسند اصولوں کو مرتب کرنے میں معاون ہوا۔ نوآبادکاری اور نسل‌پرستی کے خلاف اعلانات، سامراجی فوجی بلاکوں کی مخالفت، قومی آزادی کےلئے لڑنےوالی قوموں کی حمایت، امن اور پرامن بقائےباہم کے اصولوں کی پیروی — ان سب باتوں نے بجا طور پر ہندستانی پالیسی کا وقار بلند کیا۔ (تالیاں۔)

ہندستان جنوبی ایشیا میں حالات اعتدال پر لانے کےلئے جو بڑا رول ادا کررہا ہے وہ سبھی کو معلوم ہے۔ اس کی سرگرم شرکت سے کئی اہم سمجھوتے ہوئے، جنھوں نے اس خطے کی ساری ریاستوں کے درمیان نیک ہمسایہ تعلقات کی بنیاد ڈالی۔ اب برصغیر میں پہلی بار ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جو نیک ہمسائگی اور باہمی طور پر مفید تعاون کی طرف موڑ لیتے ہیں۔ ہندستان، بنگلہ‌دیش اور پاکستان کے سارے پرخلوص دوست، ساری ریاستیں جو صحیح معنوں میں امن دوست ہیں اس پر قطعی خوش ہوں‌گی۔ (تالیاں۔)

یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ ہندستان کا نیا رول، دنیا میں اس کے وقار اور اثر میں اضافہ سب کو نہیں بھاتا۔ بعض لوگ اس کے خلاف کارروائیاں بھی کرتے ہیں۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے تو ہم اس تاریخی تبدیلی کا خیرمقدم کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔) ہم ہندستان کے بڑھتے ہوئے بین‌اقوامی رول میں اپنے زمانے کا ایسا یقینی مظہر دیکھتے ہیں جو بین‌اقوامی تعلقات میں گہری جمہوریت پیدا کررہا ہے اور ان قوموں کو جو صدیوں تک غیروں کی سیاست کا شکار رہی تھیں بین‌اقوامی زندگی میں مساوی حقوق رکھنےوالے شریک اور خالق کی حیثیت دے رہا ہے۔ ہم ہندستان کے نئے رول کا اس لئے اور خیرمقدم کرتے ہیں کہ اس کی پالیسی ایسے مقاصد کے حصول کےلئے ہے جو سوویت پالیسی کے بھی مقاصد ہیں یعنی نوآبادیاتی نظام، جارحانہ سامراجی جنگوں کے خلاف اور امن اور بین‌اقوامی حالات کی صحت‌مندی کےلئے جدوجہد۔ (تالیاں۔)

ہندستان کی خودمختاری کے سال بیک‌وقت سوویت ہند دوستی کے بھی سال ہیں۔ ہم نے انفرادی روابط سے اس کی ابتدا کی اور پھر انتہائی مختلف شعبوں میں گہرے اور قریبی تعاون تک پہنچے جس کی بنیاد امن، دوستی اور تعاون کے معاہدے پر ہے۔ (تالیاں۔)

ہم بڑی طمانیت سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے ملکوں کے درمیان تعاون کی مزید ترقی کے فریضے کو حکومت ہند کی طرف سے جس کی سربراہ ممتاز ریاستی کارکن اور پرجوش محب‌وطن شریمتی اندرا گاندھی ہیں پوری مفاہمت اور حمایت حاصل ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

سوویت ہند دوستی کی ضرورت اور ثمرآوری کا خیال ہندستان اور سوویت یونین کے کروڑوں لوگوں کے شعور کی گہرائیوں میں سرایت کر چکا ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔) ہمارے تعلقات کی کامیابی کے ساتھ ترقی کی یہی ٹھوس بنیاد ہے۔

مجھے یہ توقع ظاہر کرنے کی اجازت دیجئے کہ ہندستان کی پارلیمنٹ سوویت ہند تعاون کی ترقی میں آئندہ بھی اشتراک کرتی رہےگی اور میں آپ کو یقین دلاسکتا ہوں کہ ہم بھی سوویت یونین میں اس کےلئے کام کرتے رہیں‌گے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

ہمارا راستہ سوویت یونین اور ہندستان کے درمیان ہر طرح سے دوستی مستحکم کرنا ہے۔ یہ راستہ اٹل اور مستقل ہے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

آخر میں، محترم ممبران پارلیمنٹ، مجھے اجازت دیجئے کہ ایک بار پھر میں آپ کی وساطت سے ہندستان کے عظیم عوام کو سلام بھیج سکوں، ان کی مسرت اور خوشحالی کی تمنا کر سکوں۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آپ کی توجہ کا شکرگذار ہوں۔ (پورا ہال طوفانی تالیوں سے دیر تک گونجتا رہا۔)

ہوانا کے انقلاب محل میں ہوسے مارتی آرڈر پانے کی تقریب میں تقریر

۳۰ جنوری ۱۹۷۴ء

عزیز کامریڈ فیڈل کاسترو !
عزیز کامریڈ اوسوالدو دورتیکوس!
محترم رفیقو اور دوستو !

سوشلسٹ کیوبا کا یہ معزز آرڈر پانے کےلئے جو ممتاز انقلابی اور مفکر، قومی آزادی کے نامور مجاہد ہوسےمارتی کے نام کا حامل ہے میرا پرخلوص شکریہ قبول کیجئے۔

میں اس عطئے کو سب سے پہلے سوویت یونین اور سوشلسٹ کیوبا کے درمیان پائدار اور پرخلوص دوستی، اٹوٹ اخوت کا نشان سمجھتا ہوں۔

کامریڈ دورتیکوس، کامریڈ فیڈل اور راؤل کاسترو اور آپ سب کا عزیز دوستو ان خیر خواہانہ باتوں کے لئے جو کل میں نے سنیں اور ان انتہائی پرخلوص الفاظ کےلئے جو میرے بارے میں یہاں کامریڈ دورتیکوس نے کہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جب ایسے موقعوں پر ماضی کی طرف خیال جاتا ہے، ان باتوں کا جو آدمی کو دیکھنا، جھیلنا اور کرنا پڑا ہے تو خودبخود پچھلی زندگی کے خاص اور فیصلہ کن خطوخال سامنے آجاتے ہیں۔ اگر میں اپنے بارے میں کہوں تو یہی کہونگا کہ میری ساری زندگی کی اہم‌ترین بات، اس کا اصل موضوع محنت کش لوگوں، مزدوروں اور کسانوں سے مستقل اور اٹوٹ رشتہ رہا ہے۔

میں مزدور خاندان میں پیدا ہوا، ایسے خاندان میں جہاں دادا، باپ، بھائیوں اور بہن نے اپنی زندگی کے بہت سے دہائی سال ایک

بڑے دھاتساز کارخانے کے کام میں صرف کئے۔ میں نے بھی اسی کارخانے سے اپنی محنتی سرگرمیوں کی ابتدا کی۔ کارخانے کی زندگی، مزدور کے خیالات‌وتوقعات نے مجھے دنیاوی شعور عطا کیا اور اس وقت جو بنیاد پڑی وہ ساری زندگی کےلئے مضبوط ہو گئی۔

حالات کچھ ایسے پیش آئے کہ اوائل جوانی میں مجھے دیہات میں بھی کام کرنا پڑا۔ میں نے دیہات کی زندگی انتہائی مشکل دور میں دیکھی۔ یہ تیسری دھائی کے ابتدائی برسوں کا زمانہ تھا جب خانہ‌جنگی کے بعد ساری معیشت تباہ و برباد تھی۔ بعد کو مجھے کئی بار دیہات کے مسائل سے نبٹنے کا اتفاق ہوا جب میں جوانی میں تیسری دھائی کے آخر میں زمین کی پیمائش اور اصلاح کرنےوالا اور پھر کافی بعد میں صوبائی پارٹی کمیٹی کا سکریٹری ہوا۔ چھٹی دھائی کے دوران قزاخستان کے لامحدود وسعتوں میں اچھوتی زمین کو زرخیز بنانے کے اہم کام میں بڑی محنت اور قوت لگانی پڑی۔

مختصر یہ کہ بلا کسی جھوٹے انکسار کے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مزدوروں، کسانوں اور محنت‌کش دانش‌وروں کی حقیقی زندگی، خیالات اور توقعات سے بخوبی واقفیت رکھتا ہوں۔

کہا جاتا ھے کہ آدمی سے اتنی قریبی واقفیت کہیں نہیں حاصل کی جاسکتی جتنی محاذجنگ پر۔ جرمن فسطائیت کے خلاف جنگ ابتدا سے آخر دن تک مجھے جنگی راستوں پر ھی گذارنی پڑی۔ ان برسوں میں سیاسی کارکن کی حیثیت سے مجھے برابر محنت‌کش لوگوں سے واسطہ پڑا۔ ان کے مزاج، ضرورتوں اور تصورات کو محسوس کرکے میں نے سوویت انسان کی، محنتی انسان کی جو ھمارے عظیم انقلابی کام میں بہت ھی پرایثار اور جان نثار محب‌وطن ھے، ایسے انسان کی عظیم روح کو کہیں بہتر طور پر سمجھا اور قدر کی جس کے لئے ہیروازم معمولی بات اور محض فرض کی ادائیگی ھے۔

میں ساری زندگی ان اچھے اصولوں کی قدر کرونگا جو مجھے محنتی لوگوں کی شفاف عقل اور فراخ روح نے عطا کئے ھیں۔ میں پوری زندگی اس کا معترف رھونگا کہ عظیم لیننی پارٹی نے جس کا میں وفادار فرزند اور چالیس سال سے زیادہ سے معتبر سپاھی ھوں ان اصولوں کو مستحکم بنایا اور فروغ دیا، میرے خیالات کو مالامال کیا اور میری جہان‌بینی کی تشکیل کی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے سارے کام میں اور خصوصاً ذمے دار اور رہنما عہدوں پر، جن کے لئے پارٹی نے مجھ پر اعتبار کیا، میری یہ عادت بن گئی کہ میں ہر پیدا ہونےوالے مسئلے کو اس نقطۂ نظر سے لینے لگا کہ وہ محنت کش انسان کے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے، اس کی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے اور اس کے لئے کیا لاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ کوئی میری انوکھی اور ذاتی خوبی نہیں ہے۔ اس خوبی کے عام طور پر سبھی کمیونسٹ حامل ہوتے ہیں جن میں سوشلسٹ ممالک کے رہنما کارکن بھی شامل ہیں۔ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ جب ہم اپنے پولیت‌بیورو اور حکومت میں بہت سے اہم مسائل پر غور کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس کو لیتے ہیں کہ یہ فیصلہ کثیرتعداد محنت کشوں کے لئے کس اہمیت کا حامل ہوگا۔ چاہے بات نئے کارخانوں اور بجلی گھروں کی تعمیر کی ہو، ہزارہا ہیکٹر زمین کی آبپاشی، کھاد کی پیداوار یا عام ضرورت کی اشیا کی — یہ سب بالآخر واحد مقصد کے تحت آتے ہیں جو کمیونسٹ پارٹی نے اپنے سامنے رکھا ہے اور یہ ہے عوام کی زندگی کو بہتر بنانا۔

اسی مقصد کے تحت بین‌اقوامی میدان میں، ہماری خارجہ پالیسی میں ہماری پارٹی اور ریاست کی ساری سرگرمیاں آتی ہیں۔ پائدار امن، پرسکون محنت اور مستقبل پر اعتماد — یہ ہیں وہ باتیں جن کے ہمارے ملک کے کروڑوں لوگ، ہمارے شہروں اور دیہاتوں کے باشندے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خواہش‌مند ہیں۔ اور پائدار امن کی ضمانت کے لئے ہی، ان تمام چیزوں کی محکم حفاظت کے لئے ہی جن کی عوام نے تخلیق کی ہے اور جو انہیں آگے چل کر تخلیق کرنا ہیں خارجہ پالیسی کے میدان میں ہماری ساری کوششیں لگی ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ان سب باتوں کا تعلق محض سوویت یونین سے نہیں ہے۔ یہی پالیسی آپ کے ملک، دوسرے برادرانہ سوشلسٹ ممالک اور ان کی کمیونسٹ پارٹیوں کی ہے۔ اسی لئے وہ ایک دوسرے سے اتنی قربت محسوس کرتے ہیں، اسی لئے ان کو اتنی قریبی اور اٹوٹ دوستی متحد کرتی ہے۔ سب کچھ ایک کے لئے اور ایک سب کے لئے — یہ شریفانہ اصول سوشلسٹ ممالک کے درمیان تعلقات کے لئے خاص طور

سے مناسب و موزوں ہے۔ دوستی ہماری طاقت کو دگنا بناتی ہے۔ ہماری دوستی ان عظیم مقاصد کے حصول کو قریب تر بناتی ہے جن کےلئے ہماری پارٹیاں جدوجہد کررہی ہیں۔ اس دوستی سے زیادہ لاجواب اور شریفانہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اسی لئے میں برادرانہ انقلابی کیوبا کے اس اقدام پر جو اس نے مجھے اعلی اور اعزازی انعام عطا کرکے کیا ہے خاص جوش و خروش محسوس کر رہا ہوں۔

اس آرڈر کو قبول کرتے ہوئے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں، کیوبا کے عزیز دوستو، کہ سوویت یونین اور کیوبا کو متحد کرنےوالی دوستی کی ترقی اور اس میں مزید گہرائی کےلئے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے، ہماری سوویت ریاست کی طرف سے کبھی توجہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ میں اپنی طرف سے ہر امکانی کوشش کرونگا کہ اس نیک کام میں اپنی دین پیش کروں۔

دوستو، میں اس عزت‌افزائی کے لئے ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہوسےمارتی آرڈر مجھے ہمیشہ ان ناقابل‌فراموش دنوں کی یاد دلاتا رہےگا جو میں نے کیوبا میں گذارے، یہ جری، سرفراز اور زندہ‌دل لوگوں کی اور اس عظیم اور خالص دوستی کی یاد دلاتا رہےگا جو ہماری پارٹیوں اور قوموں کو متحد کرتی ہے۔

(کامریڈ لیونِد ایلیچ بریژنیف کی تقریر ختم ہونے پر حاضرین‌جلسہ دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔)

هوانا میں لینن نامی بورڈنگ اسکول کے افتتاح کے موقع پر تقریر

۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء

عزیز کامریڈ فیڈل !
محترم رفیق استادو !
پیارے بچو !

کامریڈ فیڈل نے مجھے اس اسکول کے افتتاحی جشن میں مدعو کیا اور میں بخوشی آپ کے یہاں آگیا۔ دوستو، آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسکول لاجواب ہے۔ آپ کو عوامی سرکار سے اچھا تحفہ ملا ہے۔

جب میں آپ کے لکچر ہالوں میں آیا تو مجھے ایسا لگا کہ میں کسی وگیان مندر میں آ گیا ہوں۔ اور میں کامریڈ فیڈل کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے ہمیں اس پرجوش جذبے سے لطف‌اندوز ہونے کا موقع دیا۔

آپ کا اسکول لینن کے نام کا حامل ہے۔ یہ بڑی عزت کی بات ہے۔ دنیا میں کوئی اور انسان ایسا نہیں ہوا جس نے اتنی قوت، عقل اور توانائی اس کےلئے صرف کی ہو کہ ساری خلقت خوشحال ہو، کہ ایک بچہ بھی بھوک کا شکار نہ ہو، کہ ہر آدمی کی پہنچ علم تک ہو۔ انسان کی ہمہ‌پہلو ترقی — ذہنی اور جسمانی، اور اس کے جوہروں اور صلاحیتوں کا پوری طرح پروان چڑھنا — یہ تھے لینن کےلئے انقلاب، سوشلزم اور کمیونزم کے انتہائی گہرے معانی۔

ہر شخص کو ساری زندگی اپنے اسکول کے زمانے اور اپنے استادوں کی یادیں عزیز ہوتی ہیں جنھوں نے اس کو عقل‌وشعور عطا کیا۔ اسکول آدمی کو زندگی کا پروانہ دیتا ہے۔ مجھے اس وقت اپنے اور

اپنے ہم‌سنوں کے اسکول کے دن یاد آ گئے۔ سوویت روس پہلی عالمی جنگ اور پھر جاگیرداروں، سرمایہ‌داروں اور غیرملکی مداخلت کرنےوالوں کے خلاف خانہ‌جنگی سے تباہ تھا جو ہمارے انقلاب کا گلا گھونٹ دینا چاہتے تھے۔ ملک میں قحط تھا۔ اس انتہائی دشوار زمانے میں جب ہر چیز کی کفایت کرنی پڑتی تھی، لینن، کمیونسٹوں اور سوویت حکومت نے اپنے امکان کے اندر اور اس کے باہر بھی یہ کوشش کی کہ بچوں کے کھانے، کپڑے اور تعلیم کا انتظام ہو۔ اور بھلا ہو سوشلزم کا کہ مزدور اور کسان ہمارے ملک کے سارے کاموں میں رہنما بنے، اعلی تعلیم‌گاہوں اور تجربہ گاہوں میں داخل ہوئے، زبردست صنعت قائم کی اور فضائے کائنات کو اپنے قبضۂ قدرت میں لائے۔ سوویت لوگوں نے کمیونسٹ تعمیر میں جو رفعتیں حاصل کی ہیں وہ اکتوبر انقلاب کا براہ‌راست نتیجہ ہیں، ہماری کمیونسٹ پارٹی کی لیننی پالیسی کا نتیجہ ہیں۔

جس اسکول میں آپ تعلیم پائیں‌گے اس کو بھی انقلاب نے جنم دیا ہے جس نے کیوبا کے خطوخال ہی بدل ڈالے ہیں۔ آپ کے باپ اور مائیں، بڑے بھائی اور بہنیں جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کے خلاف، غیرملکی مداخلت کرنےوالوں کے خلاف لڑے، آپ کی پرمسرت زندگی کےلئے، اس کیلئے کہ آج آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا امکان ملا۔

بہت سے بڑے، دلچسپ اور اہم کام آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نئی نئی بستیوں، کارخانوں اور بجلی گھروں کی تعمیری جگہوں پر، کھیتوں پر اور تجربہ‌گاہوں میں کام کریں‌گے۔ ہزاروں نئی اور بہترین مشینیں کیوبا کی سرزمین پر آئیں‌گی اور ان سب مشینوں کو آپ کے لئے بخوبی جاننا ضروری ہوگا۔ پیارے بچو، آپ کو، ہاں، آپ کو وہ کام جاری رکھنا ہے جس میں آج کیوبا کے سارے لوگ کمیونسٹ پارٹی اور انقلابی حکومت کی رہنمائی میں لگے ہوئے ہیں۔

آپکی نسل کو یہ ذمے‌دارانہ فریضہ اپنے شانوں پر لینے کےلئے علم کی ان ساری دولتوں سے مالامال ہونا چاہئے جن کا ذخیرہ انسانیت نے کیا ہے، نہ کہ صرف پیشہ‌ورانہ معلومات سے جو مزدور، ماہرزراعت، انجنیر یا ڈاکٹر کےلئے ضروری ہوتی ہیں۔ مارکس اور لینن کی عظیم تعلیمات کا ادراک کئے بغیر نئے معاشرے کا باشعور معمار بننا ممکن نہیں ہے۔

کمیونسٹ اخلاق کی گہرائیوں میں گئے بغیر ایسا بننا ممکن نہیں ہے۔ اپنے سوشلسٹ وطن کی سچی خدمت کرنا، محنت کی طرف ایماندارانہ رویہ رکھنا، اعلی شعور کا حامل ہونا، ایک دوسرے کی مدد کےلئے تیار رہنا — یہ ہیں کردار کی نئی اور کمیونسٹ خوبیاں اور لوگوں کا رویہ۔ میرا نہیں، ہمارا، اپنے لئے نہیں بلکہ سارے معاشرے کےلئے — یہ ہے ہماری زندگی کا قانون!

سوشلسٹ معاشرے میں انسان کی قدر محنت، علم و معلومات اور ذہنی خوبیوں کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ ہمارے لئے پرانی دنیا کا فرسودہ اخلاق، اس کا استحصال اور قومی نفاق، اس کی ذاتی دولت‌مندی کی خواہش اور انانیت سبھی قطعی اجنبی ہیں۔ اس اخلاق کو ہم قطعی طور پر اور ہمیشہ کےلئے مسترد کرچکے ہیں۔

اس اسکول کے حدود میں جس کو ہم سب نے بہت پسند کیا ہے میں استادوں کی محنت کو خراج‌عقیدت دینا چاہتا ہوں جو نئے انسان کو تربیت دینےوالے ہیں۔ عزیز دوستوں، مجھے یقین ہے کہ آپ استاد، ماہرفن، وہ سب جو سوشلزم کے کمسن معماروں کو تعلیم دیں‌گے، ان کو اپنا تجربہ، تعلیم اور انقلاب کےلئے اپنی وفاداری کا جذبہ عطا کرسکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے شاگردوں کی کامیابیاں آپ کی شریفانہ محنت کا معقول انعام بنیں۔

اور تمھارے لئے، پیارے بچو، ہمارے کم‌سن دوستو، اولین فرض یہ ہے کہ اچھی طرح پڑھو لکھو، علم اور حرفت کو اچھی طرح حاصل کرو، اپنی کمیونسٹ پارٹی سے سب کچھ سیکھو، فیڈل سے سیکھو۔ یہی اور صرف یہی تمہارے لئے اس کا امکان مہیا کریگا کہ تم سچائی سے اپنے وطن کی، خوبصورت کیوبا کی خدمت کرو جس سے تمھیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح محبت ہے۔

ہم نے یہاں اپنے وفد میں ایک مسئلے پر تبادلۂخیال کیا اور لینن نامی اسکول کے طلبا کے سامنے اس طرح کا معاہدہ رکھنا چاہتے ہیں — تمھاری ذمےداری خوب اچھی طرح تعلیم حاصل کرنا ہوگا اور ہم لوگ سوویت یونین میں اسکے بدلے میں ہر سال اپنے یہاں تمھارے بہترین طالب علموں کو چھٹیوں میں بلائیں‌گے۔

تم اس کےلئے تیار ہو، بچو؟ (سب: ”ہاں!“)

عزیز دوستو، میں تم سب کےلئے کامیابیوں، صحت اور مسرت

کی تمنا کرتا ہوں۔ میں تمنا کرتا ہوں کہ تم پروان‌چڑھکر سچے کمیونسٹ اور محنت‌کشوں کے مفادات کے مجاھد بنو!

اسکول کے محترم ڈائرکٹر!

محترم استادو!

دوستو!

ہم آپ کے اسکول کےلئے سوویت ٹریڈیونینوں کا تحفہ پیش کر رہے ھیں۔ یہ ھے ۲۷ تعلیمی کمروں اور تجربہ‌گاھوں کےلئے سازوسامان۔ مجھے یہ امید ظاھر کرنے کی اجازت دو کہ یہ تحفہ تم کو اچھی طرح پڑھنے لکھنے اور علم حاصل کرنے کے امکانات فراھم کریگا تاکہ تم لوگ اپنے ملک اور اپنے عوام کےلئے امکانی طور پر زیادہ سے زیادہ مفید بن‌سکو۔

ہم اپنی ملاقات کی یادگار کے طور پر آپ کو اس عظیم ھستی کی تصویر پیش کرنا چاھتے ھیں جو ھم سب کو عزیز ھے اور جس کے نام پر آپ کا اسکول قائم کیا گیا ھے یعنی ولادیمیر ایلیچ لینن کی تصویر ۔ اس تصویر کو سوویت مصور ولادیمیر کوزنیتسوف نے تیار کیا ھے۔

(مجمع کی طوفانی تالیوں کے درمیان کامریڈ لیونڈ ایلیچ بریژنیف نے اسکول کی انتظامیہ، پارٹی کمیٹی اور طلبا کے فیڈریشن کے نمائندوں کو یہ تصویر دی۔)

پارٹی اور عوام کی عظیم تحریک

الماآتا کے لینن‌نامی محل میں اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے کی ۲۰ ویں سالگرہ کے جشن کے موقع پر تقریر

۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء

محترم رفیقو!
اچھوتی‌زمینوں کے عزیز باسیو!
دوستو!

مجھے آج یہاں، آپ کے درمیان، ان لوگوں کے درمیان آ کر بڑی خوشی ہوئی جنھوں نے اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنایا ہے۔ (تالیاں۔) مجھے اجازت دیجئے کہ میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور اس کے پولیت‌بیورو کی طرف سے آپ کو اس بڑے اور اہم کام کی ابتدا کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر پرخلوص سلام اور مبارک‌باد پیش کروں۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔)

اچھوتی زمینوں پر کام کرنےوالے پرانے لوگوں کو وہ زمانہ اچھی طرح یاد ہے، وہ استیپ کی تیزوتند ہوا، آندھیاں اور پالا، برف پر نصب خیمے، کھیتوں میں ہلوں کے پہلے نشانات، نئی بستیوں کی پہلی سڑکیں، کام سے بھرپور دن اور اکثر بےخواب راتیں۔ اس کو بیس سال گزر چکے ہیں ... لیکن اس کو نہیں بھلایا جا سکتا کہ کس طرح ہم نے اچھوتی زمین کا پہلا ہیکٹر اور اناج کا پہلا ٹن حاصل کیا تھا، اس کو نہیں بھلایا جا سکتا جو دل‌وجان پر گزر چکی ہے۔ (تالیاں۔)

ہمارے سوشلسٹ وطن کی تاریخ محنت کشوں نے بنائی ہے اور اب بھی بنا رہے ہیں۔ اس کی تشکیل ان لوگوں کے ہاتھوں ہوئی ہے اور ہورہی ہے جنھوں نے دنیپر پن‌بجلی گھر اور ماگنیتوگورسک کے فولادی کارخانے کی تعمیر کی ہے، جنھوں نے ترکستان سائبیریائی ریلوے اور نہر قراقوم بنائی ہیں، جنھوں نے ازبکستان میں بھوکے

استیپ کو ایک زرخیز سبزہ‌زار میں بدل دیا ہے اور جو اب کاساز کی عمارتیں بنانے اور تیومن میں تیل نکالنے میں مصروف ہیں۔ اچھوتی زمینوں پر قابو حاصل کرنے کا محنتی کارنامہ ان جرأت‌آمیز کارناموں میں شایان‌شان مقام رکھتا ہے۔ (تالیاں۔)

قزاخستان، التائی اور کراسنویارسک کے علاقوں، نوواسیبیرسک اور اومسک کے صوبوں میں، والگا کے علاقے، اورال اور مشرق‌بعید اور ملک کے دوسرے حصوں میں اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانا سوویت لوگوں کی تخلیقی محنت کی تاریخ میں ایک بہت ہی درخشاں ورق ہے۔ ان زمینوں پر جو سدا سے ویران رہی تھیں سیکڑوں ریاستی فارم ابھرے، صنعتی کارخانے تعمیر ہوئے اور جدیدترین سائنسی مرکز منظم کئے گئے۔ اس نے نہ صرف ملک کے مشرقی حصے میں نیا اور اناج کا بڑا مرکز قائم کرنے کا موقع دیا بلکہ بڑے بڑے علاقوں کے معاشی اور تہذیبی خطوخال کو بنیادی طور پر بدل کر رکھ‌دیا۔

روسی زبان اور سوویت دیس کی دوسری قوموں کی زبانوں میں ایک نئے لفظ ''تسیلینیک،،* کا اضافہ ہوا۔ عزیز کامریڈ تسیلینیکو، اس کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کی محنت لوگوں کی یادوں میں سدا کے‌لئے محفوظ ہوگئی۔ (تالیاں۔) اس سے بڑا نہ تو کوئی انعام ہے اور نہ ہو سکتا ہے! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

یہ دستور ہے کہ تاریخی واقعات کی، زبردست سیاسی فیصلوں کی حقیقی اہمیت کا انکشاف فوراً ہی نہیں بلکہ بعد کو ہوتا ہے جبکہ عزائم کو حاصل شدہ نتائج سے مقابلہ کرکے جانچنا اور زندگی کے کسی معینہ شعبے پر ان واقعات اور فیصلوں کے واقعی اثر کا اندازہ لگانا ممکن ہوتا ہے۔ تاریخی فاصلہ جزوی باتوں کو ناقابل توجہ بنا کر یہ بات ممکن کردیتا ہے کہ خاص بات کو زیادہ آسانی سے سامنے لایا جائے۔ اور یہاں اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کا ذکر کرتے وقت خاص بات یہ ہے کہ پارٹی نے ایک اہم اور فوری فریضہ پیش کیا اور کمیونسٹوں، ہمارے لوگوں نے اس فریضے کو کامیابی سے پایۂ‌تکمیل تک پہنچایا۔ (تالیاں۔)

---

* تسیلینیک — اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانےوالا۔ (مترجم۔)

آئیے، چھٹی دہائی کے ابتدائی برسوں کی صورتحال پر مڑ کر ایک نظر ڈالیں۔ اس وقت غلے کی حالت تشویش‌ناک تھی۔ اناج کی فصل کا اوسط فی ہیکٹر ۹ سینٹنر سے زیادہ نہ تھا۔ ۱۹۵۳ء میں تین کروڑ گیارہ لاکھ ٹن اناج حاصل کیا گیا تھا اور آبادی کو سامان رسد مہیا کرنے اور ریاست کی دوسری ضروریات کےلئے تین کروڑ ۲۴ لاکھ ٹن اناج کی ضرورت تھی۔ مجبوراً ریاست کے محفوظ ذخیرے سے کچھ غلہ استعمال کرنا پڑا۔

اس مشکل پر قابو حاصل کرنے کےلئے بنیادی اور اس کے ساتھ ہی کافی فوری اقدامات کرنے کی ضرورت تھی۔ ان حالات میں پارٹی نے، تمام فصلوں کی پیداوار میں اضافے کی طرف پہلے کی طرح توجہ دینے کے ساتھ ساتھ بوائی کے رقبے کو تیزی سے کافی توسیع دینا اپنا اولین فریضہ بنایا۔

یہ مسئلہ بجائے خود نیا نہ تھا۔ ولادیمیر ایلیچ لینن نے بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے کی ضرورت اور امکان پر باربار زور دیا تھا۔ یہ تو سبھی کو معلوم ھے کہ انقلاب سے پہلے روس کے زبردست علاقے، خصوصاً دوردرازوالے، اچھوتے پڑے تھے۔ بورژوا تحقیقات کرنےوالوں نے اس کا پکا یقین دلادیا تھا کہ قدرتی خصوصیات کی وجہ سے ان کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ لینن نے ان دعوؤں کو مسترد کردیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ زمینیں غیرموزوں تھیں ''... اتنی زیادہ قدرتی خصوصیات کی وجہ سے نہیں ... جتنی کہ زراعت کی سماجی خصوصیات کی وجہ سے ... جو مشینوں کو بالائے طاق رکھتی ھیں، باشندوں کو حقوق سے محروم، مظلوم، جاھل اور بےبس بناتی ھیں۔''

اکتوبر انقلاب نے زراعت میں ''سماجی خصوصیات'' کو بنیادی طور پر بدل دیا جس سے خود نئی زمینوں کو استعمال کرنے کے حالات پیدا ھوئے۔ ۱۹۴۰ء میں بوائی کا رقبہ بڑھکر ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۳ کروڑ ۲۴ لاکھ ہیکٹر زیادہ ھو گیا۔ سوویت یونین میں خالی زمینوں کو زرخیز بنانے کا دوسرا مرحلہ چھٹی دہائی کے وسط میں شروع ھوا۔ انھیں برسوں میں اچھوتی زمینوں سے اناج حاصل کرنے کے مطالبے کو اس تاریخی فریضے کی تکمیل کے حقیقی امکانات سے مربوط کیا گیا۔

۱۹۵۳ء کے آخر اور ۱۹۵۴ء کی ابتدا میں روسی فیڈریشن، قزاخستان اور دوسری ریپبلکوں کے علاقوں اور صوبوں میں جو جلسے ھوئے انھوں

نے دکھایا کہ کمیونسٹ اپنی پارٹی کی اس لائن کے حق میں ہیں اور اس کی حمایت کرتے ہیں کہ اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنایا جائے - یہاں صرف وقت کی کفایت اور جلدازجلد لاگت کو واپس لینے کی طرف توجہ نہیں کی گئی بلکہ نئی زمینوں کی معاشی ترقی کی ہمہ گیر اہمیت پر بھی زور دیا گیا -

۱۹۵۴ء میں، جیسا کہ آپ کو یاد ہے، سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فروری و مارچ کے عام اجلاس نے رپبلکوں، علاقوں اور صوبوں کی تجاویز کی تعمیم کرکے ''ملک میں اناج کی پیداوار میں مزید اضافے اور اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے،، کی قرارداد منظور کی - اگرچہ، سبھی کو یہ معلوم ہے کہ اس وقت تک اچھوتی زمینوں پر کام شروع ہوچکا تھا، لیکن عام اجلاس کے اس فیصلے کے بعد اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے کی لڑائی زوروں کےساتھ ہونے لگی- پارٹی نے یہ لڑائی جیت لی - اس نے یہ لڑائی جیت لی کیونکہ سوویت لوگوں نے مرکزی کمیٹی کی اپیل کو سر آنکھوں پر لیا - (تالیاں -)

رفیقو، میں نے ''لڑائی،، کا لفظ اتفاقی طور پر نہیں استعمال کیا ہے- اچھوتی زمینوں پر پہلے آنےوالوں سے اسی طرح کی جرأت، ایثار، کارنامے کر دکھانے کے عزم، پارٹی اور وطن کےلئے بےحد خلوص کا ویسا ہی تقاضہ تھا جیسا کہ محاذجنگ پر لڑنےوالوں سے کیا گیا تھا - (تالیاں -) اچھوتی زمینوں کے پہلے برسوں نے لکھوکہا آدمیوں — کمیونسٹوں اور غیرپارٹی لوگوں، بوڑھوں اور نوجوانوں، ان سب کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا جو اپنا گھر بار چھوڑ کر ، شہری سہولتوں کو خیرباد کہہ کر ، اپنے اعزہ‌واقربا سے جدا ہوکر یہاں آئے تھے تاکہ اس دھرتی کو جو ہل کو جانتی تک نہیں تھی، اناج پیدا کرنے پر مجبور کریں، اور انھوں نے اپنی کوششوں میں کامیابی حاصل کی - (تالیاں -)

یہاں، اس ہال میں، بہت سے چہرے میرے جانےپہچانے ہیں - ہماری ملاقاتیں کھیتوں اور تعمیری جگہوں، خیموں اور چلتے پھرتے ورکشاپوں، پنچائتی اور ریاستی فارموں، پارٹی کے خصوصی کارکنوں کے جلسوں اور میٹنگوں میں ہوئی تھیں - بیس سال پہلے فروری ۱۹۵۴ء میں پارٹی نے، جیسا کہ رفیقو آپ جانتے ہیں، مجھے قزاخستان میں کام

کرنے کےلئے بھیجا اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مجھ پر ایسا بڑا کام کرنے کا اعتبار کیا گیا ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔) میں بڑے ولولے کے ساتھ ان ناقابل فراموش دنوں کو یاد کرتا ہوں جو انتہائی دشوار ہونے کے ساتھ واقعی بہت خوشکن بھی تھے ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

نوآسد لوگوں کی بڑی چہل پہل والی ملاقاتیں ہوتی تھیں اور ایسے نئے گیت گائے جاتے تھے جن کا جنم اسی ابلتی ہوئی زندگی میں ہوا تھا ۔ یہاں کارناموں کا رومان اور پہلے دریافت کرنےوالوں کا حقیقی جوش‌وخروش تھا ۔ (تالیاں ۔) یقین‌واعتماد کا وہ لاجواب احساس تھا جو مشکلات پر قابو پانے اور ان کو پسپا کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور کچھ کم مشکلات پر قابو پانا نہ تھا ۔ چند مہینوں کے اندر ہزارہا نئے آنےوالوں کو رہنے کی جگہ دینی تھی، روزمرہ کی ضروری خدمات کا انتظام کرنا تھا، ریاستی فارموں، اناج کے گوداموں، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر شروع کرنی تھی ۔ بہت سی باتیں تو ابتدا میں ٹھیک سے نہیں چلیں ۔ خامیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور غلطیاں بھی کی گئیں ۔

سوال کیا جا سکتا ہے کہ بھلا ایسے خوشکن تہوار کے دن ان مشکلات کو یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے جو زمانہ ہوئے قصۂ ماضی بن‌چکی ہیں ۔ اس منطق سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر ہم ان مشکلات کے بارے میں خاموش رہیں‌گے، ان کو اہمیت نہ دینگے، تو اس طرح خواہی‌نخواہی ہم اچھوتی زمین کو زرخیز بنانےوالوں کے کارنامے ہی کو حقیر کردیں‌گے ۔ (تالیاں ۔) اور یہ صحیح معنی میں کارنامہ تھا ۔ اچھوتی زمینوں کے ایک آزمودہ‌کار فیودر تروفیمووچ مورگون نے کیا خوب لکھا ہے : ”سدا کی سنگلاخ زمین نے سخت مزاحمت کی... لیکن لوگ زمین سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے... “ (تالیاں ۔) یہ سچ ہے کہ یہاں بزدل لوگ بھی تھے، وہ مشکلات سے ڈرکر بھاگ کھڑے ہوئے ۔ اب ان لوگوں کے بارے میں کیا کہا جائے، اگرچہ ان کی تعداد زیادہ نہ تھی؟ اچھوتی زمینیں کمزور ہستیوں سے صاف ہوگئیں اور اس سے کام زیادہ بہتر ہونے لگا ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

تین برسوں کےدوران ان بنیادی علاقوں میں اچھوتی اور بنجر زمینوں کا تین کروڑ بیس لاکھ ہیکٹر سے زیادہ رقبہ جوت ڈالا گیا۔ اناج کی پیداوار جو ۱۹۵۳ء میں آٹھ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تھی، ۱۹۵۶ء میں بڑھکر ساڑھے بارہ کروڑ ٹن تک پہنچ گئی اور اناج کی سرکاری خریداری تین کروڑ دس لاکھ ٹن کے بجائے پانچ کروڑ چالیس لاکھ ٹن ہوگئی۔ (تالیاں۔)

اتنی تیزرفتار ترقی صرف اسی وجہ سے ممکن ہوئی کہ اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کا کام واقعی پوری قوم کا کام بن گیا۔ ہمیشہ کی طرح یہاں بھی مزدور طبقے کا ہی بول‌بالا رہا۔ اس نے اچھوتی زمینوں پر کام کرنےوالوں کی صفوں میں اپنے عملوں کے بہترین مزدور بھیجے اور تنظیم و پرولتاری ڈسپلن کی ترویج کی۔ پارٹی تنظیموں کی قیادت میں اور ٹریڈیونینوں اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کی سرگرم شرکت سے ملک کے صنعتی مرکزوں میں یہ وطن‌دوست تحریک چلائی گئی کہ نئی زمینوں کی ترقی کےلئے جلدازجلد مشینیں تیار کی جائیں۔ پرانے زرعی علاقوں نے اچھوتی زمینوں کو اپنے تجربہ‌کار کاشتکار اور مشین ڈرائیور بھیجے۔ تعلیم یافتہ لوگوں نے بھی پارٹی کی اپیل کو لبیک کہا۔ سوویت فوج کے سبکدوش سپاہیوں، اعلی اور ٹکنیکی اداروں کے گریجویٹوں اور حرفتی اسکولوں کے طلبا نے بھی یہاں نمایاں رول ادا کیا۔ اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کے پہلے چند برسوں میں ہی وہاں تقریباً دس لاکھ رضاکار پہنچ گئے۔

نوجوان کمیونسٹ لیگ نے اس مشکل کام کےلئے اپنے بہترین نمائندے بھیجے۔ نوجوان کمیونسٹ لیگ کے پروانے لیکر پانچ لاکھ سے زیادہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے دل کی آواز پر اچھوتی زمینوں کی اصلاح کےلئے آئے۔ اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے میں اپنی زبردست دین کےلئے لیننی نوجوان کمیونسٹ لیگ کو ہمارے وطن کا سب سے بڑا اعزاز یعنی لینن کا آرڈر عطا کیا گیا۔ (تالیاں۔)

اچھوتی زمینوں کے ریاستی فارموں کی مزید ترقی میں سوویت طلبا کی برادری نے لاجواب بات کا اضافہ کیا۔ یہ کوئی پہلا سال نہیں ھے کہ کھیتوں اور تعمیری جگہوں پر ہزارھا طلبا بڑے ایثار کے ساتھ کام کررہے ھیں۔ اور ہمارے لئے، رفیقو، صرف وہ اہم نہیں ھے جو یہ طلبا اچھوتی زمینوں کو دےرہے ھیں بلکہ وہ بھی اہم ھے جو

اچھوتی زمینیں ان نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو دے رهی هیں ۔ یہاں وہ محنت اور جسمانی مضبوطی کے اسکول سے گزرتے هیں، وہ سچ سچ ریاستی کام میں شریک هوتے هیں اور بڑا سیاسی اور تہذیبی کام سرانجام دیتے هیں ۔

رفیقو، یہ سب ان کی ساری زندگی کام آئیگا ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں ۔)

اچھوتی زمینوں پر قابو حاصل کرنے میں همارے ملک کی ساری یونین ریپبلکوں اور سارے علاقوں نے سرگرمی سے حصہ لیا ۔ اچھوتی زمینیں بین‌قومی تربیت کا حقیقی اسکول بن گئیں جہاں همارے ملک کی ساری قوموں کے نمائندوں نے اپنے کاشتکاروں، کام کی عادتوں اور جیت حاصل کرنے کے عزم کے معقول تجربوں کو متحد کردیا ۔ (تالیاں ۔) ماسکو، لینن گراد، کیئف، منسک، دنیپروپیتروفسک، گورکی اور خارکوف کے نام پر بہت سے ریاستی فارموں کے نام ان کے پیدائش کے سرٹیفکٹوں کی طرح هیں جو یہ بتاتے هیں کہ ان کو قائم کرنےوالے کون تھے ۔ (تالیاں ۔) میں یہاں ماسکو، لینن گراد، یوکرین اور بیلوروس کی پارٹی تنظیم کی دین کا خاص طور سے ذکر کرنا چاھتا هوں ۔ صرف قزاخستان میں انھوں نے سیکڑوں نئے ریاستی فارم قائم کرنے میں مدد دی ۔

رفیقو، آجکل ماسکو شہر کی پارٹی تنظیم کی کانفرنس هورهی ھے۔ مجھے امید ھے کہ آپ میری اس تجویز کی حمایت کریں‌گے کہ هم اپنے وطن کے دارالحکومت کے کمیونسٹوں کو محنت میں بڑی کامیابیوں کےلئے پیغام بھیجیں اور اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے میں ان کی بیش‌بہا دین کےلئے شکرئے کا اظہار کریں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رهیں ۔)

نئی زمینوں پر نئے نئے لوگ آباد هورهے هیں ۔ لیکن جب اچھوتی زمینوں کو ترقی دینےوالوں کا ذکر هوتا ھے تو صرف انھیں لوگوں سے نہیں مطلب هوتا جو ان علاقوں میں همارے ملک کے هر حصے سے آئے تھے ۔ هم گہرے جذبۂ احترام کے ساتھ وهاں کے مقامی باشندوں، قزاخستان، سائبیریا، اورال اور والگا کے استیپ کے پرانے کاشتکاروں اور کام کرنےوالوں کی بےلوث محنت کا ذکر کرتے هیں ۔ (تالیاں ۔) وہ نوآمد لوگوں سے بڑے خلوص اور مہمان‌نوازی کے ساتھ ملے، ان کے

ساتھ شانہ بشانہ کام کیا اور ملک کے انتہائی دولت‌مند بھنڈار کی تخلیق کےلئے اپنی ساری قوت لگادی۔ (تالیاں۔)

اچھوتی زمینوں کی ترقی ہمارے ملک میں بسنےوالی قوموں کی دوستی اور باھمی امداد کی لیننی پالیسی کی جیتی‌جاگتی مثال بن گئی، ایسی پالیسی کی جس پر پارٹی نصف صدی سے زیادہ متواتر گامزن ہے۔ وطن نے اس پالیسی کی تکمیل میں ہر سوویت ریپبلک کی دین کی معقول طور سے قدر کی۔ ہماری عظیم یونین کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر ان کو قوموں کی دوستی کا آرڈر عطا کیا گیا۔ (تالیاں۔) سوویت قزاخستان کو یہ اعلی انعام دینے کی عزت مجھے حاصل ہوئی۔ اور آج میں ایک بار پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اچھوتی زمینوں کی ترقی جو قزاخوں اور ملک کی تقریباً ساری قوموں کی مشترکہ کوششوں سے زرخیز بنائی گئی ہیں، سوشلسٹ بین‌اقوامیت کی لاجواب مثال ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اچھوتی زمینوں کی یہ شاندار جوبلی مناتے ہوئے ہم اپنے ملک کے مزدور طبقے، پنچائتی کسانوں، سوویت دانش‌وروں اور ان سب لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جنھوں نے اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے میں اپنا رول ادا کیا۔ (تالیاں۔) ہم اس جرأت‌آمیز تاریخی کارنامے کے سارے شرکا کو خراج‌عقیدت پیش کرتے ہیں، ان کو جنھوں نے اس زمین کو جوتا بویا اور اناج حاصل کیا، ان کو جنھوں نے مکانات، اناج کے باڑے اور ورکشاپ تعمیر کئے اور بجلی کی لائنیں پھیلائیں، ان کو جنھوں نے بچوں کو تعلیم‌و تربیت دی اور وھاں کے رہنےوالوں کی صحت‌وتندرستی کی فکر کی۔ آپ سب کا ساری قوم کی طرف سے بہت بہت شکریہ! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، ہر بار جب ہمارے ملک کےسامنے، ہمارے لوگوں کے سامنے کوئی نیا اور ذمےداری کا فریضہ آیا تو کمیونسٹ پیش پیش رہے۔ یہی صورت اچھوتی زمینوں پر بھی ہوئی۔ پارٹی کی اپیل لوگوں کی کثیر تعداد کو حرکت میں لائی جن کی عمریں، قومیں، تعلیم و تربیت، مہارت اور تجربات مختلف اور نوع‌بنوع تھے۔ ان لوگوں کو متحد کرنے، ان کی محنت کو منظم کرنے، ان کو واحد مقصد میں لگانے، ان کو سیکڑوں دستوں اور مجاھد جتھوں میں مجتمع کرنے کےلئے

ان سے مطابقت رکھنے والی شکلوں میں تنظیمی، نظریاتی اور پارٹی کے کام بھی تلاش کرنے کی ضرورت تھی اور ان کو ڈھونڈ نکالا گیا۔

ان برسوں کے پیچیدہ حالات میں ہماری پارٹی کی خصوصیات بہت ہی نمایاں ہوکر سامنے آئیں۔ یہ تھیں عوام‌الناس سے اٹوٹ رابطہ، ان کی آواز کو مسلسل سننا اور سمجھنا، ان سے سیکھنا، ترقی‌یافتہ تجربے کو اپنانا اور اس کی حمایت کرنا، تمام رکاوٹوں کے خلاف اٹل جدوجہد کرنا اور خامیوں پر نڈر ہوکر کھلم کھلا اعتراض کرنا۔ اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کے برسوں میں پارٹی کی ساری سرگرمی اس نئے کام کی مثال ہے جو اپنے نتائج کے لحاظ سے زبردست اور نمایاں ہے۔ (تالیاں۔)

اچھوتی زمینوں کی اس جوبلی کے موقع پر یہ موزوں اور بجا ہوگا کہ ہم اچھوتی زمینوں کی علاقائی اور اضلاعی پارٹی کمیٹیوں کو، ریاستی اور پنچائتی فارموں کی ابتدائی پارٹی تنظیموں کو اور سب کمیونسٹوں کو خراج‌عقیدت پیش کریں جو اچھوتی زمینوں پر اناج کی پرافراط فصلیں پیدا کرنے کی کوششوں میں پیش پیش رہے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو، معاشی کام کے نتائج کا معروضی اور کاروباری لحاظ سے اندازہ لگانے کےلئے اعدادو شمار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ میرے خیال میں آج بھی ایسا ہی کرنا مفید ہوگا۔ آپ کو معلوم ہے کہ تقریباً چار کروڑ بیس لاکھ ہیکٹر زمین زیرکاشت لائی گئی ہے اور بیس سال کے دوران اچھوتی زمینوں نے تقریباً ۳۱ ارب پوڈ اناج اور بہت سی دوسری زرعی اشیا دی ہیں۔ (تالیاں۔) خاص طور پر اہم بات یہ ہے کہ ہمیں یہاں سے بازار میں لےجانےوالا اناج ملتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہوگا کہ نئی کمائی ہوئی زمینیں اس اناج کی ۲۷ فیصدی دے رہی ہیں جو ریاست کے ہاتھ فروخت کیا جاتا ہے۔ (تالیاں۔)

پچھلے برسوں میں اچھوتی زمینوں کے سارے علاقے کے پنچائتی اور ریاستی فارم زیادہ مضبوط اور ترقی‌یافتہ ہوگئے ہیں۔ یہی صورت قزاخستان میں بھی ہے۔ پچھلے تین سال کےدوران اس رپبلک کے پنچائتی اور ریاستی فارموں نے ریاست کے ہاتھ دو ارب ۸۳ کروڑ دس لاکھ پوڈ اناج فروخت کیا ہے۔ (تالیاں۔) میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اچھوتی زمینوں پر قابو پانے سے پہلے کے تین برسوں میں اس رپبلک

سے ریاست نے صرف ۳۲ کروڑ دس لاکھ پوڈ اناج خریدا تھا۔ آپ خود دیکھ سکتے ھیں کہ یہ بہت بڑا فرق ھے۔

اچھوتی زمینوں کی ترقی نے ان علاقوں کی معیشت اور تہذیب کی ساری شاخوں کی نشوونما کی ھے۔ مثلاً قزاخستان میں پچھلے بیس سال کے دوران صنعتی پیداوار میں ۲،۷ گنا اضافہ ھوا ھے۔ اچھوتی زمینوں کا مطلب اب دسیوں نئے شہر اور سیکڑوں مزدور بستیاں ھیں جو لکھوکھا آدمیوں کے لئے زندگی کی ساری جدید سہولتوں سے لیس ھیں۔

اس طرح، رفیقو، ان اچھوتی زمینوں کا مطلب محض اناج، دودھ اور گوشت نہیں ھے، ان کا مطلب جدید سوشلسٹ طرز زندگی ھے جس نے ان وسیع علاقوں میں جڑ پکڑ لی ھے جو پہلے قطعی غیرآباد اور ویران تھے۔ اور سب سے پہلے ان کا مطلب وہ شاندار لوگ ھیں جو یہاں پروان چڑھے اور تربیت پائی ھے۔

اچھوتی زمینوں نے بہتوں کو پروانۂ زندگی عطا کیا ھے۔ سیکڑوں ٹریکٹر اور کمبائن ڈرائیور اور معمار ریاستی فارموں کے ڈائرکٹر، اعلی ماھر، پارٹی اور سرکار کے کارکن بن گئے ھیں۔ لیکن جب ھم یہ کہتے ھیں کہ اچھوتی زمینوں نے لوگوں کو اوپر اٹھایا ھے تو ھم ان کی نشوونما کا اندازہ محض ان کی خدمات کی فہرست سے ھی نہیں لگاتے۔ نشوونما کا ایک اور پہلو بھی ھے جو انسانیت کے نقطۂ نظر سے اھم اور شریفانہ ھے۔ میرا مطلب ذھنی اور دماغی استحکام، مہارت، اور اخلاق کی بلوغت سے ھے۔

استعارے کی زبان میں یوں کہا جا سکتا ھے کہ اچھوتی زمینوں نے ایسے لوگوں کی بھرپور فصل دی ھے جیسے قزاخستان کے نکولائی سیمیونوف، اورین بورگ کے واسیلی زادوئنی، کراسنویارسک علاقے کی ایوگینیا کوبیژیکووا، نوواسیبیرسک صوبے کے واسیلی اوستیوژانین، والگاگراد کے علاقے کے الکساندر سوکولوف اور واسیلی روبان، ساراتوف کے واسیلی گولوواتسکی، روستوف علاقے کے پیوتر نوژنوف، التائی کے سیمیون پیاتنیتسا، وروارا باخولدینا اور فیودر چاپانوف، استاوروپول کے پیوتر باشتووائی، بشکیریا کے سافا ایستاسگایین، اومسک علاقے کے پیوتر زارودش اور ایوان کوبزار اور بہت سے دوسرے لوگ۔

اچھوتی زمینوں پر کام کرنےوالے بہت سے دوسرے لاجواب لوگوں کے نام بھی لئے جا سکتے ھیں۔ یہ لوگ ھیروؤں کے سانچے رکھتے

هیں، ان میں اچھوتی زمین‌والوں کا سچا کردار پایا جاتا ہے۔ (تالیاں۔)
میں ان میں سے صرف تین رفیقوں کا ذکر کرنے پر اکتفا کرونگا جو اس کردار کا مجسمہ ہیں۔

اچھوتی زمینوں پر آنےوالے پہلے لوگوں میں سے یوکرین کی نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ممبر میخائل دووژیک بھی تھے۔ وہ آتے ہی ٹریکٹر ڈرائیوروں کے جتھے کے سربراہ ہوگئے اور اگواکار کی طرح کام کرنے لگے۔ ان کے کام کا راستہ بہت سی درخشاں پیش‌قدمیوں سے روشن ہے جن کی پیروی ہزاروں نے کی اور اب بھی کررہے ہیں۔ وہ اب بھی ایک جتھے کے سربراہ ہیں۔ لیکن اپنے بہت سے ہم عصروں کی طرح میخائل دووژیک بھی بیس سال کےدوران وسیع ریاستی نقطۂنظر کے حامل، اپنے کام کے ماہر، بہت اچھے تربیت دینےوالے اور ناظم بن گئے ہیں۔ میخائل یگوروویچ دووژیک کو قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا ہے اور وطن کی طرف سے ان کو سوشلسٹ محنت کے ہیرو کا خطاب عطا ہوا ہے۔ (تالیاں۔)

نئی زمینوں کو زرخیز بنانے کے دوران پہلے ہی موسم خزاں میں ٹریکٹر اور کمبائن ڈرائیور ژان سلطان دیمیئف کا نام کافی مشہور ہوگیا۔ وہ مشینوں کے ایک تجربہ‌کار ماہر اور اچھوتی زمینوں پر پرانے کام کرنےوالے ہیں۔ وہ سوشلسٹ محنت کے ہیرو ہیں اور آج بھی اپنی معزز جگہ پر کام کررہے ہیں اور کمبائن چلاتے ہیں۔ (تالیاں۔)

میں ایک اور اچھوتی زمینوں سے محبت کرنےوالے کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ ہیں ایوان ایوانوویچ ایوانوف۔ وہ لینن گراد میں پیدا ہوئے۔ جنگ کےدوران اس ۱۹ سالہ نوجوان نے اپنے شہر کی حفاظت کی، سخت زخمی ہوئے اور دونوں پیروں سے محروم ہوگئے۔ بہت عرصے تک علاج کے بعد وہ قزاخستان آئے، یہاں ان کا دل لگ گیا اور وہ اب بیس سال سے زیادہ ہوا کہ مشینوں کے ماہر کی حیثیت سے یہاں کام کررہے ہیں اور ان کا کام لاجواب ہے۔ ان کے فوجی انعامات میں اچھوتی زمینوں پر محنتی کارناموں کےلئے دو لینن آرڈروں اور ہیرو کے طلائی ستارے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

وطن نے اچھوتی زمینوں پر بہت سے کام کرنےوالوں کی ایثاروخلوص سے بھری محنت کی مناسب قدر کی ہے۔ چنانچہ اچھوتی زمینوں پر کام کرنےوالے ۲۷۲ لوگوں کو سوشلسٹ محنت کے ہیرو کا اعلی خطاب عطا کیا جا چکا ہے۔ ان کے علاوہ ۹۶۹۶۵ اشخاص نے آرڈر اور تمغے پائے ہیں - اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے میں کثیر تعداد سوویت لوگوں کی شرکت کا پتہ اس واقعہ سے چلتا ہے کہ ''اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کا،، تمغہ تیرہ لاکھ چالیس ہزار لوگوں کو عطا کیا گیا - (تالیاں -)

ممتاز سوویت لوگوں کی عزت و شہرت زندہباد، جن کو لیننی پارٹی نے تربیت دیکر بلند کیا ہے! (طوفانی تالیاں -)

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے پیداوار میں زبردست کامیابی کےلئے اچھوتی اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر وہاں کے ۳۰ ریاستی اور پنچائتی فارموں اور سائنسی اداروں کو انعامات دئے گئے ہیں -

مجھے انعام پانےوالوں کو مبارکباد دینے اور ان کےلئے نئی کامیابیوں کی تمنا کرنے کی اجازت دیجئے - (تالیاں -)

رفیقو، ہمارے یہاں ایک اچھا دستور ہے کہ ہر جوبلی کے موقع پر ہم اس کام کا اندازہ لگائیں جو کیا جاچکا ہے اور ان فریضوں پر غور کریں جو آئندہ پورے کرنے ہیں - اور یہ بات بالکل قابل‌فہم ہے کہ اچھوتی زمینوں کی بیس‌ساله جوبلی ساری زراعت کی موجودہ حالت اور آئندہ صورت پر غور کرنے کےلئے ایک اچھا موقع فراہم کرتی ہے۔

اگر ہم اپنی پارٹی کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں‌گے کہ زرعی پالیسی ہمیشہ اس کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ اور یہ قدرتی بھی ہے۔ یہاں پارٹی کے سیاسی راستے کے ایک اہم جز کا ذکر ہے جو مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کی ضمانت دیتا ہے اور جس کا رخ پرولتاری انقلاب کی فتح، سوشلسٹ تشکیل‌نو کے حصول اور نئے معاشرے کی تعمیر کی طرف ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ تاریخ کی ہر مرحلے نے اپنے مخصوص فریضے پیش کئے ہیں جن کا تعین سماجی اور سیاسی حالات کی خصوصیات اور ملک کے مطالبات اور امکانات سے ہے۔ اس طرح کے فریضے موجودہ

مرحلے میں بھی سامنے آئے ھیں۔ سوویت معاشرے کے کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد قائم کرنے کے دور میں داخل ہونے سے سوشلسٹ صنعت، تہذیب، سائنس اور ٹکنیک کی تیزرفتار ترقی اور زراعت کی پسماندگی کے درمیان غیرمطابقت خاص طور سے نمایاں ہوئی۔ طویل مدت سے، کچھ معروضی وجوہ کی بنا پر اور کچھ ماضی میں غلط حساب کتاب کی وجہ سے دیہاتوں میں بہت سے ایسے مسائل جمع ہو گئے جن کو حل نہیں کیا گیا تھا۔ انھوں نے زرعی پیداوار کی ترقی میں رکاوٹ ڈالی اور مجموعی طور پر عوامی معیشت کو آگے بڑھنے سے روکا۔

ان سب باتوں نے پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی پر خصوصی ذمےداری عائد کی اور ہم سے مقتضی ہوئیں کہ ہم ایسی زرعی پالیسی بنائیں جو زراعت کی مستحکم ترقی کی ضمانت‌دار بن‌سکے، زرعی محنت کی نوعیت کی تشکیل نو کرے اور خود دیہات کے خطوخال بدل‌دے۔ مارچ ۱۹۶۵ء کے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے عام اجلاس سے اس کی ابتدا کرکے ہم پوری مصروفیت کے ساتھ ایسی پالیسی مرتب کرتے رہے ھیں، قدم‌بقدم اس کی گتھیاں سلجھاتے آئے ھیں، مثلاً ایسے معاشی حالات پیدا کرنا جو پیداوار میں اضافے کی رفتار تیز کریں جن میں غلے کے سرکاری حصول کے نئے طریقے، سرمائے کی لاگت میں زبردست اضافہ، مشین‌کاری کے طویل مدتی اور ھمہ‌گیر پروگرام کی تکمیل، زراعت میں کیمیاکاری کا رواج اور اصلاح آراضی، زرعی سائنس کی ترقی اور تنظیمی اور انتظامی اشکال کی بہتری شامل ھیں۔ یہ پالیسی جس کو مرکزی کمیٹی کے متعدد اجلاسوں اور ۲۳ ویں اور ۲۴ ویں پارٹی کانگرسوں نے ترمیم‌وتصدیق کرکے مستحکم بنایا کروڑوں سوویت لوگوں کےلئے بنیاد بن گئی۔

اب ھمارے پاس یہ کہنے کےلئے پوری بنیاد ھے کہ پارٹی اور عوام کا بامقصد کام اپنے پھل دےرہا ھے۔ زمین اور مویشی سے حاصل کی ہوئی پیداوار اور اس کی فروخت میں باقاعدگی سے اضافہ ہورہا ھے۔ محنت کی پیداواری صلاحیت اور زرعی پیداوار کی کارگری بڑھ رہی ھے۔ پنچائتی اور ریاستی فارموں پر کام کرنےوالوں کی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ھے۔ دیہی باشندوں کےلئے تہذیبی اور روزمرہ کی زندگی کی سہولتوں اور سماجی سلامتی میں ترقی ہورہی ھے۔

پچھلے برسوں کے نتائج صاف طور پر دکھاتے ھیں کہ اگرچہ اب بھی ھم قدرت کے محتاج ھیں لیکن اس حد تک نہیں جتنے ۱۰ — ۱۵ سال پہلے تک تھے۔ چنانچہ گذشتہ سال سے پہلےوالے برس میں جو موسم کے لحاظ سے بہت ھی خراب تھا ھم نے ایسی فصل اکٹھا کی جو پچھلی پنجسالہ مدت میں اناج کی پیداوار کے سالانہ اوسط سے زیادہ ھی تھی۔ پچھلے سال موسمی حالات اچھے رھے۔ پھر بھی اورال، سائبیریا اور بعض دوسرے علاقوں میں موسم خراب رھا۔ اس کے باوجود، جیسا کہ سب کو معلوم ھے ھم نے ایسی ریکارڈ پیداوار حاصل کی جو ملک کی تاریخ میں سب سے زیادہ تھی۔

یہ سچ ھے کہ ھم ابھی وہ سب کچھ نہیں حاصل کر چکے ھیں جو ھم حاصل کرنا چاھتے ھیں۔ ابھی تک معاشرے کی ساری ضرورتیں نہیں پوری ھو سکی ھیں۔ لیکن ایک موڑ لیا جا چکا ھے اور یہ موڑ بنیادی ھے۔ یہ ھے پچھلی مدت میں پارٹی اور عوام کی سرگرمیوں کا ایک بڑا نتیجہ، ھمارا ایک بہت ھی اھم کارنامہ! (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

رفیقو، ھم جو کام کرچکے ھیں اس کے نتائج پر اطمینان کی نظر ڈالتے ھوئے، ھمیں اس کے ساتھ ھی ان فریضوں کی طرف آنا چاھئے جو ھمارے سامنے ھیں اور ان فریضوں سے کچھ کم اھم نہیں ھیں جن کی تکمیل ھم کر چکے ھیں۔

ھم یہاں صرف ایک فریضے کا ذکر کافی سمجھتے ھیں جو ھمارے سامنے تھا اور ھے اور غالباً آئندہ بھی مدت تک رھیگا۔ یہ ھے ھر ھیکٹر پر فصل کی پیداوار بڑھانا۔ اگر صاف صاف کہا جائے تو بہت سے فارموں سے اور میں تو یہ کہونگا کہ ضلعوں سے بھی ھمیں نیچی فصل مل رھی ھے۔ ھر ھیکٹر پر فصل کی پیداوار میں اضافے کا مطلب ھے اناج کی مجموعی مقدار میں زبردست اضافہ، زرعی سامان کی خریداری میں اضافہ اور اس کا مطلب ھے لوگوں کے معیار زندگی کی مزید بلندی۔ فصل کی پیداوار میں اضافے کے سوالوں کو ھم کیمیاکاری، اصلاح آراضی اور زرعی مشینوں کے ھمہ گیر کام کو پورا کرنے سے مربوط کرتے ھیں۔

میں اس سلسلے میں ایک بار پھر موجودہ مرحلے میں اپنی پارٹی کی زرعی پالیسی کے خاص رجحانات کا ذکر کرنا چاھتا ھوں۔

ان میں ایک ھے ایسے معاشی تعلقات کا، ایسے حالات کا نظام قائم کرنا اور اس کو اچھے سے اچھا بنانا جو پیداوار کو بڑھانے میں زرعی کارکنوں کی مادی دلچسپی اور پنچائتی اور ریاستی فارموں کے مزید استحکام کی ضمانت دے سکے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مارچ ۱۹۶۰ء کے عام اجلاس کی تاریخی اھمیت یہی ھے کہ اس نے اس فریضے کی تکمیل کےلئے بنیاد بنائی۔

پچھلے برسوں میں بھی بہت سے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زرعی کارکنوں کی مادی دلچسپی پیداوار کے اضافے میں مددگار ھوتی ھے۔ لیکن طویل مدت تک یہ مسئلہ حل نہیں ھوا۔ ایک بند چکر سا بن گیا — پیداوار کافی تیزی سے نہیں بڑھی کیونکہ مادی ترغیب کے کافی ذرائع نہیں فراھم کئے گئے اور ذرائع کافی نہیں ھوئے کیونکہ پیداوار کی رفتار سست تھی۔ اس چکر کو توڑنے کےلئے رائج طریقوں کو قطعی بدلنا تھا اور مرکزی کمیٹی نے یہی کیا اور وقت نے یہ دکھایا کہ اس وقت جو فیصلے کئے گئے تھے وہ کتنے بروقت اور صحیح تھے۔ (تالیاں۔)

ان فیصلوں کا نچوڑ یہ تھا کہ کئی برسوں پہلے کی خریداری کےلئے ٹھوس منصوبے بنائے جائیں اور منصوبے سے زیادہ زرعی سامان پیش کرنے کی ترغیب سرکاری خریداری کی قیمتوں میں اضافے کےذریعہ دی جائے۔ اس نے اور دوسرے اقدامات نے پنچائتی اور ریاستی فارموں کی معاشی حالت مضبوط کردی اور پیداوار اور محنت کی اجرت میں اضافے کے حالات پیدا کئے۔

پچھلے برسوں کے تجربے نے ان معاشی بیرموں کی پوری تصدیق کی، خصوصاً جب ان کو اخلاقی ترغیب سے مطابقت دی گئی۔ ان کو آئندہ بھی بہتر بنانے کی ضرورت ھے۔ ھمیں یہ رخ اختیار کرنا چاھئے کہ الگ الگ ھر کام کرنےوالے اور پورے عملے کی اجرتوں اور ان کے کام کے آخری نتائج کےدرمیان زیادہ سے زیادہ براہ‌راست وابستگی ھو۔ صرف اسی طریقے سے زمین اور مشینوں کا مؤثر استعمال کیا جا سکتا ھے اور محنت کی کارگذاری کو تیزی سے بڑھانا ممکن ھے۔

اس شعبے میں بہت سی تجاویز پیش کی جا رھی ھیں اور دلچسپ اقدامات ھورھے ھیں جن کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت

ہے۔ پنچائتی اور ریاستی فارموں کی معاشی بنیاد مستحکم کرنا اور زرعی محنت کشوں کی مادی دلچسپی بڑھانا اب بھی پارٹی اور حکومت کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

پارٹی کی زرعی پالیسی کا دوسرا اہم رخ زراعت کو جدید صنعتی بنیاد پر لانا اور معیشت کے اس شعبے میں سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کو قطعی طور پر تیز کرنا ہے۔ پارٹی کے تیار کئے ہوئے وسیع اور ہمہ‌پہلو پروگرام کی بنیادی کڑیاں معروف‌عام ہوچکی ہیں یعنی زرعی پیداوار کی ہمہ‌گیر مشین‌بندی اور کیمیاکاری اور زمین کی اصلاح کےلئے بڑے پیمانے پر کام۔

پچھلے برسوں میں اس سلسلے میں کافی کام ہوا ہے۔ اس پنجسالہ منصوبے کےدوران زراعت میں سرمائے کی لاگت بڑھکر ۱۲۹ ارب روبل تک پہنچ جائےگی جبکہ پچھلے پنجسالہ منصوبے میں یہ ۸۲ ارب روبل تھی۔ دیہات کے محنت کشوں نے پہلے کبھی اتنی مشینیں اور آلات‌واوزار، اتنی کھاد اور کیڑے مکوڑے اور گھاس پھوس مارنےوالی کیمیاوی اشیا نہیں پائی تھیں، ملک میں پہلے کبھی اتنے بڑے پیمانے پر آبپاشی، پانی سے بھری ہوئی زمینوں کو سکھانے اور زراعت کی زمینوں کو بہتر بنانے کے کام نہیں ہوئے تھے۔

ہم آئندہ بھی زراعت میں کافی بڑے وسائل لگاتے رہیں‌گے۔ بہرحال اب کام کا صفاتی پہلو زیادہ سے زیادہ سامنے آتا جا رہا ہے یعنی عوام کے پیسے کا زیادہ سے زیادہ کارگر استعمال کیسے اور کس صورت میں کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً ہمیں زراعت کےلئے زیادہ سے زیادہ مشینوں کی ضرورت ہے۔ لیکن صرف مشینیں ہی نہیں۔ ہمیں نئی سے نئی ٹکنیک کی ضرورت ہے جو بڑی اور مخصوص پیداوار کے تقاضوں کے مطابق ہو اور ترقی‌یافتہ ٹکنالوجی کو رائج کرنا ممکن بنائے۔ یہ کہنا کم ہوگا کہ یہاں زندگی ہم سے عجلت کی مانگ کرتی ہے۔ وہ ہم کو سختی سے آگے دھکیل رہی ہے اور دم لینے کا بھی موقع نہیں دیتی۔

ابھی تھوڑے عرصے پہلے ٹریکٹر کےلئے ۹۵ — ۱۰۰ ہارس پاور اچھی خاصی قوت سمجھی جاتی تھی۔ اب ہماری صنعت لینن‌گراد کے کیروف‌نامی کارخانے میں ۲۲۰ ہارس پاور کے ٹریکٹر بنا رہی ہے اور ۳۰۰ ہارس پاور کا ٹریکٹر ''ک — ۷۰۱'' بنانے کی تیاری شروع کی

جا چکی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مستقبل قریب میں جوتائی کےلئے اس سے بھی زیادہ طاقتور ٹریکٹر کی ضرورت ہوگی۔ میں اس سلسلے میں چند الفاظ پاولودار ٹریکٹر کارخانے کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ قزاخستان کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، لینن گراد صوبے کی پارٹی کمیٹی اور کیروف کارخانے کے انجنیروں سے یہ سوچنے کی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پاولودار کارخانے کےلئے رفتہ رفتہ، بلانقصان اٹھائے ہوئے اس سے زیادہ قوت کے ٹریکٹر بنانا کارآمد نہ ہوگا، مثلاً ”ک۔ ۷۰۰“ قسم کے ٹریکٹر۔ (تالیاں۔) غالباً مفید ہوگا۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔)

قوت کو بڑھانے کا تعلق بہت سی دوسری زرعی مشینوں سے بھی ہے۔ مجھے ملک بھر میں مشہور ٹیم لیڈر الکساندر گیتالوف کے الفاظ یاد آگئے۔ (تالیاں۔) مجھے یوکرینی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو قوموں کی دوستی کا آرڈر عطا کرنے کی خدمت سپرد کی گئی۔ اس سلسلے میں کیئف میں اس ریپبلک کے سرگرم پارٹی کارکنوں کا جلسہ ہوا۔ وہاں الکساندر گیتالوف نے کہا کہ ہم اب جو کمبائین بنا رہے ہیں وہ ترقی‌یافتہ فارموں میں اعلی درجے کی فصل اکٹھا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور اس طرح کی فصل ہمارے ملک کے تمام فارموں کو بونی چاہئے۔ (تالیاں۔) صنعتی کارخانوں اور ڈیزائن‌ساز اداروں کو ان آوازوں پر کان دھرنا چاہئے۔ ہم پر یہ ذمےداری عائد ہوتی ہے کہ ہم زرعی مشینوں کو، ان کے نوع‌بنوع کام اور استعمال کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے بہتر بنانے کی فکر کریں۔ یہ سب ہمیں زراعت میں محنت کی پیداواری صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھانے میں مدد دیگا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں مشین آپریٹروں کی کافی بڑی اور سندیافتہ فوج بنانے کی بھی فکر کرنی چاہئے جن کی پیشہ‌ورانہ مہارت ٹکنیک کی نئی سطح سے مطابقت رکھتی ہو۔

رفیقو، ہم نے کئی بار مویشیوں کی پرورش کے سوال پر بحث‌مباحثہ کیا ہے۔ اس معروف عام بات کو دھرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ذکر اس کا ہے کہ زراعت کی اس اہم شاخ کو جدید صنعتی بنیاد پر لایا جائے اور پیداوار کی تخصیص‌کاری اور مرکوزیت میں زیادہ گہرائی پیدا کی جائے۔ پچھلے سال مرکزی کمیٹی کے دسمبر کے عام اجلاس میں یہ سوال زور دیکر پیش کیا گیا کہ ایسی مشینیں اور آلات وغیرہ

بنائے جائیں جو بڑے بڑے مویشی فارموں اور مجموعوں کے حالات سے مطابقت رکھتے ہوں اور مویشیوں کا چارہ تیار کرنےوالی صنعت کی قوت کو کافی بڑھایا جائے۔ کچھ عرصہ پہلے مویشی پالن اور چارے کی پیداوار کی مشین‌سازی کی وزارت قائم کی گئی ہے۔ اس کو جلد اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر مویشی پالنےوالوں کو ضرورت کی ساری چیزیں فراہم کرنا چاہئے۔

بہرحال اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اس کا انتظار کرنا چاہئے کہ نئی وزارت اپنی پوری طاقت سے کام کرنے لگے۔ زندگی نے یہ دکھایا ہے کہ جہاں پارٹی، سوویت اور زراعت کے ادارے اگواکاری کا اکساوا دیتے ہیں، ان وسائل کو جو ان کے پاس ہوتے معقول اور موثر طور پر استعمال کرتے ہیں وہاں اب بھی اچھے نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ مرکزی کمیٹی کو یہ یقین ہے کہ یونین ریپبلکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیاں، اضلاعی اور علاقائی پارٹی کمیٹیاں اور متعلقہ سرکاری اور زرعی ادارے اس تبادلۂخیال سے مطابقت رکھنےوالے نتائج اخذ کرینگے جو مرکزی کمیٹی کے دسمبر کے عام اجلاس میں ہوا تھا اور ایک بار پھر بڑی احتیاط کے ساتھ مویشی پالن کو ترقی دینے کے امکانات کا جائزہ لیں‌گے جس میں قدرتی طور پر چارے کا مسئلہ بھی آتا ہے جو بہت اہم مسئلہ ہے بلکہ میں تو یہ تک کہونگا کہ خاص مسئلہ ہے۔ ہر ریپبلک اور ہر صوبے کے پاس اس مقصد کےلئے اپنا محفوظ ذخیرہ ہے اور اس کو اسی مقصد کےلئے استعمال کرنا چاہئے۔

کچھ عرصہ پہلے اس موضوع پر میری بات‌چیت کامریڈ کونائیف سے ہوئی۔ ہماری بات‌چیت کیا تھی؟ قزاخستان تین کروڑ بیس لاکھ بھیڑیں رکھتا ہے۔ میں نے کامریڈ کونائیف سے پوچھا کہ کیا قزاخستان جانوروں کی افزائش کے سارے وسائل ختم کرچکا ہے؟ بلاشبہ، نہیں۔ نتیجے میں ہم اس مشترکہ رائے پر پہنچے کہ قزاخستان بھیڑوں کی تعداد پانچ کروڑ تک بڑھا سکتا ہے۔ (دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔) آپ کی تالیوں کا رفیقو، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں، مطلب یہی ہے کہ آپ اس سے پوری طرح متفق ہیں۔ (تالیاں۔) اب ہمارے محترم دیماش احمدوویچ کونائیف اور ریپبلک کی وزارتی کونسل ان میں سے ایک بھیڑ بھی نہ گھٹائےگی۔ (ہال میں چہل پہل اور طوفانی تالیاں۔)

یہ بات قدرتی ہے کہ ریپبلک کو کچھ مدد کی ضرورت ہوگی۔ یہ سوالات تیاری کی منزل میں ہیں اور ضروری امداد دی جائےگی۔ لیکن فی‌الحال مقامی پارٹی اداروں کو یہ کام حقیقی طور پر اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔

رفیقو، مجھے زراعت کی کیمیاکاری اور اصلاح‌آراضی کی تفصیلی وضاحت نہ کرنے کی اجازت دیجئے کیونکہ وہ بہت واضح ہے۔ کیمیاکاری کا آئندہ طویل مدتی منصوبہ ۱۹۸۰ء تک کم سے کم بارہ کروڑ ٹن کھاد سپلائی کرنے کےلئے ہے۔ یہاں سے منتقلی کے دوران نقصانات کی روک‌تھام اور اس کی حفاظت، کھاد کے استعمال میں زرعی ٹکنیک کے قواعد کا لحاظ، پنچائتی اور ریاستی فارموں کے عملوں کی زرعی کیمیائی تربیت کو بہتر بنانے کے سوال اٹھتے ہیں۔ لیکن افسوس کےساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کام میں ابھی بہت سی خامیاں ہیں اور کھاد کی منتقلی اور ذخیرہ کرنے کے دوران بڑا اتلاف ہوتا ہے۔

جہاں تک اصلاح آراضی کے کام کا سوال ہے تو اس کا پیمانہ ہمارے یہاں دنیا بھر سے بےنظیر ہے۔ اصلاح‌آراضی عملی طور پر ملک کے سارے علاقوں میں کی جارہی ہے اور اس کے ٹھوس نتائج بھی برآمد ہونے لگے ہیں۔ سیراب زمین کی توسیع کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں مستحکم اضافہ ہوا ہے۔ ہمیں ازبکستان، ترکمانیہ، تاجکستان اور کپاس کی کاشت کرنےوالی تمام دوسری ریپبلکوں کے محنت‌کشوں پر فخر ہے۔ پچھلے سال انھوں نے اپنی ذمےداری پوری کر دکھائی۔ آج ہمارے اس جشن میں ان ریپبلکوں کے سربراہ اور مندوبین موجود ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کپاس پیدا کرنےوالے رفیقو، کیا ہم اس سال اور زیادہ اعدادوشمار پیش کر سکیں‌گے؟ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

یہی صورت چاول کی بھی ہے۔ کچھ ہی عرصہ پہلے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دریائے کوبان کے کنارے تہہ‌آب زمینوں کو خشک کرنے کا کام بڑے پیمانے پر کیا جائے تاکہ چاول کی کاشت کے رقبے میں مزید توسیع ہوسکے۔ ہم اصلاح کی ہوئی آراضی کی زرعی پیداوار میں متواتر اضافہ کرتے رہیں‌گے۔ اگر ہم یہ نہ کرسکے تو خشک‌سالی مدتوں تک ہمارے اعصاب کو خراب کرتی رہےگی، پیداوار میں انتشار پیدا ہوگا اور عوامی معیشت کے منصوبے خاک میں مل‌جائیں‌گے۔

مرکزی کمیٹی یہ توقع کرتی ہے کہ وہ سب لوگ جن پر عوام کے اس پیسے کے انجام کی ذمےداری آتی ہے جو اصلاحِ‌آراضی میں لگایا گیا ہے اس بات کی ضمانت دیں گے کہ اصلاحِ‌آراضی کا کام مقررہ مدت کے اندر تکمیل کو پہنچے گا۔

اس سے بھی زیادہ وسیع ایک اور مسئلہ ہے — زمین کو عام طور پر معقول طریقے سے استعمال کرنے کا مسئلہ۔ زمین کو استعمال کرنے کے طریقوں کے بارے میں ہمارے یہاں قانون ہے۔ اس پر سختی سے عمل درآمد کرنے اور زمین کے فضول استعمال کو روکنے کے بارے میں سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے عام اجلاس کی ایک حالیہ نشست میں زور دیا گیا ہے۔ زمین بیش‌قیمت عوامی دولت ہے۔ ہم پر اس کی حفاظت، اس کی پیداوار میں اضافہ اور ہر ہیکٹر سے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا لازم ہے۔ (تالیاں۔)

اس فریضے کو بھی، دوسرے فریضوں کی طرح، ہمہ گیر ڈھنگ سے فوری اور طویل مدتی ضروریات کو، زراعت کے مفادات اور صنعت کی مانگوں کو مربوط کرکے اور سماجی اور خاص کر آبادی کے پہلوؤں کو پیش‌نظر رکھ‌کر طے کرنا چاہئے۔ ایسے ہمہ گیر رویہ کی مثال ''روسی فیڈریشن کی غیرسیاہ مٹی‌والے علاقے میں زراعت کی مزید ترقی کے اقدامات،، پر وہ قرارداد ہے جس کو حال ہی میں پولیٹ‌بیورو کے بحث‌ومباحثے کےبعد سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے منظور کیا ہے۔ درحقیقت یہ پروگرام ۱۹۹۰ء کی مدت تک ہمارے ملک کے ایک وسیع علاقے کی ہمہ گیر ترقی کےلئے ہے۔ یہ لکھوکہا ہیکٹر زمین کو بہتر بنانے کے ہمہ گیر اور نوع‌بنوع کاموں پر مشتمل ہے۔ اس پروگرام کی تکمیل کےلئے آئندہ پنجسالہ منصوبے کے دوران ۳۵ ارب روبل خرچ کئے جائیں گے۔ یہ ہمارے ملک کے وسطی حصے کے ایک وسیع علاقے کی تشکیل‌نو کریگا اور مجموعی طور پر ہمارے معیشت میں مزید اضافے کا باعث ہوگا۔

میں اب چند الفاظ زرعی سائنس کے متواتر بڑھتے ہوئے رول کے بارے میں کہونگا۔ ہمارے یہاں ہزاروں ایسے تحقیقات کرنےوالے کارآمد کام کر رہے ہیں جنھوں نے اپنے کو اس کام کےلئے وقف کردیا ہے اور انسٹی‌ٹیوٹوں اور آزمائشی اسٹیشنوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا گیا ہے۔ انہوں نے بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن سائنسی طاقت کی نامساوی

تقسیم اپنی سرگرمیوں کی سمتوں اور علاقائی نشانوں دونوں کے لحاظ سے سامنے آرہی ہے۔

ظاہر ہے کہ سائنسی اداروں کے ڈھانچے کا جائزہ لینا اور اس کی کمزور کڑیوں کو مضبوط کرنا کارآمد ہوگا۔ زراعت کو ایسے نئے خیالات کی ضرورت ہے جو زرعی پیداوار میں انقلاب پیدا کرنے، اور پودوں اور جانوروں کے نیچر کی ان بنیادی معلومات کو متواتر بڑھانے کی صلاحیت رکھتی ہوں جو بایوکیمیا، توالدوتناسل اور سالمیاتی حیاتیات کی سائنسیں دے سکتی ہیں۔ زراعت سائنس دانوں سے توقع کرتی ہے کہ وہ زیادہ پیداوار دینےوالے اور زیادہ مستحکم پودے اور مویشیوں کی قسمیں نکالیں گے۔

مثلاً سائنس‌دانوں کےلئے یہاں ایک کارآمد فریضہ ہے یعنی سائبیریا اور قزاخستان کےلئے جاڑوں میں اونچی پیداوار دینےوالے گیہوں کی قسم اور یوکرین، والگا کے علاقے اور ملک کے متعدد دوسرے اناج پیدا کرنےوالے حصوں کےلئے بہار کے زمانے کے گیہوں کی قسم نکالنا۔ اپنے سائنس‌دانوں، تجرباتی اسٹیشنوں اور پودوں کا انتخاب کرنےوالوں سے ہماری یہ درخواست ہے۔ وہ جتنی جلد ہماری یہ درخواست پوری کرینگے، ان کو یہ اہم فریضہ پورا کرنے میں جتنی کامیابی ہوگی اتنے ہی زیادہ وہ عوام کے شکرئے اور قدردانی کے مستحق ہوں‌گے۔ (تالیاں۔)

اب میں پارٹی کی زرعی پالیسی کے ایک اور اہم پہلو کے بارے میں کچھ کہونگا۔ یہ ہے پیداوار کی تنظیم کی شکلوں اور زراعت کے انتظام کو بہتر بنانا۔ جیسا کہ مرکزی کمیٹی کے دسمبر ۱۹۷۳ء کے عام اجلاس نے زور دیا تھا اب اس پہلو نے بڑی اہمیت اختیار کرلی ہے۔ مادی اور ٹکنیکی بنیاد کے استحکام کےساتھ زراعت اپنی ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہورہی ہے— وہ زیادہ سے زیادہ صنعتی بنیاد پر منتقل ہورہی ہے۔ پیداواری طاقتوں میں یہ صفاتی تبدیلی اپنی طرف سے پیداواری تعلقات میں بہتری اور تعمیم‌کاری اور محنت کی تقسیم کے عوامل میں تیزی کی مقتضی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ بہت سی شاخوں‌والی اور منتشر ڈھانچے کی پیداوار کی خصوصیات جو ہمیں ماضی سے وراثت میں ملی ہیں اور برقرار ہیں جدید سائنسی اور ٹکنیکی سامان کو رائج کرنے اور زراعت کی تیزرفتار ترقی میں حائل ہوتی ہیں۔ اسی‌لئے پیداوار میں مزید تخصیص کاری اور مرکوزیت، فارموں

کے درمیان باھمی امداد اب ملک کی زرعی ترقی کے فوری اور بنیادی سوال بن گئے ھیں۔

ھم اچھی طرح جانتے ھیں کہ صنعتی طریقے اسی وقت واجب اثر دکھاتے ھیں جب پیداوار کا پیمانہ کافی وسیع ھوتا ھے۔ لیکن اس پیمانے کی نشوونما بہت سی شاخوں‌والے ڈھانچے کو برقرار رکھتے ھوئے محض (بلکہ میں کھونگا کٹھ پتلیوں کی طرح) فارموں کو مستحکم بنانے سے محدود ھی رھتی ھے۔ یہاں واحد صحیح راستہ دوسرا ھے یعنی پیداوار کی سرکوزیت اور اس کی تخصیص کاری میں مطابقت ھو جو جدید سائنس اور ٹکنیک کے حاصلات کو استعمال کرنے کی اجازت دیتی ھو۔

پیداوار کی سرکوزیت کی بنیاد پر تخصیص‌کاری کے فوائد بہت سے بڑے ریاستی اور پنچائتی فارموں کے تجربے سے جن میں اچھوتی زمینوں کے فارم بھی ھیں ثابت ھوچکے ھیں۔ عام طور پر ایسے فارموں میں محنت کی پیداواری صلاحیت اونچی ھے، مشینیں، کھاد، چارہ اور دوسری معاشی اشیا زیادہ کارگر طور پر استعمال کی جا رھی ھیں۔ ساتھ ھی اپنی اندرونی معیشت میں خودکفیل فارم کے تحتی شعبوں میں باھمی امداد زیادہ ھوجاتی ھے، ان کے درمیان پیداواری روابط مستحکم ھوتے ھیں اور پیداوار کا انتظام بہتر ھوجاتا ھے۔

ان سارے امکانات کو ھر طرح استعمال کرنا ھمارے لئے اھم ھے۔ اس کے ساتھ ھی یہ بات بھی ظاھر ھے کہ سارے ریاستی اور پنچائتی فارم خود اپنی‌حدود میں رہ کر بڑی تخصیص‌کار معیشت قائم کرنے کےلئے ضروری عملہ اور مادی وسائل نہیں رکھتے۔ اسی وجہ سے فارموں کے درمیان ایسی تخصیص‌کاری اور سرکوزیت جس کی بنیاد فارموں کے وسیع تعاون پر ھو فوری فریضہ بن گئی ھیں۔ بہرحال ھر ایک فارم کے بس کی بات نہیں ھے کہ وہ تن‌تنہا بڑے پیمانے پر تخصیص‌کاری کرے۔ لیکن اگر کئی فارم اپنے وسائل متحد کرلیں تو بات ھی دوسری ھوجاتی ھے۔ اس سے ان کو صنعتی ٹائپ کے بڑے بڑے اور مخصوص کاموں‌والے مشترکہ ادارے قائم کرنے کا امکان حاصل ھوتا ھے۔ یہ عمل اب زراعت کی ساری شاخوں میں جاگزیں ھوتا جا رھا ھے۔ مالداویا، بیلوروس، یوکرین اور روسی فیڈریشن کے متعدد صوبوں میں فارموں کے درمیان تخصیص‌کاری کا رواج پھیل چکا ھے۔

بین‌فارم تخصیص‌کاری کا لاجواب پہلو یہ ہے کہ وہ پنچائتی اور ریاستی فارموں کو اپنے وسائل مکمل اور پراثر طور پر استعمال کرنے کا امکان فراہم کرتی ہے۔ اور ان پنچائتی اور ریاستی فارموں کو جو اس کام میں اپنے وسائل لگانے کےلئے تیار ہیں آگے بڑھنے کی اجازت دینا چاہئے، خاکے اور ڈیزائن تیار کرنے میں، مشینوں اور آلات اور سازوسامان کی فراہمی میں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ شہروں اور صنعتی مرکزوں کے قریب واقع مخصوص ترکاری اور دودھ کے فارموں کے قیام، سوروں، مویشیوں اور بھیڑوں کو تیار کرنےوالے باھمی مشین‌بند اداروں کو بنانے، سلاوٹی چارے کی پیداوار اور فارموں کی پیداوار سے سامان تیار کرنے میں اگواکاری اور ھمت سے کام لینا چاہئے۔ تعمیراتی اور اصلاح آراضی کی تنظیموں، تعمیراتی سامان تیار کرنےوالے اداروں، جنگلات کے کاروبار، بجلی‌بندی، فارموں کی مشینوں کے استعمال اور زرعی کیمیائی خدمات کی شکل میں پیداوار کی سہولتیں فراہم کرنے کے شعبے میں فارموں کے تعاون کو وسیع پیمانے پر ترقی دینی چاہئے۔

تخصیص‌کاری کی ترقی سے اس وقت تعاون کی کہیں زیادہ اعلی شکلیں پیدا ہوتی ہیں جب پنچائتی اور ریاستی فارموں کے اتحاد میں ریاستی صنعتی کارخانے بھی شامل ہوجاتے ہیں۔ مرکب قسم کے زرعی صنعتی کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ملک کے بعض علاقوں مثلاً مالداویا، روستوف کے صوبوں، کراسنودار کے علاقے میں ایسے متحدہ ادارے موجود ہیں۔ ان کے تجربے کا بغور مطالعہ کرکے سیکھنا چاہئے اور اس کو زیادہ سے زیادہ مفید طریقے پر استعمال کرنا چاہئے، خاص طور پر اس‌لئے کہ یہ بات موجودہ تنظیمی اور معاشیاتی مسائل سے نہیں تعلق رکھتی بلکہ سوال یہاں بنیادی طور پر ریاستی اور پنچائتی کوآپریٹیو شکلوں کی ملکیتوں کو اور زیادہ قریب لانے کا ہے۔

یہ سارے سوال پارٹی، سوویت اور زراعت کے اداروں کی بڑی توجہ اور امداد، سائنسی تجزئے، تقسیم عمل کے رویے اور درجہ‌بدرجہ حل کے طالب ہیں، اس‌لئے اور بھی کہ ھمارے یہاں حالات بہت ھی نوع بنوع ہیں اور نہ صرف ملک کے مختلف حصوں میں بلکہ الگ الگ صوبوں کے اندر اور کبھی کبھی اضلاع میں بھی مختلف ہوتے ہیں۔ میں یہاں خاص طور سے ان تمام رفیقوں کو جو اس کام کے ذمےدار ہیں، زراعت کے سارے کارکنوں کو یہ آگاھی دینا چاہتا ہوں کہ

یہاں عجلت کی ضرورت نہیں ہے، مصنوعی طور پر کام کو آگے دھکیلنا اور شدائد سے کام نہ لینا چاہئے۔ معقولیت اور معاشی سوجھبوجھ کے ساتھ کام کو سرانجام دینا چاہئے۔ بنیادی اقسام کی تجارتی اشیا کی پیداوار کی تخصیص‌کاری اور مرکوزیت اس بات کا مطالبہ نہیں کرتیں کہ ہر فارم ان شاخوں کو مختصر کردے جن کی اشیا فارموں کی اندرونی ضرورتوں کےلئے درکار ہیں یا مقامی بازاروں کےلئے چاہئیں۔

مرکزی کمیٹی تخصیص‌کاری اور امدادباہمی کو گہرا کرنے کا فریضہ پیش کرکے یہ بات بہرصورت پیش‌نظر نہیں رکھتی کہ کسی ایسے مقابلے یا دوڑ کا اعلان کیا جائے کہ کون زیادہ تیزرفتار ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جمود کو، اس اہم کام کی طرف محکمہ جاتی اور مقامی رویے کو ختم کرنا چاہئے۔

پیداواری تنظیم کی نئی اور بہترین شکلوں کی تلاش کا زراعت کے انتظام کی شکلوں کے سوالوں سے گہرا تعلق ہے۔ انتظام کے موجودہ ڈھانچے کی تشکیل برسہا برس میں ہوئی ہے اور میری رائے میں موجودہ زمانے میں وہ بہت پیچیدہ ہوگیا ہے، جو صاف طور سے اس کی کارگری پر اثرانداز ہورہا ہے۔ ہمیں زیادہ بہتر انتظام کے سسٹم کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ اس کو کیسا ہونا چاہئے — اس کا گہرا مطالعہ کرنا چاہئے اور اس کو عملی طور پر جانچنا چاہئے۔ لیکن اس وقت بھی ان تقاضوں اور معیاروں کو قطعی طور پر مرتب کرنا ممکن ہے جو اس نظام کو پورے کرتے ہیں۔

اول تو انتظام کے اس سسٹم کو زراعت کے تمام سوالوں پر پورے ملک کے ایک لائن پر چلنے کی، کام کے اس یا اس شعبے کے ذمےدار محکموں کی سرگرمیوں کے درمیان مضبوط تال‌میل کی ضمانت دینا چاہئے۔ دوسرے، اس کو رہنمائی کی مختلف سطحوں کے درمیان اختیارات اور ذمےداری کی تقسیم پر پہلے سے بخوبی غور کرنا چاہئے۔ تیسرے، اس کو پیداوار اور تیارشدہ سامان کی فروخت کے روزمرہ کے سوالوں کا فیصلہ کرنے میں اس کا رجحان مرکوز اور منصوبہ‌بند رہنمائی کو ریاستی اور پنچائتی فارموں کی خودمختاری اور اگواکاری سے ناسیاتی مطابقت دینے کی طرف ہونا چاہئے اور چوتھے، اس کو زرعی پیداوار سے قربت حاصل کرنا چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو زرعی پیداوار میں بیکار کڑیوں کو دور کرکے اسے زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانا چاہئے۔

زراعت کے انتظام کو بہتر بنانے کےلئے مرکزی کمیٹی کے پاس ہر جگہ سے طرح طرح کی تجویزیں آتی رہتی ہیں۔ ان کو احتیاط کے ساتھ تولنا اور ان پر بحث مباحثہ کرنا چاہئے۔ بہرصورت انتظام کے موجودہ ڈھانچے میں کسی طرح کی تبدیلیاں کرتے ہوئے نہ تو محض آنکھ سے دیکھ کر اور نہ وجدان سے کام لینے کی ضرورت ہے بلکہ تجربات سے پائی ہوئی معلومات، آزمائشوں اور انتظام کی جدید سائنس کے نتائج سے رہنمائی حاصل کرنا چاہئے۔

رفیقو، یہ ہیں پارٹی کی زرعی پالیسی کے بنیادی سوالات۔ میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ذکر واحد پالیسی کا، آپس میں مربوط رجحانات اور اقدامات کا ہے جو ہمیں بلا رکاوٹوں اور تاخیروں کے آگے بڑھنے دینگے۔ ہمارے لئے یہ اہم ہے کہ ہم اس پالیسی پر بامقصد طور پر متواتر عمل پیرا ہوں اور ان پیچیدہ معاشی سوالوں سے الجھاوے میں نہ پڑیں جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس ترغیب سے بچیں کہ ان مسائل کے حل کےلئے ان فنڈوں سے رقمیں لیں جو زرعی پیداوار کی مزید ترقی کےلئے دی گئی ہیں۔ صرف اسی طرح ہم معاشرے کی بڑھتی ہوئی مانگوں سے زراعت کے پچھڑےپن کو مکمل طور سے دور کر سکتے ہیں۔ (تالیاں۔)

رفیقو، ہم نے پنجسالہ منصوبے کے بہت ہی ذمےدار دور میں قدم رکھا ہے۔ درحقیقت موجودہ سال منصوبے کے آخری نتائج کا تعین کریگا۔ اس سلسلے میں عوامی معیشت کے سامنے جو فرائض ہیں ان پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پچھلے سال کے دسمبروالے عام اجلاس میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ اب مرکزی کمیٹی ان کو مرتب کر رہی ہے تاکہ وہ زندگی میں رائج کئے جا سکیں اور ہمارے معاشی انتظام کے پورے نظام کو ایسی نئی سطح تک بلند کیا جا سکے جو ملک کے بڑھتے ہوئے امکانات اور مطالبات کے مطابق ہو۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے دسمبر کے عام اجلاس میں قومی معیشت کی تمام شاخوں اور ہماری سرگرمیوں کے تمام شعبوں میں کام کے اسٹائل کا سوال زور دیکر اٹھایا گیا۔ ذمےداری میں اضافہ، اگواکاری میں ترقی، بہتر کارگذاری، سوشلسٹ مستعدی، باشعور ڈسپلن کی تربیت اور خامیوں کو نہ برداشت کرنا — یہ ہیں

پارٹی کے اسٹائل کے کام کی خوبیاں جو فیصلہ کن اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ ان سب کا تعلق معاشرے کی زندگی کے اخلاقی اور ذہنی شعبوں سے ہے اور ان کو نہ تو کسی منصوبے میں درج کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی اعدادوشماروالی رپورٹ میں۔ لیکن ہم جانتے ہیں اور ہم نے اپنے تجربے سے اس کا یقین کیا ہے کہ کمیونسٹ کردار اور کمیونسٹ شعور کی یہ خصوصیات زبردست مادی طاقت کی مالک ہیں اور ہمارے عظیم ملک کی بڑھتی ہوئی طاقت اور دولت، سوویت عوام کی خوشحالی اور ملک کی بڑھتی ہوئی دفاعی صلاحیت کی صورت میں سامنے آرہی ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اسی‌لئے پارٹی کی معاشی پالیسی کا اس کے اپنے سیاسی اور تربیتی کام سے اٹوٹ رشتہ ہے۔ اسی‌لئے ہمیں مجموعی طور پر اپنے کام کی سطح کو متواتر اور مستقل‌مزاجی کے ساتھ اونچا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اس وقت جبکہ پارٹی معیشت کی مزید ترقی اور عوامی معیشت کے انتظامی سسٹم کی بہتری کے فریضوں کو طے کررہی ہے یہ بات خصوصی اہمیت رکھتی ہے کہ محنت‌کشوں کو وسیع پیمانے پر انتظامی سرگرمیوں میں لایاجائے اور ان کے تجربے اور معلومات کو اس کام میں پوری طرح استعمال کیا جائے۔ یہ خود ہمارے سماجی نظام کی فطرت سے ہی پیدا ہوتا ہے جو طبیعی صفات کے لحاظ سے حقیقی جمہوریت سے معمور ہے۔ ہمارے عوام تمام ریاستی اور سماجی امور کے فیصلے میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے ہماری سوشلسٹ جمہوریت کو بہتر بنانے کی واضح پالیسی پیش کی۔ ہم اس پالیسی پر گامزن رہے ہیں اور آئندہ بھی عزم و استقلال کے ساتھ اسی پر چلتے رہیں‌گے، عوام کی تخلیقی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے‌کار لانے اور معاشرے کے انتظام کی مختلف شکلوں کی اور زیادہ ثروت‌مندی کے‌لئے کام کرتے رہیں‌گے، سرکاری اداروں اور سماجی تنظیموں کے پھیلے ہوئے وسیع جال دونوں کے ذریعہ سے۔ (تالیاں۔) ان سرگرمیوں میں ہمارے عوام جتنے وسیع اور بڑے پیمانے پر شرکت کریں‌گے ہماری ریاست اور سماجی نظام کو اتنی ہی زیادہ تقویت پہنچےگی اور اتنی ہی زیادہ کامیابی سے

هم کمیونسٹ تعمیر کے فرائض کو پورا کرسکیں گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

پارٹی کی صحیح پالیسی، عوام کی طرف سے اس پالیسی کی حمایت اور سوویت لوگوں کی پرایثار محنت نے ایسے بڑے بڑے کارناموں کے لئے جن سے ہمارے وطن کی تاریخ بھری پڑی ہے، نئے امکانات پیدا کردئے ہیں۔ اچھوتی زمینیں قزاخستان اور التائی کے استیپ میں ہی نہیں ختم ہوجاتیں۔ سائبیریا کے تائیگا، شمالی ٹنڈرا اور وسطی ایشیا کے ریگستان بھی اچھوتی زمینیں ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ میں صرف ایک ایسے پروجیکٹ کا نام لوں جو مرتب کیا جا رہا ہے۔ یہ بائیکال آمور ریلوے کا پروجیکٹ ہے جو مشرقی سائبیریا اور مشرق بعید کے آرپار جائے گی۔ اس ریلوے کی تعمیر جو بے شمار قدرتی دولتوں سے بھرے سائبیریا کے وسیع علاقے سے گذرے گی ایک نئے اور بڑے صنعتی علاقے کے قیام کا راستہ کھولے گی۔ اس ریلوے لائن سے ملحق بستیاں اور شہر، صنعتی کارخانے اور کانیں ابھریں گی اور ظاہر ہے کہ زراعت کے لئے نئی نئی زمینیں زرخیز بنائی جائیں گی۔ (تالیاں۔)

مجھے یقین ہے رفیقو، کہ یہ تعمیر کل قومی ہوگی۔ (تالیاں۔) اس میں ساری ریپبلکوں کے لوگ اور سب سے پہلے ہمارے نوجوان حصہ لیں گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کیا یہ ہمارے ہزارہا نوجوان لوگوں کے لئے ولولہ انگیز مستقبل نہیں ہے؟ ہمارے پاس ایسے منصوبے کافی ہیں۔ ان میں سے بعض ابھی عام خیالات اور تخمینوں کی حدود سے باہر نہیں آئے ہیں اور دوسروں کو منصوبہ‌بند اور ڈیزائن‌ساز ادارے مرتب کر رہے ہیں۔ اچھوتی زمینوں کو ترقی دینے‌والی نئی نسل کے پاس بہت کچھ کرنے کو ہوگا۔ (تالیاں۔) بہرحال، مستقبل سے حال کی طرف لوٹتے ہوئے، ہمیں اور آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مستقبل کے محنتی کارنامے آج کے روزمرہ کے کام کے ذریعہ ہی نشوونما حاصل کرتے ہیں، کہ آئندہ کی کامیابیوں کی بنیاد آج رکھی جاتی ہے۔ اور آج ۱۹۷۴ء کے منصوبے کو پورا کرنے اور بڑھ چڑھ کر پورا کرنے سے زیادہ کوئی اور اہم کام نہیں ہے۔ اس کے مقتضی ریاست کے مفادات، عوام کے مفادات، ہر محنت کش کے مفادات ہیں۔ (تالیاں۔)

محترم رفیقو! میرے خیال میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی خارجہ پالیسی کی تفصیل کی ضرورت یہاں نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں پچھلے عرصے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اس لئے میں مختصر طور پر بہت ہی اہم باتوں کا ذکر کرونگا۔

پچھلے چند سال کے دوران واقعی بہت بڑا، زبردست اور اہم کام کیا گیا ہے، بین اقوامی تعلقات میں ایک موڑ لایا گیا ہے، ''سرد جنگ،، سے بین اقوامی کشیدگی میں کمی اور مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں کے درمیان پرامن بقائے باہم کے اصولوں کے استحکام تک موڑ۔ یہ بلاشبہ ہماری پارٹی کی لیننی خارجہ پالیسی کی اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے پیش کردہ امن کے پروگرام کی تکمیل کے لئے متواتر جدوجہد کی کامیابی ہے۔ یہ نتیجہ ہے سوشلسٹ دولت مشترکہ کے برادرانہ ملکوں کے ساتھ، کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ساتھ اور دنیا کی ساری ترقی پسند طاقتوں کے ساتھ ہمارے اتحاد عمل کا۔ اور واقعی یہ نتیجہ ہے اس واضح حقیقت پسندی کا جس کا مظاہرہ متعدد سرمایہ دار ملکوں کے ممتاز سیاسی لیڈروں نے کیا ہے۔

بین اقوامی صورت حال کو صحت مند بنانے کے لئے سلسلے وار اقدامات کرتے ہوئے ہم نے پوری طرح یہ سمجھ لیا تھا کہ بہت ہی زیادہ رجعت پسند اور جارحانہ سامراجی حلقوں اور ان سیاسی دھاروں کی طرف سے ہمیں سخت مزاحمت کا مقابلہ کرنا پڑیگا جو مختلف وجوہ سے بین اقوامی کشیدگی کو قائم رکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس لئے امن کے دشمنوں کی ان سرگرم کوششوں نے کہ عالمی میدان میں نئی سیاسی فضا کے استحکام میں گڑبڑ پیدا کریں ہمیں بدحواس نہیں کیا۔

موجودہ دور پیچیدگیوں اور تضادات سے بھرپور ہے۔ رجعت پرستی کو جہاں بھی موقع ملتا ہے، جوابی دھاوا بولنے کی کوشش کرتی ہے، چاہے وہ الگ الگ علاقوں میں ہی کیوں نہ ہو اور کشیدگی میں کمی کے کام میں روڑے اٹکاتی اور فوری مسائل کے حل میں پیچیدگیاں پیدا کرتی ہے۔ ان مقاصد کے لئے بورژوا پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے بہت سے ادارے سرگرمی سے استعمال کئے جاتے ہیں جو جان بوجھکر ہماری پالیسی کے مفہوم کو مسخ کرکے پیش کرتے ہیں، واقعات پر گمراہ کن طریقے سے روشنی ڈالتے ہیں اور سوویت دشمن مارکے کی مبتذل

لفاظی سے کام لیتے ھیں۔ امن کے دشمنوں کے ان حملوں پر ھمیں کوئی حیرت نہیں ھے۔ ھم اپنے راستے پر چلتے رھیں گے۔ (تالیاں۔) ھماری خارجہ پالیسی کے طرفدار سارے سوویت لوگ اور دنیا کی آبادی کی بہت زبردست اکثریت ھے کیونکہ وہ نیک اور شریفانہ مقاصد کی حامل ھے جو امن اور سلامتی کا استحکام، تمام قوموں کے لئے آزادانہ ترقی اور تمام ملکوں کے لئے سماجی ترقی کے حالات کی ضمانت فراھم کرنا ھیں۔

سوویت یونین کی امن دوست خارجہ پالیسی بااصول بین اقوامی پالیسی ھے۔ ھم اپنے مجاھد دوستوں، سوشلسٹ ممالک کی برادرانہ پارٹیوں اور لوگوں کے قریبی تعاون سے اس پر عمل پیرا ھیں۔ کچھ عرصہ پہلے اس کا اظہار ایک بار پھر بڑے زوروں کے ساتھ کیوبا کے دورے سے ھوا جہاں ھم کامریڈ فیڈل کاسترو کی دعوت پر گئے۔ کیوبا کے رھنماؤں سے ھماری برادرانہ ملاقاتوں اور مذاکرات نے ھمارے خیالات میں مکمل اتفاق کا اظہار کیا۔ کیوبا کے لوگوں نے جس خلوص سے ھمارا خیرمقدم کیا اس نے مجھ پر اور میرے رفیقوں پر گہرا نقش چھوڑا ھے۔ یہ درحقیقت ھمارے عظیم ملک کے لئے، لیننی پارٹی اور سوویت لوگوں کے لئے کیوبا کے عوام کے اعلی جذبات احترام و محبت کا ناقابل فراموش مظاھرہ تھا۔ (طوفانی تالیاں۔)

صدر جمہوریۂ فرانس ژورژ پومپیدو کے ساتھ پیتسوندا میں ھماری دو روزہ ملاقات ابھی ختم ھوئی ھے۔ جمہوریۂ فرانس کے سربراہ کے ساتھ یہ مفصل مذاکرات بھی پہلے کی طرح خیرسگالی، حقیقت پسندی اور باھمی احترام کی فضا میں ھوئے۔ انھوں نے بلاشبہ فریقین کو متعدد اھم سوالوں کے بارے میں ان کے رویے زیادہ قریب لانے اور اس طرح سوویت یونین اور فرانس کو بین اقوامی میدان میں اس مقصد سے اشتراک عمل کرنے میں مدد دی کہ بین اقوامی کشیدگی میں کمی زیادہ گہری ھو اور ریاستوں کے درمیان مساوی حقوق پر مبنی تعاون فروغ پائے۔

پورے یقین کے ساتھ ایک بار پھر اس بات کی تصدیق ھوئی کہ ھماری متفقہ کوششوں کا منطقہ جتنا ھی وسیع ھوگا اتنی ھی زیادہ مؤثر ھمارے ملکوں میں سے ھر ایک کی وہ دین ھوگی جو ھم موجودہ بین اقوامی زندگی کے بڑے بڑے مسائل حل کرنے کے لئے دینگے۔

میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پیتسوندا میں بات‌چیت کے نتیجے میں یورپی سلامتی کے سوالات پر کانفرنس کو جلدازجلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بارے میں ہمارے خیالات کی مزید قربت واضح ہوئی۔ مشرق قریب کے مسائل کے حل کے بارے میں بھی ہمارے موٴقف اور رویوں میں قربت ہے۔ بعض دوسرے بڑے مسائل کے بارے میں بھی ہمارے موٴقف کی قربت یا مطابقت ظاہر ہوئی۔

بین‌اقوامی مسائل کے ساتھ ساتھ ہم نے اپنے دونوں ملکوں کے درمیان بین‌ریاستی تعلقات میں مزید گہرائی کے راستوں کے بارے میں بھی تبادلۂ خیال کیا۔ جیسا کہ معلوم ہے ان اصولوں کے بارے میں جن پر سوویت یونین اور فرانس کے تعلقات کی تعمیر ہونی چاہئے دستاویز کی منظوری اور باہمی مشوروں کے بارے میں سمجھوتے پر دستخط نے ہمارے تعلقات کے لئے اچھی بنیاد ڈالی ہے۔ سوویت فرانسیسی تعلقات اب ہمہ‌پہلو نوعیت اختیار کر چکے ہیں۔ اُن کا تعلق انتہائی مختلف شعبوں سے ہے مثلاً سیاست، معاشیات، سائنس اور کلچر سے۔ ہر سال زندگی ان میں کچھ نہ کچھ نیا لاتی ہے اور ان کے لئے کوئی نہ کوئی نئے امکان پیدا کرتی ہے۔

اگر مختصر طور پر کہا جائے تو پیتسوندا کی ملاقات نے سوویت یونین اور فرانس کی روایتی دوستی کی مضبوطی کا ایک نیا ثبوت فراہم کیا۔ یہ دوستی ہمارے دونوں ملکوں کے لوگوں اور امن اور بین‌اقوامی سلامتی کی استواری کے مقصد سے مطابقت رکھتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ امن اور سوشلزم کے لئے وقت سازگار ہے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ اسی حد تک سچ ہے جس حد تک ہم خود کام کررہے ہیں۔ بین‌اقوامی میدان میں ہمارے حاصلات سخت اور مستقل کوششوں کا نتیجہ ہیں اور صرف ریاستی کارکنوں اور مدبروں کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ سارے سوویت لوگوں کی محنت کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ انجام‌کار ہماری خارجہ پالیسی کی کامیابیوں کا تعین ہماری اندرونی پالیسی کی کامیابیوں، ہماری معاشی، سائنسی ٹکنیکی اور دفاعی قوتوں کی سطح، ہمارے معاشرے کے سیاسی اور اخلاقی اتحاد سے ہی ہوتا ہے۔ (تالیاں۔) اسی‌لئے امن کی جدوجہد میں فتح، آپ کی فتح ہے رفیقو! (تالیاں۔) یہ تمام سوویت محنت کشوں کی فتح ہے، ان سب کی جن کی محنت، جن کی عقل اور ہاتھ ہمارے

وطن کو زبردست سوشلسٹ طاقت بناتے ھیں - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

عزیز رفیقو اور دوستو!

ھم یہاں ایسے دنوں میں جمع ہوئے ھیں جب بہار آئی ہوئی ھے، اچھوتی زمینوں کی اکیسویں بہار - زمین انگڑائیاں لےرھی ھے، جیسے اسے انسان کے نیک اور ماھر ھاتھوں کا انتظار ھے۔ نیکی کا بدلہ زمین ھمیشہ نیکی سے، پھولتے پھلتے باغوں سے، سبزہزاروں اور اناج کے بھاری بھاری خوشوں سے دیتی ھے۔ میں خلوص کے ساتھ یہ یقین کرتا ھوں کہ اناج پیدا کرنےوالوں کی انتھک محنت، ان کی معلومات اور تجربہ اور زمین سے لامحدود محبت اس سال اچھا انعام حاصل کریں گے - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

مجھے اپنے ملک کے تمام کسانوں کو ان کی سخت اور ساتھ ھی باعزت اور شریفانہ محنت میں نئی اور لاجواب کامیابیاں حاصل کرنے کی تمنا پیش کرنے کی اجازت دیجئے - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

عزیز رفیقو اور دوستو! آپ کو بڑی بڑی کامیابیاں حاصل ھوں! (طوفانی اور دیر تک بجنےوالی تالیاں تعریف‌وتحسین کے مظاھرے کی صورت اختیار کرلیتی ھیں اور جلسے کے شرکا کھڑے ھوکر لیونڈ ایلیچ بریژنیف کو خراج عقیدت پیش کرتے ھیں -)

نوجوانوں کی کل یونین لیننی

کمیونسٹ لیگ (کمسومول) کی ۱۷ ویں کانگرس میں تقریر

۲۳ اپریل ۱۹۷۴ء

عزیز کامریڈ مندوبین! محترم مہمان!

سب سے پہلے میں آپ کو، سارے نوجوان کمیونسٹ لیگ (کمسومول) کے ممبروں، سب سوویت نوجوانوں کو اس بڑی تقریب یعنی لیننی کمسومول کی ۱۷ ویں کانگرس کے افتتاح پر دلی مبارکباد پیش کرنا چاھتا ہوں (تالیاں۔)

آپ کی موجودہ کانگرس کی نمایاں خصوصیت یہ ھے کہ وہ کمسومول کی زندگی میں یادگار تاریخوں سے پہلے ہورھی ھے۔ آپ کی کانگرس کو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے جو مبارکباد دی ھے اس میں کہا گیا ھے کہ جولائی ۱۹۲۴ء میں روسی کمسومول نے عزیزترین نام یعنی لینن کا نام اختیار کیا اور آپ کی چھٹی کانگرس کے نمائندوں نے کمسومول کے سارے ممبروں کی طرف سے یہ حلف لیا کہ ''ھماری راہ میں چاھے جو رکاوٹیں آئیں، ھمیں چاھے جتنی قربانیاں کیوں نہ کرنی پڑیں ... ھم لینن کے پرچم سے دست‌بردار نہ ہوں گے۔ '' (تالیاں۔)

اور آج اس راستے پر جو کمسومول کے ممبروں نے طے کیا ھے اور ان کے شاندار کام پر نظر ڈالتے ہوئے ھم قطعی طور پر یہ کہہ سکتے ھیں کہ یہ تنظیم اعلی‌ترین لیاقت و صلاحیت کےساتھ نوجوانوں کی لیننی لیگ کے بلند نام کی حامل ھے۔ (تالیاں۔) اپنی پارٹی کی رہنمائی میں خود کمسومول کے ممبر اور ساری نوجوان نسل لیننی طرز سے زندگی گزارنا اور کام کرنا سیکھتے ھیں اور کمیونسٹ نظریات کی کامرانی کےلئے جدوجہد کرتے ھیں۔ کمسومول کے ممبر ہر جگہ اگواکار صفوں میں نظر آتے ھیں۔ جہاں شعلہ‌ور

دل، متجسس عقل، توانائی اور پیش‌قدمی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر طرف موجود ہوتے ہیں۔

رفیقو! ہم جو پرانے کمسومول رہ چکے ہیں آج آپ کی کانگرس کے ہال میں ایک خوشگوار روحانی جوش‌واضطراب کے ساتھ آئے ہیں۔ آپ کو دیکھ کر مجھے کمسومول کے زمانے کی اپنی جوانی، جوش‌وخروش اور رجائیت سے بھرے ہوئے بہت سے سال یاد آ گئے، مجھے اپنے رہبر اور وہ پہلے دوست بھی یاد آئے جن کے ساتھ مل کر میں نے زندگی کی پیچیدہ سائنس، طبقاتی جدوجہد اور نئے معاشرے کی تعمیر سے نبٹنے میں قسمت آزمائی کی تھی۔

مجھے تیسری دہائی کے سال خاص طور سے اور ان میں سب سے زیادہ ۱۹۲۳ء کا سال یاد ہے، جب میں کمسومول کا ممبر بنا تھا۔ اس وقت کمسومول کے ممبروں کی تعداد صرف تین لاکھ سے کچھ زیادہ تھی۔ کارخانوں، دفتروں اور گاؤں میں کمسومول کے ممبر عام طور پر مٹھی بھر نوجوان تھے۔ لیکن وہ انقلابی جوش‌وجرأت سے معمور تھے اور اکثر جرأت‌آزما کارنامے کرتے تھے۔

لیننی کمسومول کی بعدوالی نسلوں کو بھی میں اسی طرح جانتا ہوں۔ پہلے پنجسالہ منصوبوں کے ہیروؤں کی مردانگی اور عوامی جوش وخروش مجھے کبھی فراموش نہ ہوں‌گے۔ حب‌وطنی کی عظیم جنگ کے کٹھن برسوں کے دوران کمسومول کے ممبروں اور سارے سوویت نوجوانوں کے مجاہدانہ اور محنتی کارنامے لافانی شہرت کے حامل ہیں۔ آزمائش کی سخت گھڑی میں ملک کے نوجوانوں نے فتح کےلئے، اس دنیا میں مسرت اور زندگی کےلئے سب کچھ دےدیا۔

ہم کمیونسٹوں کو اپنے نوجوانوں پر فخر ہے۔ نہ صرف ہزارہا اور لکھوکہا بلکہ ہمارے ملک کے کروڑوں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی تقدیر کو کمسومول تنظیم سے وابستہ کرتے ہیں۔ کروڑوں سوویت لوگوں کےلئے نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تنظیم ان کی سوانح حیات کا جزو لاینفک بن گئی ہے اور ہمارے وطن کے لافانی شباب کا نمونہ ہے۔ (تالیاں۔)

آجکل کمسومول کی صفوں میں تین کروڑ چالیس لاکھ لوگ ہیں۔ نوجوان کمسومول کی صفوں میں آتے ہیں تاکہ وہ لیننی کمیونسٹ پارٹی کےلئے اپنی محبت اور ایثار کا اظہار کرسکیں، اس کے نصب‌العین

یعنی کمیونزم کی تعمیر کےلئے اپنی خدمات پیش کرسکیں۔ سوویت نوجوان اس راستے پر گامزن ہیں جس کی نشاندھی لینن نے ان کےلئے کی تھی۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو! اب ہمارا وطن زبردست معاشی اور ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اب ہم ایسے فریضوں کی ترتیب و تکمیل کررہے ہیں جن کا دس سال پہلے ہمیں گمان تک نہ تھا۔ ہمارے معاشرے کے اخلاقی اور سیاسی اتحاد میں، ہمارے ملک کی قوموں کی اخوت اور دوستی میں مزید استواری پیدا ہوئی ہے۔ ہم کو اپنی حقیقی عوامی سوشلسٹ جمہوریت اور سوویت طرززندگی پر بجا فخر ہے۔ یہ سب پختہ سوشلزم کی خوبیاں ہیں جس کے کارناموں میں آپ نوجوان نسل کے لوگوں کو افزائش کرنی ہے۔

جتنا ہم آگے بڑھتےجاتے ہیں اور تخلیقی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی پارٹی کا رول اور معاشرے کی ترقی کے سارے میدان میں اس کا اثر بھی بڑھتا جاتا ہے۔ پارٹی اس بات کو پیش‌نظر رکھتی ہے کہ کمیونزم کے قیام کا جاندار اور زبردست کام اس کا مقتضی ہے کہ ملک کی ساری سماجی تنظیموں اور تمام محنت‌کشوں کی سرگرمیوں اور اگواکاریوں میں اضافہ ہو۔

جو کچھ کہا گیا ہے اس کا تعلق براہ‌راست لیننی نوجوان کمیونسٹ لیگ (کمسومول) سے ہے۔ سوویت معاشرے کے سماجی اور سیاسی نظام میں کمسومول نے مدتوں ہوئے مضبوطی کےساتھ اپنی معقول اور موزوں جگہ حاصل کرلی ہے۔ اس کے رول کا تعین خود سوشلزم کے انقلابی جوہر اور مستقبل کےلئے ہماری تمناؤں سے ہوتا ہے۔

نوجوان کمیونسٹ لیگ پارٹی کی ہمیشہ سے محفوظ مجاہدانہ قوت اور معتبر مددگار رہی ہے اور اب بھی ہے۔ یہ کوئی ہوائی فارمولا نہیں بلکہ حقیقی زندگی اور حقیقی عمل کی بات ہے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اب پارٹی کے دو تہائی ممبر یعنی ہمیشہ سے زیادہ کمسومول کی تنظیم ہی دیتی ہے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے بعد تین سال کے دوران پارٹی کی صفوں میں تقریباً دس لاکھ ممبر کمسومول تنظیم سے آئے ہیں۔ نوجوان کمیونسٹوں کا کام کمسومول تنظیم میں جاری ہے۔ وہ کمسومول تنظیموں میں پارٹی کے قلب کی تشکیل کرتے ہیں۔

پارٹی کےساتھ کمسومول تنظیم کے جاندار روابط کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ دسیوں ہزار نوجوان پارٹی کے رہنما اداروں کےلئے — ابتدائی تنظیموں کے بیوروؤں اور کمیٹیوں سے لیکر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی تک منتخب کئے جاتے ہیں۔

اب سوویتوں کی ساخت کو دیکھئے جو ہمارے ریاستی اقتدار کے ادارے ہیں۔ سوویت یونین کی اعلی سوویت کے ممبروں کا پانچواں حصہ ایسے نوجوانوں پر مشتمل ہے جن کی عمر تیس سال تک ہے، اور مقامی سوویتوں میں تو نوجوانوں کا حصہ اور زیادہ ہے یعنی تقریباً ایک تہائی۔ نوجوان لوگ ٹریڈیونین اور محنت کشوں کی دوسری بڑی بڑی تنظیموں میں سرگرمی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ کمسومول کے بہترین تربیت یافتہ لوگ پارٹی، معیشت اور تہذیب کی تعمیر کے ذمےدار شعبوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔

یہ بات بلامبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ کوئی بھی بڑا سوال چاہے وہ سوویت یونین کے معاملات کے بارے میں ہو یا صوبائی، اضلاعی یا کسی محنتی عملے کا سوال ہو، نوجوانوں کی شرکت کے بغیر نہیں طے کیا جاتا۔ کمسومول کو، سارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنی اخلاقی قوتوں اور اگواکاری کے اظہار کےلئے ہمارے یہاں لامحدود امکانات حاصل ہیں۔

جوانوں پر اعتبار کرنا، جوانوں کے جبلی جوش وخروش اور عام بھلائی کےلئے کام کرنے کی شریفانہ تمنا پر بھروسہ رکھنا اور اس کے ساتھ ہی زندگی میں ان کی ٹھیک سمت رہنمائی کرنا اور نوجوانوں کو پچھلی نسلوں کی معلومات اور تجربات سے لیس کرنا ہمیشہ سے کمیونسٹوں کی روایات رہی ہیں۔ پارٹی آئندہ بھی ان روایات کو استوار کرتی رہےگی، نوجوانوں کی سرگرمیوں کو فروغ دےگی اور سوشلسٹ معاشرے کے معاملات کے انتظام میں شرکت کےلئے ان کو اور زیادہ وسیع پیمانے پر لانے کی ترغیب دےگی۔ (تالیاں۔)

وطن اور پارٹی نوجوان نسل پر اعتبار کرتے ہیں اور زندگی نے یہ دکھایا ہے کہ کمسومول کے ممبروں پر کسی بھی کام میں پوری طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

رفیقو!

تین سال سے زیادہ ہوچکا ہے کہ پارٹی اور سارے سوویت لوگ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے مرتب کئے ہوئے وسیع سماجی اور معاشی پروگرام کی تکمیل کےلئے زوروں سے کام کر رہے ہیں۔ ملک نویں پنجسالہ منصوبے کے شدید محنتی دور سے گزر رہا ہے۔ پنجسالہ منصوبے کے جو تین سال گزر چکے ہیں وہ معرکے کے تھے لیکن کوئی ایسے آسان نہیں۔ ہمارے لئے وہ سنگین آزمائش تھے۔ اور ۱۹۷۲ء خاص طور سے پیچیدہ سال تھا جب ہمارے یہاں خشکسالی پڑگئی جس کا اپنی شدت اور پیمانے کے لحاظ سے پچھلے ۱۰۰ سال کے دوران کوئی جواب نہیں تھا۔

پچھلا سال بھی آسان نہ تھا۔ اس کے نتائج پر سارے پنجسالہ منصوبے کی تقدیر کا بہت کچھ انحصار تھا۔ پارٹی نے محض اتفاقیہ یہ اعلان نہیں کیا تھا کہ ۱۹۷۳ء موجودہ پنجسالہ منصوبے کا فیصلہ کن سال ہے۔ اور یہ کہ ہم مشکلات سے نبٹ سکے، پنجسالہ منصوبے کے تیسرے سال کو کامیابی کے ساتھ تکمیل تک پہنچا سکے — یہ سوویت لوگوں اور ہماری کمیونسٹ پارٹی کی زبردست فتح ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

پارٹی کےساتھ اس کی معاون نوجوان کمیونسٹ لیگ کی ذمےداری کا امتحان ہوا اور وہ اس پر بخوبی اتری اور باعزت طور سے کامیاب ہوئی۔ (تالیاں۔) نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ممبروں، نوجوان لڑکے لڑکیوں نے خوب کام کیا اور اپنے لاجواب محنتی کارناموں سے وطن کو خوشحال بنایا۔ ان سب باتوں کےلئے نوجوان نسل کو پارٹی کی طرف سے بڑا شکریہ! (طوفانی تالیاں۔)

آج متعدد کمسومول تنظیموں کو محنت کے لال جھنڈے کا انعام عطا کرنے کےلئے سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کے کئی فرمان شائع ہوئے ہیں۔ یہ شاندار واقعہ، معاشی اور تہذیبی تعمیرات میں اور کمیونسٹ تربیت کے کام میں کمسومول کے ممبروں اور نوجوانوں کی زبردست خدمات کا اعتراف ہے۔ عزیز رفیقو! مجھے ان تنظیموں کو مبارکباد پیش کرنے کی اجازت دیجئے جن کو یہ اعلیٰ انعام عطا کیا گیا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

لیننی کمیونسٹوں کےلئے اپنے کام کے متعلق خودتنقیدی رویہ رکھنا فطری بات ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مرکزی کمیٹی کے

دسمبر والے عام اجلاس میں اگواکار محنت کے نتائج کی اعلی قدردانی کے ساتھ ساتھ پچھلے برسوں کی خامیوں اور غیرمکمل کاموں کو بھی سامنے لایا گیا اور ۱۹۷۳ء کے معاشی اور سیاسی فرائض کا تعین کیا گیا۔

اگر ہماری ترقی کے موجودہ مرحلے میں پارٹی کی معاشی پالیسی کی سب سے خاص چیز کو لیاجائے تو یہ تیز رفتار سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کی بنیاد پر عوامی معیشت کی کارگری کو بلند کرنا ہے۔ پارٹی پیداوار کو مشینوں سے ازسرنو لیس کرنے کےلئے ایسے بڑے اقدامات کی تیاری اور ان کی تکمیل کرتی ہے جو پیداوار کی تنظیم اور انتظام کو ، منصوبہ‌بندی اور معاشی ترغیب کو بہتر بناتے ہیں اور معاشی عملوں کی مہارت اور ذمےداری میں اضافہ کرتے ہیں۔

ہمارے یہ سارے اقدامات، ہماری ساری کوششیں خاطرخواہ نتائج کی حامل نہ ہونگی اگر ہم اپنی معیشت کی ساری کڑیوں میں، ہر کام کی جگہ پر کام کی کوالٹی کو بہتر نہ بنائیں‌گے۔ کام کی کوالٹی بہت ہی وسیع معنی رکھتی ہے۔ وہ بہت سے پیداواری اور معاشی عناصر پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اخلاقی مسائل کے ایک وسیع حلقے کو بھی گھیرتی ہے۔

یہ پیداوار کی عمدہ تنظیم، محنتی عمل کا بالکل نپاتلا آہنگ اور ٹکنالوجی کی سخت پابندی ہے۔ یہ سامان اور چیزوں کا کفایت سے خرچ کرنا، مشینوں کےلئے احتیاط اور انتظام اور میں تو یہ کہونگا محبت کا رویہ رکھنا اور پھر باشعور اور رفیقانہ نظم‌وضبط رکھنا اور محنت میں باھمی تقاضے اور باھمی امداد کا رویہ اختیار کرنا بھی ہے۔ کوالٹی کےلئے جدوجہد کے ساتھ بداحتیاطی، ڈھیلاپن، کام کی طرف ناخوشگوار رویہ میل نہیں کھاتا۔

کیا یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ کام کی اعلی کوالٹی کتنے زبردست معاشی اور سماجی معنی رکھتی ہے۔ اچھی طرح اور ایمانداری سے بنائی ہوئی چیزیں، خواہ وہ خراد ہو یا ٹریکٹر، موٹر گاڑی ہو یا ٹیلی‌ویژن، پبلک کے اخراجات میں کفایت کا باعث ہوتی ہیں، ہماری محنت کو آسان بناتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی آدمی کے مزاج اور اس کے محنتی فخر کو بلند کرتی ہیں۔

کوالٹی کی جدوجہد کو ہماری سرگرمیوں کے تمام پہلوؤں تک

پہنچنا چاہئے -- خواہ یہ مادی پیداوار میں ہو یا ذہنی اقدار کے قیام، بچوں کی تربیت یا عوامی خدمات کے شعبے میں ہو ۔ آدمی چاہے جہاں کام کرے اپنی محنت کے نتائج پر اس کو فخر ہونا چاہئے ۔ ہمارے ملک میں ایک زمانے سے عوام میں ماسٹر اور کاریگر کے خطاب قابل عزت تھے ۔ ہمیں ان خطابات کی عزت کو اور بلند کرنا چاہئے ۔ ہمیں ان سب کی ہر طرح ہمت‌افزائی کرنی چاہئے جو کام کی اعلیٰ کوالٹی پیش کرتے ہیں ۔

ملک کی عوامی معیشت میں تین کروڑ سے زیادہ نوجوان مزدور، پنچائتی کسان اور ملازم کام کر رہے ہیں ۔ آپ تو سمجھتے ہیں کہ یہ کتنا شاندار ہوتا اگر کمسومول کے ممبر سرگرمی سے مجاہدانہ انداز میں کام کی اعلیٰ کوالٹی، مہارت اور کارخانے کے مارکوں کے اچھے نام کےلئے نوجوانوں کی زبردست تحریک میں حصہ لیتے ۔ (تالیاں۔)

سوشلسٹ تعمیر کی تاریخ یہ بات بخوبی دکھاتی ہے کہ اختراعات وایجادات کرنےوالے نوجوانوں کی مثال کی پیروی سارے ملک نے باربار کی ہے۔ الکسئی استاخانوف نے تیس سال کی عمر میں اپنا محنتی کارنامہ کیا جس سے اگواکاروں کی عوامی تحریک کا نام ظہور میں آیا ۔ ساریا اور ایودوکیا وینوگرادووا ناسی بنکر عورتوں، فولاد گلانےوالے ماکار مازائی، ٹریکٹر چلانےوالی پاشا انگیلینا اور سوت کاتنےوالی والین‌تینا گاگانووا میں سے کسی کی بھی عمر ۲۶ سال سے زیادہ نہ تھی جب ان کی خدمات کا اعتراف عوام کی طرف سے ہونے لگا تھا ۔

ہاں، آج بھی پنجسالہ منصوبوں کے ہیروؤں کے درمیان بہت سے نوجوانوں کے نام نظر آتے ہیں ۔ اس ہال میں کانگرس کی مندوب، سوشلسٹ محنت کی ہیرو ایوانوفسک کی سوت کاتنے والی اناستاسیا ایروفیئوا، ''انگارا تعمیر،، کے ٹیم لیڈر وکٹر لاکوسوف، چقندر کی کاشتکار اوستینا لینڈیوک، کپاس کی کاشتکاری کو مشین‌بند بنانےوالے عبدالستار قربانوف اور بہت سے دوسرے لوگ موجود ہیں ۔ ان کی وساطت سے ہم نویں پنجسالہ منصوبے کے اگواکار نوجوانوں کو پرخلوص سلام بھیجتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں کہ وہ اس معزز نام کو ہمیشہ بلند رکھیں، شاندار کاموں کے محرک بنیں، نوجوانوں کو منظم کریں اور اپنے رفیقوں میں کام کےلئے دلکشی پیدا کریں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

رفیقو! اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے اور شمال، سائبیریا اور مشرق بعید کی دولتوں کو حاصل کرنے کےلئے نوجوانوں نے جو پرایثار محنتی کارنامہ دکھایا اس پر سوویت لوگوں نے گہری شکرگذاری کا اظہار کیا۔ اور ابھی حال ھی میں کمسومول نے ایک نئی اور بہت بڑی تعمیر میں یعنی بائیکال آمور ریلوے لائن بنانے میں سرگرمی سے حصہ لینے کی اپیل کو بڑے جوش کے ساتھ لبیک کہا۔

یہ تعمیر بڑی اھمیت کی حامل ھے۔ بائیکال آمور ریلوے لائن صدیوں پرانے تائیگا کو چیرتی ھوئی اس جگہ جاتی ھے جہاں وہ زبردست دولتیں ھیں جن کو وطن کی خدمت کےلئے پیش کرنے کی ضرورت ھے۔ یہاں ملک کا نیا بڑا صنعتی علاقہ قائم کیا جائیگا اور نئے شہر اور بستیاں ابھرینگی۔

ھمیں یہ مصمم یقین ھے کہ کمسومول کے ممبر اور نوجوان اس شاندار تعمیر میں شایان شان دین پیش کریں گے۔ (تالیاں۔) کمسومولسک برآمور، ماگنیتکا، تورکسیب، دنیپرپن بجلی گھر اور اچھوتی زمینیں، براتسک اور کاماز کی زبردست تعمیرات کی روایات لیکر نوجوان سائبیریا کی نئی اور ابھی تک اچھوتی وسعتوں کو اپنے دسترس میں لانے کےلئے بڑھ رھے ھیں۔ (تالیاں۔)

میں ایک اور بہت ھی اھم کام کے بارے میں کہنا چاھتا ھوں جسے ھمیں پایۂ تکمیل تک پہنچانا ھے۔ یہاں مطلب اس فیصلے سے ھے جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت وزارتی کونسل نے ''روسی فیڈریشن میں غیرسیاہ مٹی کے علاقے کی زراعت کی مزید ترقی کے اقدامات کے بارے میں،، کیا ھے۔ اس میں ملک کے ایک بہت بڑے علاقے کی زراعت کی تیزرفتار ترقی کے فریضے پیش کئے گئے ھیں۔

یہ کہنا کافی ھوگا کہ غیرسیاہ مٹی کے علاقے میں روسی فیڈریشن کی ساری آبادی کی ۴۴ فیصدی ھے۔ یہ علاقہ بہت ھی بڑے امکانات کا حامل ھے، جن کو اس وقت پوری طرح سے نہیں استعمال کیا جا رھا ھے۔ اس منطقے میں زراعت کو سرگرمی کے ساتھ زیادہ کارگر بنانے سے اس کی پیداواری طاقتیں کافی بڑھ جائینگی اور درحقیقت اچھوتی زمینوں کو زرخیز بنانے کے مترادف ھونگی۔

یہاں رہائش اور تہذیب کےلئے زبردست تعمیرات کا پروگرام بھی ہے۔ بہت سے موجودہ دیہات عمدہ اور اچھی تعمیرشدہ بستیوں میں تبدیل ہوجائیں گے ۔ صنعتی شعبوں کو زبردست ترقی دی جا رہی ہے خصوصاً ہلکی، غذائی اور گوشت اور دودھ کی صنعتوں کو۔

میں آپ سے یہ صاف صاف کہتا ہوں کہ غیرسیاہ مٹی کی زراعت کی ترقی کے پروگرام کو لیتے ہوئے ہم نے اس کی عملی تکمیل میں کمسومول کی امداد پر کافی بھروسہ کیا تھا اور آج میں یہ بڑی خوشی سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری توقعات بجا ثابت ہوئیں ۔ حال ہی میں کمسومول کی مرکزی کمیٹی نے غیر سیاہ مٹی کے منطقے میں اصلاح آراضی اور زرعی تعمیرات کل‌یونین اگواکار کمسومولی تعمیر ہونے کا اعلان کیا ہے اور ہر سال وہاں کم سے کم بیس ہزار کمسومول کے ممبر اور نوجوان لوگوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (تالیاں ۔) ہم کمسومول کی اس نئی اور لاجواب پیش‌قدمی کا پرجوش خیرمقدم کرتے ہیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

رفیقو ! ہمارا زمانہ شاندار سائنسی اور ٹکنیکی انقلاب کا دور ہے۔ اس نے معاشرے کی زندگی کے سارے پہلوؤں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے اور ہر انسان سے، اس کے علم و معلومات اور حرفتی تیاری سے بڑے تقاضے کررہا ہے۔ اس کےلئے نوجوان نسل کو خاص طور سے فکرمند ہونا چاہئے جس پر ہماری ریاست کی مادی اور ذہنی طاقتوں کو مزید فروغ دینے کی ذمےداری مستقبل میں عائد ہوگی۔ نوجوانوں کے سامنے، ہمیشہ سے زیادہ شدت سے یہ فریضہ آرہا ہے کہ وہ اپنے علم و معلومات کی متواتر تکمیل کرتے رہیں، ان کو عمیق بناتے رہیں اور سائنس و ٹکنیک کے تازہ‌ترین حاصلات کو اپنائیں ۔ اس کا تعلق نہ صرف حال و مستقبل کے انجنیروں، ماہرین ٹکنیک اور دوسرے ماہروں سے بلکہ مزدور طبقے اور دیہات کے محنت‌کشوں سے بھی ہے۔

ہمارے ملک کے مزدور طبقے میں اس وقت گہری تبدیلیاں ہو رہی ہیں ۔ دس پندرہ سال پہلے تک اس طرح کے ماہر جیسے لازیر ٹکنالوجی کی خرادوں کے آپریٹر سحیرالعقل سائنسی ناولوں کے ہیروؤں کی طرح تھے ۔ لیکن جو کچھ کل تک داستانی تھا اب حقیقت کا جامہ پہن چکا ہے۔ یہ حقیقت خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ موجودہ نسل تعلیم‌یافتہ ہے۔ تقریباً ۸۵ فیصدی نوجوان مزدور جن کی عمر

۳۰ سال تک ہے اعلی، غیرمکمل اعلی، ثانوی اور غیرمکمل ثانوی تعلیم‌یافتہ ہیں - یہ بڑا کارنامہ ہے۔

نئی قسم کے پیداواری کام کرنےوالے پروان چڑھ رہے ہیں - ان میں جسمانی اور دماغی محنت قطعی ہم‌آہنگی کے ساتھ کارفرما ہے۔ یہ انسان وسیع حرفتی دائرۂنظر، مہارت اور جدید پیداوار کے پولی‌ٹکنیکل اصولوں کی گہری معلومات سے لیس ہے اور جدیدترین مشینوں اور ٹکنیکی عوامل پر جلدازجلد قدرت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یہ سب باتیں مزدور کی نئی پود تیار کرنے کا سوال نئے ڈھنگ سے پیش کرتی ہیں - سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ بنیاد بنانے کی غرض سے مزدوروں کی کثیر تعداد کو حرفتی ٹکنیکی تعلیم‌گاہوں میں تیار کیا جائے تاکہ کام پر لگنے سے پہلے نوجوان لوگ مہارت حاصل کرلیں - اسی‌لئے ان تعلیم‌گاہوں کی تعداد متواتر بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے ایسی حرفتی ٹکنیکی تعلیم‌گاہوں کا جال پھیلانے کی ضرورت کو بھی پیش‌نظر رکھا جن سے فارغ ہونےوالے حرفت کے ساتھ ساتھ عام ثانوی تعلیم بھی پاتے ہیں - موجودہ پنجسالہ منصوبے کے خاتمے تک ایسی تعلیم گاہوں کی تعداد دگنی ہوجائےگی۔

مزدور طبقے کے لائق دستوں کی تشکیل اور نوجوان ماہرین کے عملوں کی تربیت کے بارے میں فکر کو ہمیشہ سے کمسومول نے بہت ہی عزیز رکھا ہے۔ کمسومول ان پہلی فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعلیم‌گاہوں کی رہنما اور سرپرست بنی جہاں تیسری دہائی میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں نے پڑھنا لکھنا اور اپنا پیشہ سیکھا - دستکاری کی تعلیم‌گاہوں کے کمسومول کے ممبروں نے ۱۹۳۱ء میں اپنے بزرگوں کی جگہ کام کرنا شروع کیا اور پرانے کاریگروں کے برابر کام کرنے لگے -

محنت‌کشوں کے سوویت دستوں کے شاندار راستے کا خیال کرتے ہوئے بہت سے بےمثال نام یاد آتے ہیں - آج میں سیرگئی پاولووچ کورولیف اور یوری الکسیئویچ گاگارین کے نام لینا چاہتا ہوں۔ (تالیاں -) وہ استاد اور شاگرد دونوں تھے - کائناتی جہاز کے چیف ڈیزائن‌ساز اور دنیا کے پہلے کائنات‌باز - وہ تیسری دہائی کے تعمیراتی اسکول کے تربیت‌یافتہ اور جنگ کے بعد کے زمانے کے ”کاریگر“ تھے - (تالیاں -) وہ ملک جہاں لوگ اپنی محنتی زندگی چھتیں ڈالنےوالوں کے

مددگار اور لوہا ڈھالنے کا کام سیکھنے سے شروع کرکے علم کی رفعتوں تک پہنچتے ھیں اور انسانیت کےلئے ستاروں کی راھیں کھولدیتے ھیں — لاجواب ملک ھے! کورولیف اور گاگارین کی تقدیریں اس بات کی انتہائی روشن مثال ھیں کہ سوشلزم محنت کش انسان کے سامنے، ھمارے نوجوانوں کے سامنے کتنی بڑی وسعتیں اور امکانات پیش کرتا ھے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

وہ وقت آئیگا جب حرفتی ٹکنیکی تعلیم گاھوں کے بہت سے موجودہ طلبا اگواکار مزدور، پیداواری کاموں میں اختراعات کرنےوالے، محنت کے ھیرو، کارخانوں اور عوامی معیشت کی پوری پوری شاخوں کے رھنما بن جائیں گے۔ ان کو اس شاندار زندگی کی تیاری میں مدد دینے کا کام سب سے پہلے کمسومول کو کرنا چاھئے۔

میرے خیال میں پرانی اور لاجواب روایت کے مطابق کمسومول کو حرفتی ٹکنیکی تعلیم گاھوں کی سرپرستی اور رھنمائی کرنی چاھئے۔ محنت کش لوگوں کی طرف پوری توجہ کیجئے اور زندگی میں ان کو مزدوروں کے راستے پر لیکر چلئے۔ ملک اس کےلئے آپ کا شکر گذار ھوگا۔ (تالیاں۔)

رفیقو! ھمارا زمانہ ٹکنیک اور سائنس میں زبردست اور تیزرفتار تبدیلیوں کا زمانہ ھے اور اس نے مارکس کے خیالات کی ساری گہرائیوں کو دکھایا ھے کہ انسان چاھے جتنی بہتر ٹکنیک سے کیوں لیس نہ ھو جائے، محنت کبھی بھی تفریح و مذاق نہیں بنےگی۔ مارکس نے لکھا ''سچی آزاد محنت... بہت ھی سنجیدہ و سنگین معاملہ ھے...''

محنت کی عزت و محبت کے جذبات کے تحت نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت کمیونسٹ پارٹی کی اھم ترین فکروں میں ھمیشہ رھی ھے اور اب بھی ھے اور لیننی کمسومول کا بھی یہ ایک بڑا فریضہ ھے۔ (تالیاں۔) یہ ایک بڑا ریاستی سوال ھے۔ اس کو صحیح طور سے مرتب کرنے اور طے کرنے میں محنتی عملوں، سماجی تنظیموں، اسکول اور خاندان سب کو دلچسپی ھے۔ اس کا تعلق کروڑوں لوگوں کی تقدیر سے ھے اور اس سے بڑھکر ھمارے ملک کے مستقبل سے۔

بچوں اور نوجوانوں کی محنتی تربیت کے فریضے طے کرنے میں ھم نے ٹھوس حاصلات کئے ھیں۔ پھر بھی ھمیں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ھے۔ مثال کےلئے اس سوال کو لےلیجئے۔ تمام باپ

اور مائیں اس کی خواہش‌مند ہوتی ہیں کہ ان کے بچے اس سے اچھی طرح رہیں جس طرح وہ خود اپنی زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے اور انسانی نقطہٴنظر سے صاف ہے۔ سوویت لوگوں کی خوشحالی میں اضافہ والدین کی ان تمناؤں کی تکمیل میں مدد دیتا ہے۔ لیکن بعض وقت نیکی بچوں کے‌لئے بری بن جاتی ہے۔ اکثر والدین تقریباً اس طرح کہتے ہیں: ابھی کام کرنے کے‌لئے بڑا وقت پڑا ہے۔

اس طرح طفیل خوری، کام کے‌لئے باعزت رویے کی غیرموجودگی پیدا ہوتی ہے اور بالآخر نوجوان زندگی میں اپنے مقام کے انتخاب اور کام میں ناقابلیت کی دشواریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایسے واقعات کی کمی نہیں ہے۔ نہیں، صرف وہی والدین واقعی نیک کام کرتے ہیں جو بچوں کو بہت ہی ابتدائی عرصے سے محنتی عادتوں کی تربیت دیتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

ہم نوجوان لوگوں، نوجوان مزدوروں اور ماہروں کی طرف توجہ ہمیشہ نہیں کرتے۔ آپ، اس جلسے کے شرکا بخوبی جانتے ہیں کہ آدمی کے پہلے خودمختار قدم خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کے‌لئے جو تازہ تازہ اسکولوں سے نکلے ہیں، جو تعلیم‌گاہوں کے طلبا ہیں اور ٹکنیکی اسکولوں اور اعلی تعلیمی اداروں میں تربیت پا رہے ہیں توجہ، حمایت اور امداد کی ضرورت ہے۔

محنتی تربیت اور زندگی میں صحیح مقام کے انتخاب کے سوال بہت سے فریضوں کے حل سے وابستہ ہیں اور اس سلسلے میں ہمارے ملک میں بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ میرے سامنے ریاستی ضابطے کے اقدامات بھی ہیں اور خاص طور سے ہمارے اسکولوں کا رول اور وہ زبردست کام جو اس سوال کے سلسلے میں ہماری سوویت پبلک کررہی ہے۔ یہاں بھی دوسرے کاموں کی طرح ہمارا ہیرو مزدور طبقہ مثال پیش کرتا ہے۔

مزدور طبقے میں ایک نئی اور لاجواب تحریک پیدا ہوئی ہے یعنی نوجوانوں کے استادوں کی تحریک۔ یہ استاد عملے کے پرانے مزدور ہوتے ہیں جو اعلی مہارت رکھتے ہیں اور زندگی کے تجربات سے مالامال ہوتے ہیں۔ اور میں تو یہ کہونگا کہ وہ باجوہر استاد ہوتے ہیں۔

وہ رضاکارانہ، اپنے ضمیر کی آواز پر نوجوانوں کو محنت سے محبت کرنا سکھاتے ھیں، مہارت تک پہنچاتے ھیں اور ھمارے شاندار مزدور طبقے کی روایات کے تحت ان کو تربیت دیتے ھیں۔

مجھے آپ کو یہ بتا کر خوشی ھوتی ھے کہ کام میں جوانمردی اور نوجوانوں کی کمیونسٹ تربیت اور حرفتی تیاری میں بڑے کام کےلئے سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے محنت کے سوشلسٹ ھیرو کا خطاب ان لوگوں کو دیا ھے:

ویت‌چینکو استیپان استیپانوویچ — لینن گراد کی فرم ''الیکٹروسیلا،، کے فٹر اور پرزے جوڑنےوالوں کے ٹیم‌لیڈر۔ (تالیاں۔)

واخمیانینا اولگا پاولوونا — ماسکو صوبے کی رےاوتووا فیکٹری کی سوت کاتنےوالی۔ (تالیاں۔)

پیچین کین پاویل نیکیتوویچ — التائی علاقے کے فرونزے نامی پنچائتی فارم کے ٹیم لیڈر۔ (تالیاں۔)

شاتیلین الیکسئی لیونتیوویچ — معزز دھات‌ساز، ماگنیتوگورسک دھات‌ساز کارخانے کے آزمودہ‌کار۔ (تالیاں۔)

رفیقو! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے، آپ کی طرف سے ان لاجواب لوگوں کو پرخلوص مبارکباد پیش کروں، ان لوگوں کےلئے اچھی صحت اور ملک کے محنتی دستوں کو تربیت دینے میں نئی کامیابیوں کی تمنا کروں! (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

استاد محنت کا جھنڈا حال سے مستقبل میں منتقل کرتے رھتے ھیں اور ھم پورے خلوص کے ساتھ شاندار مزدور طبقے کو مبارکباد دیتے ھیں جو اپنی طاقت اور وقت کی بچت کی پروا نہ کرتے ھوئے اپنا دولت‌مند تجربہ اور علم نئی پود کے نوجوانوں کو دیتا ھے جو زبردست محنتی زندگی کے میدان میں آتے ھیں۔ یہ اچھی بات ھے کہ کمسومول ان استادوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ھے اور ان کے اچھے کاموں میں مدد دیتی ھے۔ میں یہ تمنا کرنا چاھتا ھوں کہ استادوں کی یہ تحریک عوامی پیمانہ اختیار کرے، ملک کے کونے کونے میں پھیل جائے، تمام کارخانوں، فیکٹریوں، کانوں، تعمیری جگھوں، پنچائتی اور ریاستی فارموں میں۔ یہ بہت اچھا اور شریفانہ کام ھے۔ رفیقو! ھم آپ سے اس کی حمایت کی اپیل کرتے ھیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

رفیقو ! کمسومول کے کام میں نوجوانوں کو نئے کمیونسٹ اخلاق کی اسپرٹ میں تربیت دینے کا کام اهم مقام رکھتا ہے جس کی بنیاد میں، بقول ولادیمیر ایلیچ لینن کے ''کمیونزم کو پائدار بنانے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد ہے''۔

نوجوانوں کو کمیونسٹ اخلاق کی تربیت دینے کے بارے میں لینن کی وصیت کی تکمیل موجودہ زمانے میں بڑی اهمیت رکھتی ہے۔ هم ترقی‌یافته سوشلزم کے دور میں، کمیونسٹ معاشرے کےلئے مادی اور ٹکنیکی بنیاد تیار کرنے کے دور میں رہتے هیں۔ زبردست معاشرتی اور معاشی تشکیل‌نو کے ساتھ بہتر انسانی خصوصیات کی تشکیل کا عمل بھی جاری ہے۔ یہ کمیونسٹ معاشرے کے انسان کی خصوصیات هیں۔ اس کےلئے همارے یہاں سارے حالات موجود هیں۔

هم نے ذهنی دولتوں کا اتنا بڑا خزانه جمع کرلیا ہے که اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ همارے معاشرے میں اخلاقی معیاروں اور معاشرتی قدروں کا انتہائی ترقی‌پسند اور انتہائی انسان‌دوست نظام پیدا هوگیا ہے۔ کروڑوں لوگوں کی سماجی نفسیات میں گہری تبدیلیاں هوئی هیں اور ملک میں تخلیقی محنت اور لوگوں پر اعتماد کی لاجواب فضا مستحکم هوئی ہے۔

جو اخلاق هماری رهنمائی کر رہا ہے وہ کمیونزم اور اعلی شہریت، اپنے سوشلسٹ وطن سے محبت اور تمام ملکوں کے محنت کشوں کے ساتھ برادرانه یکجہتی، اجتماعیت اور سماجی فرض کی خلاف‌ورزی کی قطعی مخالفت کے تصورات کےساتھ بیدریغ وفاداری سے ملکر بنا ہے۔

همارا کمیونسٹ اخلاق جائز طور پر اخلاقیات کے ان انسانیت‌دوست معیاروں کا وارث بنتا ہے اور ان کو فروغ دیتا ہے جو بنی‌نوع انسان نے مرتب کئے هیں۔ محنت دوستی ، ایمانداری، انکسار، اپنی صلاحیتوں کا احساس، رفاقت اور باهمی عزت‌واحترام — یہ سب سوویت انسان کے اخلاقی چہرے کے اسٹ خط و خال هیں۔

کمسومول کی تنظیم نوجوانوں کی کمیونسٹ تربیت کو اور زیادہ تیز کرنے کےلئے وسائل کا بڑا خزانه پیش کرتی ہے۔

نئے معاشرے نے اخلاقی تجربات کا جو بہترین ذخیرہ حاصل کیا ہے هم کو اسے نوجوانوں کو، هر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دینا چاهئے اور اس کے ساتھ هی ان تمام باتوں سے سختی کے ساتھ پرهیز کرنا چاهئے

جو زندگی اور کام میں روڑے اٹکاتی ھیں ۔ افسوس کی بات ھے کہ ھمیں اکثر انانیت، دولت پرستی اور محتاج زندگی کے مظاھر سے دوچار ھونا پڑتا ھے اور ان منفی مظاھر کے خطرات کا اندازہ نہ کرنا بجا نہ ھوگا ۔

نوجوانوں کے فاضل وقت کو منظم کرنے میں سب کچھ ویسا نہیں ھے جیسا ھونا چاھئے ۔ یہ کوئی فضول سوال نہیں ھے ۔ نوجوان لوگوں کےلئے یہ سیکھنا بہت اھم ھے کہ وہ اپنے فاضل وقت کو معقول طریقے سے استعمال کریں ۔ بیکاری، شراب‌خوری، افسردہ‌دلی اور میں تو یہ کہونگا کہ ''زندہ دلی ،، صرف اس‌لئے کہ ''وقت کو قتل،، کیا جائے — شباب کے برسوں میں یہ ایسے نقصانات ھیں جن کی تلافی مشکل ھوتی ھے۔ اور اس کے برعکس، اپنے دائرۂنظر کو وسیع کرنا، تہذیبی معیار کو بلند کرنا، سیاسی تیاری اور اپنے علاقے سے واقفیت حاصل کرنا اور جسمانی طور پر مضبوط بننا — یہ سب بیش‌بہا سرمایہ ھیں ۔ نوجوانی کے زمانے میں اسے حاصل کرنا اور پھر اس میں متواتر اضافہ کرتے رھنا، عزیز رفیقو ، یہ آپ کی ساری زندگی کام آئے گا ۔ (تالیاں ۔)

سوویت لوگوں کی ذھنی دنیا کی مستحکم بنیاد ھماری انقلابی تعلیمات ھیں ۔ نقطۂ‌نظر کی تشکیل کا مطلب ھے نوجوان لوگوں کے ایسے سوالوں کا معقول جواب دینا جو ان کو بےچین کرتے ھیں ۔

اسی‌لئے یہ بات اھم ھے کہ نوجوانوں کی مارکسی لیننی تھیوری کی تعلیم محض تیار نتائج کو پڑھنا نہ بن‌جائے بلکہ خود سوچنے اور موجودہ مسائل کو حل کرنے، معاشرتی ترقی کے قوانین اور امکانات کو دیکھنے، بورژوا نظریات اور خیالات کے خلاف اٹل جدوجہد کرنے میں مدد دے ۔ یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ھے کہ اس کا انحصار سب سے پہلے اس پر ھے کہ استادوں، پرچارکوں، سماجی سائنس کے معلموں اور نظریاتی عملوں کو انقلابی نظریات کا کتنا علم ھے۔

یہ بات سب کو اچھی طرح معلوم ھے کہ نوجوانوں کی ذھنی نشوونما اور اخلاقی تربیت کےلئے ھماری پارٹی ادب اور آرٹ کو کتنی زیادہ اھمیت دیتی ھے۔ پارٹی اور عوام دونوں، جیسا کہ آپ جانتے ھیں مصنفوں، مصوروں، تھیٹر اور سینما کے کارکنوں کی کتنی عزت اور قدر کرتے ھیں جن کی تخلیقات زندگی کے حقائق کو آشکار کرتی

هیں اور سوویت لوگوں میں کمیونزم کےلئے پرایثار محنت کا ولولہ پیدا کرتی هیں۔

همارا ادب اور آرٹ جری اور بہادر سوویت لوگوں سے بھرا پڑا هے۔ وہ همارے ملک کے ساتھ پروان چڑھے، جوان ھوئے، سن بلوغ کو پہنچے اور انھوں نے ممتاز بلندیوں کو چھولیا۔

سوویت ادب اور آرٹ کی تاریخ میں ایسے واقعات کم نہیں هیں جب ان کو زندگی کی راہ سے ھٹانے اور همارے نظریات سے جدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور ابھی مغرب میں لوگ ان کوششوں سے باز نہیں آئے هیں۔ اور همارے یہاں بھی بعض ایسے غدار اور گمراہ هیں جو همارے طبقاتی اور نظریاتی دشمنوں کےساتھ مل کر راگ الاپتے هیں۔ لیکن یہ ساری کوششیں ناکام اور لاحاصل ثابت ھوئیں۔ اس طرح کی گھاس پھوس اگانے کےلئے هماری زمین قطعی ناموزوں هے۔ (تالیاں۔)

سوویت ادب اور آرٹ کی تخلیقات همارا بیش‌بہا ذهنی خزانہ اور هماری ساری سوشلسٹ قوم کےلئے فخر کا باعث هیں اور ان میں سے کافی بڑا حصہ عالمی تہذیب کے خزانے میں بھی پہنچ چکا هے۔ جو لاجواب تخلیقات سوویت ادیبوں، مصوروں، کمپوزروں اور تھیٹر اور سینما کے کارکنوں نے کی هیں وہ عوام میں باقی رهیں‌گی اور همارے اعلی خیالات کی کامیابی میں مدد دینگی۔

همیں یقین هے کہ سوویت ادب اور آرٹ کے کارکن آئندہ بھی اپنے جوهر دکھاتے رهیں‌گے جن میں وطن کی لامحدود محبت اور اپنی قوم سے وفاداری اضافہ کرتی هیں اور ایسی نئی تخلیقات کا باعث ھوتی هیں جو سوویت اور عالمی ادب اور آرٹ کی بہترین تخلیقات کی صفوں میں جگہ پاتی هیں۔ (تالیاں۔)

کمسومول کانگرس کے پلیٹ‌فارم سے میں نوجوان مصنفوں، مصوروں، کمپوزروں، تھیٹر اور سینما کے تخلیقی کارکنوں کےلئے کامیابیوں کی تمنا کرتا ھوں۔ ھم ان کی نئی تخلیقات کے منتظر هیں جو همارے عام کاز اور سب سے پہلے سوویت نوجوانوں کی کمیونسٹ تربیت کے کاز میں بیش‌بہا دین ھوں‌گی۔ (تالیاں۔)

هماری پارٹی کی یہ تمنا هے کہ کمسومول سوویت ادب اور آرٹ کے کارکنوں کے ساتھ اپنی دوستی اور تعاون کو اور مستحکم کرے

اور ان کی تخلیقات کو نوجوانوں کی کمیونسٹ تربیت کےلئے اور زیادہ سرگرمی سے استعمال میں لائیے۔ پریس، ریڈیو، ٹیلیویژن، تہذیب اور علم کی روشنی پھیلانےوالے اداروں کو، ہمارے وسیع نظریاتی محاذ کو اور بھی بھرپور استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ (تالیاں۔)

کمسومول کےلئے کمیونسٹ تربیت کا ایک اور بہت بڑا اور زبردست ذمےداری کا میدان ہے۔ میرے پیش‌نظر، عزیز دوستو، اسکولوں کے ہمارے لکھوکھا پانیر ہیں۔ بہت سے لڑکے اور لڑکیاں اپنے اسکول کے برسوں میں، چودہ پندرہ سال کی عمر میں کمسومول میں شامل ہوتے ہیں۔ آج‌کل اسکولی کمسومول تنظیم میں ستر لاکھ سے زیادہ لوگ ہیں۔ یہ کمسومول کے سب سے نوجوان ممبر ہیں۔

اسکولی طلبا کی تربیت اور پانیروں کےدرمیان کام کو ساری کمسومول تنظیموں کے ایجنڈے میں ایک اہم سوال کی حیثیت سے جگہ ملنا چاہئے۔ تب کہیں جاکر کارخانوں، پنچائتی فارموں، تعمیری جگہوں، اعلی تعلیمی اداروں اور فوجی دستوں کی کمسومول تنظیمیں بہتر طور پر بھریں‌گی اور صاف اسی طرح کمسومول کمیونسٹ پارٹی کے سپرد کئے ہوئے کاموں کو یعنی لینن کے نوجوان پیروؤں کی رہبری اور تربیت کی ذمےداری پوری کر سکتی ہے۔ (تالیاں۔)

رفیقو! میں نے کمسومول کے کام کے صرف چند بنیادی مسائل کا ذکر کیا ہے۔ وہ بہت ہی نوع‌بنوع اور بہت اہم ہیں۔ لیکن اس کے سوا اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ لیننی نوجوان کمیونسٹ لیگ (کمسومول) کا کام ہی ایسا ہے۔

میں اس سلسلے میں ایک اور بات پر زور دینا چاہتا ہوں۔ ہم اکثر بجا طور پر کہتے ہیں کہ کمسومول بڑی طاقت ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم کبھی، کسی حالت میں بھی یہ فراموش کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ کمسومول کی طاقت سب سے پہلے پارٹی کی رہنمائی سے، اس کےلئے ہماری متواتر توجہ، حمایت اور فکر سے پیدا ہوتی ہے۔ (تالیاں۔)

شہرت اور انعامات کی حامل کمسومول تنظیم کی کانگرس کے پلیٹ‌فارم سے میں سب سے پہلے پارٹی کے تمام اداروں، پارٹی کی ساری ابتدائی انتظامی تنظیموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کمسومول کی پدرانہ

فکر اور دیکھ بھال کریں اور آئندہ نوجوان نسل کی تربیت میں پوری طاقت اور سارا وقت لگانے سے ذرا بھی باک نہ کریں۔ (طوفانی تالیاں۔)

ہمارے معاشی عملے اور سماجی تنظیمیں نہ تو کمسومول سے کبھی الگ رہی ہیں اور نہ اب الگ ہیں — وزرا اور محکموں کے سربراہوں، کارخانوں کے ڈائرکٹروں، چیف انجنیروں اور ماہرین ٹکنیک سے لیکر ٹریڈیونین اور دوسری سماجی تنظیموں اور ریاستی اداروں تک سب کو کمسومول کی طرف اور زیادہ توجہ کرنی چاہئے، اس کو اپنے معاملات کی طرف رغبت دلانا اور اس کے کاموں میں حمایت اور ضروری امداد کرنا چاہئے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کمسومول کو ہمیشہ اور تمام باتوں میں پارٹی کا رہنما ھاتھ، مدد اور حمایت محسوس کرنی چاہئے اور اس کے سارے عملے کی بھی۔ یہ عظیم لینن کی ہمارے لئے وصیت ہے، اس کا تقاضہ ہماری کمیونسٹ پارٹی کے اعلی قوانین کرتے ہیں۔ (طوفانی تالیاں۔)

رفیقو! آپ اس ہال میں موجود کانگرس کے مندوبین سوویت لوگوں کی اس نسل کے نمائندے ہیں جو پرامن آسمان تلے پیدا ہوئی اور پروان چڑھی ہے۔ اس میں ہم لیننی خارجہ پالیسی کا ایک اہم ترین نتیجہ پاتے ہیں جس پر ہماری پارٹی، ملک اور ساری سوشلسٹ دولت مشترکہ متواتر عمل پیرا ہے۔

امن کے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے جس کا اعلان سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے کیا ہے اور تمام رجعت پرست طاقتوں کی — سامراجی حلقوں سے ماؤپرست قیادت تک — مخالفانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہم غیر متزلزل، قدم بقدم بین اقوامی کشیدگی میں کمی کی مشکل راہ پر آگے بڑھ رہے ہیں۔

پرامن بقائے باہم کے اصول بین اقوامی تعلقات میں عملی طور سے اور زیادہ گہرے ہوتے جا رہے ہیں اور نیوکلیائی تباہی کے خطرے کو دور ہٹا رہے ہیں۔ واقعات کا ایسا ارتقا انسانیت کے بنیادی مفادات سے مطابقت رکھتا ہے اور سماجی ترقی، قوموں کی سماجی اور قومی آزادی کے لئے انتہائی سازگار حالات پیدا کرتا ہے۔

ہماری ریاست کی خارجہ پالیسی کے رخ کو پرامن یلغار کا نام دیا جاتا ہے اور اس سے اتفاق بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس یلغار کا تقاضہ یہ ہے کہ جو کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں ان کو آگے

بڑھانے اور فروغ دینے کےلئے سرگرم عمل ہوا جائے اور انتھک کوشش کی جائے۔ ہم اس دنیا میں زندگی کے نام پر، اپنے بچوں کی مسرت کے نام پر، انسانیت کے حال و مستقبل کے نام پر اس انتہائی نیک اور شریفانہ دعاوے کو جاری رکھیں گے۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

ترقی کے موجودہ مرحلے میں سرمایہ‌دارانہ معاشرے کی ذہنی غربت اور زیادہ عریاں ہوکر سامنے آئی ہے۔ سامراج کے سماجی اور معاشی تضادات بڑے زوروں سے اپنے کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ریاستی اجارہ دارانہ سرمایہ‌داری کا نظام سماجی نابرابری کو تیز کررہا ہے، لوگوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو دباتا ہے، خصوصاً نوجوان نسل کی صلاحیتوں کو اور ان کو سماجی زندگی میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے سے روکتا ہے۔

سرمایہ‌دار ملکوں کے نوجوانوں کے سامنے موجودہ زمانے کے انتہائی شدید مسائل کے بارے میں اپنی پوزیشن کا انتخاب اور تعین کرنے کا سوال بڑی شدت کے ساتھ آتا ہے— مثلاً جنگ اور امن، معاشرے کی ترقی کی راہیں، سائنس اور ٹکنیک کے کارناموں کا استعمال، آرٹ اور ادب، اپنی زندگی کے تصورات اور سرگرمیوں کے تعین کے مسائل کا۔ محنت کش نوجوانوں کا وسیع حصہ بورژوا معاشرے کے اخلاق کو مسترد کرتا ہے، پوری ہمت کےساتھ سامراج‌مخالف تحریک کی صفوں میں آتا ہے جس کی قیادت مزدور طبقہ کرتا ہے۔

ساری دنیا کے محنت کش اور ترقی‌پسند نوجوانوں کےلئے کمسومول اور سوشلسٹ ملکوں میں آپ کے ہم عمروں کی سرگرمیوں کی اہمیت کے بارے میں مبالغہ کرنا مشکل ہے۔ آپ سوشلزم کے ممالک میں پورے حقوق رکھنےوالے شہری ہیں۔ سماج کی بھلائی کےلئے آپ کی عملی، تخلیقی محنت اور گہرے مافیہہ سے معمور اور اعلی خیالات کی حامل زندگی لینن کے لافانی کاز کےلئے لاجواب پرچار کی حیثیت رکھتی ہے۔ (تالیاں۔)

سوشلسٹ ممالک کے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے ساتھ آپ کے تعاون کے استحکام اور نوجوانوں کی تحریک میں کمسومول کے وقار کے اضافے کو ہم بڑی خوشی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ سوشلسٹ ملکوں کے کمسومول کے ممبروں اور سارے نوجوانوں کے ساتھ قریبی روابط،

اشتراک عمل اور برادرانہ دوستی کو میں تو کمسومول کے کام میں ایک اہم‌ترین اصول ہی کہونگا۔

سوشلسٹ ممالک کے نوجوانوں کی تنظیمیں اب نوجوان لڑکے لڑکیوں کے بڑے دستے رکھتی ہیں۔ یہ آپ کے دوست، جدوجہد میں آپ کے اتحادی اور ہم خیال ہیں۔ سوشلسٹ ممالک کی کمیونسٹ پارٹیاں نوجوانوں کی تحریک کی ہر طرح حمایت کرتی ہیں اور نوجوان نسل کی تربیت کےلئے بڑا کام کر رہی ہیں۔ ہم اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ (تالیاں۔)

سوشلسٹ ممالک کی نوجوانوں کی تنظیمیں ہمارے کمسومول کے ممبروں کے ساتھ دوستی کی بڑی قدر کرتی ہیں اور اس میں اپنی تنظیمی اور نظریاتی نشوونما کا جاندار تخلیقی سرچشمہ اور اپنے ممالک کے نوجوانوں کی مارکسی لیننی تربیت کا اہم‌ترین عنصر پاتی ہیں۔

پچھلے برسوں کےدوران کمسومول کے روابط دنیا کے سارے براعظموں کی بہت سی ترقی‌پسند اور جمہوریت‌پسند نوجوانوں کی تنظیموں سے وسیع اور مستحکم ہوئے ہیں۔ یہ بلاشبہ بین‌اقوامی نوجوانوں کے ان مختلف دستوں کی سامراج‌مخالف یکجہتی کے مزید استحکام میں بڑی اہم بات ہے جو امن، قومی خودمختاری اور سماجی ترقی کےلئے قوموں کی جدوجہد میں سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ ان سب کےساتھ ملکر کام کرنے کی بنیاد آئندہ بھی تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف ممالک کے نوجوانوں میں باہمی مفاہمت اور تعاون اور ان کے بہتر مستقبل سے پرخلوص دلچسپی رکھتے ہیں۔ (تالیاں۔)

مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس شریفانہ کام میں آپ کی کامیابی کی تمنا کروں۔ آپ کمیونزم کے نوجوان معماروں، بین اقوامیت کے لیننی پیروؤں، امن، آزادی اور سماجی ترقی کے مجاہدوں کے اعلی خطابات کے ہمیشہ مستحق اور لائق رہیں۔ (طوفانی تالیاں۔)

عزیز رفیقو اور دوستو!

ہم اکثر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان اپنے بزرگوں کے راستے پر چل رہے ہیں۔ اور یہ سچ بھی ہے، رفیقو! اس راستے پر اعتماد کے ساتھ چلتے ہوئے نوجوان اس راہ پر چلے جا رہے ہیں جس کی ابتدا عظیم اکتوبر انقلاب نے کی تھی۔ وہ گذشتہ نسل کے تجربے کو نئے تجربے سے مالامال کررہے ہیں۔

کوئی ایسا خط فاصل نہیں ہے، کوئی فاصل‌آب نہیں ہے جس کو دیکھ کر یہ کہنا ممکن ہو کہ یہ حال ہے اور یہ مستقبل۔ آج اس کی ضرورت ہے کہ اپنی محنتی زندگی سے اس مستقبل کو بنایا اور مستحکم کیا جائے، اس کو قریب لایا جائے اور حقیقت بنایا جائے۔ اسی وجہ سے آپ کی لیگ لیننی اور کمیونسٹ ہونے کا اعلی خطاب رکھتی ہے۔ (تالیاں۔)

لیننی کمسومول زندہ‌باد! سوویتوں کے دیس کی نوجوان نسل زندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

کمیونزم کی معمار عظیم سوویت قوم زندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

کمیونسٹوں کی پارٹی زندہ‌باد! (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔)

لیننی مارکسی نصب‌العین زندہ رہے اور فتحیاب ہو! (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔ ''ہرا!،، کے نعرے لگنے لگے۔ مندوبین اور مہمانوں نے کھڑے ہو کر ''لینن، پارٹی، کمسومول!،، ''لینن ہمارے ساتھ ہیں!،، ''لیننی مرکزی کمیٹی زندہ‌باد!،، کے نعرے لگائے۔)

سب کچھ عوام کی بھلائی کے لئے ۔ سوویت انسان کی خاطر

ماسکو کے باؤمانسکی انتخابی حلقے کے ووٹروں کے سامنے تقریر

۱۴ جون ۱۹۷۴ء

محترم رفیقو!

عزیز ماسکووالو!

انتخابی مہم ختم ہو رہی ہے۔ کروڑوں ووٹر اپنے امیدواروں سے ملاقات کرکے عوام کی خوشیوں اور فکروں کا اظہار کر چکے ہیں۔ ان ملاقاتوں نے پارٹی اور عوام کے، ہمارے معاشرے کے سارے طبقوں اور سماجی گروپوں اور ہمارے عظیم ملک کی ساری قوموں اور قومیتوں کے ٹھوس اتحاد کے زبردست اور شاندار مظاہرے کی شکل اختیار کرلی۔ رفیقو! یہ کمیونزم کی تعمیر کی مقررہ حدوں کی طرف بڑھتے ہوئے نئی فتوحات کےلئے ولولہ اور خوشکن یقین عطا کرتا ہے۔ (تالیاں۔)

مجھے اجازت دیجئے کہ میں انتہائی خلوص کے ساتھ آپ کا، دارالحکومت کے باؤمانسکی اور سوکولنیکی علاقوں کے سارے محنت کشوں کا شکریہ اس بات کےلئے ادا کروں کہ آپ نے سوویت یونین کی اعلی سوویت کے ممبر کی حیثیت سے میرا نام پیش کیا ہے۔ (تالیاں۔)

تقریباً ایک چوتھائی صدی سے مجھ پر یہ اعتبار کیا جا رہا ہے کہ میں ملک کے ریاستی اقتدار کے اعلی ترین ادارے میں محنت کشوں کے مفادات کی نمائندگی کروں اور ایسی انتخابی ملاقات جیسی کہ آپ سے ہورہی ہے میرے لئے ساتویں ہے۔

آپ سے صاف صاف بتادوں کہ ملاقات سے پہلے جو بےچینی ہوتی ہے اس سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہوتا۔ وہ ذمےداری، اس اعتماد اور عزت کےلئے گہرے اور پرخلوص احساس سے پیدا ہوتی ہے جسکی قدر کی جاتی ہے۔ (تالیاں۔)

یہاں میرے بارے میں بہت سے نیک الفاظ کہے گئے ہیں - آئیے، ان الفاظ کو سب سے پہلے کمیونسٹ پارٹی سے منسوب کریں جس نے مجھے پروان چڑھایا اور تربیت دی ہے اور جس میں ۵۴ سال پہلے میں شامل ہوا تھا - ان الفاظ کو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے منسوب کریں جو ملک کو لیننی راستے پر کمیونزم کی طرف لئے جارہی ہے- (تالیاں دیر تک جاری رہیں -)

طویل اور اچھی روایات کے مطابق ہماری انتخابی ملاقاتیں کاروباری نوعیت کی حامل ہوتی ہیں - ان میں ہمیشہ ووٹروں کی ہدایات پوری کرنے، اس سیاسی پلیٹ‌فارم کے مفہوم اور مقاصد کے بارے میں بات‌چیت ہوتی ہے جنکو لیکر پارٹی الکشن میں آتی ہے-

پچھلے انتخابات سے پہلے سوویت عوام کو خطاب کرتے ہوئے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے زور دیا تھا کہ پارٹی کمیونزم کی مزید فتح، کرۂارض پر امن، ہر سوویت خاندان کی بہتر زندگی اور ہر سوویت انسان کی بہبودی کی خاطر ہمارے وطن کی طاقت کو مستحکم بنانے کےلئے جدوجہد کرےگی-

ہاں، رفیقو، سب کچھ انسان کی بہبودی کےلئے، عوام کی بھلائی کےلئے - ان مختصر اور سادہ الفاظ میں بڑے گہرے خیال اور کمیونسٹوں کی پارٹی کی سرگرمی کے مقاصد پنہاں ہیں - (تالیاں دیر تک گونجتی رہیں -)

ان عظیم مقاصد کےلئے کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس نے سائنسی کمیونزم اور زبردست سیاسی تحریک کی بنیاد ڈالی اور ہر طرح کے جبر و تشدد سے انسان کی آزادی کو تسلیم کیا - ان عظیم مقاصد کےلئے لینن نے بالشویکوں کی پارٹی کی تشکیل کی جس کی رہنمائی میں روس کے پرولتاریہ نے فتحیاب سوشلسٹ انقلاب کی تکمیل کی- (تالیاں -)

سوویت اقتدار کے پہلے برسوں سے پارٹی اور ریاست نے ہر امکان اسکےلئے استعمال کرنے کی کوشش کی کہ محنت‌کش انسان کے حالات بہتر ہوں- لیکن ہمارے ملک میں سوشلزم کا قیام مشکل کام تھا- مدتوں تک ہم نے اسکی جدوجہد کی کہ ہم اپنے پیروں پر قائم ہوسکیں، کہ اپنے وجود کو برقرار رکھ سکیں - ہمیں صدیوں کی پسماندگی کو دور کرنا پڑا، بڑی بڑی صنعتیں قائم کرنی پڑیں، کروڑوں لوگوں کو پڑھنالکھنا سکھانا پڑا اور ماہرین کے عملوں کی تشکیل کرنی پڑی-

ھمیں انتہائی سخت اور بڑی جنگ جھیلنی پڑی اور ھزاروں شہروں اور بستیوں، کارخانوں اور فیکٹریوں کے کھنڈروں کو ازسرنو تعمیر کرنا پڑا۔

ان کمیونسٹوں اور غیر پارٹی لوگوں، مزدوروں اور کسانوں کی محنت اور تحمل، جان‌نثاری اور ولولہ انتہائی احترام کے قابل ھیں جو سب سے بڑی چیز یعنی سوشلزم کو برقرار اور مستحکم رھنے میں پیش پیش تھے اور جنھوں نے بڑی قربانیاں دیں۔ (تالیاں۔) وہ سال مدتوں ھوئے داستان بن چکے ھیں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا اھم ھے تاکہ تبدیلیوں کے پیمانے کا پوری طرح اور واضح طور پر تصور کیا جا سکے۔

اب صورت‌حال مختلف ھے۔ کروڑوں لوگوں کی سخت اور جرأت آمیز محنت سے ترقی‌یافتہ اور پختہ سوشلسٹ معاشرے کی تعمیر ھوچکی ھے اور اب اس بات کی ضرورت ھے کہ ھم ملک کی معاشی صلاحیتوں کی ترقی میں تیزی پیدا کرنے کےلئے کافی وسائل لگائیں اور اسکی قوت‌دفاع کے ضمانت‌دار بنیں۔ لیکن ھمارے وسائل بےشمار بڑھ گئے ھیں جسکی وجہ سے وہ کرنے کے امکانات پیدا ھوگئے جسکی ھمیں ھمیشہ سے آرزو تھی یعنی سوویت لوگوں کی خوشحالی میں اضافے کو پارٹی کی عملی پالیسی کے قلب میں رکھنا۔ (تالیاں۔)

پچھلے انتخابات دو پنجسالہ منصوبوں یعنی آٹھویں اور نویں منصوبوں کے اتصال کے موقع پر ایسی حالت میں ھوئے جب کمیونسٹ پارٹی اور سوویت عوام پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی تیاری کر رھے تھے۔ سوشلسٹ پیداوار کی ترقی کی اونچی رفتار کی بنا پر عوام کی مادی اور تہذیبی زندگی کی سطح کو کافی بلند کرنا — اس طرح پارٹی کانگرس نے پنجسالہ منصوبے کے خاص فریضے کا تعین کیا۔

جون ۱۹۷۰ء سے جو کام کیا گیا ھے اسکا جائزہ لیتے ھوئے ھم اسکا بھی جائزہ لیتے ھیں کہ کانگرس کے فیصلوں کی تکمیل کس طرح ھورھی ھے۔ عوامی معیشت کے حاصل شدہ اعداد و شمار کے بارے میں آپ بخوبی جانتے ھیں۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ووٹروں سے اپنے خطاب میں ان کو پیش کیا ھے۔ پارٹی اور ریاست کے ان رھنما کارکنوں نے جو مجھ سے پہلے تقریریں کرچکے ھیں ھماری ترقی کے بہت سے سوالوں پر روشنی ڈالی ھے۔

پولیت‌بیورو اور مرکزی کمیٹی میں اپنے رفیقوں کی اندازے اور رائے سے اتفاق کرتے ہوئے میں معاملے کے اصولی پہلو پر زور دینا چاہتا ہوں یعنی کانگرس نے محنت کشوں کی خوشحالی میں اضافے کا جو اعلان کیا تھا وہ ٹھوس اور واضح طور پر پورا کیا جارہا ہے۔ (تالیاں۔)

موجودہ پنجسالہ منصوبے کے چار سال میں صرف لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے نئے اقدامات پر پچھلے پنجسالہ منصوبے کے مقابلے میں ریاست ڈیڑھ گنے اخراجات کررہی ہے۔ یہ نمایاں طور سے استادوں، ڈاکٹروں، ریلوے کے کارکنوں، زرعی مشینوں کے ماہروں، طلبا، پنشن‌یافتہ لوگوں اور آبادی کے دوسرے گروہوں کے معیار زندگی پر اثرانداز ہوں گے۔ اس ساری مدت کے دوران چار کروڑ ۷۰ لاکھ مزدوروں اور ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ ہوا ہے۔ پنشنوں، وظیفوں اور امدادی وسائل وغیرہ کے ذریعہ تین کروڑ لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ رہائشی حالات کو بھی بہتر بنانے کےلئے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ چار سال کے دوران ساڑھے چار کروڑ سے زیادہ لوگ نئی رہائشی جگہوں میں گئے ہیں — یہ ہے ہمارا پیمانہ۔ (تالیاں۔)

زراعت کی ترقی کے سلسلے میں بھی بہت‌سی تبدیلیاں ہو رہی ہیں، ماضی میں جسکی پسماندگی کیوجہ سے عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کے امکانات محدود تھے۔

پارٹی ایسے گر تلاش کرکے عملی طور پر رائج کر سکی جنھوں نے معیشت کی اس اہم شاخ میں مجموعی طور پر پائدار ترقی کی ضمانت دی۔ اسکی ترقی کو تیز کرنے کےلئے معاشی حالات پیدا کئے گئے۔ ہمہ گیر مشین‌کاری، برق‌کاری اور کیمیاکاری کی جارہی ہے اور اصلاح آراضی کا کام بھی بہت بڑے پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔ اس وقت زراعت کی پیداوار میں تخصیص‌کاری اور مرکوزیت کا کام بڑے پیمانے پر پھیل گیا ہے۔ یہ سب دیہی محنت‌کشوں کےلئے یہ ممکن بناتا ہے کہ وہ سائنس اور ٹکنیک کے جدید کارناموں کو موثر ڈھنگ سے استعمال کر سکیں۔

میں ایک بار اور اسکی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ پارٹی مستقل اور مسلسل زراعت کی مزید ترقی کے راستے پر گامزن رہےگی تاکہ ملک کی بڑھتی ہوئی مانگوں کو پوری طرح مطمئن کر سکے۔ (تالیاں۔)

پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے عوامی ضرورت کی اشیا کی پیداوار اور انکی مانگ کے درمیان معینہ فرق کی طرف توجہ دی۔ پچھلے برسوں میں اس فرق کو کم کیا گیا ہے۔ صنعت نے بہت سی ایسی اشیا کی تیاری میں کافی اضافہ اور انکی کوالٹی میں بہتری کی ہے جن کی مانگ بہت ہے۔ ان میں روزمرہ کی زندگی میں کام آنے والی مشینیں، فرنیچر، موٹرکار اور ایسی دوسری چیزیں ہیں جو طویل مدت تک استعمال میں رہتی ہیں۔

ان سب کے پیچھے ملک کی معاشی، سائنسی اور ٹکنیکی صلاحیتوں میں متواتر اور مستقل اضافہ ہے۔ ہم کو اپنے وطن کی عوامی معیشت کی ترقی کی ٹھوس کامیابیوں پر بجا طور سے فخر ہے۔ (تالیاں۔) ہزاروں نئے کارخانے اور زرعی صنعتی کاروبار کے مشترکہ کارخانوں کی تعمیر کی گئی ہے۔ آپ متعدد نئے بجلی گھر چالو ہونے کے بارے میں جانتے ہیں خصوصاً ایسے زبردست اور دیوپیکر جیسے کراسنویارسک کا پن بجلی گھر اور نئے تھرمل اور ایٹمی بجلی گھر۔ بعض بالکل نئی صنعتی شاخیں کھولی گئی ہیں جن کو سائنسی ٹکنیکی ترقی نے جنم دیا ہے۔

پھر بھی پارٹی کو حاصل شدہ کارناموں پر کبھی اطمینان نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ کمیونسٹوں اور سارے محنت کشوں کی توجہ اور کوششیں ایسے مسائل کی جانب مرکوز کرتی ہے جو ابھی حل نہیں ہوئے ہیں۔ یہی رویہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے عام اجلاسوں کی خصوصیت بن گیا ہے۔ ان میں دسمبر ۱۹۷۳ء کا پچھلا اجلاس بھی آتا ہے۔ (تالیاں۔)

موجودہ پنجسالہ منصوبے کے تیسرے سال میں معیشت کی ہر شاخ کی کامیابیاں دیکھتے ہوئے عام اجلاس نے ''دشوار مقامات'' پر، محفوظ ذخیروں کے زیادہ بھرپور استعمال کی ضرورت پر توجہ مرکوز کی۔ اسکا تعلق خاص طور سے غذائی اور ہلکی صنعت اور گروپ ''ب'' کی ایسی دوسری شاخوں سے ہے جنکی افزائش کی رفتار ابھی تک ہمارے لئے قابل اطمینان نہیں ہے۔

اس عام اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۵ء کے فریضے بہت ہی سخت ہیں لیکن ان کو پورا کرنا ہے اور اس کا راستہ ہے-- ساری طاقتوں کو برسرکار لانا، معیشت کی رہنمائی

کو بہتر بنانا، محنت کی پیداواری صلاحیت کو بلند کرنا، ڈسپلن اور تنظیم کو فروغ دینا ۔ ایک بھی کام کا دن، ایک بھی گھنٹہ بیکار نہ جانا چاھئے! (تالیاں ۔)

پارٹی کی مرکزی کمیٹی اس بات کو بنظر اطمینان دیکھتی ھے کہ دسمبر کے عام اجلاس کے فیصلوں کو پارٹی اور عوام دونوں میں انتہائی وسیع پیمانے پر اتفاق اور حمایت حاصل ھوئی ھے۔ سارے ملک میں سوشلسٹ مقابلے کی نئی لہر پھیل گئی ھے۔ پانچ ارب روبل سے زیادہ — یہ ھے ۱۹۷۴ء کے منصوبے کی ذمےداری سے اوپر رقم ۔ ابھی صرف پانچ ھی مہینے گذرے ھیں کہ ھماری صنعت نے منصوبے سے اوپر تین ارب روبل سے زیادہ کی پیداوار دی ھے۔ یہ ھے، رفیقو، ھمارے لوگوں کی اگواکار محنت ۔ (تالیاں ۔)

اب کام یہ ھے کہ ۱۹۷۴ء کا منصوبہ اور مجموعی طور پر پنجسالہ منصوبے کو موزوں ڈھنگ سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے ۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ساتھ ملکر، ماسکو کے عزیز باسیو، سب سوویت لوگوں کے ساتھ ملکر اس بات کے مصمم یقین کا اظہار کروں کہ ھم اسکو کرسکتے ھیں اور کرینگے ۔ (تالیاں دیر تک جاری رھیں ۔)

رفیقو! معاشرے کی ترقی کی راہ کی نشان‌دھی کرتے ھوئے پارٹی موجودہ ضرورتوں اور مانگوں کے ساتھ زیادہ دوررس مقاصد کو بھی پیش‌نظر رکھتی ھے، اسکو کہ ھم اپنے ملک کو صدی کے اختتام تک کیسا دیکھنا چاھتے ھیں ۔

ھر پنجسالہ منصوبہ ھمارے معاشرے کی ترقی میں ایک نمایاں قدم ھوتا ھے۔ لیکن دسویں پنجسالہ منصوبے کو پنجسالہ منصوبوں کی جوبلی کہا جا سکتا ھے جسکو خاص مقام حاصل ھے اور صرف تکمیل‌شدہ منصوبے کے پیمانے کے لحاظ سے نہیں جو واقعی بڑھ رھا ھے۔ معاملہ یہ بھی ھے کہ ۲۴ ویں کانگرس کی ھدایات کے مطابق نیا پنجسالہ منصوبہ تیار کیا جا رھا ھے اور اسکے ساتھ ھی ۱۹۷۶ء — ۹۰ کے دوران عوامی معیشت کی ترقی کے عام امکانات کا بھی لحاظ رکھا جاتا ھے اور اسکے ایک حصے کو مرتب کیا جارھا ھے۔ (تالیاں ۔)

اسکا یہ مطلب ھے کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی آنےوالی ۲۵ ویں کانگرس اور سوویت یونین کی اعلی سوویت کا نیا اجلاس نہ صرف آنےوالے

پنجسالہ منصوبے بلکہ پروگرام کےلئے حقیقی اہمیت رکھنےوالی دستاویزات پر بھی جو کمیونسٹ تعمیر کے راستے میں اہم سنگ ہائے میل کی حیثیت رکھتی ہیں بحث و مباحثہ کرینگے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اس وقت جبکہ ان منصوبوں کو مرتب کیا جارہا ہے قومی آمدنی اور کسی قسم مصنوعات کی افزائش کے بارے میں ٹھوس اعداد و شمار نہیں استعمال کئے جا سکتے۔ لیکن چونکہ انکا انحصار پارٹی کی پالیسی اور پارٹی کے فیصلوں کی مستحکم بنیاد پر ہے اس لئے انکار رجحان صاف ظاہر ہے اور ان کے بارے میں قطعی تعین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔

پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ملک کی طویل مدتی معاشی ترقی کے رخ کا تعین محنت کشوں کی خوشحالی کو بڑھانے کی مزید تکمیل کے راستے سے ہوگا۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے رفیقو، میں آپ کو اور آپکی وساطت سے سارے سوویت لوگوں کو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ پارٹی کے اس خاص موقف پر سختی کے ساتھ عمل ہوگا۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

آئندہ کے منصوبوں میں کمیونسٹ تعمیر کے بڑے بڑے مسائل کا حل پیش کیا جائیگا جو ہمیں کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد تیار کرنے کے راستے پر لےجائیگا اور عوام کی زندگی کو نئے صفاتی معیاروں تک اٹھائیگا۔

یہاں ذکر پیداواری طاقتوں کی ہمہ گیر ترقی، سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کو تیز کرنے اور اسکی بنیاد پر ساری معیشت کی کارگری بڑھانے کا ہے۔ عوامی معیشت کے نئے اور بڑے بڑے کاروباری مجموعوں کے قیام کا کام شروع کیا جائیگا۔

ہم اس راستے پر چل پڑے ہیں۔ مغربی سائبیریا میں تیل اور گیس کے بہت ہی دولت‌مند ذخیروں پر قابو حاصل کیا جا رہا ہے۔ دریائے کاما پر موٹروں کا ایک زبردست کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ بائیکال آمور ریلوے کی ابتدا ہوچکی ہے جس سے ماورائے بائیکال اور مشرق بعید کے وسیع علاقوں کی تشکیل نو وابستہ ہے۔ آئندہ کے پنجسالہ منصوبوں کا بڑا کارنامہ روس کے غیر سیاہ مٹی‌والے علاقوں کی معیشت کی ترقی ہوگی جہاں تقریباً چھہ کروڑ لوگ آباد ہیں۔ یقین کے ساتھ

کہا جاسکتا ہے کہ ایسے بڑے پیمانوں پر تشکیل نو کی، جن میں سے میں نے چند ہی کا ذکر کیا ہے، تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ وہ ہمارے وطن کے خط و خال میں بڑی تبدیلیوں اور انکو بہتر بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (تالیاں۔)

عوامی معیشت کی تیز رفتار نشو و نما اہم‌ترین سماجی معاشی فریضوں کو طے کرنے کے نئے امکانات پیدا کرتی ہے۔

آنےوالے تین پنجسالہ منصوبوں کے دوران ہمیں اعلی درجے کے غذائی سامان اور عوامی استعمال کی چیزوں کی بھرپور افراط، عوامی خدمات کے شعبوں میں وسیع ترقی اور اسکے مطابق باشندوں کی اصلی آمدنی میں اضافہ حاصل کرنا چاہئے۔

اپنے طویل مدتی منصوبوں میں ہم اپنے بہت ہی وسیع و عریض ملک کے زیادہ تر شہروں اور بستیوں کی تعمیرنو کے بارے میں غور کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسا پیچیدہ فریضہ بھی پورا کیا جائیگا مثلاً ہر خاندان کو آراستہ فلیٹ دینا۔ اس طرح کے فریضے کی تکمیل ابھی تک دنیا میں کوئی ملک نہیں کر سکا ہے۔ لیکن ہم اسکا بیڑا اٹھا رہے ہیں اور ہم اسکی تکمیل کریں‌گے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

یہ سچ ہے کہ یہ سب کوئی آسان مسائل نہیں ہیں۔ آگے بڑھنے کی رفتار کا انحصار ہمارے کام پر، صنعت، زراعت، سائنس اور ٹکنیک کی کامیابی پر ہوگا۔ ہماری خوشحالی کا واحد سرچشمہ ان لوگوں کی محنت، عقل و فہم اور ہاتھ رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو فولاد ڈھالتے ہیں، تیل نکالتے ہیں، مشینیں بناتے ہیں، کارخانوں اور بجلی گھروں کی تعمیر کرتے ہیں، اناج بوتے اور فصلیں اکٹھا کرتے ہیں۔ اور وہ سب جسکا ہم منصوبہ بنا رہے ہیں، وہ سب جس پر مستقبل کی طرف دیکھتے ہوئے ہم امیدیں لگائے ہیں، صرف آپ ہی اسکو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں، رفیقو، صرف محنت کش لوگ! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

اعلی پیداواری محنت، معیشت کی کارگری — یہی انتہائی براہ‌راست طریقے سے قومی دولت کے اس حصے کا تعین کرتی ہیں جو معاشرہ لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کےلئے صرف کر سکتا ہے۔ اسی لئے پارٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ معیشت کو موثر اور تیز طریقوں

سے چلانا اور اضافے کے صفاتی عناصر پر زور دینا بڑی اهمیت اختیار کر گیا هے۔ طویل مدتی امکانات کی تیاریوں کے سلسلے میں پہلے تخمینوں نے تصدیق کی که معاشی ترقی میں کامیابی کی یه قطعی شرطیں هیں۔

موجوده عوامی معیشت، جسکی ترقی کی رفتار محنتی وسائل میں اضافے کی رفتار کو کافی پیچھے چھوڑ رهی هے اس بات کی مقتضی هے که جاندار محنت میں زیاده سے زیاده کفایت کی جائے۔ اور آگے چلکر یه تقاضه اور بھی سخت هوجائیگا۔ اس لئے که معیشت کی ترقی اور بڑا پیمانه اختیار کریگی، اسلئے که سائنس، تعلیم، صحت‌عامه اور روزمره کی خدمات عامه میں کام کرنےوالوں کی تعداد بڑھےگی۔ اسکا مطلب یه هے که عوامی معیشت میں اضافه ایسے کارکنوں کی تعداد میں اضافے کے بغیر هونا چاهئے جو مادی پیداوار کے شعبوں میں کام کرتے هیں یعنی عوامی معیشت میں اضافه محنت کی پیداواری صلاحیت کے سهارے هونا چاهئے۔ نتیجے میں اپنے منصوبوں کی تکمیل کےلئے مزدوروں اور پنچائتی کسانوں کو زیاده پیداوار کرنےوالی مشینوں، نئی خودکار لائنوں، طاقتور ٹریکٹروں اور کمبائنوں اور دوسری زرعی مشینوں اور جدیدترین ٹکنالوجی سے لیس کرنا چاهئے۔

سائنسی ٹکنیکی ترقی کو پارٹی اپنی معاشی پالیسی کا محور سمجھتی هے۔ اسکو سارے پیداواری شعبوں میں پھیلنا چاهئے، جرأت آمیز سائنسی دریافتوں کو اور اسی طرح ٹکنالوجی کے سیکڑوں اور هزاروں کارناموں کو، نئی مشینری اور آلات کو اپنے اندر سمیٹنا چاهئے۔ یهی سب چیزیں انسانی محنت کی بچت کرتی هیں اور اسکو آسان بناتی هیں، اسکو زیاده پیداواری اور دلچسپ کرتی هیں۔

ولادیمیر ایلیچ لینن نے کہا هے که محنت کی پیداواری صلاحیت — یه مختتم حساب میں سب سے اهم هے نئے معاشرتی نظامُ کی فتح کےلئے۔ لینن کی اس هدایت نے موجوده دور میں خاص اهمیت اختیار کی هے۔ یه سائنسی۔ ٹکنیکی انقلاب کا دور هے اور هماری پارٹی اسکو کبھی نه بھولےگی! (تالیاں۔)

معاشی ترقی میں افزائش کرنےوالے طریقوں کی طرف موڑ معیشت کے انتظام میں بهت سے اهم اور پیچیده فریضے پیش کرتا هے، منصوبه بندی میں بهتری، معاشی کلیدوں کے زیاده معقول استعمال، سخت

معاشی حساب کتاب کا تقاضه کرتا ھے۔ پارٹی ان سارے سوالوں کے بارے میں کام کرتی رھی ھے اور کرتی رھےگی۔

مختصر یه ھے که ھمارے سامنے بہت ھی بڑے فریضے درپیش ھیں، معیشت کے شعبوں میں اور عوامی خوشحالی بڑھانے کےلئے۔ ان فریضوں کو طے کرنے کےلئے اسکی فکر روزانه کرنے کی ضرورت ھے که معیشت کی رھنمائی کرنےوالوں کی ساری سرگرمیوں اور کام میں کروڑوں محنت کشوں کی وسیع تحریک سے، ان کی تیزی اور جوش کو بڑھانے سے، کام کی طرف ان کے حقیقی مالکانه رشتے سے مطابقت رھے۔ معاشی رھنمائی کی طرف پارٹی کے رویے کا یہی نچوڑ ھے اور اسکی درستی کی تصدیق سوشلسٹ تعمیر کی ساری تاریخ نے کی ھے۔ ھمیں یقین ھے که یہیں ھماری مستقبل کی کامیابیوں کی بھی کنجی ھے۔ (تالیاں۔)

رفیقو! مستقبل کےلئے معاشی منصوبهبندی کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ترقی کے دوسرے پہلو بھی ھیں۔ سوشلزم کا مقصد لوگوں کے سماجی، ذھنی اور اخلاقی تقاضوں کی تکمیل و تسکین بھی ھے۔

ھر آدمی کےلئے یه جاننا اھم ھے که وہ حقوق میں معاشرے کے دوسرے ممبروں سے برابری رکھتا ھے اور ھمیشه اپنے لئے منصفانه اور باعزت رویے کی، ریاست کی طرف سے اپنی فکر کی اور اپنے عملے کے ساتھیوں کی مدد اور حمایت کی توقع کرسکتا ھے۔ ھر شخص کو اسمیں دلچسپی ھونا چاھئے که وہ اپنے کارخانے اور دفتر کے، اپنی ریاست کے کاموں میں سرگرمی کے ساتھ حصه لے۔ ھر شخص اپنے آئنده کے بارے میں، اپنے بچوں کے مستقبل کی تعمیر کے بارے میں اطمینان کا خواھاں ھوتا ھے۔ ان سماجی تقاضوں کو پورا کرنے کےلئے ھمارے یہاں حالات پیدا کئے گئے ھیں۔ یه سوشلزم کی زبردست فتح ھے۔ (تالیاں۔) ھمیں اسکی حفاظت کرنا اور اسکو فروغ دینا چاھئے اسی طرح سے جیسے دوسری سماجی دولتوں کےلئے کرتے ھیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

سماجی ترقی کے نتائج کا، اور وہ بھی مختصر مدت کے دوران، اخذ کرنا معاشیات کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ کام ھے۔ سماجی عوامل کی قوت محرکه کا اظہار ھمیشه اعداد و شمار میں ممکن نہیں ھوتا۔ لیکن اگر بات رجحانات کی ھے تو ان کی نشانی صاف نظر آتی ھے۔

ان میں خاص رجحان یہ ہے کہ سوویت معاشرے میں زیادہ سے زیادہ یگانگت اور اتحاد پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں پہلی بار سماجی تعلقات کے ڈھانچے میں زبردست تبدیلیوں کے ایسے مسائل کو حل کیا جارہا ہے جو اپنے بڑے پیمانے اور اہمیت کے لحاظ سے بےنظیر ہیں ۔ ان طبقات اور سماجی گروہوں کی قربت جن پر سوویت معاشرہ مشتمل ہے برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ اور رفیقو! یہ بڑی اچھی بات ہے۔ ہم کمیونزم کے راستے پر اور آگے بڑھتے جارہے ہیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

ہمارے یہاں لوگوں کی نئی تاریخی معاشرت کی تشکیل ہوئی ہےیعنی سوویت لوگوں کی ۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ معاشرتی اور قومی امتیازی خط وخال کے کردار سے قطع نظر، سوویت لوگوں میں جہاں‌بینی عام اور نمایاں خصوصیت بنتی جارہی ہے ۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد نے، جو ہمیشہ سوشلسٹ نظام کی بنیاد ہوتا ہے، اپنی ترقی کا راستہ ان طبقات اور ان دانش‌وروں کے اٹوٹ سیاسی اور نظریاتی یگانگت میں پا لیا ہے جو مدتوں سے بڑے استقلال کے ساتھ سوشلزم کے موقف پر قائم ہے۔ اور آج ہم تمام محنت کشوں، جسمانی اور ذہنی محنت کرنےوالوں کے اتحاد کو، مزدور طبقے، پنچائتی کسانوں اور عوامی دانش‌وروں کے اتحاد کو بجا طور پر ایک سچا واقعہ کہہ سکتے ہیں ۔ یہ اتحاد جسمیں مزدور طبقے کا رول نمایاں ہے مستحکم اور اٹوٹ ہے! (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

معاشرے کی سماجی ہم‌نوعی کی پائداری سوشلسٹ جمہوریت اور پختہ سوشلزم کے سیاسی سسٹم کی مستحکم بنیادوں کےلئے مزید ترقی کا باعث ہوتی ہے۔

ہم اپنی سچائی پر قطعی یقین کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ سوشلزم اور صرف سوشلزم ہی حقیقت میں جمہوری آزادی کی ضمانت کرتا ہے۔ (تالیاں ۔) حقیقی جمہوریت ہمارے معاشرے کے سارے شعبوں میں پھیلتی جارہی ہے، موثر طور سے سب لوگوں کے مفادات اور حقوق کی ضمانت کرتی ہے اور اسی طرح ہر باشندے کے مفادات اور حقوق کی بھی ۔ اور سوشلسٹ جمہوریت کو خاص پھیلانےوالی، اسکی مسلسل ترقی میں کامیابیوں کی ضمانت دینےوالی ہماری لیننی پارٹی ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔)

چار سال پہلے ہم تمام مدارج میں سوویتوں کی سرگرمیاں بڑھانے کےلئے نئے اور ٹھوس اقدامات کا چرچا کرتے تھے ۔ جب سے ایسے قانون منظور کئے گئے جنھوں نے سوویتوں کے اختیارات اور مالی امکانات بڑھا دئے ھیں ۔ سوویتوں کے ممبروں کے رتبے کے بارے میں قانون نے ان کی سرگرمیوں کے دائرے کو واقعی وسیع کر دیا ھے ۔ سوویتیں زیادہ سرگرم عمل ھوگئی ھیں ۔ ان کے ممبروں کا تقاضا بڑھ رھا ھے، ان کے ریاستی دائرۂ نظر میں اضافہ ھورھا ھے ۔ اور یہ بہت اھم ھے۔ یہ دکھاتا ھے کہ پارٹی کا کام ثمرآور ھے (تالیاں) ۔

جمہوریت ایک کھوکھلی آواز ھے اگر وہ اپنے میں اس ماحول کو نہیں سمیٹتی جسمیں آدمی روزانہ کام کرتا ھے اور اپنی تخلیقی قوتوں کا استعمال کرتا ھے۔ اسی لئے براہ‌راست پیداوار میں جمہوری بنیادوں کو مضبوط کرنا خاص اھمیت رکھتا ھے۔

اور یہاں ھم بہت ھی پابنداصول ھیں ۔ پارٹی کا مطالبہ ھے کہ ھم اپنے ھر قانون میں، ھر بیان میں جسکا تعلق کارخانوں میں کام کے اصولوں اور طریقوں سے ھے لازمی طور پر پیداوار کے انتظام میں محنت کشوں کی شرکت کو ملحوظ رکھا جائے ۔ مثلاً تھوڑا ھی عرصہ ھوئے پیداواری فرموں کے بارے میں قانون کی منظور ھو رھے۔ ساری دستاویز میں منصوبوں کی تیاری اور تکمیل میں، کام اور زندگی کو بہتر بنانے میں فرموں اور کارخانوں کی ساری سرگرمیوں کو پورا کرنے میں سماجی تنظیموں اور محنت کشوں کے عملوں کا رول بڑھانے کے خیال کی سرخ دھاری دوڑتی چلی گئی ھے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ پارٹی کی تنظیمیں، ٹریڈیونینیں، نوجوان کمیونسٹ لیگ (کمسومول) اپنے بڑے اختیارات ھر اجتماعی عملے اور سارے معاشرے کےلئے استعمال کرسکتی ھیں ۔

سوویتوں کے کام میں، پیداوار کے انتظام میں، ٹریڈیونینوں، نوجوان کمیونسٹ لیگ اور دوسری سماجی تنظیموں کی شرکت میں اضافہ محنت کشوں کے سیاسی کلچر کو خاص طور سے بلند کرتا ھے اور پارٹی، سوویتوں اور معیشت کے اداروں کے کاموں میں تشہیر کی توسیع ھوتی ھے۔ اس پلان میں بھی کافی کام کیا گیا ھے اور اس راستے پر ھم ابھی اور آگے بڑھیں گے ۔ (تالیاں ۔)

پچھلے برسوں میں اعلی سوویت محنت کے بنیادی قوانین، تعلیم، صحت اور قدرتی ماحول کے تحفظ کے بارے میں قوانین منظور کرکے اپنی خاص اصولی لائن پر آگے بڑھتی جارہی ہے۔ اس لائن پر کہ فرد کے حقوق کو، محنت کش کے حقوق کو مسلسل وسیع اور ثروتمند بنایا جائے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پچھلے برسوں میں ہماری قانون‌سازی نے بڑی حد تک نیا روپ اختیار کیا ہے، زیادہ مستحکم اور جمہوری ہوگئی ہے۔

سوشلسٹ ضابطۂ قانون کو مستحکم بنانے کا ذکر کرتے وقت ہمارے سامنے معاملے کے دو رخ ہیں۔ اول انتہائی سختی کے ساتھ شہریوں کے قوانین کا تحفظ، کسی طرح کے جبر و تشدد کو جائز نہ رکھنا خواہ وہ ذمے‌دار اشخاص کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرے، ہم سوویت قوانین، تمام سوویت باشندوں کے سماجی نظم و نسق کے قواعد پر عمل کے بارے میں سختی سے نگرانی کرتے ہیں۔ مجرمانہ حرکتیں اور سماج دشمن رویے کی ہر شکل سماج کےلئے مضرت‌رساں ہے اور ان کے خلاف روزانہ جدوجہد کرنے کی، اٹل اور مصمم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سوویت لوگ سوال کو اس طرح پیش کرنے میں شریک ہیں اور اسکی حمایت کرتے ہیں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں۔)

میں چند الفاظ معاشی سرگرمیوں کے قانون کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔ افسوس کی بات ہے کہ اس سوال کی طرف واجب توجہ نہیں کی گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے ایسے مسئلے جمع ہو گئے جو حل نہیں ہوئے تھے۔ عوامی معیشت کی ہر شاخ میں ہزاروں اور نوع بنوع احکامات اور ہدایات کارفرما ہیں۔ ان کو جاننا پہچاننا ہی بڑا کام ہے۔ مزیدبرآں، ان میں کی بہت سی ہدایات پرانی ہوچکی ہیں اور ناحق پابندیوں اور فضول ترتیب و تنظیم پر مبنی ہیں۔ اس طرح اگواکاری محدود ہوتی ہے اور ان نئے تقاضوں کی کاٹ ہوتی ہے جو آجکل معیشت میں نمودار ہو رہے ہیں۔

میرے خیال میں اعلی سوویت کا نیا اجلاس، حکومت، وزارت اور محکمے اس معاملے کی طرف سنجیدگی سے متوجہ ہوں‌گے۔

سوشلسٹ جمہوریت کی ترقی کا تقاضہ یہی ہے کہ ریاستی مشینری کو متواتر بہتر بنایا جاتا رہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہر جگہ

عہدےداروں کی ذمےداری میں اضافہ کیاجائےاور جہاں ضرورت ہو تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے۔

ہم آئندہ بھی عزم کے ساتھ ریاستی اداروں کے کام میں لیننی اور پارٹی کے اسٹائل کو مستحکم کرتے رہیں گے۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں۔) اس فریضے کے بارے میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پچھلے عام اجلاس میں کافی سنجیدگی سے تبادلۂ خیال ہوا اور یہ کہا گیا کہ کام کے پارٹی اسٹائل کے استحکام کےلئے ہمیں دفترشاہی کے خلاف چوکسی جدوجہد کو تیز کرنا چاہئے۔

کھلم کھلا بدتمیزی اور دفتری گھس گھس کرنےوالوں کےلئے اب اپنا کام چلانا آسان نہیں ہے۔ لیکن نوکرشاہوں کےلئے ہمارے معاشرے میں بسر کرنا جتنا ہی مشکل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ طرح طرح کے نئے روپ بھرتے ہیں۔ نفس‌معاملہ پہلے ہی کی طرح رہتا ہے یعنی اصل معاملے کو محض دکھاوے پر قربان کر دینا، ریاست، معاشرے اور عوام کے مفادات کو محکمہ جاتی اور عہدے کی بڑائی کے مفادات کےلئے فراموش کرنا۔ بعض کارکن فیصلوں سے، معقول جوکھم مول لینے سے جو ہر کام میں ضروری ہے اور ذاتی ذمےداری سے کتراتے ہیں۔ ابتدا سے ہی وہ اچھا کام کرنے کے بارے میں اتنا نہیں سوچتے جتنا یہ کہ وہ اپنے کو ہر طرف سے کاغذات کے ذریعہ امکانی حادثے سے محفوظ کرلیں۔ اس طرح کی لوگ ہماری مشینری میں اب بہت نہیں رہے ہیں لیکن ان کی کم تعداد بھی بڑا نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ہمارے معاشرے کو اس سے انتہائی دلچسپی ہے کہ انتظامی عہدوں پر (یہاں ذکر سوویتوں یا معیشت کے اداروں، تہذیبی دفاتر اور پبلک تنظیموں کا ہے) سوشلزم کے کاز سے خلوص رکھنےوالے، صاحب صلاحیت و لیاقت لوگ، اچھے ناظم، نئی باتوں کا احساس رکھنےوالے، سادہ اور قابل رسائی، عملے کو اپنے ساتھ لیکر بڑھنےوالے اور اسی وقت اس سے سیکھنےوالے لوگ ہوں۔ (تالیاں۔)

ولادیمیر ایلیچ لینن نے کہا تھا کہ مہذب سوسائٹی کی تاریخ میں پہلی بار سوشلزم میں عوام‌الناس کی کثیر تعداد آبادی روزمرہ کے انتظام میں آزادی کے ساتھ شرکت کےلئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں اسکو حاصل کر لیا گیا ہے۔ عملی طور پر ہماری ریاست کے

کاموں کا اوپر سے لیکر نیچے تک عوام الناس کی روزانہ شرکت سے انتظام هورها هے اور اسی میں همارے معاشرے کی قوت سحر کہ کا سرچشمه، سوشلزم کے سیاسی نظام کی پائداری هے۔ (تالیاں۔)

رفیقو! سال بسال سوویت لوگوں کی ذهنی زندگی اور انکی تهذیب زیادہ سے زیادہ پرمغز اور رنگارنگ هوتی جاتی هے۔ یه فطری بات هے۔ معاشرتی ترقی کی موجودہ رفتار، کمیونزم کی طرف همارے بڑھنے کی رفتار بہت هی صاف طور پر معاشرے کی دانش‌ورانه صلاحیتوں پر، تہذیب، سائنس اور تعلیم کی ترقی پر منحصر هے۔ هم نے پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے فیصلوں کو زندگی میں رائج کرکے ان تمام شعبوں میں بہت کچھ حاصل کر لیا هے۔

تعلیم میں کامیابیوں کیوجه سے سوویت لوگ اعتماد کے ساتھ یه کہه سکتے هیں که وہ دنیا کی اعلی تعلیم‌یافته قوموں میں سے هیں۔ (تالیاں۔) موجودہ پنجساله منصوبے کے آخر تک عام ثانوی تعلیم کی تکمیل تک پہنچنے کیوجه سے معاشرتی زندگی کے سارے شعبوں میں نئی حاصلات کےلئے عوام الناس کو اور وسیع میدان ملےگا۔ پارٹی لائن کا بھی یہی مقصد هے که وہ تمام اعلی تعلیمی اداروں کو سائنس اور تہذیب کے سرگرم عمل مرکزوں میں تبدیل کر دے۔

کمیونسٹ تعمیر کے سارے محاذوں پر سوویت سائنس بڑا کام کررهی هے۔ اس نے بڑے زوروں سے پیداوار اور رهن سهن پر دهاوا بول دیا هے اور کروڑوں لوگوں کی زندگی میں کایاپلٹ کررهی هے۔ اس سال سوویت سائنس‌دانوں اور ان کے ساتھ سارے ملک، ساری قوم نے بڑے فخر کے ساتھ هماری سائنس کے سب سے بڑے ادارے یعنی سوویت سائنس اکادمی کی ۲۵۰ ویں سالگرہ منائی جسکی سربراهی بہت برسوں سے همارے ملک کے ایک بہت هی ممتاز سائنس‌داں مستیسلاف وسیوولودویچ کیلدیش کررهے هیں۔ (تالیاں۔) همیں قطعی یقین هے که سوویت سائنس‌داں آئندہ بھی همارے عظیم وطن کی مادی اور ذهنی ترقی میں بڑا رول ادا کریں‌گے۔ (تالیاں۔)

سائنسی کھوج اور روزمرہ کی زندگی میں آدمی کی بهبودی، طب اور صحت‌عامه میں بھی ایک دوسرے سے بہت هی گهرا تعلق رکھتی هیں۔ عوام ڈاکٹروں، سائنس‌دانوں اور طبی کارکنوں کی اس پچاس لاکھ کی

فوج کی محنت کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں جو سوویت لوگوں کی صحت کی حفاظت کرتی ہے۔ (تالیاں۔)

سوشلسٹ تہذیب اپنے لئے اس میں سے بہتر اور ترقی‌پسند اجزا کا انتخاب کرکے جو انسانیت نے تخلیق کیا ہے یا کررہی ہے لوگوں کی اندرونی دنیا کو ثروت‌سند بنا رہی ہے، انکی زندگی کو روشنی اور دلچسپی عطا کررہی ہے۔ وہ ہماری محنت، ہماری جدوجہد اور ہمارے مقاصد کی عظمت کے خیالات کو بہتر طور سے سمجھنے میں مدد دے رہی ہے۔

فنکارانہ تخلیقات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ پچھلے برسوں میں بہت سی سوویت ادبی تخلیقات میں، سینما اور تھیٹر میں حب‌الوطنی کی عظیم جنگ کے دوران سوویت لوگوں کے لافانی کارناموں کو گہرائی، صحت اور جوش کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ پارٹی ایسی تحقیقات کی بڑی قدر کرتی ہے۔ سوویت لوگوں کی نئی نئی نسلوں کےلئے عالمی تہذیب کو بچانےوالے لوگوں کی ہیروازم ہمیشہ حب‌الوطنی کی مثال، بہادری اور شرافت کی مثال رہےگی۔ (تالیاں۔)

سوویت ناظرین، قارئین اور سامعین کے تقاضے برابر بڑھتے جا رہے ہیں۔ ملک مصنفوں اور تمام سوویت فنکاروں سے ایسی نئی اعلی فنکارانہ تخلیقات کی توقع کرتا ہے جو اپنے معنی و مطالب کے لحاظ سے ہمارے زمانے کے لوگوں کے بارے میں لاجواب تخلیقات ہوں۔

پارٹی اپنا یہ فریضہ خیال کرتی ہے کہ سوشلسٹ سائنس اور کلچر کی ترقی کےلئے انتہائی خوشگوار حالات پیدا کئے جائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی تخلیقاتی دانش‌وروں کے رشتے عوام کی زندگی، مزدور طبقے اور دیہات کے محنت کشوں سے استوار ہوتے رہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جمہوری، سخت گیر اور رفیقانہ فضا ان ذہنی اقدار میں اضافہ کرے جو کمیونزم کی تعمیر کرنےوالوں کےلئے بہت ضروری ہیں۔ (تالیاں۔)

مجھے یقین ہے کہ سوویت کلچر اور سوویت سائنس کے کارکن ہمیشہ اپنے تاریخی تقاضوں کی رفعتوں پر رہیں‌گے۔ (تالیاں۔)

رفیقو، یہ ہیں ہماری پارٹی کی اندرونی پالیسی، ہماری معاشرتی ترقی کے بعض سوالات جنکا ذکر کرنا میں نے ضروری خیال کیا۔

پچھلے الکشن میں پارٹی جس پروگرام کو لیکر چلی تھی اسکو کامیابی کے ساتھ پورا کیا جا رہا ہے۔ (تالیاں ۔) یہ اس بات کا ایک اور یقینی ثبوت ہے کہ لیننی پارٹی کے الفاظ عمل میں ضایع نہیں کئے جارہے ہیں ۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔) سوویت لوگوں کو اسکا بخوبی علم ہے۔ وہ اپنی پارٹی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور روزمرہ کے کاموں میں اسکی پالیسی کی حمایت کرتے ہیں ۔ اسی پر ہماری ساری کامیابیوں، ہماری رجائیت، کمیونزم کی فتح کے بارے میں ہمارے اٹل یقین کا دارو مدار ہے۔ (تالیاں دیر تک جاری رہیں ۔)

رفیقو! خارجہ پالیسی کے محاذ پر پارٹی کے پچھلے سال غیرمعمولی طور پر شدید اور کشیدہ سرگرمیوں سے بھرے رہے ہیں ۔ اور آپ جانتے ہیں کہ اس کا تعلق کس بات سے تھا ۔ دنیا کی صورت‌حال، سوویت لوگوں کے حیاتی مفادات اور کرۂارض پر امن قائم رکھنے کی فکر نے ہمیں اس بات پر مجبور کیا کہ ہم شدید بین‌اقوامی مسائل کے حل کےلئے اپنی کوششیں مرکوز کریں ۔

آپ یاد کیجئے کہ ہمیں ابھی نسبتاً تھوڑا ہی عرصہ گذرے بین‌اقوامی میدان میں کن حالات کا سامنا کرنا پڑا ۔ ویت‌نام میں سخت لڑائیاں چل رہی تھیں اور مشرق‌قریب میں خطرناک دھماکوں کا ڈر تھا ۔ ’’سرد جنگ،، قوموں کے دماغوں اور زندگی پر مسلط تھی ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ، وفاقی جمہوریہ جرمنی اور سرمایہ‌دار دنیا کی بہت سی دوسری بڑی ریاستوں سے تعلقات کشیدہ تھے ۔

ہماری پارٹی نے اس صورت حال کو کبھی ناگزیر نہیں خیال کیا اور اسی لئے معمولی بھی نہیں سمجھا ۔ عالمی طاقتی توازن کا عام طور پر تخمینہ کرتے ہوئے ہم چند پچھلے برسوں کے دوران اس نتیجے پر پہنچے کہ بین‌اقوامی صورت‌حال میں بنیادی موڑ لانے کے حقیقی امکانات موجود ہیں ۔ پھر اس کی بات چلی کہ تعمیری بحث‌ومباحثے اور ان مسائل کو طے کرنے کےلئے جو جمع ہوگئے ہیں وسیع میدان میں آیا جائے ۔ ان اقدامات کا، ہماری پالیسی کا عام اظہار اس امن کے پروگرام سے ہوا جس کا اعلان سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس نے کیا ۔

کوئی ایسا سوویت انسان نہیں ہے جس نے ملک کی تقدیر، اس کے حال و مستقبل کے بارے میں اپنے خیالات کو اس پروگرام میں

عملی جامہ پہنتے نہ تصور کیا ہو اور کوئی ایسا سوویت انسان نہیں ہے جس کو جنگ سے نفرت نہ ہو۔ امن کو برقرار رکھنے سے ہی ہمارے خیالات، ہمارے سارے منصوبے وابستہ ہیں۔ (تالیاں۔)

اب سوویت لوگوں کی اس پہلی نسل کے پھولنے اور پختگی کا زمانہ آیا ہے جو جنگ کی راہوں سے نہیں گزری ہے اور جس نے جنگ کے زمانے کے شدائد اور صعوبتیں نہیں جھیلی ہیں۔ رفیقو! اگر صفائی و سادگی سے کہا جائے تو میں یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے بچوں اور پوتوں پوتیوں کو بھی ایسی جنگ کبھی نہ جھیلنا پڑے۔ (طوفانی تالیاں دیر تک جاری رہیں۔) اسی لئے پارٹی نے امن کا پروگرام پیش کیا اور بین‌اقوامی تعلقات کے سارے نظام کو قطعی طور پر صحت‌مند بنانے کی جدوجہد شروع کی۔

ہماری کوششوں کے نتائج سبھی کو معلوم ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ امن اور قوموں کی سلامتی کی بنیادوں کو ٹھوس طور پر پائدار کرکے اور نیوکلیائی جنگ کے خطرے کو کمزور بنانے کا موقع ملا۔ سوویت لوگ، ساری دنیا کے لوگ اس کامیابی کو حقیقی تاریخی اہمیت کی کامیابی سمجھتے ہیں۔ (تالیاں۔)

عالمی صورت‌حال میں سازگار پیش قدمی — یہ سب سے پہلے نتیجہ ہے رواں واقعات پر سوشلزم کی دنیا کا اثر، اس کی کامیابیاں، اس کی عظمت و طاقت اور اس کی مثال۔ یہ نتیجہ ہے سوشلسٹ دولت مشترکہ کے ممالک کی بامقصد اور متفقہ پالیسی کا۔ بڑے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے پہلے سوشلسٹ ریاستوں کی بیرونی سیاست سے متعلق متفقہ کوششوں میں کبھی بھی اتنی گہرائی اور اثر نہ تھا جتنا کہ پچھلے برسوں ہوا ہے۔ سوشلسٹ ریاستیں خارجہ پالیسی کے میدان میں مستقل و متواتر رابطے اور مکمل باہمی مفاہمت کے ساتھ سرگرم عمل رہی ہیں۔ سارے شعبوں میں برادرانہ ریاستوں کے تعاون میں ترقی اور اسمیں بین‌اقوامی تعلقات کا شعبہ بھی آتا ہے ہمیشہ سے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی توجہ کا مرکز رہی ہیں اور آئندہ بھی اسمیں کمی نہ ہوگی۔ (تالیاں۔)

امن اور سوشلزم کی طاقتوں کی پراستقلال جدوجہد کی ایک بہت بڑی کامیابی ویت‌نام میں امریکی سامراج کی جارحانہ جنگ کا بند ہونا ہے۔ ویت‌نامی عوام کی جرأت‌آمیز جدوجہد فتح پر ختم ہوئی۔ اب

جنوب مشرقی ایشیا میں سیاسی حالات کو پوری طرح درست کرنا اهم هے۔

بڑی حدتک سوویت یونین اور سوشلسٹ ملکوں کی پالیسی کیوجہ سے، بین اقوامی تعلقات میں فضا کی تبدیلی کیوجہ سے مشرق‌قریب میں سامراجی حمله آور کے خلاف اور جنگ کے شعلوں کو فرو کرنے کے زیادہ سازگار حالات پیدا هوئے۔ جزیرۂنما سینائی اور گولان کی بلندیوں پر فوجوں کو الگ کرنے کا سمجھوته ممکن هوا۔ اس کے ساتھ هی یه بھی دیکھنے کی ضرورت هے که ابھی یه پهلا قدم هے۔ حالات کو درست کرنے کے بڑے بڑے سوالوں پر ابھی جنیوا کانفرنس میں غور کرنا هے۔ یه بهت هی پیچیده فریضه هے اور اس کو صرف کانفرنس کے شرکا کی متحده کوششوں سے هی طے کیا جاسکتا هے۔

اس کام میں سوویت یونین نے اپنی خدمات پیش کی هیں اور آئنده بھی کریگا۔ همارے اس رویے کو سبھی بخوبی جانتے هیں که مشرق قریب کے بحران کو سختتم طور سے صحیح راستے پر لایا جائے۔ صورت‌حال کو صحیح اور درست راستے پر لانے میں کامیابی کے حالات مشرق قریب کے سارے ملکوں سے هماری تعلقات کی ترقی پیدا کر رهی هے۔ مشرق قریب کی سر زمین پر بالآخر حقیقی، پائدار اور منصفانه امن کا راج هونا چاهئے! (تالیاں۔)

اس طرح یه کهنے کی ساری بنیاد موجود هے که امن کے پروگرام کی اهم‌ترین دفعه جو جنگ کے سب سے زیاده خطرناک شعلوں کو بجھانے کے بارے میں هے کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پهنچ رهی هے۔ هماری خارجه پالیسی کے دوسرے شعبوں میں بھی کچھ کم حاصلات نهیں هوئی هیں۔

اگر صورت‌حال میں ترقی کی موجوده نمایاں خصوصیت کشیدگی میں کمی کا رجحان هے تو وه یورپ میں خاص طور سے نمایاں هے۔ اب اس کے بارے میں بجا طور پر کها جا سکتا هے که وه ایسا براعظم هے جو بین ریاستی تعلقات کے نظام میں ایسی اهم کڑی بن سکتا هے جس کی بنیاد پرامن بقائے باهم، موثر سلامتی اور مساوی حقوق‌والے تعاون کے اصولوں پر هو۔

فرانس اور اس کے بعد وفاقی جمهوریه جرمنی کے پالیسی میں حقیقت پسندانه رجحان کی افزائش نے یورپی فضا کی تبدیلی میں کم رول نهیں

ادا کیا ہے۔ بلاشبہ دیگال، پومپیدو اور برانت جیسے سیاسی لیڈروں اور ان طاقتوں نے بھی جن پر انکا سہارا تھا اس سلسلے میں خدمات کی ہیں"۔ وہ اس کو سمجھ سکے کہ ''سردجنگ،، کا رخ رکھنےوالے بین اقوامی تعلقات خطرناک بحران تک پہنچ چکے ہیں اور ''سردجنگ،، بنیادی طور پر ان ملکوں کے قومی مفادات کے خلاف ہے۔ مغرب ـ مشرق کے تعمیری روابط کی لائن سے انھوں نے جو امیدیں وابستہ کیں اس سے یورپی اور عالمی سیاست میں ان ریاستوں کا وقار بڑھا جنکی وہ نمائندگی کر رہے تھے۔

اب فرانس اور وفاقی جمہوریہ جرمنی میں نئے لیڈر سامنے آئے ہیں۔ صدر فرانس ژیسکر دیستان اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے چانسلر شمیدت نے اپنی پہلی تقریروں میں زور دیا کہ جو کچھ ان کے متقدمین نے شروع کیا تھا اس کو وہ برقرار اور جاری رکھیں گے۔ فرانس اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کی اس طرح کی پالیسی کو سوویت یونین میں مفاہمت اور باہمی ارتباط حاصل ہے۔

اب پرامن بقائے باہم کے دائرے میں دسیوں بڑی اور چھوٹی ریاستیں کھنچی آرہی ہیں جو فوجی سیاسی گروہوں میں شامل ہیں یا نہیں شامل ہیں۔ اٹلی کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات ٹھوس طور پر وسیع ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ ہم فن لینڈ، اسکینڈی نیویا کے ممالک، آسٹریا اور دوسری ریاستوں سے بھی بخوبی تعاون کر رہے ہیں۔ برطانیہ سے ہمارے تعلقات بھی ایک حدتک آگے بڑھے ہیں۔

یورپ کوپائدار امن اور مفید تعاون کے منطقے میں بدلنے کا جو عمل شروع ہوا ہے اس کی ہر طرح سے حمایت کرنی چاہئے اور اس عمل کو جاری رکھنا چاہئے۔ اس کےلئے سب سے پہلے کل یورپی کانفرنس کو کامیابی سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

ہیلسنکی اور جنیوا میں ابھی تک کافی کام ہو چکا ہے۔ متعدد اہم اور پیچیدہ مسائل کے حل کےلئے راستہ تلاش کرنا ممکن ہوا ہے۔ لیکن صاف بات یہ ہے کہ بعض ریاستوں کے مندوبین کوئی نہ کوئی تجویز پیش کرکے حالات کو پیچیدہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں عمداً ایسی تجاویز بھی رکھی جاتی ہیں جو ناقابل قبول یا معاملے سے بالکل بےتعلق ہوتی ہیں۔

وہ لوگ جو تاخیر و طوالت کے حامی ہیں ان کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ وہ کانفرنس کو کامیابی سے انجام تک پہنچانے کے لئے سچ‌سچ اور کون‌سا دوسرا راستہ پیش کر سکتے ہیں؟ پرانے راستے کی طرف، ریاستوں کے تعلقات میں اس کشیدگی کی طرف واپس جانا جس سے یورپ کے لوگ ''سرد جنگ،، کے برسوں میں تھک چکے ہیں؟ یہ کارپرداز سمجھتے ہیں کہ معاملے کے اس موڑ کی کتنی ذمےداری ہوگی؟ یہ تو قوموں کی بنیادی مفادات کی جڑ ہی کاٹ دیگی جو چین و سکون کی زندگی چاہتے ہیں اور اسی‌لئے کانفرنس سے ایسے وزنی فیصلوں کی توقع رکھتے ہیں جو یورپ میں امن اور سلامتی کو مستحکم کر سکیں۔ (تالیاں۔)

ہمیں یقین ہے کہ اگر خواہش ہو تو معاملے سے تعلق رکھنے والے سارے ان سوالوں کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے جن پر ابھی اتفاق نہیں ہے۔ اس کے لئے صرف ایک بات ضروری ہے یعنی اس حقیقت کا احساس جو یورپ کے پرامن مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ کانفرنس کے زیر غور جو مسائل ہیں ان کی اہمیت اور بڑے پیمانے کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کے آخری مرحلے میں چوٹی کے کارکن شریک ہوں۔

سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تعلقات میں اہم موڑ پچھلے برسوں میں خارجہ پالیسی کا ایک بہت ہی اہم واقعہ بن‌چکا ہے۔ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کی رہنمائی میں ہم نے اس مسئلے کو اصولی طور پر لیا اور سوویت امریکی تعلقات کی اہمیت کو امن کی برقراری اور بین‌اقوامی فضا میں بہتری کے لحاظ سے پیش نظر رکھا۔

اس معاملے میں جو کامیابی ہوئی ہے وہ سامنے ہے۔ سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ نے جن دستاویزات پر دستخط کئے ہیں وہ زبردست اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ پرامن بقائے باہم کے اصولوں کے مطابق ہمارے باہمی تعلقات کی بنیادوں، نیوکلیائی جنگ کی روک تھام، اسٹریٹیجیکل ہتیاروں کو محدود کرنے کی پہلے قدموں کے بارے میں ہیں۔ اسی طرح بہت سے شعبوں میں باہمی طور پر مفید تعاون کے سمجھوتے بھی ہوئے ہیں۔ ان دستاویزوں اور سمجھوتوں نے تعلقات و روابط کی وسیع ترقی کےلئے اچھی بنیاد پیدا کردی ہے اور نہ صرف

سفارتی بلکه بہت سی دوسری لائنوں میں بھی مثلاً دونوں ملکوں کے کاروباری حلقوں، سائنس‌دانوں، تہذیبی کارکنوں اور پبلک کے نمائندوں کے درمیان۔ سوویت یونین کو بہت سے ممتاز امریکی ممبران کانگرس آچکے ھیں اور اپنی طرف سے تھوڑا ھی عرصہ پہلے ھمارا پارلیمانی وفد ریاستہائے متحدہ امریکہ گیا۔ یہ ساری باتیں موجودہ مسائل کو حل کرنے اور مستقبل میں سوویت امریکی تعلقات کےلئے بھی بڑی اھمیت رکھتی ھیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ھیں، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر ریچرڈ نکسن پھر عنقریب ماسکو آنےوالے ھیں۔ یہ سوویت اور امریکی لیڈروں کی تیسری ملاقات ھوگی۔ اس کا انتظار نہ صرف ھمارے دونوں ملکوں میں بلکہ ساری دنیا میں دلچسپی کے ساتھ کیا جا رھا ھے جو قابل فہم ھے۔ غیرملکی پریس میں ماسکو کی اس ملاقات کے نتائج کے بارے میں یاس آمیز قیاس‌آرائیاں مل سکتی ھیں لیکن ھم دوسری طرح سوچتے ھیں۔ سوویت امریکی تعلقات میں بہتری جاری رہ سکتی ھے اور رھنا چاھئے۔ لیکن ان مسائل کو جو ابھی پختہ نہیں ھوئے ھیں کوئی بھی بتعجیل طے کرنا نہیں چاھتا۔ بہرحال ایک جگہ کھڑے ھوکر پیر پٹکنا بھی ٹھیک نہیں ھے۔

ان تمام باتوں کا پاس و لحاظ کرتے ھوئے جو ابھی تک کی جاچکی ھیں، ھم ان دشواریوں اور مسائل کی طرف سے بھی آنکھیں نہیں بند کر سکتے ھیں جو ابھی تک باقی ھیں۔ وہ تو ھیں۔ لیکن ان امکانات کو استعمال کرنا زیادہ اھم ھے جو آگے بڑھنے کےلئے آج موجود ھیں۔ اس کا انحصار سوویت یونین اور ریاستہائی متحدہ امریکہ کے سیاسی تعلقات پر ھے۔ یہ ھمارے معاشی تعلقات پر پوری طرح منحصر ھے۔ لیکن اسلحہ‌سازی کی دوڑ پر پابندی لگانے کے شعبے میں اھم اور پیچیدہ مسائل باقی ھیں۔ ان پر زوردار بحث‌مباحثہ ھورھاھے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کے اتحادی ملکوں کے وہ حلقے جو کشیدگی میں کمی کے خلاف سرگرم عمل اسلحہ‌سازی کی دوڑ کو بڑھانا چاھتے ھیں اس وقت اس بات کےلئے کوشاں ھیں کہ اس دوڑ کی ذمے داری سوویت یونین کے سر تھوپ دی جائے۔ یہ تو صاف سچائی کو توڑنا مروڑنا ھے۔ ممکن ھے کہ ماضی کے بارے میں ھمیشہ یاد کرنا ضروری نہ ھو لیکن موجودہ صورت‌حال میں یہ بالکل مناسب ھوگا۔ ایسے

واقعات جو سب ہی کو معلوم ہیں بتاتے ہیں کہ اسلحہ‌سازی کی دوڑ اور عام ہلاکت کےلئے انتہائی خطرناک قسم کے اسلحہ کی تیاری ہم پر لادی گئی ہے۔ ہم نے ایٹمی‌بموں، اسٹریٹیجیکل راکٹوں سے لیس آبدوز کشتیوں، پھٹنےوالے راکٹوں اور بہت سے دوسرے اسلحہ کی ابتدا ہم نے نہیں کی ہے۔

ہمارے خیال میں اسلحہ کو محدود کرنے کے سوال پر جو سوویت امریکی سمجھوتے ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ء میں ہوئے ہیں انھوں نے نیک مقاصد کےلئے اچھا راستہ تیار کیا ہے اور اسی راستے پر آگے بڑھنا چاہئے۔ ہم اس کے حق میں ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور سوویت یونین اپنے اسلحہ کی مزید افزائش میں زیادہ سے زیادہ ضبط اور اعتدال دکھائیں اور ایسے معاہدے کریں جو اسٹریٹیجیکل اسلحہ کے نئے نئے سسٹموں کی تخلیق کو روکیں۔ ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ سے نیوکلیائی اسلحہ کی زیرزمین آزمائشیں بند کرنے کے بارے میں معاہدے کی بات‌چیت کرنے کے لئے اور ان اسلحہ کی مکمل ممانعت پر اس مدت کے اندر تیار ہیں جو طے کی جائے۔

مختصر یہ کہ اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت مساوی سلامتی کے ان اصولوں پر عمل کریگا جو ہمارے سمجھوتوں میں درج ہیں اور اس بات کی کوشش سے پرہیز کریگا کہ اسکو برتری حاصل ہو تو وہ سوویت یونین کو ایسے کاموں میں جیسے اسٹریٹیجیکل اسلحہ پر پابندی اور ان کی ممانعت کے بارے میں اپنا ایماندار اور سرگرم عمل ساتھی پائے گا۔ (تالیاں۔)

ہم چاہتے ہیں کہ سوویت امریکی تعلقات واقعی پائدار ہوں نہ کہ صرف موقع پڑنے پر۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان تعلقات کی ترقی سے نہ صرف ہمارے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے بلکہ مجموعی طور پر ساری دنیا کو بھی۔ (تالیاں۔)

سوویت یونین اور جاپان کے تعلقات میں خوشگوار تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ پچھلے سال اکتوبر میں جاپان کے وزیراعظم تناکا سے ملاقات کے دوران دونوں طرف سے اسکا اظہار کیا گیا کہ ان کو زیادہ بہتری کے راستے پر لایا جائے اور مشترکہ طور پر یہ رائے قائم کی گئی کہ معاشی تعاون کو کافی وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ اب ایسے بڑے کاروباری معاملے کئے جا چکے ہیں جو طرفین کےلئے نفع بخش ہیں اور

آئندہ کےلئے بھی بڑے امکانات نہیں رکھتے ۔ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے ساتھ ہی سیاسی شعبے میں بھی سوویت جاپانی تعلقات بڑھیں گے ۔ ہمیں یقین ہے کہ سوویت جاپانی تعلقات کی تعمیری ترقی دونوں ملکوں کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ وہ براعظم ایشیا میں امن اور سلامتی کے مفادات سے بھی مطابقت رکھتی ہے۔

اس منصوبے میں ہمارے ملک کا ہندستان، افغانستان، بنگلہ دیش اور ایشیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ مفید تعاون بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ رواں برسوں میں ان ممالک سے تعلقات میں کافی کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں ۔ یہی بات سوویت یونین کے ساتھ متعدد عرب ریاستوں، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بہت سے ممالک کے تعلقات کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔

ارجنٹائن سے ہمارے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں ۔ ہم نے صدر پیرون کو سوویت یونین آنے کی دعوت دی جس کو منظور کر لیا گیا ۔ میرے خیال میں ملاقات اور ہونےوالے مذاکرات اور ہمارے ملکوں کے درمیان سیاسی اور معاشی روابط میں ترقی دونوں قوموں کی خدمت کریں گے۔

رفیقو، مختصر یہ ہے کہ پچھلے برسوں میں دنیا میں بہت سی تبدیلیاں ہونا شروع ہو گئی ہیں ۔ لیکن یہاں آدھے راستے جا کر ٹھہر جانا منع ہے۔ کشیدگی میں کمی کی پسپائی نہ ہونا چاہئے اور اس کےلئے ہم جدوجہد کریں گے ۔ (تالیاں ۔)

ہم اس کے لئے بھی سرگرم عمل ہیں کہ سیاسی کشیدگی میں کمی فوجی کشیدگی میں بھی کمی کا سبب بنے ۔ اسلحہ کو محدود کرنے کے شعبے میں، جیسا کہ سب جانتے ہیں کئی بین‌اقوامی سمجھوتے بھی ممکن ہوئے ہیں جنکے بغیر آج صورت‌حال، غالباً کہیں زیادہ سنگین ہوتی ۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ اسلحہ سازی کی دوڑ کو روکنا ممکن نہیں ہوا ہے۔

ان حالات میں پارٹی کی مرکزی کمیٹی، جو ہماری ریاست کا رہنما ادارہ ہے ہمارے سوشلسٹ وطن کی دفاعی طاقت کو مستحکم رکھنے کی طرف متواتر قوی توجہ کر رہی ہے اور رفیقو میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ ہمارا دفاع معتبر ہے، کہ وہ آئندہ بھی واجب معیار کا ہوگا ۔ (تالیاں دیرتک بجتی رہیں ۔)

اس کے ساتھ ہم یہ جد و جہد بھی کر رہے ہیں کہ ترک اسلحہ کے شعبے میں بھی حقیقی کامیابیاں حاصل کریں ۔ اسلحہ‌سازی کے دوڑ کے حامی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اسلحہ کو محدود کرنا اور اس سے بھی زیادہ ان کی تخفیف کا مطلب ہے خطرہ مول لینا ۔ درحقیقت بڑا خطرہ اسمیں ہے کہ اسلحہ کا اندھادھند ذخیرہ کیا جائے ۔ اس بات کو لیکر بڑھتے ہوئے ہم بار بار ساری ریاستوں سے اور ساری حکومتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلحہ‌سازی کی دوڑ کو ختم کریں اور عام‌و مکمل ترک اسلحہ کی طرف قدم بڑھائیں ۔ (تالیاں دیرتک جاری رہیں ۔)

اس زبردست پیمانے کے فریضے کے حل کی پیچیدگی کے بارے میں سمجھتے ہوئے ہم اسلحہ کو محدود کرنے اور ان کی تخفیف تک جزوی اقدامات کے ذریعہ جانے کو تیار ہیں ۔ اس سے ہماری پوزیشن کا تعین ہوتا ہے، خصوصاً، وسطی یورپ میں مسلح طاقتوں اور اسلحہ کی تخفیف کے بارے میں ہمارے مذاکرات کے موقف سے ۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ زمانہ‌قریب میں یہاں پہلے ٹھوس نتائج حاصل کرنے کا امکان ہے اگر مذاکرات کے سارے شرکا نیک نفسی کا اظہار کریں ۔

بین‌اقوامی میدان میں مثبت سیاسی تبدیلی کو پائدار بنانے اور مستحکم امن کی ٹھوس بنیادیں قائم کرنیکا اہم عنصر ہے معاشی اور سائنسی — ٹکنیکی روابط کی ہمہ پہلو ترقی ۔ وہ ساری ریاستوں کے مفادات سے ہم آہنگ ہے ۔ وہ قوموں کے مفادات سے بھی مطابقت رکھتی ہے ۔ پھر بھی مغرب میں ایسے حلقے ہیں جو ان روابط کے بدلے میں ہم سے سیاسی اور نظریاتی طور پر پیچھے ہٹنے کا لین دین کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ محض بیکاری کا مشغلہ ہے ۔ (تالیاں ۔)

ہم اس کے حق میں ہیں کہ ہر ریاست، ایسے شرائط پر جو اسکے لئے مساوی اور مفید ہوں اور اس کے اقتدار اعلی کی کسی طرح کی خلاف‌ورزی اور اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرتے ہوں، بین‌اقوامی تقسیم محنت میں شریک ہو سکے ۔ یہ عالمی معاشی روابط کی عام ترقی میں کارگر ثابت ہوگا جس کی اہمیت متواتر بڑھ رہی ہے ۔

بین‌اقوامی تعلقات میں مثبت پیش قدمیوں کو استوار کرنے کی جدوجہد میں ایک عنصر نے زبردست اہمیت اختیار کرلی اور وہ ہے پبلک کو وسیع پیمانے پر عمل کے میدان میں لانا ۔ سیاسی کشیدگی میں کمی ہمارے زمانے میں حقیقی طور پر عوامی بنیاد اختیار کر رہی ہے ۔

آئندہ بھی ہم متواتر اس کی فکر رکھیں گے کہ دوسرے ملکوں کی پبلک سے ہمارے تعلقات بڑھیں، پارلیمانی، ٹریڈیونینی اور دوسری لائنوں پر روابط میں ترقی ہو اور مجاہدان امن کا محاذ ہر طرح وسیع ہو۔

بین اقوامی میدان میں حقیقت پسندی اور معقولیت کی فتح کوئی آسان کام نہیں ہے۔ امن کی پائداری کے راستے پر ہر منزل جدوجہد کی، سامراج اور اس کے حامیوں کے انتہائی رجعت پرست حلقوں سے شدید ٹکراؤ کی طالب ہے۔ جارحانہ طاقتوں کے نمائندوں اور حقیقت پسندی کے حامیوں کے درمیان عملی طور پر سارے بورژوا ملکوں میں جدوجہد پھیل گئی ہے۔ لیکن یہ جدوجہد چاہے جتنی شدید شکلیں اختیار کرے ہمیں ایک بات کا یقین ہے کہ مستقبل ''سردجنگ،، کے وفاداروں کے ساتھ نہیں ہے، ان لوگوں کے حق میں نہیں ہے جو قوموں کو جنگ کے قعر تباہی میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ (تالیاں۔)

بین اقوامی میدان کی عام پیش قدمیوں سے الگ کٹ کر چینی عوامی رپبلک کی قیادت سرگرمیاں دکھا رہی ہے۔ فوجی، جنگ جو تنگ نظر اور زہریلے خیالات اپنے ملک کے اندر پھیلا کر اس قیادت نے سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کے خلاف جدوجہد اور کشیدگی میں کمی کو ناکام بنانے کی کوششوں کو اپنی خارجہ پالیسی کے فریضوں میں شامل کیا ہے۔ پچھلے عرصے میں تو معاملے نے یہ صورت اختیار کرلی ہے کہ چینی عوامی رپبلک کی قیادت شدید رجعت پرستی کے نمائندوں — چیلی کے غول اور برطانیہ، وفاقی جمہوریہ جرمنی، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسرے ملکوں کی سامراجی بورژوازی کے دائیں بازو سے کھلم کھلا گٹھ بندی کر رہی ہے۔ یہ حرکتیں تمام الفاظ سے زیادہ اچھے طریقے سے پیکن کی خارجہ پالیسی کے خطوخال کو بے نقاب کرتی ہیں۔

جہاں تک چین سے ہمارے تعلقات کا سوال ہے تو ہم آئندہ بھی سوویت مخالف بہتانوں پر ضرب لگاتے رہیں گے اور اپنی ریاست کے مفادات اور اپنی سلامتی کا تحفظ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ہم چین کے ساتھ اپنے تعلقات کو اعتدال پر لانے اور عظیم چینی قوم کے ساتھ پرولتاری بین اقوامیت کی معتبر بنیاد پر دوستی بحال کرنے کے حامی اب بھی ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اس سوال کے بارے میں ہم اپنی پارٹی کی ۲۴ویں کانگرس کی لائن پر متواتر چلتے رہیں گے۔ (تالیاں۔)

رفیقو ! سوویت کمیونسٹ پارٹی اور ہماری مرکزی کمیٹی کی خارجہ پالیسی میں سوویت عوام کی بھلائی کی فکر گہرائی تک سرایت کر گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ پالیسی پوری طرح ساری انقلابی طاقتوں کے مفاد اور ساری قوموں کی عزیزترین خواہشات سے بھی مطابقت رکھتی ہے۔ یہ طبقاتی، سوشلسٹ اور سچی بین‌اقوامیت کا راستہ ہے۔

اس وقت انسانیت اپنی تاریخ کے ایک طوفانی دور سے گذر رہی ہے۔ سماجی ترقی کےلئے اور بڑے سرمائے کے اقتدار کے خلاف، رجعت پرست طاقتوں کے خلاف سماجی طاقتیں، طبقات اور پارٹیاں روزافزوں فیصلہ کن اور بامقصد سرگرمیاں دکھا رہی ہیں۔

اس جدوجہد کا راستہ پیچیدہ ہے۔ محنت‌کش لوگوں کےلئے حکومتوں اور حکومت کے نظاموں میں مختلف شکلوں اور مختلف نتائج کی حامل تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ تاریخ میں ہمیشہ سے ایسا ہی ہورہا ہے۔ ہمارے سامنے چیلی کی مثال ہے جہاں وقتی طور پر رجعت پرستی اور فسطائیت کو بالا دستی کا موقع مل گیا ہے۔ لیکن پرتگال کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے جہاں نصف صدی تک فسطائی تسلط رہنے کے بعد جمہوری طاقتیں برسر اقتدار آئی ہیں جو وہاں کے لوگوں کے وسیع پرتوں کے مفادات کا اظہار کرتی ہیں۔ اور چیلی کے واقعات کا نہیں بلکہ پرتگال کے واقعات کا عام رخ سماجی ترقی کی طرف ہے۔ جمہوری اور ترقی پذیر طاقتوں کی فتح واقعی ناگزیر ہے۔ (تالیاں۔)

رفیقو ! اجازت دیجئے کہ میں اس پلیٹ‌فارم سے سوویت کمیونسٹ پارٹی کے ڈیڑھ کروڑ ممبروں کی طرف سے، اپنے سارے لوگوں کی طرف سے تمام ملکوں کے کمیونسٹوں کو، جو جاں‌نثاری کے ساتھ انسانیت کے روشن مستقبل کےلئے جدوجہد کر رہے ہیں، خراج عقیدت پیش کروں۔ اور ہماری حمایت و اخوت کے اولین الفاظ اپنے عزیز رفیقوں لوئس کاروالان اور رودنئی‌آریس‌سیندی کےلئے ہوں‌گے جن کو رجعت‌پرستوں نے جیلوں میں جھونک دیا ہے۔ دوستو، ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم نے تمھیں فراموش نہیں کیا ہے (تالیاں دیرتک بجتی رہیں) اور تمھیں آزادی دلانے کےلئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ (تالیوں کا طوفان دیرتک رہا۔)

اپنی اعلی ذمےداری کے احساس کے ساتھ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی ان مشترکہ فریضوں کا فیصلہ کرنے میں حصہ لیتی ہے جو

کمیونسٹ تحریک کے سامنے آتے ھیں - ھماری پارٹی اس کو اپنا مقدس فرض خیال کرتی ھے کہ وہ اس عظیم تحریک کا وقار اور اتحاد بڑھانے میں مدد دے جو امن اور سوشلزم کےلئے قومی اور سماجی آزادی کےلئے عالمی جدوجہد کی سب سے با اثر سیاسی طاقت ھے۔ (تالیاں -)

سوویت لوگوں کی پرامن محنت کی حفاظت کرنا، ساری دنیا میں امن کو پائدار کرنا – یہی ووٹروں کا خاص حکم ھے۔ پارٹی اس کو متواتر نگاہ میں رکھتی ھے اور اس بڑے اور پیچیدہ فریضے کو پورا کرنے کےلئے عزم کے ساتھ کام کر رھی ھے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کا انتخابی پلیٹ‌فارم امن کا پلیٹ‌فارم ھے۔ اسی لئے ھمارے ملک کے محنت‌کش گرمجوشی سے اس کے حامی ھیں - (تالیاں دیر تک بجتی رھیں -)

عزیز رفیقو ! ماسکووالوں کے سامنے تقریر کرتے ھوئے میں خاص طور سے ھمارے پیارے شہر، ھیرو شہر ماسکو کے بارے میں کہنا چاھتا ھوں -

لوگ معاشرے کی بڑی بڑی تبدیلیوں کا اندازہ اپنے گردوپیش سے لگاتے ھیں - وہ سب سے پہلے نئے پن کو ان چیزوں سے پرکھتے ھیں جو وہ اپنے شہر میں، اپنی سڑک پر، مزدوروں کے طعام خانے، پولی‌کلینک، دوکانوں اور اس اسکول میں دیکھتے ھیں جہاں ان کے بچے پڑھتے ھیں - یہ حقیقت ھے اور دارالحکومت کے باشندے بھی اس لحاظ سے مستثنی نہیں ھیں - پھر بھی فرق ضرور ھے۔ یہ فرق یوں ھے کہ ماسکو تو سبھی کا دارالحکومت ھے۔ وہ سب کی نگاھوں میں ھے اور یہاں پر جو بھی خوشگوار تبدیلیاں ھوتی ھیں وہ ھمارے سارے لوگوں کےلئے باعث مسرت ھیں - (تالیاں -)

پچھلے الکشن کے بعد جو چار سال گزرے ھیں وہ ماسکو کی زندگی کےلئے خاص طور سے نمایاں حیثیت رکھتے ھیں - ماسکووالوں نے عملی طور پر اور میں تو یہ کہونگا کہ اچھے خاصے جوش و خروش کے ساتھ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگرس کے پیش کردہ فریضوں کی تکمیل کا کام سنبھالا یعنی دارالحکومت کو مثالی کمیونسٹ شہر میں تبدیل کرنے کا کام - شہر کی ترقی کے عام منصوبے کی تصدیق کرکے اس کو پورا کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ھے اور اسمیں وہ سب کچھ

لگایا گیا ہے جو کام اور آرام کے حالات بہتر بنانے کےلئے ضروری ہے جو لوگوں کی طرز زندگی کو آراستہ کر سکتا ہے۔ یہ منصوبہ درحقیقت شہر کے خاکے کا تعین اس طرح کرتا ہے جیسا کہ وہ تیسرے ہزار سال کی دہلیز پر پہنچتے وقت ہوگا۔

اس وقت جبکہ لاکھوں لوگوں کے رہن سہن کے حالات بہتر ہو چکے ہیں اس کا امکان پیدا ہوا ہے کہ تعمیرات کی خوبیوں، آرام‌دہ فلیٹوں کی منصوبہ‌بندی، شاہراہوں، چوراہوں اور پبلک عمارتوں کی بیرونی صورت و شکل کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ ہمارے ماہرین تعمیرات ایک‌ہی طرح کی عمارتوں کی تعمیر ختم کر سکتے ہیں اور ان کو یہی کرنا بھی چاہئے۔

اور آخر میں ہمارے لئے، اگر یوں کہا جا سکے تو شہر کے اندرونی خطوخال، اس کی روح بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ ماسکو کے لوگوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ نہ صرف شہری تعمیر کے فریضے پورے کرنے میں بلکہ انسانی تعلقات کے شعبے میں بھی قابل تقلید اعلی مثال قائم کریں۔ مثالی کمیونسٹ شہر وہ ہے جسمیں ایسے لوگ رہتے ہیں جو اعلی تہذیب اور شعور کے حامل ہوتے ہیں اور شہر کا مثالی سماجی نظم و ضبط رکھتے ہیں۔ اس شہر میں خیرسگالی، باہمی احترام اور ایک دوسرے کے خیال و فکر کی فضا ہوتی ہے۔ (تالیاں۔)

ماسکو ہمیشہ سے محنت کشوں کا عظیم شہر تھا اور اب بھی ہے۔ ماسکووالے جن میں باؤمانسکی اور سوکولنیکی علاقوں کے محنت کش بھی شامل ہیں پہلے کی طرح اب کل قومی مقابلے میں پیش پیش ہیں۔ (تالیاں۔) میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ ماسکو کی پارٹی تنظیم، شہر اور علاقوں کی پارٹی کمیٹیوں، ماسکو کی سوویت اور محنت کشوں کے نائبین کی علاقائی سوویتوں کے زبردست کام کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ نہ صرف منصوبے کی تکمیل میں کامیاب ہیں بلکہ وہ دارالحکومت کے محنت کشوں کی بہت سی لاجواب پیش قدمیوں کا جو بعد کو سارے ملک میں پھیل جاتی ہیں جائزہ لیتی ہیں اور بروقت ان کی حمایت کرتی ہیں۔

موجودہ پنجسالہ منصوبے کے تین سال کے دوران ماسکو میں ایک ارب پندرہ کروڑ ۵۰ لاکھ روبل کی اشیا منصوبے سے بڑھکر بنائی گئی

ھیں۔ میں آپ کو، ماسکو کے سارے باسیوں کو منصوبے سے بڑھکر ''دارالحکومت کے ارب پتی،، ہونے کی مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کی پراثیار محنت میں نئی اور اس سے بھی زیادہ بڑی کامیابیوں* کی تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں دیر تک بجتی رھیں۔)

سوویت یونین کی اعلی سوویت کی ممبری کے دوسرے امیدواروں کی طرح میں بھی کمیونسٹ اور غیر پارٹی بلاک کا نمائندہ ہوں۔ یہ ھماری سیاسی زندگی کا کوئی عارضی نہیں بلکہ مستقل عنصر ھے۔ اگر غور کیا جائے تو اسمیں ھمارا یہ مقدس اصول عملی صورت اختیار کرتا ھے کہ عوام کے کام، فکریں اور تمنائیں پارٹی کے کام، فکریں اور تمنائیں ھیں۔ (تالیاں دیر تک جاری رھیں۔)

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے میں ایک بار پھر موٹر اور ٹریکٹروں کےلئے برقی آلات بنانےوالے کارخانہ نمبر ۲، محنت کے لال جھنڈے کا آرڈر حاصل کرنےوالی سلے ہوئے کپڑوں کی فرم ''بالشویچکا،،، اکتوبر انقلاب اور اول درجے کے حب‌وطنی کے جنگ کے آرڈر پانےوالے کمپیوٹر مشینوں کے کارخانے، ماسکو ریلوے کے موٹر ویگن ڈپو کے مزدوروں، انجنیروں، ماھرین‌ٹکنیک اور ملازموں کا اور اسی طرح لینن آرڈر اور محنت کے لال جھنڈے کے آرڈر حاصل کرنے والی ماسکو کی باؤمانسکی نامی اعلی ٹکنیکی تعلیم گاہ کے پروفیسروں، طلبا اور پوسٹ گریجویٹوں کا شکریہ ادا کرنا چاھتا ہوں۔ اس تعلیم گاہ نے میرا نام پھر سوویت یونین کی اعلی سوویت کی ممبری کےلئے پیش کیا ھے۔ (تالیاں۔)

میں تہہ دل سے کامریڈ اناتولی نکولائی‌وچ افاناسیف کو خراج‌عقیدت پیش کرتا ہوں جنھوں نے میرے نام کی تصدیق کی ھے اور ان لوگوں کو بھی جنھوں نے اس جلسے میں میری امیدواری کی حمایت کرتے ہوئے تقریریں کی ھیں۔ یہ ھیں والینتائین نکولائیوچ مکئیف، گیورگی الکساندروچ نکولائیف، ویرا استیپانووا گریدنیوا، نکولائی نکولائی‌وچ سیلزنیف اور تمارا پاؤلوونا زائیتسیوا۔ (تالیاں۔)

اپنے حلقے کے انتخابی وارڈوں میں کام کرنےوالے پرچارکوں اور میرا نام تجویز کرنےوالوں سے یہ التماس ھے کہ وہ آنےوالے انتخاب کی تیاری میں سرگرمی سے حصہ لینے کےلئے میری پرخلوص مبارکباد قبول کریں۔ (تالیاں۔)

میں نے اپنی امیدواری کی حمایت کو پارٹی کی پالیسی اور اس کے راستے کی حمایت کی حیثیت سے لیا ہے۔ (تالیاں دیر تک بجتی رہیں ۔) کمیونزم کی نئی فتوحات کےلئے سب کچھ کرنا، یہ میرا کمیونسٹ کی حیثیت سے خاص مقصد، اعلی فرض اور میری ساری زندگی کا تصور ہے۔ (طوفانی تالیاں دیرتک جاری رہیں ۔)

عزیز رفیقو! اعلی اعتماد کےلئے آپ کا بہت بہت شکریہ!

(طوفانی تالیاں دیرتک بجتی رہیں، سب کھڑے ہو گئے ۔ ہال دیر تک تالیوں اور نعرہ ہائے تحسین سے گونجتا رہا ۔ جلسے کے شرکا نے نعرے لگائے ''سوویت کمیونسٹ پارٹی زندہ باد!،، ''لیننی مرکزی کمیٹی زندہباد!،، ''سوویت عوام زندہ باد!،، ''ہرا!،،)

پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکر گذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار۔ نمبر ۲۱
ماسکو، سوویت یونین

21, Zubovsky Boulevard, Moskow, USSR

Художественный редактор *Я. Маликов*
Технические редакторы *Л. Полякова* и *Е. Гоц*

Подписано к печати 17.X.1975. Формат 84×108 1/32.
Бум. л. 6,0. Печ. л. 20,16+0,1 п. л. вклеек.
Уч.-изд. л, 27.50. Изд. № 20063. Заказ 2331.
Цена 1 р. 38 к.

Издательство «Прогресс»
Государственного Комитета
Совета Министров СССР по делам издательств,
полиграфии и книжной торговли.
Москва, Г-21, Зубовский бульвар, 21.

Ордена Трудового Красного Знамени
Московская типография № 7 «Искра революции»
«Союзполиграфпрома» при Государственном
Комитете Совета Министров СССР по делам
издательств, полиграфии и книжной торговли.
Москва, Г-19, пер. Аксакова, 13.